فہرست مضامین

تقریظ

الحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سیدالمرسلین وعلی الہ واصحابہ واتباعہ اجمعین.

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ملت اسلامیہ کی عظیم اور قابل فخر شخصیات میں سے ہیں، جنہوں نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دور میں طویل عرصہ حکمرانی کے ماحول میں گزارا ہے اوران کی ملی ودینی خدمات کیساتھ ساتھ اُن کا حلم وتدبر بھی ضرب المثل سمجھا جاتا ہے۔اور امت کی ہر محبوب شخصیت کی طرح وہ بھی حاسدین وناقدین کا نشانہ مشق بنے ہیں مگر ان کے بارے میں جناب نبی کریم ﷺ کے ارشادات گرامی اور اساطین امت کی طرف سے ان کی مدح ومنقبت کے ہوتے ہوئے یہ منفی کوششیں ہمیشہ بے اثر رہی ہیں۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں جناب نبی کریم ﷺ کے ارشادات پر بعض حضرات نے بحث کرنے کی کوشش کی ہے جس کا مختلف محدثین کرام نے جواب دیا ہے۔

ہمارے فاضل دوست مفتی عبدالرحمن ستی صاحب کی زیر نظر کاوش بھی اسی سلسلہ میں ہے جوان کیلیے یقینا باعث سعادت اور ذخیرہ آخرت ہے۔اللہ تعالی ان کی اس محنت کو قبول فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کی رہنمائی کا ذریعہ بنائیں (آمین یارب العالمین)

مفکر اسلام ابوعمار مولانا زاہد الراشدی صاحب

خطیب مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ

تقریظ

نحمده ونصلي ونسلم على رسوله الكريم وعلى اله وأصحابه أجمعين

أما بعد:

منصب رسالت و نبوت ہو یا صحابیت دونوں اصطفائی ہیں یعنی انتخاب الٰہی ہیں، کوئی شخص عبادۃ وریاضت سے یہ شرف ہر گز حاصل نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ جب بھی طاعنین نے اُن پر طعن کیا تو خود رب العالمین نے دفاع کیا اور اسی سنت الٰہی کو جناب نبی کریم ﷺ نے اپنایا، قرآن وحدیث کا مطالعہ رکھنے والا ہر شخص اس سے بخوبی واقف ہے۔

چونکہ صحابہ کرام انتخاب خداوندی تھے کما قال رسول الله ﷺ: «إِنَّ اللهَ اخْتَارَنِي، وَاخْتَارَ لِي أَصْحَابًا، فَجَعَلَهُمْ لِي وُزَرَاءَ وَأَنْصَارًا وَأَصْهَارًا، فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُمْ صَرْفٌ، وَلَا عَدْلٌ»۔ تو اللہ کریم نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کو کبھی یوں حکم دیا: «وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ»

اور کبھی فرمایا: «ولا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ» ان سے نظر نہ ہٹائیں۔ جب سرداران قریش کی دلجوئی کرتے ہوئے ایک نابینا صحابی کے آنے پر ناگواری ظاہر فرمائی تو عتاب خداوندی ہو گیا «عَبَسَ وَتَوَلَّى أَنْ جَاءَهُ الأَعْمَى» فضائل صحابہ پر قرآن کی کافی آیات اور آنحضرت ﷺ کی بہت احادیث وارد ہیں۔

انہی صحابہ کرام میں ایک عظیم نام حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کا نام ہے جو نہ صرف صحابی بلکہ ایک فقیہ اور مجتہد صحابی رسول ہیں جنہوں نے ایک عرصہ تک دربار رسالت میں کتابت وحی کے فرائض سرانجام دیے اور بحیثیت کاتب ایک سو تریسٹھ احادیث کے راوی ہیں اور آنحضرت ﷺ کی بارگاہ عالیہ سے جاری شدہ خطوط اور فرامین کے کاتب بھی ہیں، یہ ان کی بڑی عظیم فضیلت ہے۔

حضرت ابن عباس راوی ہیں کہ حج کے موقع پر آنحضرت ﷺ کے بال مبارک (لوہے کے خاص آلہ سے) کاٹے۔

آپ نے کچھ بال مبارک اور ناخن مبارک رسول خدا کے بطور تبرک محفوظ رکھے ہوئے تھے جن کو اپنے کفن میں رکھنے کی وصیت کی تھی جو پوری ہوئی اور «أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ الْبَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوا» ابن الاثیرؒ و دیگر اہل تواریخ کے اقوال کے مطابق حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے بحری لڑائی کا آغاز کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ ان بارہ خلفاء میں شامل ہیں جن کو بشارت نبی کریم ﷺ نے دی ہے (تطہیر الجنان/15)

دس بڑی سلطنتوں کے 5400 علاقوں پر پرچم لہرایا۔ انہیں کے لیے رحمت دو عالم ﷺ گویا ہوئے «لَا تَذْكُرُوا مُعَاوِيَةَ إِلَّا بِخَيْرٍ» «يبعث يوم القيامة معاوية وعليه رداء من نور الإيمان» «ومُعاوية بن أَبي سُفيان أَحلَم أُمَّتي وأَجودُها» جنتی جوانوں کے سرداروں (حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما) نے 61 ہجری میں اپنے ہاتھ بیعت کیلیے ان کے ہاتھ میں دے کر ان کی عظمت کو چار چاند لگا دیے (بحار الانوار از ملا باقر مجلسی) اور بعد میں آنے والے مسلمانوں کی رہنمائی فرمائی کہ حضرت معاویہ برحق صحابی ہیں، خاطی و ناحق نہیں ورنہ ہم بیعت کیسے کرتے۔

تاریخ کے رطب و یابس کی زد میں آنے والے تعلیم یافتہ احباب سے میری گزارش ہے کہ روافض کے لکھے ہوئے چیتھڑوں پر انحصار کرنا چھوڑ دیں اور وسعت نظری کیساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حیرت انگیز اسلامی کارناموں کا گہری نظر سے مطالعہ کریں ان شاء اللہ ذہنی خلفشار دور ہو جائے گی۔

اللہ برادر ذیقدر مولانا مفتی عبدالرحمن ستی صاحب زید شرفہ کی مساعی کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت نصیب فرمائے جنہوں نے فضائل حضرت معاویہ کی احادیث پر متن و سند کی صحت کی تحقیق پیش کر کے امت محمدیہ کی راہنمائی کی ہے اور ایک حجت قائم کر دی ہے۔ واللہ يهدي من يشاء الى صراط مستقيم۔

آخر میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں ابن امیر شریعت مولانا عطاء المنعم شاہ صاحب کے کہے گئے اشعار نقل کرنا مناسب سمجھتا ہوں:

بزم نبی کے کاتب و بیعت نبی کے رکن — فوج نبی کے خادم و افسر معاویہ رضی اللہ عنہ
موئے مبارک و چادر و ناخن رسول کے — لیکر گئے وہ قبر کے اندر معاویہ رضی اللہ عنہ
قول نبی ہے حشر میں ہو گا کفن عطا — آئیں گے اوڑھے نور کی چادر معاویہ رضی اللہ عنہ

جس دل میں سیدنا معاویہ کی شان نہیں سچ تو یہ ہے کہ وہ ملعون مسلمان نہیں
تاریخ سے کیا پوچھتے ہو معاویہ کی صداقت کیا تمہارے پاس لکھا ہوا معاویہ کا قرآن نہیں

استاذ العلماء، شیخ الحدیث، پیر طریقت رہبر شریعت
حضرت مولانا عبدالرحیم نقشبندی صاحب حفظہ اللہ وعافاہ
جامعہ محمودیہ جھنگ

تقریظ

میں نے مفتی عبدالرحمن سنی صاحب کی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان اقدس میں کتاب "ہادی مہدی" کی مشہور اور صحیح حدیث کی تحقیق کو تقریبا بالاستیعاب دیکھا ہے

اِس میں مولانا نے اچھی تحقیق سے کام لیا ہے اور حدیث کی اسانید و طرق کو اپنی طاقت کے مطابق خوب بیان فرمایا جو عظیم کاوش ہے، خصوصا بیمار قلوب کیلیے شفا ہے، گم کردہ راہ لوگوں کے لیے راہ ہدایت دکھانے والی ہے۔

اللہ مولانا کی اس محنت کو قبول فرمائے اور دونوں جہانوں کے لیے باعث اجر بنائے۔

(آمین)

استاذ العلماء، شیخ الحدیث ماہر فن اسماء رجال
حضرت مولانا عبدالغفار ذہبی صاحب دامت برکاتہم العالیہ
تلمیذ رشید حضرت مولانا امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ
گوجرانوالہ

بندہ ناچیز نے بھی اُن کے مسوّدے پر نظر ڈالی، چیدہ چیدہ مقامات کو دیکھا الحمد للہ بہت اُن کی محنت نظر آئی اور ایک عمدہ مواد فراہم کیا ہے اگرچہ اس پر مزید بہت اضافہ کیا جاسکتا ہے،

اور اللہ سے امید ہے مفتی صاحب کے ہی قلم سے یا اور کسی اہل علم کے قلم سے اس پر مزید اضافہ جات کیے جائیں گے لیکن فلحال یہ گلدستہ بہت بڑی نعمت ہے اور اصحاب علم اور خاص طور پر عاشقان صحابہ کے لیے بیش بہا تحفہ ہے۔

اللہ جلّ شانہ مولانا کی اس محنت کو قبول فرمائے اور دارین کی سعادت نصیب فرمائے۔

(آمین)

استاذ العلماء، رئیس المناظرین مصنف کتب کثیرہ، متکلم اسلام
حضرت مولانا محمود عالم صفدر اوکاڑوی صاحب زید مجدہ
راولپنڈی

تقریظ

نحمده ونصلي علی رسوله الکریم

أما بعد:

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد محمد عربی ﷺ کے فیضان صحبت سے براہ راست مستفیض ہونے والے خوش نصیب اصحاب کا درجہ تمام نوع انسانی سے فروں تر ہے، یہی بلند اقبال جماعت تھی کہ حامل قرآن ﷺ کی زبان وحی ترجمان سے جنکی سمع نوازی ہوتی رہی اور نبی مکرّم ﷺ کی قرآنی صفت مزکّی سے بلاواسطہ تزکیہ نفس کرنیکی دولت بے بہا انہی کا مقدّر ٹھہری،

کیونکہ ختم الرسل ﷺ نے اپنے مواعظ حسنہ اور خلق عظیم سے انکے قلوب واذہان میں نورانیت بھر دی تھی اس لیے دین متین کی تمام قوتیں انہی کے روپ میں آشکارا ہوئیں اور دعائے خلیل کی امت مسلمہ بننے کا شرف سب سے اوّل بھی انہیں کو حاصل ہوا،

ان نفوس قدسیہ کی مبارک مساعی سے اللہ کریم کا پسندیدہ دین کرہ ارضی کی وسعتوں میں متعارف ہوا اوران کی کوشیں «لیظهره علی الدین کله» کا ذریعہ بنیں پھر خود حق جل وعلانے انکے حسن ایمان وعمل کی وجہ سے بار بار اُنہیں رضوان الٰہی کا وہ مژدہ دنیا کو سنادیا جو باقی جنتیوں کو جنت میں سنائی دے گا (رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ)۔

صحابہ کرام کی فضیلت کا عقیدہ محض حسن عقیدت کی بناپر قائم نہیں بلکہ قرآن وحدیث کی نصوص قطعیہ سے مستنبط ہے اس لیے کوئی جتنے مراتب عالیہ طے کرلے وہ کسی معزز ومکرّم صحابی کے ایک لمحہ عبادت ومحبت کو نہیں چھو سکتا۔

تاریخ کے ظلم چونکہ نئے نہیں قدیمی ہیں خاندان بنی امیہ کے عظیم مدبر اور منتظم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی سیرت پر مؤرّخ اپنی بد باطنی ظاہر کرتے رہے لیکن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذات ہمیشہ سے عالی ہے اور عالی رہے گی ان شاءاللہ۔

فضائل معاویہ رضی اللہ عنہ پر روایات کثیر ہیں۔ معاندین معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک نئی چال ایک نئے اسلوب سے چلی کہ فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر روایت حدیث پر جرح کے ذریعے سادہ لوح مسلم کو ان نفوس قدسیہ سے گمنام بنانے کی سعی رذیلہ کی جارہی ہے۔

ہمارے فاضل دوست مولانا مفتی عبدالرحمن ستی دامت فیوضہم نے وہ روایت جو خال المسلمین امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل پر ہیں ان کا ہر لحاظ سے کامل واکمل جائزہ پیش کیا ہے۔اور ان کے روات پر بھی بے نظیر تحقیق پیش کی ہے اور جامع محاکمہ قائم فرمایا جو دلائل سے مبرہن ہے یہ ایک محقق کی شان ہے۔

ہماری یہ دعا ہے اللہ کریم اس متفرد کام کو شرف قبولیت سے نوازے اور قارئین کے علمی اضافہ کا سبب بنے (آمین)

(فجزاهم الله احسن الجزاء)

ابن امیر عزیمتؒ

حضرت مولانا صاحبزادہ مسرور نواز جھنگوی صاحب زید مجدہ

سابقہ ایم پی اے جھنگ

تقریظ

الحمد لأهله والصلوة لأهلها

أما بعد:

اللہ تبارک و تعالیٰ کا کرم ہے کہ اس پُر فتن اور قحط الرجال کے دور میں قلم اور قرطاس کا رشتہ جن شخصیات سے قائم ہے ان میں فاضل نوجوان مفتی عبدالرحمن ستی صاحب ہیں، جنہوں نے مختلف موضوعات پر رسائل تحریر فرمائے ہیں۔

موصوف کی تازہ کاوش سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی عبقری شخصیت کا وہ عنوان ہے، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا "ھادی و مھدی" اس عنوان پر سیر حاصل بحث فرمائی ہے۔

اللہ پاک مفتی صاحب کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے۔ آمین

مولانا عدنان رشید عفی عنہ
ناظم تعلیمات
جامعہ فرقانیہ مدنیہ کوہاٹی بازار، راولپنڈی

تقدیم

اسلام کو اللہ تعالیٰ نے حق وصداقت کے اس نور سے نوازا ہے کہ ہر فہم سلیم رکھنے والا شخص بآسانی اسے پہچان سکتا ہے، لیکن معاندین کے قلب پہ اللہ تعالیٰ نے قفل لگائے دیے ہیں، اوران کی زندگیاں اسلام کی پاکیزہ تعلیمات میں کیڑے نکالنے میں گزر جاتی ہیں۔

اگر غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ اسلام کے مخالفین نے ہمیشہ ان شخصیات کو ہدف تنقید بنایا ہے کہ اگر ان شخصیات کو اسلام کی فہرست سے خارج کر دیا جائے یا انہیں مخالفین، کی بنائی ہوئی متعصبانہ تصویر سے دیکھا جائے تو اسلام کی روح ہی مسخ، اوراس کی حقیقی تصویر ہی دھندلا جائے گی۔

ان میں سب سے اول، فخر موجودات، سرور کائنات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے، تاریخ کے ستم ظریفوں نے ابتداء سے ہی اس ذات گرامی پر بے سروپا الزامات کے نشتر چلائے کہ اگر یہ ذات اقدس نعوذ باللہ مجروح یا کم از کم مشکوک ہو گئی تو اسلام کی تمام عمارت خود بخود دھڑام سے گر جائے گی۔

حدیث کے راویوں میں کلیدی حیثیت کی حامل شخصیت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہے، سب سے زیادہ احادیث انہیں سے مروی ہیں، ان کے خلاف پروپیگنڈہ کیا گیا کہ اگر ان کی شخصیت داغدار ہو گئی تو احادیث مبارکہ جو اسلام کی اصل اور بنیاد ہیں، خود بخود ساقط الاعتبار ہو جائیں گی۔

عہد رسالت اور عہد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں دنیا کی دو سپر پاور تھیں، روم اور فارس، روم کا بادشاہ قیصر اور ایران کا بادشاہ کسریٰ کہلاتا تھا، پوری دنیا میں ان کی طاقت کا غلغلہ، شوکت کا دبدبہ اور شہامت کا طنطنہ تھا، کوئی ان سے پنجہ آزمائی کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا، لیکن محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے خاک نشیں غلاموں نے، ’’اسلم تسلم،، کی پرامن دعوت کو غرور وتکبر سے ٹھکرانے والوں کا غرور خاک میں ملا دیا۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں جب فارس فتح ہوا، تو صدیوں سے مستحکم سلطنت کے ملیامیٹ ہونے پر ان میں منتقمانہ مزاج وجذبات پیدا ہونا ایک فطری امر تھا، انہوں اسی جذبہ انتقام کی آتش کو فرو کرنے کے لئے، اسلام کو مٹانے کی سرتوڑ کوشش کی، اوراس انتقام کا پہلا ہدف، دوسرے خلیفۃ المسلمین، امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بنے،

انہیں بے دردی سے شہید کر دیا گیا، پھر اسی سلسلہ کی دوسری کڑی تیسرے خلیفہ المسلمین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی دردناک شہادت ہے، پھر امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی ان دشمنوں کے ہاتھوں شہادت ہے، اوراس کے بعد سیدنا

حسن رضی اللہ عنہ کی شہادت بھی اسلام کو مٹانے کی ہٹ کا شاخسانہ تھی، جنگ جمل، جنگ صفین اور جنگ نہروان میں جلیل القدر صحابہ کرام رض اور تابعین عظام کی کثیر تعداد میں شہادت کے پیچھے بھی، ان بلوائیوں کی سازشوں کا تسلسل تھا، گویا آقا صلی اللہ علیہ وسلم وہ پشین گوئی لفظ بلفظ پوری ہوئی، کہ ان مصائب کے آگے ایک دروازہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حائل ہے، جب وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا تو مصائب اس طرح آئیں گے جیسے تسبیح کے ٹوٹنے سے دانے گرتے ہیں۔

آپ ذرا چشم تصور سے غور کریں کہ اسلام کے اعلام واعیان اور اولین حاملین قرآن وسنت کی شہادتوں کا اگر یہی تسلسل چند برس مزید جاری رہتا، توجب حاملین اسلام ہی باقی نہ رہتے تو اسلام کہاں باقی رہتا۔

41ھ میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ زمام حکومت سنبھالی اور 60ھ تک مسلسل 20سال بے مثال حکومت کی، قریش کی دس شاخوں میں سے بنوہاشم اور بنوامیہ ہی ممتاز تھے،

بنوہاشم تولیۃ کعبہ کی وجہ سے عرب میں معزز ومکرم تھے اور بنوامیہ امارت وسیادت، سپہ گری اور قیادت میں معروف وممتاز تھے، سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں دمشق کے عامل مقرر ہوئے، سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں پورے شام کے والی مقرر ہوئے، سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں دست برداری کے بعد سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی عام بیعت ہوئی۔

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بے مثال فراست، شجاعت اور حکمت وتدبر سے، سبائیوں اور بلوائیوں کی سازشوں اور ریشہ دوانیوں کو لگام دی، کہ بیس سال تک انہیں سر اٹھانے کی ہمت نہ ہوئی، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین عظام رحمہم اللہ اور مسلم عوام کا خون جا پانی کی طرح بہایا جارہا تھا، اس کا سلسلہ یکایک رک گیا۔

یقیناً یہ صورت حال اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شخصیت ان مسلم دشمنوں کیلئے ناقابل برداشت تھی، جنہوں نے ان کے، اسلام کو مکمل طور پر مٹانے کے کافی حد تک کامیاب منصوبوں کو آنا فانا خاک میں ملا دیا۔

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیس سالہ عہد میں اسلام کی رونق رفتہ کو بحال کیا، مسلمانوں کے باہمی نزاع و محاربہ کیسات آٹھ سالوں میں قوت مضمحل ہوگئی تھی، اسے اس سر نو توانائی بخشی، سبائیوں کی سازشوں کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکا، اسلام کے اصول و مبانی اس قدر مضبوط و مستحکم اور اطراف عالم میں وسیع کر دیا کہ اب اس کے وصف: "یہ اتنا ہی ابھرے گا، جتنا کہ دبا دیں گے" کو توانا کر دیا۔ اب قیامت تک کوئی مائی کا لعل اسے مٹانے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔

چار دانگ عالم، عرب و عجم اور بحر و بر میں اسلام کے پھریرے لہرا دئے۔ قسطنطنیہ سے سند، ہند اسلام کو وسعت دی، کابل، ہرات اور غور تے پہنچے، سجستان سیغزنہ تک اسلام کے جھنڈے گاڑ دیئے۔

44ھ میں حضرت مہلب بن ابی صفرہ رضی اللہ عنہ نے ملتان اور کابل کے درمیان بند اور اہواز میں دشمنوں سے مقابلہ کر کے انہیں رام کیا، عبادہ بن زیاد نے قندھار فتح کیا، حری بن حری نے سندھ کے بڑے علاقہ کو فتح کر کے اسلام کا پرچم لہرا دیا۔

44ہجری میں عظیم صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنان بن سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ یہاں بنوں آئے، اور پھر پشاور کو فتح کیا اور وہیں پشاور میں 32 صحابہ کے ساتھ شہید اور مدفون ہوئے، اور عظیم تابعی مہلب بن ابی صفرہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں 44ھ بمطابق 666ء میں بنوں آئے، عظیم مورخ امام احمد بن یحی بلاذری اپنی معرکہ الاراء کتاب "فتوح البلدان" میں لکھتے ہیں:

غزا المهلب بن أبي صفرة في سنة 44ھ أيام معاوية رضي الله عنه ثغر السند فأتى بنه ولاهور وهما بين الملتان وكابل۔

"مھلب بن ابی صفرہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں 44ھ میں جہاد کیا، سند پر حملہ کے وقت، وہ، ، بنہ، ، (بنوں) اور لاہور آئے، اور یہ دونوں شہر، ملتان اور کابل کے درمیان ہیں"۔

حضرت عقبہ بن نافع فہری رض نے افریقہ فتح کیا،ہزاروں بربری مشرف باسلام ہوئے،کسریٰ ایران کی شوکت اور سپر پاور کو سیدنا عمر فاروق رض نے گھوڑوں کی سموں کے نیچے کچل دیا،اب دو عالمی سطوتیں باقی تھیں، قیصر روم اور قسطنطنیہ کی شہنشاہیت۔

ان دونوں سلطنتوں کی فتح خلاق عالم نے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی قسمت میں، روز اول سے ہی لکھ دی تھی، سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا سمند ہمت اور رخش عزم یوں تو وادی وادی اڑا لیکن آپ کی توجہات کا محوران دو سلطنتوں کو فتح کرنا تھا، علامہ ابن کثیر البدایہ والنہایہ میں لکھتے ہیں:"غزا معاوية ارضي الله عنه الروم ستة عشرة غزوة، تذهب سرية في الصيف والشتاء بأرض الروم"۔

قسطنطنیہ، رومی سلطنت کا مرکز اور قسطنطین کا دارالحکومت تھا،اس کو فتح کرنے والے مجاہدین کو لسان نبوت سے،، مغفور لھم،، یعنی جنت اور مغفرت کی بشارت عظمیٰ ملی تھی، کہ پہلا وہ لشکر جو بحر اور سمندری غزوہ کرے گا، وہ مغفور ہے، یہ غزوہ 52ھ میں ہوا، یزید اس غزوہ کا سپہ سالار تھا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہما، حضرت حسین رض وغیرہ اجلہ نے اس غزوہ میں شرکت کی، اور یہ معرکہ یزید کی سپہ سالاری میں سر ہوا۔

اس طرح سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد میمون میں اسلام کا پھریرا عرب و عجم، مشرق و مغرب اور بحر و بر غرض کہ چار دانگ عالم لہرانے لگا، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد سے اسلام کی قوت جو رو بزوال ہونی شروع ہوگئی تھی اور چار خلفاء راشدین کی مسلسل شہادت سے سبائی اور دشمنان اسلام جو اسلام کے مٹنے کا خواب دیکھنا شروع ہو گئے تھے، سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے تدبر و سیاست سے اسلام کی وہ شوکت نہ صرف دوبارہ بحال ہوئی بلکہ اس کی رونق میں روز بروز اضافہ ہی ہوتا چلا گیا اور دشمنان اسلام کے خواب بکھر گئے!

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

آپ دوبارہ ایک منٹ کے لئے یہاں رکیں اور سوچیں کہ اگر سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا بیس سالہ دور درمیان میں حائل نہ ہوتا، تو سبائی اور دشمنان اسلام، اسلام کو جڑ سے اکھیڑ پھینکتے،

یقیناً آپ رضی اللہ عنہ کا یہ بیس سالہ دوران دشمنان اسلام کی آنکھوں میں کانٹا بن کے کھٹکتا ہے، پھر وہ آپ کے خلاف کیوں نہ زہر اگلیں، آپ کی تعریف وتوصیف انہیں کیوں زہر نہ لگے۔

عرب کے اپنے خداداد، بے پناہ حافظہ پہ اعتماد واعتبار، لکھنے اور لکھ کر محفوظ کرنے کو باعث عار سمجھنے کی وجہ سے عرب میں لکھنے پڑھنے کا رواج نہ تھا، جبکہ قیصر وکسری متمدن اور پڑھے لکھے تھے، قلم ان کے ہاتھ میں تھا اور تاریخ ان کے حوالے، پھر انہوں اسلام کے ہیروز پہ کردار کشی کے وہ زہریلے نشتر چلائے کہ آج تک کی تاریخ رطب ویابس سے بھری پڑی ہے۔

اللہ تعالیٰ کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے ان محافظین و محققین اسلام پر کہ انہوں نے، تحقیق کا حق ادا کر دیا، اور تاریخ کو تعقل و تمنطق کی کسوٹی پر پرکھ کر دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر دیا،

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کردار پر لگے ہوئے دھبوں کو دھویا، اور تاریخ کے کانٹوں کو ایک ایک کرکے چنا، اپنوں کی سادگی، اور غیروں کی عیاری کو بے نقاب کیا، سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پہ لگائے گئے بے سروپا الزامات کی حقیقت کو واضح کرنے کے لئے امت کے ان ابطال کی کتب ملاحظہ فرمائیں:

1۔الصواعق المحرقہ۔ازابن حجر ہیتمی مکی

2۔الناھیۃ عن طعن معاویۃ۔از علامہ عبدالعزیز فرہاروی

3۔سیرت سیدنا امیر معاویہ 4. امیر معاویہ رضی اللہ عنہ۔از مولانا محمد نافع رحمہ اللہ

4۔امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور تاریخی حقائق۔از شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی حفظہ اللہ

5۔خلافت علی رضی اللہ عنہ۔از شیخ الحدیث مولانا محمد شاہد صاحب، جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

6۔سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارہ میں گمراہ کن غلط فہمیوں کا ازالہ۔از مولانا ظفر اقبال

7۔حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور روایات حدیث۔از مفتی محمد وقاص رفیع

8۔حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور روایات تاریخ۔از مولانا رسالپوری

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پہ سب سے تحقیقی کام اور ان پر اعتراضات کا مضبوط و مدلل جواب اپنی معترضین کی کتب سے مولانا نافع صاحب رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "سیرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ" میں دیا ہے، لیکن یقینا تحقیق کا باب اب بھی وا ہے، اسی سلسلہ الذہب کی ایک سنہری کڑی آپ کے ہاتھوں میں موجود یہ کتاب "**هادی مهدی**" ہے، اس کتاب میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صحیح ترین مرفوع احادیث کی اسناد، اس کے راویوں اور متن کی تحقیق کی گئی ہے۔

1۔اللهم اجعله هاديا ومهديا واهدبه

2۔اللهم علم معاوية الكتاب والحساب وقه العذاب

یہ دونوں احادیث مبارکہ آپ رضی اللہ عنہ کے بلند ترین فضائل پہ شاہد ہیں، ان احادیث مبارکہ کے سائے میں تاریخ کے وہ تمام اکذوبات کے بادل چھٹ جاتے جن کے تانے بانے اسلام دشمنوں نے بنے تھے، یقینا یہ دونوں احادیث مبارکہ کی وجہ سے ان کے پیٹ میں مروڑ اٹھنا ایک فطری اور یقینی امر تھا، اس لئے انہوں نے انہیں غلط ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا، کہیں سند پہ اعتراض، کہیں متن میں اضطراب۔

الحمد للہ! فاضل نوجوان اور محقق، عزیزم مولانا عبدالرحمن ستی سلمہ اللہ ان احادیث کی سند، رواۃ، متن اور احادیث کے طرق کی مکمل چھانٹ پھٹک کی ہے، تحقیق کی ہے اور اعتراضات کا بھرپور جواب دیا ہے، ان کی کتاب سے طبیعت شاد ہوئی، دل سے دعا نکلی: اللهم زد فزد، اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔

زمانہ طالبعلمی سے ہی ذوق جستجو اور شوق تحقیق تھا، اور ممتاز صلاحیتوں کے مالک تھے، درجہ سادسہ میں ہی کسی فرقہ اور اس کے عقائد کے بارہ کتاب لکھ کر، کمپوز کرا کر بغرض اصلاح و نظر ثانی راقم کو دکھائی تھی۔

اللہ تعالیٰ ان کے اس اور دیگر کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائی، ان کے اور ہمارے لیے اجر او ذخرا بنائے۔

استاذ الحدیث

حضرت مولانا مفتی شکیل صاحب حفظہ اللہ وعافاہ

رئیس دار الافتاء جامعہ محمدیہ اسلام آباد

مقدمہ بحث

دو فصول پر مشتمل ہے

فصل اول

سبب بحث

فصل ثانی

منہج بحث

فصل اوّل

سبب بحث

امیر المؤمنین معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما دنیائے اسلام کی اُن چند مقتدر، عظیم، بلند پایہ اور خوش نصیب شخصیتوں میں سے ایک ہیں جنہیں اللہ تعالی نے شرف صحابیت کیساتھ عقل و دانش، فہم و فراست اور تدبر وسیاست کی وافر دولت نصیب فرمائی ہے۔

جن کے احسانات سے ملت اسلامیہ کبھی سبکدوش نہیں ہو سکتی، اظہار اسلام کے بعد آپ نے بھرپور جہاد میں حصہ لیا، کتابت وحی جیسے عظیم منصب پر فائز رہے، خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے عہد خلافت میں اپنی قائدانہ اور مدبرانہ صلاحیتوں سے آپ نے اشاعت اسلام اور تسخیر و فتوحات میں نمایاں کردار ادا کیا، تاریخ اسلام میں آپ ہی پہلے اسلامی بحری بیڑے کے موجد ہیں۔

آپ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ بیس برس صوبہ شام کے امیر (امیر شام) کی حیثیت سے رہے، سن (41 ہجری) میں سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کر کے آپ کو حجاز مقدس سے لے کر افریقہ اور بحیرہ روم سے لے کر بحر اوقیانوس تک پھیلی ہوئی اسلامی ریاست کا متفق علیہ خلیفہ (خلیفة المسلمین) بنا دیا، اسکے بعد آپ تادم حیات تقریبا بیس برس (19 سال اور کچھ ماہ) تک متفق علیہ خلیفہ کی حیثیت سے رہے، آپ کے عہد خلافت میں کوئی شورش برپا نہ ہو سکی، فتوحات کا ایک سیلاب امڈ آیا تھا یہاں تک کہ آپ کو 64 لاکھ 65 ہزار مربع میل اس وقت کی معلوم دنیا کے نصف سے زائد حصہ پر حکمرانی کا شرف حاصل ہوا۔

اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ آپ ﷺ کی زبان مبارک سے کئی مرتبہ آپ کیلئے دعائیں اور بشارتیں نکلیں ہیں، محدثین و مؤرخین نے آپ رضی اللہ عنہ کے فضائل میں مستقل ابواب، فصول قائم کر کے ان احادیث کو نقل کیا ہے:

امام احمد بن حنبلؒ (المتوفی: 241ھ) نے "فضائل الصحابة" میں "فَضَائِلُ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا"

امام ترمذیؒ (المتوفی: 279ھ) نے "السنن" میں "باب مناقب معاوية بن أبي سفيان رضی اللہ عنہ"

امام آجریؒ البغدادیؒ (التوفی:360ھ) نے "الشريعة" میں "كتاب فضائل معاوية بن أبي سفيان ﷺ"

محدث لالکائیؒ (التوفی:418ھ) نے "شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة" میں "سياق ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم في فضائل أبي عبد الرحمن معاوية بن أبي سفيان ﷺ".

امام جوز قانیؒ (التوفی: 543ھ) نے "الأباطيل والمناكير والصحاح والمشاهير" میں "باب في فضائل طلحة والزبير ومعاوية وعمرو".

امام ابن کثیرؒ (التوفی:774ھ) نے "البداية والنهاية" میں "فضل معاوية بن أبي سفيان ﷺ"

محدّث احمد بن حجر الہیتمی المکیؒ (التوفی: 974ھ) نے "تطهير الجنان" میں مستقل فصل قائم کی ہے "الفصل الثاني: في فضائله ومناقبه وخصوصياته".

امام ابن عبد الملک العصامی المکیؒ (التوفی:1111ھ) نے "سمط النجوم العوالي في أنباء الأوائل والتوالي" میں "ذكر مناقب معاوية بن أبي سفيان ﷺ"

مولانا عبدالعزیز فرہارویؒ (التوفی:1239ھ) نے بھی "الناهية عن طعن أمير المؤمنين معاوية" میں مستقل آپ رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں فصل قائم کی ہے "فصل في فضائل معاوية ﷺ".

ایک طرف امت کے کبار ائمہ محدثین و مؤرخین، امیر المؤمنین معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل پر مستقل ابواب، فصول قائم کر کے احادیث صحیحہ، حسنہ، ضعیفہ کو ذکر کرتے ہیں جبکہ دوسری طرف معاندین معاویہ کے سامنے فضیلت معاویہ رضی اللہ عنہ پر کوئی حدیث پیش کی جائے تو وہ فوراً اسحاق بن راہویہؒ (التوفی: 238ھ) کے قول کا سہارا لیتے ہوئے کہتے ہیں کہ: معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت پر تو کوئی صحیح حدیث موجود ہی نہیں۔

"لا يصح عن النبي (صلى الله عليه وسلم) في فضل معاوية بن أبي سفيان شئ".

امام ابن عساکرؒ (التوفی: 571ھ) نے "تایخ دمشق" میں معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت پر بہت ساری احادیث جمع کی ہیں جن میں صحیح، حسن، ضعیف، منکر، موضوع ہر طرح کی روایات ہیں تاہم موضوعات کی ایک بڑی تعداد

ہے۔امام ابن کثیرؒ(المتوفی:774ھ)نے"البدایہ والنہایہ"میں امام ابن عساکرؒ کے موضوعات اور منکرات سے پہلو تہی کر کے صحاح، حسان اور مستجادات احایث ہی بیان کرنے پر اکتفاء کیا ہے لکھتے ہیں:

وَقَدِ اعْتَنَى ابْنُ عَسَاكِرَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَأَطْنَبَ فِيهِ وَأَطْيَبَ وَأَطْرَبَ، وَأَفَادَ وَأَجَادَ، وَأَحْسَنَ الِانْتِقَادَ، فَرَحِمَهُ اللَّهُ، كَمْ لَهُ مِنْ مَوْطِنٍ قَدْ تبرز فِيهِ عَلَى غَيْرِهِ مِنَ الْحُفَّاظِ وَالنُّقَّادِ. ثُمَّ سَاقَ ابْنُ عَسَاكِرَ أَحَادِيثَ كَثِيرَةًمَوْضُوعَةً بِلَا شَكٍّ فِي فَضْلِ مُعَاوِيَةَ، أَضْرَبْنَا عَنْهَا صَفْحًا، وَاكْتَفَيْنَا بِمَا أَوْرَدْنَاهُ مِنَ الْأَحَادِيثِ الصحاح والحسان والمستجادات عما سواها من الموضوعات وَالْمُنْكَرَاتِ.(1)

امام ابن عساکرؒ(المتوفی:571ھ)لکھتے ہیں:

فضیلت معاویہ رضی اللہ عنہ پر جواحادیث بیان کی گئی ہیں اُن میں صحیح ترین ابو حمزہ کی حدیث ہے جو بحوالہ حضرت ابن عباس بیان ہوئی کہ جب سے مسلمان ہوئے حضور ﷺ کے کاتب تھے، مسلمؒ نے اپنی صحیح میں اس کی تخریج کی، اسکے علاوہ حدیث عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ: اے اللہ معاویہ بن ابی سفیان کو کتاب کا علم عطا فرما اور اس کے بعد حدیث عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ: اے اللہ معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہادی و مہدی بنا۔

أَصَحُّ مَا روي فِي فضل معاوية حديث أبي جمرة عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ "أَنَّهُ كَانَ كَاتِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلَّم مُنْذُ أَسْلَمَ" أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي صَحِيحِهِ، وَبَعْدَهُ حَدِيثُ الْعِرْبَاضِ: "اللَّهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ" وَبَعْدَهُ حَدِيثُ ابْنِ أَبِي عُمَيْرَةَ: "اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا"(2)

یہ دونوں احادیث :اے اللہ معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہادی و مہدی بنا اور اے اللہ معاویہ بن ابی سفیان کو کتاب وحساب کا علم عطا فرما۔

---

(1) "البداية والنهاية" (131/8) "سنة ستين من الهجرة النَّبَوِيَّة"،"ترجمة معاوية وذكر شئ من أيامه وما ورد في مناقبه وفضائله"

(2) "تاريخ دمشق" (106/59) رقم الترجمة: (7510) "معاوية بن صخر أبي سفيان".

یہ سحری کے وقت کی دعائیں ہیں جو لسان نبوت سے معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں صادر ہوئی ہیں لامحالہ حضور ﷺ جسکو اہل سمجھتے تھے اُسی کے حق میں ایسی دعائیں ارشاد فرماتے تھے، پھر سحری کا مقبول وقت اور آپ ﷺ کی ذات بھی مستجاب الدعوات یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں یہ دعائیں قبول نہ ہوئی ہوں؟

لیکن کچھ لوگوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے حسد و بغض کی وجہ سے ان روایات کو ضعیف ثابت کرنے کیلیے ایڑی چوٹی کا زور صرف کیا، بے بنیاد الزامات، اعتراضات، شبہات پیدا کرنے کی ناکام سعی کی ہے ہم نے بحمد اللہ تعالی تمام شبہات، الزامات، اعتراضات کا جواب دینے کیساتھ ساتھ ان روایات کی تمام اسانید کو جمع کر کے ہر سند پر مفصل بحث کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ یہ روایات نہ صرف یہ کہ صحیح بلکہ مشہور درجے کی ہیں۔(مشہور عند المحدثین)

محدثین کا اصول:

جو حدیث مختلف اسانید سے مروی ہو محدثین ہر سند پر مستقل حدیث کا اطلاق کرتے ہیں جیسے حدیث: "انما الاعمال بالنیات" یہ سات سو طرق سے منقول ہے تو محدثین کی اصطلاح میں اسے سات سو احادیث شمار کیا جائے گا یہی وجہ ہے کہ امام بخاریؒ یہ جو فرماتے ہیں: میں نے اپنی "صحیح" کو چھ لاکھ احادیث سے انتخاب کیا ہے تو اس سے مراد طرق و اسانید ہیں، نہ کہ متون۔

علامہ ابن الجوزیؒ (المتوفی: 597ھ) ذخیرہ احادیث پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"أَن الْمُرَاد بِهَذَا الْعدَد الطّرق لَا الْمُتُون"

"یعنی ان سے مراد احادیث کے طرق اور اسانید ہیں، نہ کہ متون"۔(1)

علامہ طاہر بن صالح الجزائری، الدمشقیؒ (المتوفی: 1338ھ) لکھتے ہیں:

---

(1) "تلقيح فهوم أهل الأثر في عيون التاريخ والسير" (263/1) "أَصْحَاب المئين".

"إن كثيرا من الْمُتَقَدِّمين كَانُوا يطلقون اسْم الحَدِيث على مَا يَشْمَل آثار الصَّحَابَة وَالتَّابِعِينَ وتابعيهم وفتاويهم ويعدون الحَدِيث الْمَرْوِيّ بِإِسْنَادَيْنِ حديثين".

"متقدمین کی اکثریت آثار صحابہ، تابعین، اتباع تابعین اور ان کے فتاوی پر لفظ حدیث بولتی ہے، اور جو حدیث دو سندوں سے مروی ہو اس کو دو حدیثیں شمار کرتی ہے"۔(1)

اس اصول کے پیش نظر حدیث: "اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا" 41 مختلف طرق سے مروی ہے تو اب یہ ایک حدیث نہیں بلکہ 41 احادیث ہیں جن میں سے 28 صحیح مرفوع، 8 حسن مرفوع، 4 ضعیف اور 1 موضوع۔

حدیث: "اللَّهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَاب" 17 مختلف طرق سے مروی ہے تو اب یہ ایک حدیث نہیں بلکہ 17 احادیث ہیں جن میں سے 12 صحیح مرفوع، 2 حسن مرفوع اور 3 ضعیف

مزید چند مختلف ضعیف و حسن درجے کی احادیث کو بھی ذکر کیا ہے کل تعداد 79 ہے۔

عصر حاضر میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا دفاع بے حد ضروری ہے، دشمنان اصحاب رسول ﷺ کو ہر لحاظ سے علمی تحقیقی لگام دینا یہ ہمارا مذہبی و دینی فریضہ ہے، اللہ رب العزت ہماری اس ادنی سی کاوش کو قبول فرمائے اور ساری زندگی حق اور اہل حق سے وابستہ رکھے، معاویہ رضی اللہ عنہ کی شفاعت نصیب فرمائے (آمین)

اگر کوئی صاحب علم شخص کسی فروگزاشت پر تنبیہ فرمائیں گے تو یہ چیز ان کیلیے آخرت میں نجات کا ذریعہ اور ہمارے لیے باعث تشکر و امتنان ہوگی۔

---

(1) "توجيه النظر إلى أصول الأثر" (230/1) "الْفَائِدَة الثَّالِثَة: فِي أَن الشَّيْخَيْنِ لم يستوعبا الصَّحِيح وَلَا التزما ذَلِك".

فصل ثانی

منہج بحث

1-ہم نے اس بحث کو چار ابواب پر تقسیم کیا ہے:

باب اوّل کو دو فصول پر تقسیم کیا ہے

فصل اوّل میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا مختصر تعارف۔اور فصل ثانی میں اسحاق بن راہویہؒ کے قول کا تفصیلی جائزہ۔

باب ثانی (حدیث "اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهِ") کو پانچ فصول پر تقسیم کیا ہے:

فصل اوّل میں: حدیث ترمذی اور اسکی اسنادی حیثیت۔

فصل ثانی میں: شبہ اضطراب سند اور اسکا تفصیلی جواب۔

فصل ثالث میں: حدیث عمیر بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ۔

فصل رابع میں: حدیث عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ۔

فصل خامس میں: حدیث عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ۔

باب ثالث (حدیث "اللهم علمه الكتاب والحساب وقه العذاب") کو چار فصول میں تقسیم کیا ہے

فصل اوّل میں: حدیث عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی جملہ اسانید پر بحث اور ان کا حکم۔

فصل ثانی میں: حدیث مسلمہ بن خالد رضی اللہ عنہ۔

فصل ثالث میں: حدیث عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ۔

فصل رابع میں: حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما۔

باب رابع کو چار فصول پر تقسیم کیا ہے

فصل اوّل میں حضور ﷺ کی بشارت: "اللہ معاویہ رضی اللہ عنہ کو خلافت عطا کرے گا"۔

فصل ثانی میں: حدیث: حضور ﷺ نے فرمایا: "سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ فیصلہ کرنے میں قوی اور امین ہیں"۔

فصل ثالث میں: حدیث: حضور ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ اسے علم وحلم سے بھر دے"۔

فصل رابع میں: حدیث: حضور ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے سب سے بڑھ کر بردبار اور سخی معاویہ ہیں۔

2-ہر حدیث کو اُسکی سند کیساتھ پیش کرنے کے بعد اُس پر حکم عائد کیا ہے کہ یہ حدیث کس درجے کی ہے صحیح ہے یا حسن یا ضعیف۔

3-سند کے ہر ہر راوی کا مکمل دراسہ پیش کیا ہے اوّلا راوی کی حیثیت واضح کی گئی ہے کہ یہ ثقہ ہے یا صدوق یا ضعیف، ثانیا اس دعوی پر ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال بطور شواہد کے پیش کیے ہیں۔

4- متن میں رُوات کا دراسہ پیش کرتے ہوئے اختصار کو مدنظر رکھا گیا ہے، ائمہ جرح وتعدیل کے فیصلہ کن اقوال کو ذکر کیا گیا ہے البتہ جہاں تفصیل کی ضرورت سمجھی وہاں تفصیل بھی بیان کردی گئی ہے۔تاہم اہل علم کیلیے تفصیلی دراسہ حوالہ جات کیساتھ حواشی میں ذکر کردیا ہے۔

5-اگر سند کے کسی راوی پر اختلاط، ارسال یا انقطاع وغیرہ کا کوئی اعتراض یاشبہ تھا تو ہم نے اسی راوی کے حالات میں اسکا جواب ذکر کردیا ہے علیحدہ سے جواب نہیں دیا۔

عبدالرحمن ستی

باب اوّل

یہ باب دو فصول پر مشتمل ہے

فصل اوّل

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا مختصر تعارف

فصل ثانی

اسحاق بن راہویہؒ کے قول کا تفصیلی جائزہ

اسنادی حیثیت، خدشات کا بیان

ائمہ متعقبین جنہوں نے اسحاق بن راہویہ کے قول کا تعاقب کیا ہے

نفی صحت عدم صحت کو مستلزم نہیں

فصل اوّل

معاویہ رضی اللہ عنہ کا نام و نسب اور کنیت

نام و نسب: معاویہ بن ابی سفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی، القرشی، الاموی۔

(معاویہ رضی اللہ عنہ کا نسب پانچویں پشت پر جاکر رسول اکرم ﷺ کے نسب سے ملتا ہے، آپ ﷺ کا نسب یوں ہے: محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی اور والدہ کی طرف سے بھی پانچویں پُشت میں جاکر حضور ﷺ کیساتھ ملتا ہے، آپ کی والدہ کا نام: ہند بنت عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف ہے)۔

کنیت: ابو عبد الرحمن ہے۔(1)

---

(1) "الطبقات" لابن سعد (المتوفى: 230هـ) (406/7)،
"الطبقات" لخليفة بن خياط (المتوفى: 240هـ) (547/1) رقم الترجمة: (2809)
"التاريخ الكبير" للبخاري (المتوفى: 256هـ) (326/7) رقم الترجمة: (1405)
"معجم الصحابة" لابن قانع البغدادي (المتوفى: 351هـ) (72/3) رقم الترجمة: (1026)
"الثقات" لابن حبان (المتوفى: 354هـ) (373/3) رقم الترجمة: (1223)
"الهداية والإرشاد في معرفة أهل الثقة والسداد" للكلاباذي (المتوفى: 398هـ) (703/2) رقم الترجمة: (1158)
"معرفة الصحابة" لأبي نعيم الأصبهاني (المتوفى: 430هـ) (2496/5)
"الاستيعاب في معرفة الأصحاب" لابن عبد البر (المتوفى: 463هـ) (714/2) رقم الترجمة: (2714)
"تاريخ بغداد" للخطيب البغدادي (المتوفى: 463هـ) (221/1) رقم الترجمة: (48)
"التعديل والتجريح" لأبي الوليد الباجي (المتوفى: 474هـ) (714/2) رقم الترجمة: (625)
"تاريخ دمشق" لابن عساكر (المتوفى: 571هـ) (33/59) رقم الترجمة: (7504)
"أسد الغابة في معرفة الصحابة" لابن الأثير (المتوفى: 630هـ) (201/5) رقم الترجمة: (4984)
"تهذيب الكمال في أسماء الرجال" للمزي (المتوفى: 742هـ) (176/28) رقم الترجمة: (6054)
"سير أعلام النبلاء" للذهبي (المتوفى : 748هـ) (105/2) رقم الترجمة: (13)
"تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام" للذهبي (المتوفى: 748هـ)

حیات وصفات

ولادت: معاویہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی بعثت سے پانچ یا سات یا تیرہ سال قبل پیدا ہوئے تاہم پہلا قول زیادہ مشہور ہے

"ولد قبل البعثة بخمس سنين، وقيل بسبع، وقيل بثلاث عشرة. والأول أشهر".(1)

قبول اسلام:

معاویہ رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام اور اظہار اسلام کے متعلق دو قسم کی رائے پائی جاتی ہیں ایک تو یہ کہ آپ نے صلح حدیبیہ (سن 6 ہجری) میں اسلام قبول کر لیا تھا مگر اسلام کا اظہار فتح مکہ (سن 8 ہجری) میں کیا ہے، جبکہ دوسری رائے یہ ہے کہ آپ نے ہجرت مدینہ سے پہلے اسلام قبول کر لیا تھا مگر اسلام کا اظہار عمرۃ القضاء (سن 7 ہجری) میں کیا ہے۔

رائے اول:

محمد بن عمر الواقدیؒ کا بیان ہے کہ: معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس سال صلح حدیبیہ ہوئی (یعنی سن 6 ہجری میں) جب قریش مکہ نے حضور ﷺ اور صحابہ کو عمرہ کرنے سے روک دیا تھا اور ان کے درمیان جو صلح نامہ لکھا گیا تھا اُسی وقت اسلام میرے دل میں گھر کر گیا تھا اور میں نے اپنی والدہ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو والدہ نے کہا:

اگر تو مدینہ گیا تو ہم تیرا خرچہ پانی بند کر دیں گے، پھر میں نے اپنے ماں باپ کے خوف سے اپنے اسلام کا اظہار نہیں کیا، سن 7 ہجری میں جب عمرۃ القضاء پیش آیا اُس وقت میں مومن تھا لیکن اب تک بوجہ خوف اظہار میں

"البداية والنهاية" لابن كثير القرشي الدمشقي (المتوفى:774هـ) (146/11) "فضل معاوية بن أبي سفيان ﷺ".
"الإصابة في تمييز الصحابة" لابن حجر العسقلاني (المتوفى: 852هـ) (151/6) رقم الترجمة: (8074)
"تهذيب التهذيب" لابن حجر العسقلاني (المتوفى: 852هـ) (187/10) رقم الترجمة: (387)
(1) "الإصابة في تمييز الصحابة" لابن حجر العسقلاني (المتوفى: 852هـ) رقم الترجمة: (8074)

إلى المدينة لأن أمي كانت تقول إن خرجت قطعنا عنك القوت".(1)

رائے ثانی:

معاویہ رضی اللہ عنہ نے ہجرت مدینہ سے پہلے اسلام قبول کر لیا تھا چونکہ حضور ﷺ نے ہجرت مدینہ سے پہلے مکہ میں جو مواخات قائم کی تو اس میں معاویہ رضی اللہ عنہ کی مواخات ایک انصاری صحابی حتات بن یزید رضی اللہ عنہ سے قائم کی۔

سیرت نگار امام ابن ہشامؒ (المتوفی: 213ھ) لکھتے ہیں:

حُتات رضی اللہ عنہ وہ شخص ہیں جن کو حضور ﷺ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کا بھائی بنایا تھا اور اسی طرح آپ ﷺ نے اپنے اصحاب مہاجرین کے مابین مواخات یوں قائم کی،

ابو بکر صدیق اور عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان، عثمان بن عفان اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما کے درمیان، طلحہ بن عبید اللہ اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما کے درمیان، ابوذر غفاری اور مقداد بن عمرو بہرانی رضی اللہ عنہما کے درمیان، معاویہ بن ابی سفیان اور حُتات بن یزید مجاشعی رضی اللہ عنہما کے درمیان۔

"الْحُتَاتُ وَهُوَ الَّذِي آخَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ آخَى بَيْنَ نفر من أَصْحَابه مِنْ الْمُهَاجِرِينَ،

بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَبَيْنَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْن عَوْفٍ، وَبَيْنَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، وَبَيْنَ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِي وَالْمِقْدَادِ بْنِ عَمْرٍو الْبَهْرَانِيِّ، وَبَيْنَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ وَالْحُتَاتِ بْنِ يَزِيدَ الْمُجَاشِعِيِّ فَمَاتَ الْحُتَاتُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ فِي خِلَافَتِهِ".(2)

علامہ ابن عبد البرؒ (المتوفی: 463ھ) لکھتے ہیں:

ذكره ابن إسحاق وابن هشام وابن الكلبي، وقالوا: "آخى رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بين الحتات وبين معاوية بن أبي سفيان، فمات الحتات عند معاوية في خلافته، فورثه بتلك الأخوة".(1)

---

(1) "الإصابة في تمييز الصحابة" (152/6) رقم الترجمة: (8074)

(2) "السيرة النبوية" لابن هشام (561/2)

امام ابن الاثیرؒ (التوفی:630ھ) لکھتے ہیں:

ذكرهم بن إسحاق، والكلبي: "آخى رسول الله صلى الله عليه وسلم بينه، وبين معاوية بن أبي سفيان، ولما اجتمعت الخلافة لمعاوية، فمات عنده، فورثه معاوية بتلك الأخوة، وكان معاوية خليفة".(2)

حافظ ابن حجر العسقلانیؒ (التوفی:852ھ) نے بھی ابن عبد البرؒ کی مذکورہ بالا عبارت کو نقل کیا ہے لکھتے ہیں:

وقال بن عبد البر: ذكر بن إسحاق وابن الكلبي وابن هشام: أن النبي صلى الله عليه و سلم آخى بين الحتات ومعاوية فمات الحتات عند معاوية في خلافته فورثه بالإخوة".(3)

اسی طرح قاضی محمد سلیمان منصور پوریؒ نے اپنی کتاب "سیرت رحمۃ للعالمین" (373) میں مواخات مدینہ کی جو فہرست پیش کی ہے اُس فہرست میں چوبیسویں نمبر پر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ آپ ہجرت مدینہ سے قبل اسلام لا چکے تھے۔

یہی وجہ ہے کہ آپ باوجودیکہ جوان، فنون حرب وضرب کے ماہر لیکن آپ نے جنگ بدر، جنگ احد، جنگ خندق وغیرہ میں مسلمانوں کے خلاف حصہ نہیں لیا جبکہ آپ کے والد ابو سفیان رضی اللہ عنہ ہر جگہ پیش پیش رہے اور آپ نے اپنے اسلام کو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی طرح مخفی رکھا بالآخر سن 7 ہجری کو عمرۃ القضاء کے موقع پر اپنے اسلام کا اظہار کیا۔

امام بخاریؒ (التوفی:256ھ) نے روایت نقل کی ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کے بال مبارک کا قصر کیا ہے (یعنی چھوٹے کیے ہیں)

«قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ»(4)

---

(1) "الاستيعاب في معرفة الأصحاب" (412/1) رقم الترجمة: (587)

(2) "أسد الغابة في معرفة الصحابة" (687/1) رقم الترجمة: (1078)

(3) "الإصابة في تمييز الصحابة" (29/2) رقم الترجمة: (1614)

(4) "الجامع المسند الصحيح" (174/2) رقم الحديث: (1730) "بَابُ الحَلْقِ وَالتَّقْصِيرِ عِنْدَ الإِحْلاَلِ".

امام مسلمؒ(المتوفی:261ھ)نے صراحت کی ہے کہ ان کا نبی کریم ﷺ کے بال کاٹنا مروہ کے مقام تھا۔

قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ ، وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ ، أَوْ رَأَيْتُهُ يُقَصَّرُ عَنْهُ بِمِشْقَصٍ ، وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ.(1)

ان روایات سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ کا بال ترشوانا کسی عمرہ پر تھا کیونکہ آپ ﷺ نے زندگی میں ایک حج کیا ہے اور اس میں حلق کروایا تھا، نہ کہ قصر اور حج میں حلق یا قصر منی کے مقام پر ہوتا ہے، نہ کہ مروہ کے مقام پر لہذا معاویہ رضی اللہ عنہ کا نبی کریم ﷺ کا قصر کرنا یہ عمرۃ القضاء(سن 7 ہجری) کے موقع پر ہے، اس سے بڑھ کر اور کیا اظہار ہو گا جہاں صحابہ ایک بڑی تعداد میں موجود ہیں؟

نوٹ:

ہم نے دونوں آراء کو ذکر کر دیا ہے انشاءاللہ جلد معاویہ رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام پر ایک تحقیقی رسالہ شائع کیا جائے گا جس میں تمام دلائل کا تفصیلی جائزہ پیش کر کے کسی ایک رائے کو ترجیح دی جائے گی۔

صفات ذاتیہ:

حافظ ابو نعیمؒ((المتوفی:430ھ)فرماتے ہیں:

معاویہ رضی اللہ عنہ حساب کتاب کے بڑے ماہر تھے، فصیح اللسان، لمبے قد والے، سفید رنگت، انتہائی نرم مزاج، بردبار اور باوقار انسان تھے۔

"كان من الكتبة الحسبة الفصحة ... كان أبيض طويلا أجلح ... كان حليما وقورا فصيحا".(2)

صفات عرضیہ:

معاویہ رضی اللہ عنہ کو جہاں صحابیت کا اعزاز حاصل ہے جسکے ہوتے ہوئے کسی اور فضیلت کی ضرورت ہی نہیں وہاں آپ کتابت وحی جیسے عظیم منصب اور اجتہاد کے درجے پر فائز تھے۔

---

(1) "المسند الصحيح" (58/4) رقم الحديث: (2996) "باب التمتع بالعمرة إلى الحج".

(2) "معرفة الصحابة" (2496/5) من اسمه: معاوية.

معاویہ رضی اللہ عنہ فقیہ (مجتہد) تھے:

امام بخاریؒ (المتوفی: 256ھ) فرماتے ہیں:

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: "هَلْ لَكَ فِي أَمِيرِ المُؤْمِنِينَ مُعَاوِيَةَ، فَإِنَّهُ مَا أَوْتَرَ إِلَّا بِوَاحِدَةٍ؟ قَالَ: «أَصَابَ، إِنَّهُ فَقِيهٌ»

ہم سے بیان کیا ابن ابی مریم نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا نافع بن عمر نے، وہ فرماتے ہیں مجھ سے بیان کیا ابن ابی ملیکہ نے کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا:

کہ امیر المؤمنین معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں، انہوں نے وتر کی نماز صرف ایک رکعت پڑھی ہے؟

تو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: انہوں نے درست کیا یقیناً وہ خود فقیہ (مجتہد) ہیں۔(1)

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا شمار اکابر بنی ہاشم میں ہوتا ہے اور آپ کا لقب "حِبر الامّت" ہے آپ کی طرف سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ شہادت کوئی معمولی درجے کی نہیں ہے۔

امام ذہبیؒ (المتوفی: 748ھ) فرماتے ہیں:

"فَهَذِهِ شَهَادَة الصَّحَابَة بفقهه وَدينه وَالشَّاهِد بالفقه ابْن عَبَّاس".

"حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی فقاہت اور دینداری پر یہ شہادت صحابہ کرام کی طرف سے پائی گئی ہے ،ان کے فقیہ ہونے پر ابن عباس جیسے افقہ، انبل، ثقہ آدمی شاہد ہیں"۔(2)

---

(1) "الجامع المسند الصحيح" (28/5) رقم الحديث: (3765) بَابُ ذِكْرِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

"السنن" للدارقطني (المتوفى: 385هـ) (360/2) رقم الحديث: (1674) "ما يقرأ في ركعات الوتر والقنوت فيه".

"السنن الكبرى" للبيهقي (المتوفى: 458هـ) (27/3) رقم الحديث: (4993) "باب الْوِتْرِ بِرَكْعَةٍ وَاحِدَةٍ وَمَنْ أَجَازَ أَنْ يُصَلِّيَ تَطَوُّعًا رَكْعَةً وَاحِدَةً".

(2) "المنتقى من منهاج الاعتدال" للذهبي (المتوفى: 748هـ) (389/1) "الْفَصْل الثَّالِث فِي إِمَامَة عَليّ رَضِي الله عَنهُ".

معاویہ رضی اللہ عنہ کاتب وحی تھے:

امام مسلمؒ (المتوفی: 261ھ) اپنی سند سے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں:

حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْقِرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا النَّضْرُ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ الْمُسْلِمُونَ لَا يَنْظُرُونَ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ وَلَا يُقَاعِدُونَهُ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ ثَلَاثٌ أَعْطِنِيهِنَّ قَالَ نَعَمْ قَالَ عِنْدِي أَحْسَنُ الْعَرَبِ وَأَجْمَلُهُ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ أُزَوِّجُكَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمُعَاوِيَةُ تَجْعَلُهُ كَاتِبًا بَيْنَ يَدَيْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَتُؤَمِّرُنِي حَتَّى أُقَاتِلَ الْكُفَّارَ كَمَا كُنْتُ أُقَاتِلُ الْمُسْلِمِينَ قَالَ نَعَمْ.

مسلمان ابوسفیان کی طرف دیکھتے تھے نہ اسکے پاس بیٹھتے تھے، ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی: مجھے تین چیزیں عطا فرمادیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔

1- فرمایا: میری بیٹی ام حبیبہ جو احسن العرب ہے میں اس کا آپ سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔

2- فرمایا: میرے بیٹے معاویہ کو اپنا کاتب بنالیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔

3- فرمایا: مجھے اجازت دیں میں کفار سے مقاتلہ کروں جیسے مسلمانوں سے مقاتلہ کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔(1)

---

(1) "المسند الصحيح" (1945/4) رقم الحديث: (2501) "بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ".

"الآحاد والمثاني" لأبي بكر بن أبي عاصم الشيباني (المتوفى: 287هـ) (382/1) رقم الحديث: (525) "وَمِنْ ذِكْرِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ".

"الصحيح" لابن حبان (المتوفى: 354هـ) (189/16) رقم الحديث: (7209) "ذكر أبي سفيان بن حرب رضي الله تعالى عنه".

"المعجم الكبير" للطبراني (المتوفى: 360هـ) (199/12) رقم الحديث: (12886) سماك الحنفي، عن ابن عباس

"شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة" للالكائي (المتوفى: 418هـ) (1529/8) رقم الحديث: (2780) "سياق ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم في فضائل أبي عبد الرحمن معاوية بن أبي سفيان ﷺ".

"السنن الكبرى" للبيهقي (المتوفى: 458هـ) (140/7) رقم الحديث: (13578) "باب لا يكون الكافر وليا لمسلمة".

اِس روایت کو پڑھنے کے بعد ہر غیر متعصب شخص پر اس گھرانے کا مقام و مرتبہ اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے نیز یہ بھی ثابت ہو گیا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کاتب وحی تھے، آپ کی علاتی بہن رملہ بنت ابی سفیان جو ام حبیبہ کی کنیت سے مشہور ہیں حضور ﷺ کے نکاح میں تھیں،

تو اس لحاظ سے معاویہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے سالے اور ابو سفیان حضور ﷺ کے سُسر لگے اور ایک حدیث میں آتا ہے حضور ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ اور میرے سسرال کے بارے میں میرا لحاظ رکھا کرو۔ جس نے ان کے بارے میں میرا لحاظ رکھا اللہ تعالی دنیا و آخرت میں اس کی حفاظت فرمائے گا۔

قال رسول الله (صلى الله عليه وسلم): "احفظوني في أصحابي وأصهاري فمن حفظني فيهم حفظه الله في الدنيا والآخرة".(1)

امام ابن کثیرؒ (المتوفی: 774ھ) لکھتے ہیں:

"والمقصود أن معاوية كان يكتب الوحي لرسول الله صلى الله عليه وسلم مع غيره من كتاب الوحي رضي الله عنهم".

"معاویہ رضی اللہ عنہ دیگر کاتبان وحی کیساتھ مل کر رسول اکرم ﷺ کیلیے وحی لکھتے تھے"۔(2)

خال المؤمنین:

معاویہ رضی اللہ عنہ کو مؤمنین کا ماموں کہا جاتا ہے کیونکہ آپ کی علاتی بہن ام حبیبہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کے نکاح میں تھی اور حضور ﷺ کی بیویوں کے متعلق فرمان خداوندی (ازواجه امهاتهم) یہ ہے کہ وہ امت کی روحانی مائیں ہیں،

اس مناسبت سے معاویہ رضی اللہ عنہ مؤمنین کے ماموں جان ہوئے یہی وجہ ہے کہ اکابر بنی ہاشم میں سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت ﴿عسى الله أن يجعل بينكم وبين الذين عاديتم منهم مودة

---

(1) "تاريخ دمشق" لابن عساكر (المتوفى: 571هـ) (104/59) رقم الترجمة: (7504)

(2) "البداية والنهاية" لابن كثير القرشي الدمشقي (774 هـ) (146/11) "فضل معاوية بن أبي سفيان ﷺ".

[الممتحنة: 7] کے تحت معاویہ رضی اللہ عنہ کو "خال المؤمنین" قرار دیا: قال: المودة التي جعلها الله عز وجل بينهم تزويج النبي صلى الله عليه وسلم أم حبيبة بنت أبي سفيان، فكانت أم حبيبة أم المؤمنين، ومعاوية خال المؤمنين.(1)

امام ابن عساکرؒ (المتوفی: 577ھ) نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے حالات کو جب قلمبند کیا تو آپ نے یوں آغاز فرمایا:

"خال المؤمنين وكاتب وحي رب العالمين".

"مؤمنین کے ماموں اور اللہ تعالی کی وحی لکھنے والے ہیں"۔(2)

امام ابن کثیرؒ (المتوفی: 774ھ) نے بھی امام ابن عساکرؒ کی تقلید میں یہی طرز اپنایا ہے۔(3)

تاریخ وفات و عمر و مدت خلافت:

معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے متعلق مختلف اقوال پائے جاتے ہیں:

1- بعض علماء کے نزدیک 4 رجب 60 ہجری ہے۔

2- بعض کے نزدیک جمعرات کے دن 15 رجب 60 ہجری ہے۔

---

(1) "الشريعة" للآجُرِّيُّ البغدادي (المتوفى: 360ھ) (2448/5) رقم الحديث: (1930) "كتاب فضائل معاوية بن أبي سفيان ﷺ". "باب ذكر مصاهرة النبي صلى الله عليه وسلم لمعاوية بأخته أم حبيبة ﷺ".

"الكامل في ضعفاء الرجال" لابن عدي الجرجاني (المتوفى: 365ھ) (498/3) رقم الترجمة: (609) "خارجة بن مصعب السرخسي الضبعي".

"تاريخ دمشق" لابن عساكر (المتوفى: 571ھ) (207/3) "باب ذكر بنيه وبناته عليه الصلاة والسلام وأزواجه". (148/69) رقم الترجمة: (9339) "رملة بنت أبي سفيان".

"البداية والنهاية" لابن كثير القرشي الدمشقي (774 ھ) (144/6) "فصل في تزويج النبي صلى الله عليه وسلم بأم حبيبة رملة بنت أبي سفيان".

(2) "تاريخ دمشق" لابن عساكر (المتوفى: 571ھ) (33/59) رقم الترجمة: (7504)

(3) "البداية والنهاية" لابن كثير القرشي الدمشقي (774 ھ) (146/11) "فضل معاوية بن أبي سفيان ﷺ". (396/11) "وهذه ترجمة معاوية، رضي الله عنه، وذكر شيء من أيامه، ودولته، وما ورد في مناقبه وفضائله".

3- بعض کے نزدیک 22 رجب 60 ہجری ہے (یہی قول برصغیر پاک وہند میں زیادہ مشہور ہے)

امام ابن کثیرؒ (المتوفی: 774ھ) نے ان تمام اقوال کو جمع کیا ہے۔

"توفي بدمشق في رجب سنة ستين. فقال جماعة: ليلة الخميس للنصف من رجب سنة ستين. وقيل: ليلة الخميس لثمان بقين من رجب سنة ستين. قاله ابن إسحاق وغير واحد. وقيل: لأربع خلت من رجب. قاله الليث".(1)

انتقال کے وقت آپ کی عمر 78 سال تھی اور بعض کے نزدیک 80 یا 82 سال تھی اور ایک قول کے مطابق 86 سال تھی۔

آپ کا عہد خلافت ولایت 19 سال تین ماہ یا چار ماہ پر محیط تھا، مؤرخ یعقوبی شیعی کے نزدیک 19 سال آٹھ ماہ پر محیط تھا۔

امام ابن سعدؒ (المتوفی: 230ھ) لکھتے ہیں:

"مات ليلة الخميس للنصف من رجب سنة ستين وهو يومئذ ابن ثمان وسبعين سنة".(2)

مؤرخ بلاذریؒ (المتوفی: 279ھ) لکھتے ہیں:

"توفي معاوية للنصف من رجب سنة ستين وله اثنتان وثمانون سنة".(3)

امام ابن حبانؒ (المتوفی: 354ھ) لکھتے ہیں:

"مات يوم الخميس للنصف من رجب سنة ستين وهو بن ثمان وسبعين سنة وصلى عليه الضحاك بن قيس وقدم بموته المدينة في شعبان فكانت ولايته تسع عشرة سنة وثلاثة أشهر واثنتين وعشرين ليلة".(1)

---

(1) "البداية والنهاية" لابن كثير القرشي الدمشقي (774 ھ) (458/11) "وهذه ترجمة معاوية، رضي الله عنه، وذكر شيء من أيامه، ودولته، وما ورد في مناقبه وفضائله".

(2) "الطبقات الكبرى" لابن سعد (285/7) رقم الترجمة: (3718) "معاوية بن أبي سفيان بن حرب".

(3) "جمل من أنساب الأشراف" للبَلَاذُري (المتوفى: 279ھ) (155/5) "جواب الحسين عليه السلام وسائر ما جرى بينهما".

امام ابن عساکرؒ (المتوفی: 577ھ) فرماتے ہیں:

"ومات يوم الخميس لثمان بقين من رجب سنة ستين قاله خليفة وعمرو بن علي وقال عمرو وهو ابن ثمان وسبعين سنة وقال الذهلي قال يحيى مات لأربع خلون منه وسنه ثمان وسبعون سنة وقال الواقدي مات سنة ستين للنصف من رجب وهو ابن ثمان وسبعين سنة".(2)

مؤرخ یعقوبی (المتوفی:) لکھتے ہیں:

"وكانت ولايته تسع عشرة سنة وثمانية أشهر، وتوفي مستهل رجب، ويقال للنصف من رجب سنة ستين، وهو ابن سبع وسبعين سنة، ويقال ثمانين سنة".(3)

---

(1) "الثقات" لابن حبان (المتوفى: 354ھ) (373/3) رقم الترجمة: (1223) "معاوية بن أبي سفيان".

(2) "تاريخ دمشق" لابن عساكر (المتوفى: 571ھ) (60/59) رقم الترجمة: (7504)

(3) "تاريخ" (204/1) "أيام معاوية بن أبي سفيان".

فصل ثانی

قول اسحاق بن راہویہؒ (المتوفی: 238ھ)

امام ابن عساکرؒ (المتوفی: 571ھ) فرماتے ہیں:

كتب إلي أبو نصر بن القشيري أنا أبو بكر البيهقي أنا أبو عبد الله الحافظ قال سمعت أبا العباس الأصم يقول سمعت أبي يقول سمعت إسحاق بن إبراهيم الحنظلي يقول: "لا يصح عن النبي (صلى الله عليه وسلم) في فضل معاوية بن أبي سفيان شئ".

میری طرف لکھا ابو نصر بن قشیریؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابو بکر البیہقیؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابو عبد اللہ الحاکمؒ نے، وہ فرماتے ہیں میں نے سنا ابو العباس الاصم سے، وہ فرماتے ہیں میں نے اپنے باپ سے سنا، وہ فرماتے ہیں میں نے سنا اسحاق بن ابراہیم حنظلیؒ سے وہ فرماتے ہیں:

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی فضیلت میں کوئی صحیح حدیث موجود نہیں۔[1]

تخریج

امام اسحاق بن راہویہؒ کے اس قول کو امام ابو حفص ضیاء الدین الموصلی الحنفیؒ (المتوفی: 622ھ)[2] امام ابن الجوزیؒ (المتوفی: 597ھ)[3] امام ذہبیؒ (المتوفی: 748ھ)[4] امام سیوطیؒ (المتوفی: 911ھ)[5] اور علامہ شوکانیؒ[6] نے ذکر کیا ہے۔

---

(1) "تاريخ دمشق" لابن عساكر (المتوفى: 571هـ) (106/59) رقم الترجمة: (7510) "معاوية بن صخر أبي سفيان".

(2) "المغني عن الحفظ والكتاب" لابي حفص ضياء الدين الموصلى الحنفى (المتوفى: 622هـ) (169/1)

(3) "الموضوعات" (24/2) "كتاب الْفَضَائِل والمثالب".

(4) "سير أعلام النبلاء" (132/3) رقم الترجمة: (25) "معاوية بن أبي سفيان صخر بن حرب الأموي".

(5) "اللآلىء المصنوعة في الأحاديث الموضوعة" (388/1) "كتاب المناقب".

"الزيادات على الموضوعات" للسيوطي (المتوفى: 911 هـ) (301/1) "كتاب المناقب"

(6) "الفوائد المجموعة في الأحاديث الموضوعة" (407/1)

علامہ فتنیؒ (التوفی: 986ھ) نے دو مرتبہ اس قول کو ذکر کیا ہے ایک مقام پر لکھتے ہیں:

قَالَ: لَا يَصح مَرْفُوعا فِي فضل مُعَاوِيَة شَيْء، وَأَصَح مَا رُوِيَ فِيهِ حَدِيث مُسلم أَنه كَاتبه وَبعده حَدِيث الْعِرْبَاض «اللَّهُمَّ علمه الْكتاب» وَبعده حَدِيث «اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هاديا مهديا»(1)

آپ نے "قال" کے فاعل کو ذکر نہیں کیا جو کہ اسحاق بن راہویہ ہیں کیونکہ آگے کی عبارت "اصح ماروی" یہ "تاریخ دمشق" کی عبارت ہے، جس کے ذریعے امام ابن عساکرؒ، اسحاق بن راہویہؒ کے قول کا تعاقب کررہے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ امام ابن الجوزیؒ نے "تاریخ دمشق" سے ہی اس عبارت کو نقل کیا ہے۔

اور ساتھ ہی دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

وَقَالَ الْحَاكِم عَن مشايخه: "لَا يَصح فِي فضل مُعَاوِيَة حَدِيث".

"امام حاکمؒ نے اپنے مشائخ سے نقل کیا ہے کہ حضرت معاویہ کی فضیلت میں کوئی صحیح حدیث موجود نہیں ہے"۔(2)

جن ائمہ کے حوالہ جات ذکر کیے گئے ہیں ان میں سے کسی کی ذاتی رائے یہ نہیں کہ معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی فضیلت میں کوئی صحیح حدیث موجود نہیں بلکہ ان سب نے اسحاق بن راہویہؒ کے قول کو نقل کیا ہے اور نقل کرنے کے بعد تعاقب بھی کیا ہے جس کا بیان آگے اپنے مقام پر آرہا ہے۔

اسنادی حیثیت

اسحاق بن راہویہؒ کا قول سنداً صحیح ہے، ثقات سے مروی ہے، البتہ کچھ خدشات ہیں، اب ہم اوّلاً ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ذکر کرتے ہیں، ثانیاً خدشات کو بیان کریں گے (ان شاءاللہ)

---

(1) "تذكرة الموضوعات" (100/1) "بَاب فضل صحابته وَأهل بَيته وأويس ورد الشَّمْس على عَليّ رَضِي الله عَنهُ وَعَذَاب قَاتل الْحُسَيْن وتاريخ قَتله"

(2) "تذكرة الموضوعات" (100/1) "بَاب فضل صحابته وَأهل بَيته وأويس ورد الشَّمْس على عَليّ رَضِي الله عَنهُ وَعَذَاب قَاتل الْحُسَيْن وتاريخ قَتله"

تحقیق سند

امام ابن عساکر الدمشقیؒ (المتوفیٰ: 571ھ)

ثقہ محدّث ہیں، دمشق کے رہنے والے جلیل القدر اور بلند پایہ حافظ حدیث ہیں، آپ شہرہ آفاق مصنّف ہیں، آپ نے اپنی یادگار میں بڑی اور چھوٹی بہت سی تصانیف چھوڑی ہیں۔ حافظ سمعانیؒ فرماتے ہیں: ابن عساکرؒ حافظ حدیث، ثقہ، متقن، دیانتدار، نیک اطوار اور بلند اخلاق کے مالک تھے، متن اور اسناد کو خوب جانتے تھے۔ علم و فضل میں بے نظیر اور بڑے محقّق تھے۔

سعد الخیرؒ نے فرمایا: میں نے ابن عساکرؒ کے زمانہ میں کسی کو اُن کا نظیر نہیں پایا۔

ابو العلاء ہمدانیؒ فرماتے ہیں: مجھے یقین ہے کوئی شخص فن حدیث میں ابن عساکرؒ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

حافظ عبد القادرؒ کہتے ہیں: میں نے ابن عساکرؒ سے بڑا حافظ حدیث کوئی نہیں دیکھا۔

ابن نجارؒ فرماتے ہیں: ابن عساکرؒ اپنے زمانہ میں امام المحدّثین تھے، حفظ و اتقان اور ثقاہت و معرفت ان پر ختم تھی اور علم حدیث کا بھی ان پر خاتمہ ہو گیا۔

امام ذہبیؒ نے آپ کو فخر الائمہ، حافظ کبیر، ثقہ، صاحب التصانیف کے القابات سے نوازا ہے۔ (1)

---

(1) عليّ بْن الْحَسَن بْن هبة الله بْن عَبْد الله بْن الْحُسَيْن أَبُو القاسم بْن عساكر الحافظ الدمشقي فهو ثقة ذكره ابن نجار: في " ذيل تاريخ بغداد" (295/15) فقال: أحد من اشتهر ذكره وشاع علمه وعرف حفظه وإتقانه. سَمِعَ الكثير ببلده وبالعراق وخراسان وأصبهان والحجاز وحصل ما لم يحصله غيره وجمع تاريخ الشام وأجاد في جمعه قدم بغداد سنة عشرين وخمسمائة وكان موفقًا فِي أفعاله وتصنيفه. ولد فِي محرم سنة تسع وتسعين وأربعمائة وتوفي في رجب سنة إحدى وسبعين وخمسمائة بدمشق.

قلت–ابن النجار–أَبُو القاسم ختم بِهِ هَذَا الشأن ولم يخلف بعده فِي الحديث مثله ولا أرى مثل نفسه فِي معرفة الحديث ومعرفة رجاله. سَمِعَ أبا مُحَمَّد بن الأكفاني.

وقال الذهبي: في "تذكرة الحفاظ" (82/4) الإمام، الحافظ الكبير، محدث الشام، فخر الأئمة، ثقة الدين، صاحب التصانيف والتاريخ الكبير

وقد روى عنه أبو سعد السمعاني، عمل "تاريخ دمشق" في ثمانين مجلدًا، و"الموافقات" في ست مجلدات، و"الأطراف الأربعة" أربع مجلدات، و"عوالي مالك" في خمسين جزءًا، و"غرائب مالك" عشرة أجزاء، و"المعجم" مجلد، و"مناقب

عبدالرحیم بن عبدالکریم بن ہوازن ابو نصر القشیریؒ (المتوفی:514ھ)

ثقہ امام ہیں امام خطیب بغدادیؒ فرماتے ہیں: ائمہ مسلمین اور اعلام الدّین میں سے ایک تھے،

الشبان" خمسة عشر جزءًا، و"فضل أصحاب الحديث" مجلد، و"السباعيات" سبعة أجزاء، و"تبيين كذب المفتري" مجلد، و"فضل الجمعة" أربعة أجزاء، و"الأربعين الطوال" ثلاثة أجزاء، و"عوالي شعبة" مجلد، و"الزهادة في الشهادة" مجلد، و"عوالي الثوري" مجلد، و"أربعي الجهاد"، و"أربعي البلدان"، و"أربعي المساواة"، و"مسند أهل داريا" مجلد، و"من وافقت كنيته كنية زوجته" مجيليد، و"شيوخ النبل" مجلد، و"حديث أهل صنعاء الشام" مجيليد، و"حديث أهل البلاط" كذلك، و"فضل عاشوراء" ثلاثة أجزاء، و"كتاب الزلازل" ثلاثة أجزاء، و"المصاب بالولد" جزءان، و"قبض العلم" جزء، و"فضل مكة"، و"فضل المدينة"، و"فضل القدس"، و"فضل عسقلان"، "وتاريخ المزة"، و"فضل الربوة" و"فضل مقام إبراهيم"، و"جزء الحميريين" و"جزء كفر سوسية"، و"جزء كفر بطنا"، و"جزء المنيحة"، و"سعد"، و"عدة أجزاء القرى" هكذا، و"جزء حديث الهبوط"، و"الجواهر في الأبدال" ثلاثة أجزاء؛ وأملى في أبواب العلم أربعمائة مجلس وثمانية، وخرج لجماعة منهم رفيقه أبو سعد السمعاني، خرج له "أربعين المصافحات"، وللفراوي "أربعين مساواة" وعمل بعض "كتاب الأبدال" لنفسه ولو تم لجاء في عشرين مجلدًا.

قال السمعاني: أبو القاسم حافظ ثقة متقن دين خير حسن السمت جمع بين معرفة المتن والإسناد وكان كثير العلم غزير الفضل صحيح القراءة متثبتًا رحل وتعب وبالغ في الطلب وجمع ما لم يجمعه غيره وأربى على الأقران، دخل نيسابور قبلي بشهر، سمعت معجمه والمجالسة للدينوري، كان قد شرع في التاريخ الكبير لدمشق. قال سعد الخير: ما رأيت في سن ابن عساكر مثله.

قال القاسم ابن عساكر: سمعت التاج المسعودي يقول: سمعت أبا العلاء الهمذاني يقول لرجل استأذنه في الرحلة قال: إن عرفت أحدًا أفضل مني فحينئذ آذن لك أن تسافر إليه، إلا أن تسافر إلى ابن عساكر فإنه حافظ كما يجب. وحدثني أبو المواهب بن صصرى قال: لما دخلت همذان قال لي الحافظ أبو العلاء: أنا أعلم أنه لا يساجل الحافظ أبا القاسم في شأنه أحد. قال الحافظ عبد القادر: ما رأيت أحفظ من ابن عساكر.

وقال ابن النجار: أبو القاسم إمام المحدثين في وقته، انتهت إليه الرياسة في الحفظ والإتقان والثقة والمعرفة التامة وبه ختم هذا الشأن.

وعنه قال الصفدي: في "الوافي بالوفيات" (217/20) "الحافظ الكبير، الأمام، ثقة الدين، صاحب تاريخ دمشق، أحد أعلام الحديث".

ابو عبداللہ الحاکم محمد بن عبداللہ النیسابوریؒ (المتوفی:405ھ)

آپ ثقہ، حافظ حدیث اور بہت سی کتابوں کی مصنف ہیں، ربیع الاوّل 321ھ میں پیدا ہوئے، آپ سے امام دار قطنیؒ اور امام بیہقیؒ نے روایت لی ہے۔

امام خطیب بغدادیؒ فرماتے ہیں: امام حاکمؒ ثقہ ہیں، تشیع کی طرف مائل تھے، مجھے ابراہیم بن محمد ارمویؒ جو ایک صالح عالم ہیں انہوں نے بتایا کہ: امام حاکم نے بہت سی احادیث جمع کی ہیں اور کہا کہ یہ بخاری اور مسلم کی شرط پر ہیں،

امام ذہبیؒ فرماتے ہیں: اس میں کوئی شبہ نہیں کہ "مستدرک" میں بہت سی ایسی احادیث ہیں جو صحت کی شرائط پر پوری نہیں اترتیں بلکہ اس میں موضوع احادیث بھی موجود ہیں جن کو لا کر امام حاکمؒ نے "مستدرک" کو عیب دار کر دیا ہے۔

عبد الغافر بن اسماعیل فرماتے ہیں: امام حاکمؒ اپنے زمانے میں اہل حدیث کے امام تھے اور فن حدیث کو کما حقہ جانتے تھے۔(1)

قال أبو الحسن عبد الغافر في ذيل تاريخ نيسابور: أبو بكر البيهقي الفقيه الحافظ الأصولي الدين الوَرِع واحد زمانه في الحفظ وفرد أقرانه في الإتقان والضبط من كبار أصحاب الحاكم

قلت: حضر في أواخر عمره من بيهق إلى نيسابور، وحدث بكتبه، ثم حضره الأجل في عاشر جمادى الأولى من سنة ثمانٍ وخمسين وأربعمائة, فنقل في تابوت فدفن ببيهق, هي ناحية من أعمال نيسابور على يومين منها، وخُسروجرد هي أم تلك الناحية.

(1) أبو عبد الله الحاكم محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدويه بن نُعيم بن الحكم الضبي الطهماني النيسابوري المعروف بابن البيع (المتوفى: 405هـ) فهو ثقة ذكره الذهبي: في "تذكرة الحفاظ" (162/3) الحاكم الحافظ الكبير إمام المحدثين ولد سنة إحدى وعشرين وثلاثمائة في ربيع الأول، حدث عنه الدارقطني وأبو بكر البيهقي.

قال الخطيب أبو بكر: أبو عبد الله الحاكم كان ثقة، كان يميل إلى التشيع فحدثني إبراهيم بن محمد الأرموي وكان صالحًا عالمًا قال: جمع الحاكم أحاديث وزعم أنها صحاح على شرط البخاري ومسلم ...... قلت-الذهبي-: ولا ريب أن في المستدرك أحاديث كثيرة ليست على شرط الصحة, بل فيه أحاديث موضوعة شان المستدرك بإخراجها فيه.

قال عبد الغافر بن إسماعيل: أبو عبد الله الحاكم هو إمام أهل الحديث في عصره, العارف به حق معرفته.

امام حاکمؒ اور تشیع

حافظ محمد بن طاہرؒ فرماتے ہیں: میں نے ابو اسماعیل انصاریؒ سے امام حاکمؒ کے متعلق پوچھا تو کہنے لگے حدیث میں ثقہ اور لائق اعتماد ہیں لیکن خبیث قسم کے رافضی ہیں۔ ابن طاہر کہتے ہیں: باطن میں متعصب شیعہ ہیں اور ظاہر میں شیخین کی فضیلت اور اُن کی خلافت کے برحق ہونے میں اہلسنت کے ہمنوا ہیں، حضرت معاویہ اور ان کے ساتھیوں سے سخت منحرف ہیں، اور اس سلسلہ میں معذرت کی ضرورت نہیں سمجھتے۔

قال ابن طاهر: سألت أبا إسماعيل الأنصاري عن الحاكم فقال: ثقة في الحديث رافضي خبيث، ثم قال ابن طاهر: كان شديد التعصب للشيعة في الباطن، وكان يظهر التسنن في التقديم والخلافة، وكان منحرفًا عن معاوية وآله, متظاهرًا بذلك ولا يعتذر منه.(1)

امام ذہبیؒ مذکورہ عبارت کا رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

امام حاکمؒ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مخالفین سے انحراف کرنا صحیح اور درست ہے، شیخین کی ہر حالت میں تعظیم و تکریم کرتے تھے، مائل الی التشیع ضرور ہیں مگر رافضی نہیں ہیں، میری خواہش ہے کہ "مستدرک" تصنیف نہ کرتے کیونکہ انہوں نے اس میں بے جا تصرف کر کے اپنی فضیلت میں بہت کمی کر لی ہے۔

قلت: أما انحرافه عن خصوم علي فظاهر، وأما أمر الشيخين فمعظم لهما بكل حال فهو شيعي لا رافضي، وليته لم يصنف المستدرك فإنه غض من فضائله بسوء تصرفه.(2)

حافظ محمد بن طاہرؒ کا یہ کہنا کہ رافضی ہیں، امام ذہبیؒ فرماتے ہیں یہ درست نہیں البتہ وہ مائل الی التشیع ضرور ہیں۔

واتفق له من التصانيف ما لعله يبلغ قريبًا من ألف جزء من تخريج الصحيحين، والعلل، والتراجم، والأبواب، والشيوخ، ثم المجموعات مثل معرفة علوم الحديث ومستدرك الصحيحين وتاريخ نيسابور، وكتاب مزكي الأخبار، والمدخل إلى علم الصحيح، وكتاب الإكليل، وفضائل الشافعي، وغير ذلك،

قال الحافظ أبو موسى: كان الحاكم دخل الحمام واغتسل وخرج فقال: آه، فقبض روحه وهو متزر لم يلبس قميصه بعد, وصلى عليه القاضي أبو بكر الحيري. توفي الحاكم في صفر سنة خمس وأربعمائة، رحمه الله تعالى.

(1) "تذكرة الحفاظ" (163/3) للذهبي (المتوفى: 748ھ) رقم الترجمة: (962)

(2) ایضا

محمد بن یعقوب بن یوسف بن معقل الاموی، النیسابوریؒ (المتوفی: 346ھ)

آپ قابلِ اعتماد حافظ حدیث ہیں اور مشرق کے نامور محدّث ہیں، کانوں سے بہرے تھے مگر وہ پسند نہ کرتے تھے کہ انہیں کوئی بہرا کہے، امام حاکمؒ فرماتے ہیں: وہ بلا نزاع اپنے زمانے کے ممتاز محدّث تھے 247ھ میں پیدا ہوئے، آپ کے والد محدّث یعقوب ورّاق 265ھ میں ان کو سفر میں اپنے ساتھ لے گئے تھے، آپ سے امام حاکمؒ روایت کرتے ہیں اور فرماتے ہیں: انہوں نے 76 سال حدیث کا درس دیا ہے، اِن کی راست گوئی اور صحت سماع میں کوئی اختلاف نہیں ہے، حفظ و اتقان میں اپنے والد کے ہم رتبہ ہیں۔

محمد بن فضل بن خزیمہؒ فرماتے ہیں میں نے اپنے دادا خزیمہ سے سنا کہ ان سے کسی نے امام شافعیؒ کی کتاب "المبسوط" کے متعلق پوچھا تو فرمانے لگے: ابو العباس سے سماع کرو وہ ثقہ ہیں۔ امام ابن ابی حاتمؒ فرماتے ہیں: وہ ثقہ، صدوق ہیں۔(1)

یعقوب بن یوسف بن معقل بن سنان نیسابوری (المتوفی: 277ھ)

ثقہ راوی ہیں، امام خطیب بغدادیؒ، امام ابن عساکرؒ نے آپکے شیوخ اور تلامذہ کا ذکر کیا ہے، پھر امام ابن عساکرؒ نے امام حاکمؒ کے حوالے سے یہ بات لکھی ہے کہ: لوگوں میں سب سے بہترین خط ان کا تھا اور ان کا بیٹا محمد بن یعقوب ان کے تمام اسفار میں ان کیساتھ رہتا تھا، مزید امام ذہبیؒ فرماتے ہیں: اجرت پر بکثرت لکھا کرتے تھے۔

---

(1) محمد بن يعقوب بن يوسف بن معقل بن سنان الأموي أبو العباس المعقلي النيسابوري فهو ثقة ذكره الذهبي: في "تذكرة الحفاظ" (53/3) 835- الإمام المفيد الثقة محدث المشرق وكان يكره أن يقال له: الأصم، قال الحاكم: وكان محدث عصره بلا مدافعة سمعته يقول: ولدت سنة سبع وأربعين ومائتين؛ رحل به أبوه المحدث يعقوب الوراق في سنة خمس وستين.

قلت-الذهبي- حدث عنه الحاكم فقال: "حدث في الإسلام ستا وسبعين سنة ولم يختلف في صدقه وصحة سماعه وهو بضبط والده، أذن سبعين سنة في مسجده، وكان حسن الخلق سخي النفس، وربما كان يحتاج فيورق ويأكل وكان يكره الأخذ على التحديث".

وقال محمد بن الفضل بن خزيمة: سمعت جدي إمام الأئمة وسئل عن كتاب المبسوط للشافعي فقال: اسمعوه من أبي العباس الأصم فإنه ثقة، ،وقال عبد الرحمن بن أبي حاتم: أنه ثقة صدوق.

وتوفي في ربيع الآخر سنة ست وأربعين وثلاثمائة, رحمه الله.

امام ذہبیؒ نے انکے بیٹے محمد بن یعقوب کے حالات زندگی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ امام حاکمؒ فرماتے ہیں: حفظ واتقان میں وہ اپنے والد یعقوب بن یوسف کے ہم رتبہ ہیں۔ (1)

اسحاق بن راہویہ نیشاپوریؒ (المتوفی: 238ھ)

ثقہ امام ہیں، امام ذہبیؒ نے آپ کا شمار حفاظ حدیث میں کیا ہے فرماتے ہیں: آپ کی کنیت ابو یعقوب ہے، مرو کے رہنے والے تھے، پھر نیشاپور میں رہائش پذیر ہو گئے، آپ نیشاپور کے عالم اور اہل مشرق کے شیخ تھے، ابن راہویہ کے نام سے مشہور ہیں، 166ھ اور ایک قول کے مطابق 161ھ میں پیدا ہوئے، اور ان سے بجز ابن ماجہ کے جملہ اصحاب صحاح ستہ، امام احمدؒ، امام یحی بن معینؒ اور دوسرے بہت سارے لوگوں نے روایت لی ہے اور یہ سب لوگوں سے بڑے عالم تھے، اگر سفیان ثوریؒ، حماد بن زیدؒ اور حماد بن سلمہؒ زندہ ہوتے تو ان کے محتاج ہوتے۔

امام احمد فرماتے ہیں: مجھے عراق میں ابن راہویہؒ کا نظیر معلوم نہیں۔

امام نسائیؒ فرماتے ہیں: ابن راہویہؒ ثقہ، مامون اور امام ہیں۔

امام ابوزرعہؒ فرماتے ہیں: امام ابن راہویہؒ سے زیادہ قوی یاداشت والا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔

امام ابو حاتمؒ فرماتے ہیں: قوت حفظ کیساتھ ساتھ ان کے حدیث ضبط کرنے اور غلطیوں سے محفوظ رہنے پر تعجب ہوتا ہے۔

امام احمدؒ فرماتے ہیں: ابن راہویہؒ جیسے کسی عالم سے ملاقات نہیں کی ہے۔

---

(1) يعقوب بن يوسف بن معقل بن سنان النَّيسابوريّ فهو ثقة ذكره الخطيب: في "تاريخه" (287/14) فقال: قدم بَغْدَاد وحدث بِهَا عَن إِسحاق بْن راهويه. روى عنه محمد بن مخلد. وابن عساكر: في "تاريخ دمشق" (180/74) فقال: قال الحاكم أبو عبد الله: سمع بخراسان إسحاق بن إبراهيم، وعلي بن حجر وأقرانهما، وبالري محمّد بن حميد، وأما سماعاته بالعراقين ومصر والحجاز والشام، فكان ابنه أبو العباس معه في كلها. وكان يعقوب الورّاق من أحسن الناس خطّا. مات لثلاث عشرة خلت من المحرم سنة سبع وسبعين ومائتين، وصلى عليه ابنه أبو العباس.

وقال الذهبي: في "تاريخ الاسلام" (496/20) "وكان من أبرع النّاس خطّاً. نسخ الكثير بالأجرة. ومات في المحرّم سنة سبعٍ وسبعين".

امام بخاریؒ فرماتے ہیں: 77 سال عمر پاکر نصف شعبان 238ھ میں رفیق اعلی سے جاملے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔(1)

ان تمام اقوال کی روشنی میں ان کی جلالت علمی یقیناً حیرت انگیز ہے لیکن ساتھ ساتھ علامہ سبط ابن العجمیؒ (التوفی: 841ھ) نے آپ کو مختلطین میں شمار کیا ہے کہ آخری عمر میں ان کو اختلاط لاحق ہو گیا تھا۔(2)

خدشات

1-اسحاق بن راھویہ نیشاپوریؒ کی پیدائش ایک قول کے مطابق 166ھ اور ایک قول کے مطابق 161ھ میں ہے اور آپ کا سن وفات 238ھ ہے، اگر 161ھ کا اعتبار کیا جائے تو کل عمر 77 سال بنتی ہے جیسا کہ امام بخاریؒ نے فرمایا اور اگر 166ھ کا اعتبار کیا جائے تو 70 سال بنتی ہے۔

یعقوب بن یوسف بن معقل بن سنان نیسابوری جن کا سن وفات 277ھ ہے، یعنی آپ نے اپنے انتقال سے کم از کم 39 سال قبل اسحاق بن راھویہ سے ساعت کی ہے اب یہ دونوں احتمال موجود ہیں کہ قبل از اختلاط روایت کی ہو یا بعد از اختلاط تاہم قوی امکان یہی ہے کہ بعد از اختلاط روایت کی ہو گی۔

---

(1) إسحاق بن إبراهيم بن مخلد بن إبراهيم أبو يعقوب الحنظلي، المعروف بابن راهويه فهو ثقة وعنه قال المزي: في "تهذيب الكمال" (377/2) روى عنه: يعقوب بن يوسف بن معقل الوراق والد أبي العباس الأصم، وقد ذكره الذهبي: في "تذكرة الحفاظ" (17/2) رقم الترجمة: (440) فقال: نزيل نيسابور وعالمها بل شيخ أهل المشرق يعرف بابن راهويه. ولد سنة ست وستين ومائة. وقيل سنة إحدى وستين. وعنه الجماعة سوى ابن ماجه. وأحمد وابن معين وشيخه يحيى بن آدم والحسن بن سفيان وأبو العباس السراج وخلق كثير. وكان أعلم الناس، ولو كان الثوري والحمادان في الحياة لاحتاجوا إليه. وعن أحمد قال: لا أعلم لإسحاق بالعراق نظيرا.

وقال النسائي: إسحاق ثقة مأمون إمام. وقال أبو زرعة: ما رئي أحفظ من إسحاق. قال أبو حاتم: العجب من إتقانه وسلامته من الغلط مع ما رزق من الحفظ. وقال عبد الله بن أحمد بن شبويه: سمعت أحمد بن حنبل يقول: إسحاق لم يلق مثله. قال البخاري: مات ليلة نصف شعبان سنة ثمان وثلاثين ومائتين وله سبع وسبعون سنة.

(2) "الاغتباط بمن رمي من الرواة بالاختلاط" (49/1) رقم الترجمة: (8) إسحاق بن إبراهيم بن مخلد الحافظ أبو يعقوب الحنظلي ابن راهويه.

2—امام حاکمؒ کو امام خطیبؒ نے اور امام ذہبیؒ نے شیعہ قرار دیا ہے، حافظ محمد بن طاہر فرماتے ہیں: حضرت معاویہ اور ان کے ساتھیوں سے سخت منحرف تھے لہذا ممکن ہے کہ کہیں یہ قول اسی انحراف کا نتیجہ تو نہیں؟

ائمہ متعقبین

انہیں خدشات کی وجہ سے امام ابن عساکرؒ (المتوفی: 571ھ) نے اسحاق بن راہویہ کے اس قول کو نقل کرنے کے بعد اس کا تعاقب کیا ہے فرماتے ہیں:

كتب إلي أبو نصر بن القشيري أنا أبو بكر البيهقي أنا أبو عبد الله الحافظ قال سمعت أبا العباس الأصم يقول سمعت أبي يقول سمعت إسحاق بن إبراهيم الحنظلي يقول: "لا يصح عن النبي (صلى الله عليه وسلم) في فضل معاوية بن أبي سفيان شئ". وأصح ما روي في فضل معاوية حديث أبي حمزة عن ابن عباس أنه كاتب النبي (صلى الله عليه وسلم) فقد أخرجه مسلم في صحيحه وبعده حديث العرباض اللهم علمه الكتاب وبعده حديث ابن أبي عميرة اللهم اجعله هاديا مهديا".

اسحاق بن راہویہؒ کا کہنا کہ معاویہ کے فضائل پر کوئی صحیح حدیث نبی کریم ﷺ سے مروی نہیں (یہ دعوی درست نہیں) سب سے صحیح روایت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی فضیلت میں ابی حمزہ کی راویت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے کہ وہ کاتب نبی تھے، امام مسلمؒ نے اپنی صحیح میں تخریج کی ہے اور اسکے بعد حدیث عرباض رضی اللہ تعالی عنہ ہے "اے اللہ معاویہ کو کتاب کا علم سکھادے" اور اسکے بعد ابن ابی عمیرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت ہے "اے اللہ معاویہ کو ہدایت یافتہ اور ہدیت دینے والا بنا"۔ (1)

امام ابن کثیرؒ (المتوفی: 774 ھ) (2) امام سیوطیؒ (المتوفی: 911 ھ) (3) ابن عراق الکنانیؒ (المتوفی: 963ھ) (1) اور علامہ فتنیؒ (المتوفی: 986ھ) (2) نے امام ابن عساکرؒ کی رائے سے موافقت کی ہے کہ اسحق بن راہویہ کا دعوی درست نہیں۔

---

(1) "تاريخ دمشق" لابن عساكر (المتوفى: 571هـ) (106/59) رقم الترجمة: (7510) "معاوية بن صخر أبي سفيان".

(2) "البداية والنهاية" (410/11) "سنة ستين من الهجرة النبوية".

(3) "الزيادات على الموضوعات" (301/1) كتاب المناقب

نفی صحت عدم صحت کو مستلزم نہیں

حافظ ابن حجر العسقلانیؒ (المتوفی: 852ھ) فرماتے ہیں:

وَلا يَلْزَمُ مِنْ كَوْنِ الْحَدِيثِ لَمْ يَصِحَّ أَنْ يَكُونَ مَوْضُوعًا

کسی حدیث کے صحیح نہ ہونے سے اس کا موضوع ہونا لازم نہیں آتا۔(3)

علامہ ابن ہمامؒ (المتوفی: 861ھ) فرماتے ہیں:

وقال ابن الهمام: "وقول من يقول في حديث أنه لم يصح إن سلم لم يقدح ; لأن الحجة لا تتوقف على الصحة، بل الحسن كاف".

کسی حدیث کی نسبت کہنے والے کا یہ کہنا کہ وہ صحیح نہیں اگر مان لیا جائے تو بھی یہ بات موجب قدح نہیں کیونکہ حجیت کچھ صحیح ہونے پر موقوف نہیں بلکہ حسن بھی کافی ہے۔(4)

علامہ نورالدّین سمہودیؒ (المتوفی: 911ھ) "جَوَاهِر الْعقْدَيْنِ فِي فضل الشرفين" میں لکھتے ہیں:

لَا يلْزم من قَول احْمَد فِي حَدِيث التَّوسعَة على الْعِيَال يَوْم عَاشُورَاء لَا يَصح ان يكون بَاطِلا فقد يكون غير صَحِيح وَهُوَ صَالح للاحتجاج بِهِ اذ الْحسن رتبه بَين الصَّحِيح والضعيف انْتهى

امام احمدؒ نے یوم عاشورا کو اپنے عیال پر توسع کرنے والی حدیث کے بارے میں فرمایا: "لایصح" اس جملے سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ حدیث باطل ہے حدیث کبھی غیر صحیح ہوتی ہے اور استدلال کے لائق ہوتی ہے، اسلیے کہ "حسن" صحیح اور ضعیف کے درمیان کا ایک رتبہ ہے۔(5)

---

(1) "تنزيه الشريعة المرفوعة عن الأخبار الشنيعة الموضوعة" (8/2) بَاب فِي طَائِفَة من الصَّحَابَة رَضِي الله عَنْهُم

(2) "تذكرة الموضوعات" (100/1) "بَاب فضل صحابته وَأهل بَيته".

(3) "القول المسدد في الذب عن المسند للإمام أحمد" (37/1) الحَدِيث السَّابِع

(4) "مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح" (795/2) رقم الحديث: (1008) "باب ما لا يجوز من العمل في الصلاة وما يباح منه"

(5) "الرفع والتكميل في الجرح والتعديل" للكنوي الهندي (المتوفى: 1304هـ) (195/1) (ايقاظ) "فِي ان نفي الصِّحَّة والثبوت لَا يلْزم مِنْهُ الحكم بالضعف أَو الْوَضع"

محدّث احمد بن حجر الہیتمی المکیؒ(التوفی:974ھ)نے اسحاق بن راہویہ کی طرف اس قول کی نسبت میں شک کا اظہار کیا ہے لکھتے ہیں:

قيل: عبر البخاري بقوله باب ذكر معاوية ولم يقل فضائله ولا مناقبه لأنه لم يصح في فضائله شئ كما قاله ابن راهويه وذلك أن تقول: ان كان المراد من هذه العبارة أنه لم يصح منها شئ على شرط البخاري فأكثر الصحابة كذلك اذا لم يصح شئ عنها، وان لم يعتبر ذلك القيد فلايضره ذلك لما يأتي أن فضائله ماحديثه حسن حتى عند الترمذي كما صرح به جامعه وستعلمه مما يأتي. والحديث الحسن لذاته كما هنا حجة اجماعا بل الضعيف في المناقب حجة أيضا وحينئذ فما ذكره ابن راهويه بتقدير صحته لايخدش في فضائل معاوية.

بعض لوگوں نے بیان کیاہے کہ امام بخاریؒ نے جس باب میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حالات بیان کیے ہیں اس باب کا عنوان "باب ذکر معاویہ "رکھاہے "باب فضائل معاویہ "نہیں رکھا،نہ یہ کہا کہ "باب مناقب معاویہ "اس کا سبب یہ ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل میں کوئی صحیح حدیث وارد ہی نہیں ہوئی جیسا کہ ابن راہویہ نے بیان کیاہے،اس کا جواب یہ ہے اگریہ مراد ہے کہ امام بخاریؒ کی شرط کے مطابق کوئی روایت صحیح نہیں تو اکثر صحابہ کی یہی حالت ہے اور اگر شرط بخاری کی قید نہ لگائی جائے تو یہ بات غلط ہوگی کیونکہ ان کے فضائل میں بعض احادیث حسن ہیں جیسا کہ امام ترمذیؒ نے "جامع ترمذی"میں بیان کیاہے اور عنقریب تم کو معلوم ہوگا کہ حدیث "حسن لذاتہ" بالاجماع حجت ہے،

بلکہ مناقب میں تو ضعیف حدیث بھی حجت ہے۔المختصر اگر ابن راہویہ کی بیان کردہ بات کو درست بھی مان لیا جائے تو پھر بھی معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل میں کچھ نقصان نہیں دے گی(1)

ملا علی قاریؒ(التوفی:1014ھ)لکھتے ہیں:

لَا يَلْزَمُ مِنْ عَدَمِ صِحَّتِهِ ثُبُوتُ وَضْعِهِ

حدیث کے صحیح نہ ہونے سے اس کا موضوع ہونا لازم نہیں آتا(1)

---

(1) "تطهير الجنان" (385) "الفصل الثاني: في فضائله ومناقبه وخصوصياته".

مولانا عبد العزیز فرہاروی ملتانیؒ (المتوفی: 1239ھ) لکھتے ہیں:

"فإن أريد بعدم الصحة عدم الثبوت فهو مردود لما مر بين المحدثين، فلا ضير فإن فسحتها ضيقة، وعامة الأحكام والفضائل إنما تثبت بالأحاديث الحسان لعزة الصحاح. ولا ينحط ما في المسند والسنن عن درجة الحسن. وقد تقرر في فن الحديث جواز العمل بالحديث الضعيف في الفضائل، فضلا عن الحسن. وقد رأيت في بعض الكتب المعتبرة من كلام الإمام مجد الدين بن الاثير صاحب ميزان الجامع: حديث مسند أحمد في فضيلة معاوية صحيح، إلا أني لا أستحضر الكتاب في الوقت. ولم ينصف الشيخ عبد الحق الدهلوي في شرح سفر السعادة فإنه أقر كلام المصنف ولم يتعقبه كتعقبه على سائر تعصباته".

سو اگر عدم صحت سے مراد یہ ہے کہ فضائل معاویہ رضی اللہ عنہ میں کوئی صحیح حدیث ثابت ہی نہیں تو یہ قول مردود ہے اگر صحت سے صحت مصطلحہ عند المحدّثین مراد ہے تو کوئی حرج نہیں، کیونکہ اس کا دائرہ تنگ ہے۔ احادیث صحیحہ کی قلت کے باعث بیشتر احکام و فضائل احادیث حسان سے ثابت ہوتے ہیں اور مسند احمد اور سنن کی احادیث درجہ حسن سے کم تر نہیں اور فن حدیث میں طے ہو چکا ہے کہ فضائل کے باب میں ضعیف احادیث پر بھی عمل جائز ہے، حسن کی تو کیا بات ہے اور میں نے کسی معتبر کتاب میں امام مجد الدّین ابن الاثیرؒ کا قول دیکھا تھا کہ سیدنا معاویہ کی فضیلت میں مسند احمد کی حدیث صحیح ہے مگر اسوقت وہ کتاب ذہن میں نہیں رہی اور شیخ عبد الحقؒ نے "شرح سفر السعادہ" میں انصاف نہیں کیا کیونکہ انہوں نے مصنف کے اس فقرہ پر تعقب نہیں کیا جیسا کہ اس کے دوسرے تعصّبات پر تعقّب کیا ہے۔(2)

---

(1) "الأسرار المرفوعة في الأخبار الموضوعة" للملا علي القاري (المتوفى: 1014هـ) (474/1)

(2) "الناهية عن طعن أمير المؤمنين معاوية" للفريهاري الملتاني (المتوفى: 1239هـ) (68/1) "فصل في الاجوبة عن مطاعنه".

میری رائے:

میں کہتا ہوں خدشات سے صرف نظر کرتے ہوئے اگر اسحاق بن راہویہؒ کے قول کو صحیح تسلیم کر بھی لیا جائے تو یہ آپ کی ایک ذاتی رائے ہے جو کسی صورت میں درست نہیں کیونکہ ہم نے دو روایات "اللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهِ"اور "اللھم علم معاویۃ الکتاب والحساب وقه العذاب"کا تفصیلی دراسہ کر کے یہ ثابت کیا ہے یہ صحیح مشہور درجے کی ہیں بلا ایسی صحیح روایات کے ہوتے ہوئے اسحاق بن راہویہؒ کے قول کو کیسے تسلیم کیا جا سکتا ہے اور ایک محدث کا کسی صحیح روایت سے بے خبر ہونا ممکن ہے۔

باب ثانی

حدیث "اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهِ"

یہ باب پانچ فصول پر مشتمل ہے

فصل اوّل

حدیث ترمذی اور اسکی اسنادی حیثیت

فصل ثانی

شبہ اضطراب سند اور اسکا تفصیلی جواب

فصل ثالث

حدیث عمیر بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ

فصل رابع

حدیث عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

فصل خامس

حدیث عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ

خلاصة البحث

"اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهِ"

"اے اللہ معاویہ کو ہادی ومہدی بنا اور ان کو ذریعہ نجات بنا".

یہ روایت کتب احادیث، کتب تواریخ، کتب رجال، کتب علل اور کتب مراسیل میں متعدد طرق واسانید سے مروی ہے۔ تاہم سب سے اعلی، صحیح، درست سند یہ (سعید بن عبد العزیز، عن ربیعہ بن یزید، عن عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ) ہے جس میں ربیعہ بن یزید اور عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان کوئی واسطہ نہیں۔

سعید بن عبد العزیز الدمشقیؒ مدار سند ہیں

آپ سے ایک جماعت اس حدیث کو بدوں واسطہ روایت کرتی ہے۔

(ابو مسہرؒ، ولید بن مسلمؒ، عمر بن عبد الواحدؒ، محمد بن سلیمانؒ، مروان بن محمد الطاطریؒ)

انہیں کے متعلق امام ابن عساکرؒ (التوفی: 571ھ) فرماتے ہیں:

وقول الجماعة هو الصواب(1)

طریق اوّل: ابو مسہر، عن سعید بن عبد العزیز، عن ربیعہ بن یزید، عن عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ

طریق ثانی: ولید بن مسلم، عن سعید بن عبد العزیز، عن ربیعہ بن یزید، عن عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ

طریق ثالث: عمر بن عبد الواحد، عن سعید بن عبد العزیز، عن ربیعہ بن یزید، عن عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ

طریق رابع: م حمد بن سلیمان، عن سعید بن عبد العزیز، عن ربیعہ بن یزید، عن عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ

طریق خامس: مروان بن محمد الطاطری، عن سعید بن عبد العزیز، عن ربیعہ بن یزید، عن عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ

---

(1) "تاريخ دمشق" (84/59) رقم الترجمة: (7510) "معاوية بن صخر أبي سفيان".

ان تمام اسانید میں ربیعہ بن یزید اور عبدالرحمن بن ابی عمیرہ کے درمیان کوئی واسطہ نہیں ہے البتہ سعید بن عبدالعزیز الدمشقی کے شاگردوں میں سے مروان بن محمد الطاطری اور اِن سے اِن کے شاگرد محمد بن مصفی بواسطہ ابوادریس نقل کرتے ہیں۔

طریق سادس: محمد بن مصفی، عن مروان بن محمد، عن سعید بن عبدالعزیز، عن ربیعہ بن یزید، عن ابی ادریس، عن عبدالرحمن بن ابی عمیرہ ﷺ۔

محمد بن مصفی کے سوا مروان بن محمد الطاطری کے باقی تمام تلامذہ بغیر واسطے کے اس روایت کو نقل کرتے ہیں۔

(سلمہ بن شبیب، عیسی بن ھلال السلیحی، احمد بن الازہر بن منیع ابوالازہرؒ، صفوان بن صالحؒ، محمد بن اسماعیل ابو عبد اللہ البخاریؒ، محمد بن عوفؒ)

طریق سابع: سلمہ بن شبیب، عن سعید بن عبدالعزیز، عن ربیعہ بن یزید، عن عبدالرحمن بن ابی عمیرہ ﷺ۔

طریق ثامن: عیسی بن ھلال السلیحی، عن سعید بن عبدالعزیز، عن ربیعہ بن یزید، عن عبدالرحمن بن ابی عمیرہ ﷺ۔

طریق تاسع: احمد بن الازہر بن منیع ابوالازہرؒ عن سعید بن عبدالعزیز، عن ربیعہ بن یزید، عن عبدالرحمن بن ابی عمیرہ ﷺ۔

طریق عاشر: صفوان بن صالحؒ، عن سعید بن عبدالعزیز، عن ربیعہ بن یزید، عن عبدالرحمن بن ابی عمیرہ ﷺ۔

طریق احدی عشر: محمد بن اسماعیل ابو عبد اللہ البخاریؒ، عن سعید بن عبدالعزیز، عن ربیعہ بن یزید، عن عبد الرحمن بن ابی عمیرہ ﷺ۔

طریق ثانی عشر: محمد بن عوف، عن سعید بن عبدالعزیز، عن ربیعہ بن یزید، عن عبدالرحمن بن ابی عمیرہ ﷺ۔

یہ روایت دیگر اسانید سے عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کے سوا عمر بن الخطاب، عمیر بن سعد انصاری اور عرباض بن ساریہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی مروی ہے۔

نوٹ:

ہم نے خلاصۃ البحث کو ابتدا میں اس لیے ذکر کیا ہے تاکہ قارئین کو ہماری پیش کردہ تحقیق بآسانی سمجھ میں آسکے طوالت کی وجہ سے سمجھنے میں دشواری نہ ہو۔

فصل اوّل

حدیث ترمذی اور اسکی اسنادی حیثیت

(حدیث نمبر:1)

امام ترمذیؒ(المتوفی:279ھ)فرماتے ہیں:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قال: حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ العَزِيزِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمِيْرَةَ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ: "اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهِ" هذا حديث حسن غريب".

ہم سے بیان کیا محمد بن یحیٰ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابو مسہر نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا سعید بن عبد العزیز نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ربیعہ بن یزید نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ نے (راوی سعید بن عبد العزیز فرماتے ہیں) عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ یہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: "اے اللہ معاویہ کو ہادی ومہدی بنا اور ان کو ذریعہ نجات بنا".

حدیث کا حکم امام ترمذیؒ کے نزدیک:

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔(1)

---

(1) تخریج حدیث:

"السنن" للامام الترمذي (المتوفى: 279ھ) (687/5) رقم الحديث (3842) "باب مناقب معاوية بن أبي سفيان ﷺ"

"الطبقات الكبرى" لإبن سعد (المتوفى: 230ھ) (292/7) رقم الترجمة (3746) "عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني"

"المسند" للإمام أحمد بن حنبل الشيباني (المتوفى: 241ھ) (426/29) رقم الحديث (17895) "حديث عبد الرحمن بن أبي عميرة الأزدي"

"التاريخ الكبير" للبخاري (المتوفى: 256ھ) (240/5) رقم الترجمة (791) "عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني"

"التاريخ الكبير" لإبن أبي خيثمة (المتوفى: 279ھ) (350/1) رقم الترجمة (1233) "عبد الرحمن بن عميرة الأزدي"

"الآحاد والمثاني" لأبي عاصم الشيباني (المتوفى: 287هـ) (2/258) رقم الحديث (1129) "عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني ﷺ"

"السنة" لأبي بكر الخَلَّال البغدادي الحنبلي (المتوفى: 311هـ) (2/451) رقم الحديث (699) "ذكر أبي عبد الرحمن معاوية بن أبي سفيان وخلافته، رضوان الله عليه"

"معجم الصحابة" لأبي القاسم البغوي (المتوفى: 317هـ) (4/213) رقم الحديث (1948) "عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني القرشي"

"معجم الصحابة" لإبن قانع البغدادي (المتوفى: 351هـ) (2/146) رقم الترجمة (621) "عبد الرحمن بن عميرة الأزدي"

"الشريعة" للآجُرِّيُّ البغدادي (المتوفى: 360هـ) (5/2436) رقم الحديث (1915) "باب ذكر دعاء النبي صلى الله عليه وسلم لمعاوية ﷺ"

"المعجم الأوسط" للطبراني (المتوفى: 360هـ) (1/205) رقم الحديث (656) "مَنِ اسْمُهُ أَحْمَدُ"

"مسند الشاميين" للطبراني (المتوفى: 360هـ) (1/181) رقم الحديث (311) "ما روى سعيد، عن يونس بن ميسرة بن حلبس" (1/190) رقم الحديث (334) "ما روى سعيد بن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد" (3/254) رقم الحديث (2198) "ما روى يونس عن عبد الرحمن بن عميرة المزني"

"طبقات المحدثين بأصبهان والواردين عليها" للأصبهاني (المتوفى: 369هـ) (2/343) رقم الترجمة (207) إبراهيم بن عيسى الزاهد.

"فوائد" لابن أخي ميمي الدقاق البَغْدَادِيُّ (المتوفى: 390هـ) (1/211) رقم الحديث (452)

"شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة" للالكائي (المتوفى: 418هـ) (8/1527) رقم الحديث (2778)

"حلية الأولياء وطبقات الأصفياء" لأبي نعيم الأصبهاني (المتوفى: 430هـ) (8/358)

"معرفة الصحابة" لأبي نعيم الأصبهاني (المتوفى: 430هـ) (4/1836) رقم الحديث (4634) "عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني"

"تاريخ أصبهان = أخبار أصبهان" لأبي نعيم الأصبهاني (المتوفى: 430هـ) (1/221) رقم الترجمة (331) "إبراهيم بن عيسى الزاهد أبو إسحاق".

"جزء فيه أحاديث من مسموعات للشيخ الحافظ أبي ذر عبيد بن أحمد بن محمد الهروي" (المتوفى: 434هـ) (1/51) رقم الحديث (40)

"الاستيعاب في معرفة الأصحاب" لإبن عبد البر بن عاصم النمري القرطبي (المتوفى: 463هـ) (2/843) رقم الترجمة (1445) "عبد الرحمن بن أبي عميرة"

"تاريخ بغداد" للخطيب البغدادي (المتوفى: 463هـ) (2/222) رقم الترجمة (48) "معاوية بن أبي سفيان ﷺ"

"تالي تلخيص المتشابه" للخطيب البغدادي (المتوفى: 463هـ) (539/2) رقم الحديث (328) "عبد الرَّحْمَن بن أبي عميرة الْمُزنِيّ"

"تلخيص المتشابه في الرسم" للخطيب البغدادي (المتوفى: 463هـ) (406/1) "بشر بن بشار البغدادي"

"الحجة في بيان المحجة وشرح عقيدة أهل السنة" لأبي القاسم الأصبهاني، الملقب بقوام السنة (المتوفى: 535هـ) (404/2) رقم الحديث (379) "فصل فِي فضل مُعَاوِيَة - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -".

"الأباطيل والمناكير والصحاح والمشاهير" للجوزقاني (المتوفى 543هـ) (192/1) رقم الحديث (182) "باب في فضائل طلحة والزبير ومعاوية وعمرو".

"تاريخ دمشق" لإبن عساكر (المتوفى: 571هـ) (80،81،82/59) رقم الترجمة (7510) "معاوية بن أبي سفيان ﷺ"

"أسد الغابة في معرفة الصحابة" لإبن الأثير (المتوفى: 630هـ) (474/3) رقم الحديث (934) رقم الترجمة (3368) "عبد الرحمن بن أبي عميرة"

"تهذيب الأسماء واللغات" للنووي (المتوفى: 676هـ) (104،103/2) رقم الترجمة (588) "معاوية بن أبي سفيان ﷺ"

"تهذيب الكمال في أسماء الرجال" للمزي (المتوفى: 742هـ) (322/1) رقم الترجمة (3921) "عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني"

"تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام" للذهبي (المتوفى: 748هـ) (310/4) "ترجمة معاوية بن أبي سفيان ﷺ"

"سير أعلام النبلاء" للذهبي (المتوفى : 748هـ) (126،125/3) رقم الترجمة (25) "معاوية بن أبي سفيان ﷺ"

"معجم الشيوخ الكبير" للذهبي (المتوفى: 748هـ) (55/1) إبراهيم بن محمد بن أحمد بن يحيى بن هبة الله بن سنى الدولة القاضي أبو إسحاق الدمشقي الشافعي

"جامع التحصيل في أحكام المراسيل" للعلائي (المتوفى: 761هـ) (225/1) رقم الترجمة (448) "عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني"

"الوافي بالوفيات" للصفدي (المتوفى: 764هـ) (124/18) (ابْن أبي عمْرَة) عبد الرَّحْمَن بن أبي عمْرَة الصَّحَابِيّ

"البداية والنهاية" لابن كثير الدمشقي (المتوفى: 774هـ) (129/8) "ترجمة معاوية وذكر شئ من أيامه وما ورد في مناقبه وفضائله"

"جامع المسانيد والسنن الهادي لأقوم سنن" لابن كثير الدمشقي (المتوفى: 774هـ) (275/39) رقم الترجمة (1166) "عبد الرحمن بن أبى عميرة المزنى" رقم الحديث (6982)

"تحفة التحصيل في ذكر رواة المراسيل" لإبن العراقي (المتوفى: 826هـ) (203/1) "عبد الرَّحْمَن بن أبي عميرَة الْمُزنِيّ"

"الإصابة في تمييز الصحابة" لإبن حجر العسقلاني (المتوفى: 852هـ) (342/4) رقم الترجمة (5181) "عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني"

"تاريخ الخلفاء" لأبي بكر، جلال الدين السيوطي (المتوفى: 911هـ) (149/1) "معاوية بن أبي سفيان ﷺ"

اشکال:

امام ترمذیؒ کے عائد کردہ حکم پر یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ انہوں نے دو متغایر حکموں کو ایک حکم (هذا حديث حسن غريب) میں کیسے جمع کیا ہے کیونکہ امام ترمذیؒ نے اپنی "سنن" کی "کتاب العلل" میں یہ تصریح فرمائی ہے کہ میرے نزدیک "حسن" وہ ہے جو ایک سے زائد طرق واسانید سے مروی ہو،

اور "غریب" اصطلاح محدثین میں اُس روایت کو کہا جاتا ہے جو صرف ایک ہی طریق وسند سے مروی ہو(1)۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ امام ترمذیؒ کے بیان کردہ حسن و غریب کے مابین تباین وتغایر ہے، جب تغایر ہے تو پھر وہ کیسے ایک حکم میں جمع ہو سکتے ہیں؟

جواب:

حافظ ابن حجر العسقلانیؒ (التوفی: 852ھ) فرماتے ہیں:

امام ترمذیؒ نے "کتاب العلل" میں اُس حسن کی تعریف کی ہے جسکو وہ علیحدہ ذکر کرتے ہوئے یوں فرماتے ہیں "هذا حديث حسن" اِس کے ساتھ وہ کوئی دوسری صفت ذکر نہیں کرتے جیسے:

"حسنٌ صحيحٌ" یا "حسنٌ غريبٌ" یا "حسنٌ صحيحٌ غريبٌ" وغیرہ اور جہاں امام ترمذیؒ "حسن" کے ساتھ کوئی دوسری صفت ذکر کرتے ہیں جیسے مذکورہ بالا روایت پر حکم عائد کرتے ہوئے فرمایا "هذا حديث حسن غريب" وہاں جمہور کی اصطلاح کا حسن مراد لیتے ہیں، نہ کہ اپنی خاص اصطلاح کا،(2)

"سمط النجوم العوالي في أنباء الأوائل والتوالي" لابن عبد الملك العصامي المكي (المتوفى: 1111هـ) "ذكر مناقب معاوية بن أبي سفيان ﷺ"

(1) "كل حديث يروى لا يكون في إسناده من يتهم بالكذب، ولا يكون الحديث شاذا. ويروى من غير وجه نحو ذلك فهو عندنا حديث حسن.وما ذكرنا في هذا الكتاب حديث غريب، فإن أهل الحديث يستغربون الحديث لمعان. رب حديث يكون غريبا لا يروى إلا من وجه واحد".

الجامع الكبير – سنن الترمذي (254/6)

(2) فإن قيل: قد صرح الترمذي بأن شرط الحسن أن يروى من غير وجه؛ فكيف يقول في بعض الأحاديث: "حسن غريب، لا نعرفه إلا من هذا الوجه"؟.

اور جمہور کے نزدیک حسن اور غریب کی جو تعریفیں مشہور ہیں اُن کی رو سے کوئی اشکال کی بات ہی نہیں اس لیے کہ دونوں میں کوئی تضاد نہیں ہے، حدیث حسن کا تعلق راوی کے حفظ وعدالت سے ہے اور غریب کا تعلق راوی کے منفرد ہونے سے ہے لہذا یہ دونوں جمع ہو سکتے ہیں۔

امام ترمذیؒ کی تحسین پر 10 ائمہ نے اعتماد کیا ہے۔

1- امام جوزقانیؒ (المتوفی 543ھ)(1)

2- امام نوویؒ (المتوفی: 676ھ)(2)

3- امام ذہبیؒ (المتوفی: 748ھ)(3)

4- علامہ صفدیؒ (المتوفی: 764ھ)(1)

فالجواب: أن الترمذي لم يعرف الحسن مطلقا، وإنما عرف نوعا خاصا منه وقع في كتابه، وهو ما يقول فيه: "حسن"، من غير صفة أخرى؛ وذلك أنه: يقول في بعض الأحاديث: "حسن". وفي بعضها: "صحيح". وفي بعضها: "غريب". وفي بعضها: "حسن صحيح". وفي بعضها: "حسن غريب". وفي بعضها: "صحيح غريب". وفي بعضها: "حسن صحيح غريب".

وتعريفه إنما وقع على الأول فقط، وعبارته ترشد إلى ذلك؛ حيث قال في آخر كتابه: وما قلنا في كتابنا: "حديث حسن"، فإنما أردنا به حسن إسناده عندنا: كل حديث يروى، لا يكون راويه متهما بكذب، ويروى من غير وجه نحو ذلك، ولا يكون شاذا = فهو عندنا حديث حسن.

فعرف بهذا أنه إنما عرف الذي يقول فيه: "حسن"، فقط، أما ما يقول فيه: "حسن صحيح"، أو: "حسن غريب"، أو: "حسن صحيح غريب"، فلم يعرج على تعريفه، كما لم يعرج على تعريف ما يقول فيه: "صحيح"، فقط، أو: "غريب"، فقط، وكأنه ترك ذلك استغناء، لشهرته2 عند أهل الفن. واقتصر على تعريف ما يقول فيه في كتابه: "حسن"، فقط؛ إما لغموضه، وإما لأنه اصطلاح جديد؛ ولذلك قيده بقوله: عندنا، ولم ينسبه إلى أهل الحديث كما فعل الخطابي.

وبهذا التقرير يندفع كثير من الإيرادات التي طال البحث فيها، ولم يسفر وجه توجيهها، فلله الحمد على ما ألهم وعلم.

(1) "الأباطيل والمناكير والصحاح والمشاهير" (341/1) رقم الحديث (182) "باب: في فضائل طلحة، والزبير، ومعاوية، وعمرو".

(2) "تهذيب الأسماء واللغات" (104/2) رقم الترجمة (588) "معاوية بن أبي سفيان ﷺ"

(3) "تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام" (310/4) "ترجمة معاوية بن أبي سفيان".

"سير أعلام النبلاء" (125/3) رقم الترجمة (25) "معاوية بن أبي سفيان ﷺ"

5- امام ابن کثیر دمشقیؒ (التوفی: 776ھ)[2]

6- امام ابو الفضل زین الدین العراقیؒ (التوفی 806ھ)[3]

7- امام جلال الدین سیوطیؒ (التوفی: 911ھ)[4]

8- امام ابن حجر الہیتمیؒ (التوفی: 974ھ)[5]

9- مولانا عبد العزیز فرہارویؒ (التوفی: 1239ھ)[6]

10- ابو سلیمان عبد اللہ بن محمد بن عبد الوھاب بن سلیمان التمیمی النجدیؒ (التوفی: 1242ھ)[7]

میرے نزدیک روایت ترمذیؒ کا حکم:

روایت کا مکمل (سنداو متنا) دِراسہ کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ یہ روایت نہ صرف یہ کہ "حسن" بلکہ "صحیح مشہور" درجے کی ہے۔

حدیث صحیح کی تعریف:

حافظ ابن حجر العسقلانیؒ (التوفی 852ھ) فرماتے ہیں:

حدیث صحیح وہ حدیث ہے جس کی سند بالکل متصل ہو اور اس کے جملہ رُوات، حدیث کی روایت میں

---

(1) "الوافي بالوفيات" (124/18) "ترجمة ابْن أبي عمْرَة".

(2) "البداية والنهاية" (129/8) "ترجمة معاوية وذكر شئ من أيامه وما ورد في مناقبه وفضائله"

"جامع المسانيد والسُّنَن الهادي لأقوم سَنَن" (536/5) رقم الحديث (6986) "عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني".

(3) "طرح التثريب في شرح التقريب" (114/1) "ترجمة معاوية بن أبي سفيان ﷺ"

(4) "تاريخ الخلفاء" (149/1) "ترجمة معاوية بن أبي سفيان ﷺ"

(5) "الصواعق المحرقة على أهل الرفض والضلال والزندقة" (625/2) "الخاتمة فِي بَيَان اعْتِقَاد أهل السّنة وَالْجَمَاعَة فِي الصَّحَابَة رضوَان الله عَلَيْهِم".

(6) "الناهية عن طعن أمير المؤمنين معاوية" (39/1) "فصل في فضائل معاوية ﷺ".

(7) "جواب أهل السنة النبوية في نقض كلام الشيعة والزيدية" (211/1) "أحاديث في مناقب معاوية وعمرو بن العاص".

عادل اور کامل الضبط ہوں اور وہ روایت شذوذ وعلل سے پاک ہو۔

"وخبرُ الآحادِ؛ بنقلِ عَدْلٍ تامِّ الضَّبْطِ، مُتَّصِلَ السَّنَدِ، غيرَ مُعَلَّلٍ ولا شاذٍّ: هو الصَّحيحُ لذاتِهِ"(1)

روایت ترمذیؒ "اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهِ" متصل السند، اسکے تمام راوی ثقہ، قابل احتجاج، شذوذ وعلل سے پاک ہے، امام ذہبیؒ (المتوفی: 748ھ) فرماتے ہیں: "هذا الحديث رواته ثقات". (2) اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

حدیث مشہور کی تعریف:

حافظ ابن حجر العسقلانیؒ (المتوفی: 852ھ) فرماتے ہیں:

خبر مشہور وہ خبر ہے جس کے طرق اور اسانید دو سے زائد ہوں مگر خبر متواتر کی حد سے کم ہوں۔

"ما له طرق محصورة بأكثر من اثنين، وهو المشهور عند المحدثين"(3)

یہ روایت متعدد طرق واسانید سے مروی ہے۔ بحمد اللہ ہم نے اپنے مقام پر تمام اسانید کو بالترتیب ذکر کر کے ہر سند کا تفصیلی دِراسہ پیش کر دیا ہے۔

اب ذیل میں روایت ترمذی کا مکمل دِراسہ پیش خدمت ہے ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

محمد بن عیسی بن سورہ ابو عیسی الترمذیؒ (المتوفی 279ھ)

ثقہ قابل احتجاج محدّث ہیں، امام ابن حبانؒ لکھتے ہیں: امام ابو عیسیؒ نے علم حدیث جمع کیا، اس فن میں کتابیں تصنیف کیں، زبانی محفوظ رکھا اور مذاکرے کیے۔ امام ابو یعلی الخلیلیؒ فرماتے ہیں: امام ترمذیؒ پر تمام محدّثین کا اتفاق ہے، وہ ثقہ ہیں۔

---

(1) "نزهة النظر في توضيح نخبة الفكر في مصطلح أهل الأثر" (58/1)

(2) "تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام" (309/4) "ترجمة معاوية بن أبي سفيان ؓ"

(3) "نزهة النظر في توضيح نخبة الفكر في مصطلح أهل الأثر" (49/1)

امام حاکمؒ فرماتے ہیں میں نے عمر بن علک سے سنا وہ فرماتے ہیں: امام بخاریؒ فوت ہوئے تو اپنے پیچھے علم و حفظ اور ورع وزہد میں ابو عیسیٰؒ جیسا کوئی آدمی نہیں چھوڑ گئے۔

امام ذہبیؒ نے آپ کا تذکرہ حفاظ حدیث میں کیا ہے فرماتے ہیں: جلیل القدر حافظ حدیث ہیں۔ جامع السنن، کتاب العلل کے مصنّف ہیں آخری عمر میں کثرت گریہ کی وجہ سے نابینا ہو گئے تھے۔ فقہ حدیث کا فن امام بخاریؒ سے حاصل کیا ہے، ثقہ، متفق علیہ امام ہیں۔

امام ابن حزمؒ کے حوالے سے امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں: ابن حزم کا یہ کہنا کہ میں ابو عیسی کو نہیں جانتا اس سے امام ابو عیسی کے مرتبہ کو کوئی نقصان نہیں ہوا بلکہ حفاظ حدیث میں ان کا خود نقصان ہوا ہے کہ وہ ایسے مشہور شخص سے بھی ناواقف ہیں۔ حافظ ابن حجرؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔ (1)

محمد بن یحیٰ ذہلی نیسابوریؒ (المتوفی 258ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں، امام ابو حاتمؒ، امام نسائیؒ، امام ابو احمد الفرّاءؒ، امام احمد بن سیّار المروزیؒ،

(1) محمد بن عيسى بن سورة بن موسى بن الضحاك أَبُو عِيسَى التِّرْمِذِيّ فهو ثقة ذكره ابن حبان: في "الثقات" (153/9) فقال: "كان ممن جمع وصنف وحفظ وذاكر". وعنه قال أبو يعلى الخليلي: في " الإرشاد في معرفة علماء الحديث " (904/3) "ثقة، متفق عليه، له كتاب في السنن، وكلام في الجرح والتعديل". وقال الذهبي: في "تذكرة الحفاظ" (154/2) قال الحاكم سمعت عمر بن علك يقول: "مات البخاري فلم يخلف بخراسان مثل أبي عيسى في العلم والحفظ والورع والزهد، بكى حتى عمي". وفي "ميزان الاعتدال" (678/3) ثقة مجمع عليه. ولا التفات إلى قول أبي محمد بن حزم فيه في الفرائض من كتاب الايصال: إنه مجهول، فإنه ما عرفه ولا درى بوجود الجامع ولا العلل اللذين له.
وقال الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (344/9) "وأما أبو محمد بن حزم فإنه نادى على نفسه بعدم الاطلاع فقال في كتاب الفرائض من الاتصال محمد بن عيسى بن سورة مجهول ولا يقولن قائل لعله ما عرف الترمذي ولا اطلع على حفظه ولا على تصانيفه فإن هذا الرجل قد أطلق هذه العبارة في خلق من المشهورين من الثقات الحفاظ كأبي القاسم البغوي وإسماعيل بن محمد بن الصفار وأبي العباس الاصم وغيرهم والعجب أن الحافظ بن الفرضي ذكره في كتابه المؤتلف والمختلف ونبه على قدره فكيف فات بن حزم الوقوف عليه فيه وقال الإدريسي كان الترمذي أحد الأئمة الذين يقتدى بهم في علم الحديث صنف الجامع والتواريخ والعلل تصنيف رجل عالم متقن كان يضرب به المثل في الحفظ". وفي "التقريب" (500/2) "ثقة حافظ"

امام مسلمہؒ اور حافظ ابنِ حجرؒ آپ کو ثقہ قرار دیتے ہیں۔

امام مسلمؒ کے سوا محدثین کی ایک جماعت نے آپ سے روایات لی ہیں، بالخصوص امام بخاریؒ نے "کتاب الصّوم"، "کتاب الطّب"، "کتاب الجنائز" اور "کتاب العِتق" کے تحت متعدّد روایات لی ہیں۔ امام احمدؒ آپ کے بہت مدّاح تھے اپنے بیٹے اور اصحاب کو نصیحت کرتے ہوے فرماتے ہیں کہ: اِن کے پاس جایا کرو اور ان سے حدیث لکھا کرو۔ امام ابو بکر بن زکریاؒ فرماتے ہیں: محمد بن یحیٰ میرے نزدیک حدیث کے امام ہیں۔ امام ابن ابی داؤد فرماتے ہیں: وہ امیر المؤمنین فی الحدیث ہیں۔(1)

---

(1) محمد بن يحيى بن عبد الله بن خالد بن فارس بن ذؤيب أبو عبد الله النيسابوري الذهلي فهو ثقة يكتب حديثه ويحتج به وعنه قال أبو نصر البخاري الكلاباذي (المتوفى: 398هـ) في "الهداية والإرشاد في معرفة أهل الثقة والسداد" (687/2) "روى عنه محمد بن إسماعيل البخاري في (الصوم) و (الطب) و (الجنائز) و (العتق) وغير موضع فقال مرة (نا محمد) يزد عليه وقال ثانية (حدثنا محمد بن عبد الله) نسبه إلى آخره وقال ثالثة (نا محمد بن خالد) نسبه إلى جد أبيه ولم يقل في موضع من الجامع (ثنا محمد بن يحيى الذهلي) مصرحا".

وعنه قال الخطيب البغدادي: (المتوفى: 463هـ) في "تاريخه" (186/4) "كان أحد الأئمة العارفين، والحفاظ المتقنين، والثقات المأمونين، صنف حديث الزّهريّ وحده، وقدم بغداد، وجالس شيوخها وحدث بها، وكان أحمد بن حنبل يثنى عليه وينشر فضله".

وقد ذكره الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (452،453/9) فقال: قال محمد بن سهل بن عسكر: "كنا عند أحمد بن حنبل فدخل الذهلي فقام إليه أحمد فتعجب الناس منه ثم قال لبنيه وأصحابه اذهبوا إلى أبي عبد الله واكتبوا عنه". وقال أبو محمد بن الجارود سمعت أبا عبد الرحيم محمد بن أحمد بن الجراح الجوزجاني يقول: "دخلت على أحمد فقال لي تريد البصرة قلت نعم قال فإذا أتيتها فالزم محمد بن يحيى فليكن سماعك منه فإني ما رأيت خراسانيا وقال ما رأيت أحدا أعلم بحديث الزهري منه ولا أصح كتابا منه".

وقال أبو بكر بن زكريا: "وهو عندي إمام في الحديث". وقال أبو عمرو المستملي سمعت أحمد يقول: "أن محمد بن يحيى عندنا لجعلناه إماما في الحديث" وقال بن أبي حاتم سمعت أبي يقول: "محمد بن يحيى إمام زمانه قال وكتب عنه أبي بالري وهو ثقة صدوق إمام من أئمة المسلمين سئل أبي عنه فقال ثقة". وقال النسائي: "ثقة مأمون". وقال بن أبي داود حدثنا محمد بن يحيى النيسابوري: "وكان أمير المؤمنين في الحديث".

وقال بن عقدة عن بن خراش: "كان محمد بن يحيى من أئمة العلم". وقال الخطيب: "كان أحد الأئمة العارفين والحفاظ المتقنين والثقات المأمونين صنف حديث الزهري وحده". وقال بن قانع: "مات سنة اثنتين وقيل سنة ست وخمسين

ابو مسہر الغسانی الدمشقیؒ (المتوفیٰ 218ھ)

ثقہ قابلِ احتجاج راوی ہیں، امام عجلیؒ، امام ابو حاتمؒ، امام ابنِ معینؒ، امام ابو داودؒ، امام حاکمؒ، امام ابنِ وضّاحؒ اور حافظ ابن حجرؒ آپ کو ثقہ قرار دیتے ہیں۔ امام ابن حبّانؒ فرماتے ہیں: حفظ واتقان میں آپ اھلِ شام کے امام ہیں، اور جرح وتعدیل میں شامیوں کا مرجع ہیں۔ امام خلیلیؒ آپ کو ثقہ، حافظ اور متّفق علیہ امام قرار دیتے ہیں۔
امام احمدؒ فرماتے ہیں: اللہ ابو مسہر پر رحم فرمائے وہ کس قدر اثبت ہیں۔ امام محمد بن عثمان تنوخیؒ فرماتے ہیں: شام میں ابو مسہرؒ کے مثل کوئی محدث نہیں۔ مزید فرماتے ہیں: وہ احفظ النّاس ہیں۔
امام مروان بن محمدؒ فرماتے ہیں: سعید بن عبد العزیزؒ آپ کو اپنی مجلس میں نمایاں مقام پر بٹھاتے تھے۔ امام ابو حاتمؒ فرماتے ہیں: جن محدّثین سے ہم نے روایات لکھی ہیں اُن سب میں ابو مسہر سے بڑھ کر کوئی فصیح اللّسان نہیں دیکھا۔ امام ابن معینؒ آپ کی تعظیم کیا کرتے تھے۔ (1)

ومائتين". وقال أبو حامد بن الشرقي وأبو عبد الله بن الأخرم وغير واحد: "مات سنة ثمان وخمسين ومائتين". قال الخطيب: "وهو الصواب وبلغني أن وفاته في أحد الربيعين منها وبلغ ستا وثمانين سنة". قال بن الشرقي سمعت أبا عمرو الخفاف غير مرة يقول: "رأيت الذهلي في النوم فقلت ما فعل بك ربك قال غفر لي قال فما فعل علمك قال كتب بماء الذهب ورفع في عليين".

قلت _الحافظ_ وقال النسائي في مشيخته: "ثقة ثبت أحد الأئمة في الحديث". وقال بن خزيمة: "ثنا محمد بن يحيى الذهلي إمام أهل عصره بلا مدافعة" وقال الدارقطني: "من أحب أن يعرف قصور علمه عن علم السلف فلينظر في علل حديث الزهري لمحمد بن يحيى". وقال أبو أحمد الفراء: "محمد بن يحيى عندنا إمام ثقة مبرز". وقال أحمد بن سيار المروزي: "كان ثقة كتب الكثير ودون الكتب". وقال مسلمة: "ثقة".

وقال الذهبي: في "الكاشف" (229/2) قال بن أبي داود: "حدثنا محمد بن يحيى وكان أمير المؤمنين في الحديث وقال أبو حاتم هو إمام أهل زمانه". وقد قال الحافظ: في "التقريب" (512/1) "ثقة حافظ جليل من الحادية عشرة مات سنة ثمان وخمسين على الصحيح وله ست وثمانون سنة".

(1) عبد الاعلى بن مسهر بن عبد الاعلى بن مسهر الغساني، أبو مسهر الدمشقي، فهو ثقة يكتب حديثه ويحتج به وثقه العجلي: في "الثقات" (285/1) وعنه قال ابن حبان: في "الثقات" (408/8) "وكان إمام أهل الشام في الحفظ والإتقان ممن عني بانساب أهل بلده وأبنائهم واليه كان يرجع أهل الشام في الجرح والعدالة لشيوخهم ". وعنه قال الخليلي:

سعید بن عبدالعزیز دمشقیؒ (التوفیٰ 167ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں، آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہو گئے تھے، امام عجلیؒ، امام ابن شاہینؒ، امام نسائیؒ، امام ابو حاتمؒ، امام ابن معینؒ، امام ابن سعدؒ، امام ذہبیؒ اور حافظ ابن حجر العسقلانیؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔

امام ابن معینؒ آپ کو حُجّت قرار دیتے ہیں، امام ابن حِبّانؒ فرماتے ہیں: آپ اہلِ شام کے فقہاء، عبادت گزار اور قابل اعتماد محدّثین میں سے ہیں۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ: شام میں ان سے زیادہ کوئی صحیح روایت کرنے والا نہیں۔ اور ابو مسہر سے یہ بات مجھے پہنچی ہے کہ آپ کی وِلادت 90ھ میں ہوئی اور 167ھ میں آپ کا انتقال ہوا ہے۔ سلیمان بن سلمہ خبائریؒ فرماتے ہیں: 168ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔

امام حاکمؒ فرماتے ہیں: ابو سعید تقدّم، فضل، فقہ اور امانت میں اہلِ شام کے لیے ایسے ہیں جیسے اہلِ مدینہ کے لیے امام مالکؒ ہیں۔ امام ابو جعفر العامریؒ فرماتے ہیں: آپ نے انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا، آپ متّقی پرہیز گار اور اہلِ شام کے مفتی تھے۔

امام ابو داؤدؒ اور امام حمزہ کتّانیؒ فرماتے ہیں: وصال سے قبل ان کا حافظہ مختلط ہو گیا تھا۔

امام ابو مسہرؒ فرماتے ہیں: سعید بن عبدالعزیز موت سے قبل اختلاط کا شکار ہو گئے تھے۔

فی "الإرشاد في معرفة علماء الحديث" (265/1) "ثقة، حافظ، إمام، متفق عليه". وعنه قال المزي: في "تهذيب الكمال" (376/16) وقال حنبل بن إسحاق، عن عبد الرحمن بن إبراهيم: "ولد أبو مسهر في صفر سنة أربعين ومئة".

وقد ذكره الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (90،91/6) فقال: "روى عن سعيد بن عبد العزيز، روى عنه البخاري ومحمد بن يحيى الذهلي، وقال أبو داود سمعت أحمد يقول: "رحم الله أبا مسهر ما كان أثبته". وقال بن أبي خيثمة عن بن معين: "ثقة". وقال أبو حاتم والعجلي: "ثقة".وقال محمد بن عثمان التنوخي: "ما بالشام مثل أبي مسهر". وذكره فقال: "كان من أحفظ الناس". وقال مروان بن محمد: "كان سعيد بن عبد العزيز يجلس أبا مسهر معه في صدر المجلس". وقال أبو حاتم: "ما رأيت فيمن كتبنا عنه أفصح منه". وقال أبو داود: "كان من ثقات الناس لقد كان من الإسلام بمكان".

قلت_الحافظ_ وقال أبو حاتم: "ثقة". وقال الحاكم أبو أحمد: "كان عالما بالمغازي وأيام الناس". وقال بن حبان: في "الثقات" "كان بن معين يفخم من أمره وقال في ترجمة عمرو بن واقد من كتاب الضعفاء كان من الحفاظ المتقنين وأهل الورع في الدين وقال الخليلي: "ثقة حافظ إمام متفق عليه". وقال الحاكم: "إمام ثقة وقال بن وضاح كان ثقة فاضلا".

وايضا قال الحافظ: في "التقريب" (332/1) "ثقة فاضل من كبار العاشرة مات سنة ثماني عشرة وله ثمان وسبعون سنة".

امام یحی بن معینؒ فرماتے ہیں کہ: موت واقع ہونے سے پہلے سعید بن عبد العزیزؒ پر احادیث پیش کی جاتیں تو وہ اجازت نہیں دیتے تھے۔

امام ابو مسہرؒ نے جب خود اپنے شیخ کے بارے میں یہ تصریح فرمادی کہ انہیں موت سے قبل اختلاط لاحق ہو گیا تھا تو ظاہر بات ہے کہ وہ اپنے شیخ سے قبل الاختلاط ہی روایت کرتے ہونگے اس لیے کہ وہ بعد الاختلاط تو وہ روایت کی اجازت ہی نہ دیتے تھے۔

مزید یہ کہ امام ابو حاتمؒ فرماتے ہیں: ابو مسہرؒ، سعید بن عبد العزیزؒ کو اوزاعیؒ پر ترجیح دیتے تھے۔اس نص سے بھی معلوم ہوا کہ ابو مسہرؒ قبل الاختلاط ہی روایت کرتے ہیں اگر بعد الاختلاط روایت کرتے ہوتے تو اوزاعیؒ جیسے ثقہ ،ثبت امام پر سعید بن عبد العزیز کو کیسے ترجیح دیتے؟ جبکہ موت سے قبل اختلاط کی جرح ابو مسہرؒ اپنے شیخ پر خود کر چکے ہیں۔(1)

---

(1) سعيد بن عبد العزيز بن أبي يحيى التنوخي أبو محمد الدمشقي فهو ثقة يكتب حديثه ويحتج به ذكره ابن حبان: في "الثقات" (369/6) "وكان من عباد أهل الشام وفقهائهم ومتقنيهم في الرواية". ووثقه العجلي: في "الثقات" (402/1) وابن شاهين: في "الثقات" (98/1) وعنه قال الذهبي: في "ميزان الاعتدال" (149/2) مفتي دمشق، أحد الائمة. ثقة، وليس هو في الزهري بذاك. وأشار حمزة الكناني إلى أنه تغير بأخرة. وقال أبو مسهر: كان قد اختلط قبل موته. وقال النسائي: ثقة ثبت. قلت: وقد قرأ القرآن على ابن عامر، وسمع من مكحول وطائفة. وعنه عبد الرحمن بن مهدي، وأبو مسهر، وأبو نصر التمار، وخلق، وكان يحفظ، فإنه قال: ما كتبت حديثاً قط. قال ابن معين: حجة. وقال أحمد: ليس بالشام أصح حديثاً منه. وقال الوليد ابن مزيد: كان الأوزاعي إذا سئل عن مسألة وسعيد بن عبد العزيز حاضر قال: سلو أبا محمد. قلت: وكان أيضا من العباد القانتين. وقال الوليد بن مزيد: سئل سعيد بن عبد العزيز عن الكفاف من الرزق، قال: جوع يوم وشبع يوم. توفى سنة سبع وستين ومائة. وكان ممن يحيى الليل، رضي الله عنه وأرضاه.

وعنه قال الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (59/4) "وروى عن ربيعة بن يزيد الدمشقي وعنه أبو مسهر، قال عبد الله بن أحمد عن أبيه: "ليس بالشام رجل أصح حديثا من سعيد بن عبد العزيز هو الأوزاعي عندي سواء". وقال بن معين وأبو حاتم والعجلي" "ثقة" وقال أبو زرعة الدمشقي قلت لدحيم من بعد عبد الرحمن بن يزيد بن جابر من أصحاب مكحول قال: "الأوزاعي وسعيد". قال وقلت ليحيى بن معين وذكرت الحجة محمد بن إسحاق منهم فقال: " ثقة إنما الحجة عبيد الله بن عمر ومالك والأوزاعي وسعيد بن عبد العزيز". وقال عمرو بن علي: "حديث الشاميين ضعيف إلا نفرا منهم الأوزاعي وسعيد بن عبد العزيز". وقال أبو حاتم: "كان أبو مسهر يقدم سعيد بن عبد العزيز على الأوزاعي ولا أقدم

اور یہ بھی ثابت ہے کہ سعید بن عبدالعزیزؒ، امام اوزاعیؒ کے بعد 10 سال زندہ رہے۔

امام یحیٰ بن معینؒ فرماتے ہیں: قَالَ أَبُو مسْهر: "بقى سعيد بن عبد الْعَزِيز بعد الْأَوْزَاعِيّ عشر سِنِين".

امام ابو مسہرؒ نے کہا کہ سعید بن عبدالعزیزؒ، امام اوزاعیؒ کے بعد دس سال زندہ رہے۔(1)

مزید یہ کہ ابو مسہرؒ نے 12 سال سعید بن عبدالعزیزؒ سے حدیث کا سماع کیا اور ان کی صحبت پائی ہے

قَالَ أَبُو مُسْهِرٍ: جَلَسْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ التَّنُوخِيِّ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً، وَمَاتَ سَنَةَ سَبْعٍ وَسِتِّينَ وَمِائَةٍ.(2)

ان تمام نصوص سے یہ بات ثابت ہے کہ وہ اختلاط سے قبل ہی روایت کرتے ہیں۔

ربیعہ بن یزید الدمشقی (المتوفّی 123ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں، امام ابن سعدؒ، امام عجلیؒ، امام ابن عمارؒ، امام یعقوب بن شیبہؒ، امام یعقوب بن سفیانؒ، امام نسائیؒ، حافظ ابن حجر العسقلانیؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔ امام ابن حبّانؒ فرماتے ہیں: یہ خیار اھل شام میں سے ہیں۔(3)

بالشام بعد الأوزاعي على سعيد واحدا". وقال مروان بن محمد: "كان علم سعيد في صدره". وقال النسائي"ثقة ثبت". وقال أبو مسهر: "كان قد اختلط قبل موته". وقال أحمد بلغني عن أبي مسهر أنه قال: ولد سنة 90 وقال أبو مسهر وغير واحد مات سنة 167 وقال سليمان بن سلمة الخبائري مات سنة 168 وقال الحاكم: "أبو عبد الله هو لأهل الشام كمالك لأهل المدينة في التقدم والفضل والفقه والأمانة".

قلت-الحافظ- وقال بن سعد: "كان ثقة إن شاء الله". وقال أبو جعفر العامري: "رأى أنسا وكان فاضلا دينا ورعا وكان مفتي أهل دمشق". وقال الآجري عن أبي داود: "تغير قبل موته" وكذا قال حمزة الكناني وقال البخاري: في "تاريخه". قال علي عن الوليد بن مسلم: "أحدثكم عن الثقات صفوان بن عمرو وابن جابر وسعيد بن عبد العزيز". وقال الدوري عن بن معين: "اختلط قبل موته وكان يعرض عليه فيقول لا اجيزها لا اجيزها".

وأيضا قال الحافظ: في "التقريب" (238/1) "ثقة إمام سواه أحمد بالأوزاعي وقدمه أبو مسهر لكنه اختلط في آخر أمره من السابعة مات سنة سبع وستين وقيل بعدها وله بضع وسبعون".

(1) "تاريخ ابن معين" (رواية الدوري) (464/4)

(2) "المعرفة والتاريخ" (155/1) "وَفِي سَنَةِ سَبْعٍ وَسِتِّينَ وَمِائَةٍ"

(3) ربيعة بن يزيد الإيادي أبو شعيب الدمشقي القصير فهو ثقة يكتب حديثه ويحتج به وثقه ابن سعد: في "الطبقات" (322/7) فقال: "وكان ثقة". والعجلي: في "الثقات" (159/1) فقال: "تابعي، ثقة". وابن حبان: في "الثقات"

حافظ ابن عبدالبرؒ (التوفی: 463ھ) فرماتے ہیں:

وكان من النواصب يشتم عليا، قَالَ أبو حاتم الرازي: لا يروى عنه ولا كرامة ولا يذكر بخير، قَالَ: ومن ذكره في الصحابة لم يصنع شيئا.(1)

یہ نواصب میں سے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا کہتے تھے۔ امام ابو حاتمؒ فرماتے ہیں کہ ان سے نہ تو روایت لی جائے گی، نہ ہی ان کی عزت کی جائے گی اور نہ ہی ان کا ذکر کلمات خیر سے کیا جائے گا، جس نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے اُس نے غلطی کی ہے۔

حافظ ابن عبدالبرؒ کے سوا اہل علم میں سے کسی نے آپ کو ناصبی نہیں لکھا۔ بلکہ بعض ائمہ نے تو آپ کا ذکر صحابہ میں کیا ہے۔

امام بخاریؒ (التوفی: 256ھ) فرماتے ہیں:

"له صحبة".(2)

"ان کیلیے شرف صحابیت ثابت ہے"۔

امام ابن ابی حاتمؒ (التوفی: 327ھ) فرماتے ہیں:

وقال بعض الناس له صحبة سمعت أبي يقول ذلك(3)

"بعض لوگوں نے کہا ان کیلیے شرف صحابیت ثابت ہے میں نے اپنے والد ابو حاتم کو یہی کہتے ہوئے سنا ہے"۔

(232/4) فقال: "وكان من خيار أهل الشام". وقد ذكره المزي: في "تهذيب الكمال" (148،149،150/9) فقال: " روى عن عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني، وعنه سعيد بن عبد العزيز، قال أحمد بن عبد الله العجلي، ومحمد بن عبد الله بن عمار الموصلي، ويعقوب بن شيبة، ويعقوب بن سفيان، والنسائي: "ثقة". ووافقه الحافظ: في تهذيب التهذيب" (228/3) وقال: في "التقريب" (208/1) "ثقة عابد من الرابعة مات سنة إحدى أو ثلاث وعشرين".

(1) "الاستيعاب في معرفة الأصحاب" (495/2) رقم الترجمة (767) "ربيعة بن يزيد السلمي"

(2) التاريخ الكبير (280/3) رقم الترجمة (959) "ربيعة بن يزيد السلمي".

(3) الجرح والتعديل (472/3) رقم الترجم (2114) "ربيعة بن يزيد السلمي"

امام ابن حبانؒ (المتوفی: 354ھ) فرماتے ہیں

یقال إن له صحبة(1)

"ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ صحابی ہیں"۔

امام ابن مندہؒ (المتوفی: 395ھ) فرماتے ہیں:

ذكره البخاري في الصحابة(2)

"امام بخاریؒ نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے"۔

حافظ ابن حجر العسقلانیؒ (المتوفی: 852ھ) لکھتے ہیں:

ربيعة بن يزيد السلمي قال البخاري: "له صحبة". وقال بن حبان: "يقال إن له صحبة". وقال العسكري قال بعضهم: "إن له صحبة". وقال بن عبد البر في آخر ترجمة ربيعة الجرشي: "أما ربيعة بن يزيد السلمي فكان من النواصب يشتم عليا". قال أبو حاتم: "لا يروى عنه ولا كرامة ومن ذكره في الصحابة لم يصنع شيئا" انتهى وقد استدركه بن فتحون وأبو علي الغساني وابن معوذ على أبي عمر اعتمادا على قول البخاري(3)

امام بخاریؒ فرماتے ہیں: اِن کیلیے شرف صحابیت ثابت ہے۔ امام ابن حبانؒ فرماتے ہیں کہ: ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ امام عسکریؒ فرماتے ہیں: بعض ائمہ نے کہا کہ یہ شرف صحابیت سے مشرف ہیں۔ علامہ ابن عبدالبرؒ، ربیعہ الجرشی کے سوانح کے آخر میں لکھتے ہیں: رہا ربیعہ بن یزید تو وہ ایک ناصبی شخص تھا۔ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ پر سب و شتم کرتا تھا۔ امام ابو حاتمؒ فرماتے ہیں: ان سے روایت نہیں کی جائے گی اور نہ ہی یہ کوئی کرامت و عزت کے مالک ہیں۔ جس نے ان کا شمار صحابہ میں کیا اس نے کوئی اچھا کام نہیں کیا۔ ابن فتحونؒ، ابو علیؒ،

(1) الثقات (129/3) رقم الترجمة (431) "ربيعة بن يزيد السلمي".

(2) معرفة الصحابة (613/1) "ربيعة بن يزيد السلمي".

(3) الإصابة في تمييز الصحابة (477/2) رقم الترجمة (2637) "ربيعة بن يزيد السلمي".

اور ابن معوذؒ نے ابو عمرؒ (ابن عبد البر) کی کتاب کے استدراک میں امام بخاریؒ کے قول پر اعتماد کرتے ہوئے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے۔

مزید یہ کہ ربیعہ بن یزید کا متابع یونس بن میسرہ بن حلبس ثقہ راوی موجود ہے جو عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو بیان کر رہا ہے۔

امام ابن عساکر الدمشقیؒ (المتوفی: 571ھ) فرماتے ہیں:

أخبرناه أبو علي المقرئ في كتابه. وحدثني أبو مسعود عنه أنا أبو نعيم نا سليمان ابن أحمد، نا عبدان بن أحمد، نا علي بن سهل الرملي، نا الوليد بن مسلم، عن سعيد بن عبد العزيز، عن يونس بن ميسرة بن حلبس، عن عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني أنه سمع النبي (صلى الله عليه وسلم) يقول وذكر معاوية فقال: "اللهم اجعله هاديا مهديا واهد به".

ہم سے بیان کیا ابو علی المقریٔ نے اپنی کتاب میں اور ابو مسعود نے ابو علی المقریٔ سے، ابو علی المقریٔ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابو نعیمؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا سلیمان بن احمد نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا عبدان بن احمد نے،

وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا علی بن سہل رملی نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ولید بن مسلم نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا سعید بن عبدالعزیز نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا یونس بن میسرہ بن حلبس نے، وہ عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"اے اللہ معاویہ کو ہادی و مہدی بنا اور ان کو ذریعہ نجات بنا"۔

یہ روایت سند کے اعتبار سے صحیح روایت ہے۔ صفحہ () پر ہم نے اس روایت کے ہر راوی پر تفصیل سے بحث کی ہے ملاحظہ فرمائیں۔

عبدالرحمن بِن ابی عَمیرہ المُزنی رضی اللہ عنہ

آپ کو "الاَزدی" بھی کہا جاتا ہے، مگر صحیح یہ ہے کہ آپ "المُزنی" ہیں۔

آپ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں، شام کے شہر حِمص میں آپ نے رہائش اختیار کی۔

تاہم حافظ ابن عبد البرؒ (المتوفی: 463ھ) نے "الاستیعاب" میں بلا دلیل فرمایا کہ آپ کی صحابیت ثابت نہیں، پھر آپ کی اتباع میں امام ابن الاثیر الجزریؒ (المتوفی: 630ھ) نے "اسد الغابہ" میں اور علامہ صلاح الدّین العلائیؒ (المتوفی: 761ھ) نے "جامع التحصیل" میں آپ کی صحابیت کو مختلف فیہ قرار دیا ہے۔

جبکہ جمہور ائمہ امت نے بالدلیل آپ کی صحابیت کو ذکر کیا ہے، عبد الرحمن بن ابی عمیرہ المزنی رضی اللہ عنہ از خود فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم ﷺ سے سماع حاصل ہے، صحابیت کے ثبوت کیلیے اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہوگی؟

ذیل میں ہم اجلہ ائمہ کی تصریحات پیش کرتے ہیں جنہوں نے آپ کے صحابی ہونے کو بالجزم بیان کیا ہے۔

1- امام ترمذیؒ (المتوفّی: 278ھ) فرماتے ہیں:

وكان من أصحاب رسول الله صلى الله عليه(1)

2- امام ابن سعدؒ (المتوفّی: 230ھ) فرماتے ہیں:

كان من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، نزل الشام(2)

3- امام ابو بکر بن ابی خیثمہؒ (المتوفّی: 279ھ) فرماتے ہیں:

وكان من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم(3)

4- امام ابن ابی حاتمؒ (المتوفی: 327ھ) فرماتے ہیں:

له صحبة يعد في الشاميين(4)

5- امام ابو بکر الآجرّی البغدادیؒ (المتوفی: 360ھ) فرماتے ہیں:

---

(1) "الجامع الكبير - سنن الترمذي" (687/5) رقم الحديث (3842) "باب مناقب معاوية بن أبي سفيان ﷺ"

(2) "الطبقات الكبرى" (292/7) رقم الترجمة (3746) "عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني"

(3) "التاريخ الكبير" (350/1) رقم الترجمة (1234) "عبد الرحمن بن عميرة الأزدي"

(4) "الجرح والتعديل" (273/5) رقم الترجمة (1296) عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني

وكان من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم(1)

6- امام ابو محمد الاصبہانیؒ(المتوفی:396ھ)فرماتے ہیں:

وكان من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم(2)

7- امام ابوالقاسم ہبۃ اللہ اللالکائیؒ(المتوفی:418ھ)فرماتے ہیں:

قال سعيد: وكان من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم(3)

8- امام ابونعیم الاصبہانیؒ(المتوفی:430ھ)فرماتے ہیں:

وكان من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعو لمعاوية: "اللهم اهده، واجعله هاديا مهديا"(4)

عن عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم وذكر معاوية فقال: "اللهم اجعله هاديا مهديا واهد به"(5)

9- امام ابوبکر الخطیب البغدادیؒ(المتوفی:436ھ)فرماتے ہیں:

قال سعيد: وكان من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم(6)

10- امام جوزقانیؒ(المتوفی:534ھ)فرماتے ہیں:

قال سعيد: وكان من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم(7)

---

(1) "الشريعة" (2436/5) رقم الحديث (1915) "باب ذكر دعاء النبي صلى الله عليه وسلم لمعاوية رضي الله عنه"

(2) "طبقات المحدثين بأصبهان والواردين عليها" (343/2) رقم الترجمة (207) إبراهيم بن عيسى الزاهد.

(3) "شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة" (1527/8) رقم الحديث (2778)

(4) "تاريخ أصبهان = أخبار أصبهان" (221/1) رقم الترجمة (331) "إبراهيم بن عيسى الزاهد أبو إسحاق".

(5) "حلية الأولياء وطبقات الأصفياء" (358/8)

(6) "تاريخ بغداد"(222/2) رقم الترجمة (48) "معاوية بن أبي سفيان رضي الله عنه"

(7) "الأباطيل والمناكير والصحاح والمشاهير" للجوزقاني (المتوفى 543هـ) (192/1) رقم الحديث (182) "باب في فضائل طلحة والزبير ومعاوية وعمرو".

11- امام ابن عساکرؒ (المتوفی: 571ھ) فرماتے ہیں:

عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني ويقال الأزدي أخو محمد بن أبي عميرة وله صحبة(1)

12- امام نوویؒ (المتوفی: 676ھ) فرماتے ہیں:

عبد الرحمن بن أبى عميرة الصحابى رضى الله عنه(2)

13- امام ابوالحجاج المزیؒ (المتوفی: 742ھ) فرماتے ہیں:

عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني، ويقال: الأزدي البرقي، وهذا وهم لأنه مزني وليس بأزدي، وهو أخو محمد بن أبي عميرة. له صحبة، سكن حمص. روى عن: النبي صلى الله عليه وسلم أحاديث.(3)

14- امام ذہبیؒ (المتوفی: 748ھ) فرماتے ہیں:

عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني صحابي، له أحاديث (4)

زیر بحث روایت نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

هذا الحديث رواته ثقات، لكن اختلفوا في صحبة عبد الرحمن، والأظهر أنه صحابي(5)

مزید لکھتے ہیں:

عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني صحابي عنه خالد بن معدان والقاسم أبو عبد الرحمن(6)

15- امام ابن کثیرؒ (المتوفی: 774ھ) فرماتے ہیں:

وكان من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم(7)

---

(1) "تاريخ دمشق" (229/35) رقم الترجمة (3909) "عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني".

(2) "تهذيب الأسماء واللغات" (103/2) رقم الترجمة (588) "معاوية بن أبي سفيان ﷺ"

(3) "تهذيب الكمال" (321/17) رقم الترجمة (3921) "عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني"

(4) "تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام" (175/5) "ترجمة عبد الرحمن بن أبي عميرة ﷺ"

(5) "تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام" (309/4) "ترجمة معاوية بن أبي سفيان ﷺ"

(6) "الكاشف في معرفة من له رواية في الكتب الستة" للذهبي (638/1)

(7) "البداية والنهاية" (129/8) "ترجمة معاوية وذكر شئ من أيامه وما ورد في مناقبه وفضائله"

16- حافظ ابنِ حجر العسقلانیؒ (المتوفی:852ھ) فرماتے ہیں:

يثبت لعبد الرحمن الصحبة(1)

17- امام جلال الدّین السیوطیؒ (المتوفی:911ھ) فرماتے ہیں:

عبد الرحمن بن أبي عميرة الصحابي(2)

18- امام احمد بن عبداللہ الخزرجیؒ (المتوفی:923ھ) فرماتے ہیں:

عبد الرحمن بن أبي عميرة بالفتح صحابي له أحاديث(3)

19- امام ابنِ حجر الہیتمیؒ (المتوفی:974ھ) فرماتے ہیں:

عبد الرَّحْمَن بن أبي عميرَة الصَّحَابِيّ(4)

20- مولانا عبد العزیز فرہارویؒ (المتوفی:1239ھ) فرماتے ہیں:

عبد الرحمن بن أبي عميرة الصحابي المزنى(5)

21 شاہ ولی اللہ محدّثِ دھلویؒ فرماتے ہیں:

واخرج الترمذي من حديث عبدالرحمن بن أبي عميرة وكان من اصحاب رسول الله صلي الله عليه وسلم عن النبي صلي الله عليه وسلم انه قال لمعاوية اللهم اجعله هادياً مهدياً واهد به.(6)

(1) "الإصابة في تمييز الصحابة" (343/4) رقم الترجمة (5181)

(2) "تاريخ الخلفاء" (149/1) "معاوية بن أبي سفيان رضي الله عنه"

(3) "خلاصة تذهيب تهذيب الكمال في أسماء الرجال" (232/1)

(4) "الصواعق المحرقة على أهل الرفض والضلال والزندقة" لابن حجر الهيتمي (626/2)

(5) "الناهية عن طعن أمير المؤمنين معاوية" للفريهاري الملتاني (39/1) "فصل في فضائل معاوية رضي الله عنه"

(6) "إزالة الخفاءعن خلافة الخلفاء" محدث هند شاه ولي الله دهلوي رحمه الله (472/1) عربي

مزید چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں جن میں عبد الرحمن بن ابی عمیرہ المزنی رضی اللہ عنہ کے سماع کی تصریح "سمع النبی ﷺ" کے الفاظ سے یا آپ از خود فرماتے ہیں "سمعتُ" کہ یہ روایت میں نے نبی کریم ﷺ سے سنی ہے۔

22- امام بخاریؒ (المتوفی: 256ھ) فرماتے ہیں:

وقال لي ابن أزهر يعني أبا الأزهر، نا مروان بن محمد الدمشقي، نا سعيد، نا ربيعة بن يزيد، سمعت عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني، يقول سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول في معاوية بن أبي سفيان: "اللهم اجعله هاديا مهديا واهده واهد به".(1)

23- امام ابو بکر بن ابی عاصم الضّحاک بن مخلد الشیبانیؒ (المتوفی: 287ھ) فرماتے ہیں:

حدثنا محمد بن عوف، نا مروان بن محمد، وأبو مسهر قالا: نا سعيد بن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد، عن عبد الرحمن بن أبي عميرة قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في معاوية: «اللهم اجعله هاديا مهديا واهده واهد به»(2)

24- امام ابو بکر الخلّال البغدادیؒ (المتوفی: 311ھ) فرماتے ہیں:

فقال عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لمعاوية: «اللهم اجعله هاديا مهديا، واهده واهد به»(3)

25- امام ابو القاسم البغویؒ (المتوفی: 317ھ) فرماتے ہیں:

حدثنا ابن زنجويه، نا سلمة بن شبيب، نا مروان يعني ابن محمد، نا سعيد يعني ابن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد قال: سمعت عبد الرحمن بن أبي عميرة أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لمعاوية: " اللهم اجعله هاديا مهديا واهده واهد به".(1)

---

(1) "التاريخ الكبير" للبخاري (327/7) رقم الترجمة (1405) "معاوية بن أبي سفيان رضي الله عنه".

(2) "الآحاد والمثاني" لأبي عاصم الشيباني (358/2) رقم الحديث (1129) "عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني رضي الله عنه"

(3) "السنة" لأبي بكر الخَلَّال البغدادي الحنبلي (450/2) رقم الحديث (697) "ذكر أبي عبد الرحمن معاوية بن أبي سفيان وخلافته، رضوان الله عليه"

26- امام ابن قانع البغدادیؒ(المتوفی:351ھ)فرماتے ہیں:

حدثنا أحمد بن علي بن مسلم، نا أبو الفتح نصر بن منصور، نا بشر بن الحارث، نا زيد بن أبي الزرقاء، نا الوليد بن مسلم قال: سمعت سعيد بن عبد العزيز يحدث، عن يونس بن ميسرة بن حلبس، عن عبد الرحمن بن أبي عميرة الأزدي أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم , وذكر معاوية فقال: «اللهم اجعله هاديا مهديا، واهد به»(2)

27- امام ابو القاسم الطبرانیؒ(المتوفی:360ھ)فرماتے ہیں:

حدثنا أحمد قال: نا أبو الفتح نصر بن منصور، عن بشر بن الحارث الحافي قال: حدثني زيد بن أبي الزرقاء قال: نا الوليد بن مسلم، عن سعيد بن عبد العزيز، عن يونس بن ميسرة بن حلبس، عن عبد الرحمن بن أبي عميرة، أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم، وذكر معاوية، فقال: «اللهم اجعله هاديا مهديا، واهد به»(3)

حدثنا أبو زرعة، ثنا أبو مسهر، ثنا سعيد بن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد، عن عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني، قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لمعاوية «اللهم اجعله هاديا مهديا واهده واهد به»(4)

28- امام ابن اخی میمی الدّقاق البغدادیؒ(المتوفی:390ھ)فرماتے ہیں:

حدثنا عبد الله بن سليمان قال: حدثنا عيسى بن هلال السليحي، حدثنا مروان بن محمد، حدثنا سعيد بن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد عن عبد الرحمن بن أبي عميرة قال:سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في معاوية: "اللهم اجعله هاديا مهديا واهده واهد به".(5)

---

(1) "معجم الصحابة" لأبي القاسم البغوي (213/4) رقم الحديث (1948) "عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني القرشي ﷺ"

(2) "معجم الصحابة" لإبن قانع البغدادي (146/2) رقم الترجمة (621) "عبد الرحمن بن عميرة الأزدي ﷺ"

(3) "المعجم الأوسط" للطبراني (205/1) رقم الحديث (656) "مَنِ اسْمُهُ أَحْمَدُ"

(4) "مسند الشاميين" للطبراني (190/1) رقم الحديث (334) "ما روى سعيد بن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد"

(5) "فوائد" لابن أخي ميمي الدقاق البَغْدَادِيُّ (211/1) رقم الحديث (452)

29- امام ابوذر عبید بن احمد الخراسانی الھرویؒ (المتوفی: 434ھ)

أخبرنا أبو حفص بن شاهين: حدثنا عبد الله بن سليمان: حدثنا محمود بن حازم يعني الدمشقي: حدثنا الوليد يعني ابن مسلم وعمر بن عبد العزيز، عن سعيد بن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد، عن أبي إدريس الخولاني، عن عبد الرحمن بن أبي عميرة، قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لمعاوية: "اللهم اجعله هاديا مهديا، واهد به".(1)

30- امام ابوالقاسم اسماعیل بن محمد الاصبہانیؒ (المتوفی: 535ھ)

أخبرنا أبو المظفر السمعاني، حدثنا هبة الله بن محمد ابن زاذان، حدثني عمي عبد الله بن عمر، حدثنا أحمد بن جعفر بن مسلم، حدثنا أحمد بن علي الآبار، حدثنا أبو الفتح نصر بن منصور، حدثنا بشر ابن الحارث، حدثني زيد بن أبي الزرقاء، حدثنا الوليد بن مسلم قال: سمعت سعيد ابن عبد العزيز عن يونس بن ميسرة بن حلبس عن عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني أنه سمع رسول الله يذكر معاوية فقال: "اللهم اجعله هادياً مهدياً واهد به".(2)

حافظ ابن عبد البرؒ (المتوفی: 463ھ) فرماتے ہیں:

حديثه مضطرب، لا يثبت في الصحابة، وهو شامي. روي عن ربيعة بن يزيد عنه أنه سمع رَسُول اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول...وذكر معاوية اللَّهمّ اجعله هاديا مهديا، واهده واهد به، ومنهم من يوقف حديثه هذا ولا يرفعه، ولا يصح مرفوعا عندهم وروى عنه أيضا القاسم أبو عبد الرحمن مرفوعا: لا عدوى ولا هام ولا صفر. وروى عنه علي بن زيد مرسلا عن النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلم في فضل قريش، وحديثه منقطع الإسناد مرسل. لا تثبت أحاديثه، ولا تصح صحبته.(3)

---

(1) "جزء فيه أحاديث من مسموعات للشيخ الحافظ أبي ذر عبيد بن أحمد بن محمد الهروي" (51/1) رقم الحديث (40)

(2) "الحجة في بيان المحجة وشرح عقيدة أهل السنة" لأبي القاسم الأصبهاني، الملقب بقوام السنة (404/2) رقم الحديث (379) "فصل فِي فضل مُعَاوِيَة – رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ –".

(3) الاستيعاب في معرفة الأصحاب (844،843/2) رقم الترجمة (1445) "عبد الرحمن بن أبي عميرة".

عبدالرحمن بن ابی عمیرہ سے منقول حدیث میں اضطراب ہے۔ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں۔یہ شامی ہیں۔ربیعہ بن یزید سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن ابی عمیرہ نے نبی کریم ﷺ کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہدایت یافتہ اور ہدایت کا ذریعہ بنا، اسے ہدایت دے اور اس کے ذریعے ہدایت دے۔

بعض کے نزدیک یہ حدیث موقوف ہے اور بعض کے نزدیک یہ حدیث مرفوع ہے۔اس کا مرفوع ہونا محدثین کے نزدیک ثابت شدہ نہیں۔ان سے قاسم ابو عبدالرحمن نے ایک مرفوع حدیث نقل کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "بیماریوں کا اپنی ذات کے اعتبار سے متعدی ہونا، الو کا منحوس ہونا اور ماہ صفر کا نحوست والا ہونا کوئی چیز نہیں ہے"۔

اسی طرح ان سے علی بن زید نے قریش کی فضیلت کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا ایک فرمان نقل کیا ہے۔اسکی حدیث منقطع ہے اور مرسل ہے۔نہ ان کی احادیث ثابت شدہ ہیں اور نہ ہی ان کی صحابیت۔

امام ابن الاثیر الجزریؒ (المتوفی: 630ھ) نے حافظ ابن عبدالبرؒ کی مذکورہ بالا رائے سے مکمل اتفاق کیا ہے اور لکھتے ہیں:

عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني، حديثه مضطرب، لا يثبت في الصحابة. أخبرنا إبراهيم بن محمد، وغير واحد، بإسنادهم إلى محمد بن عيسى السلمي، حدثنا محمد بن يحيى، حدثنا أبو مسهر، عن سعيد بن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد، عن عبد الرحمن بن أبي عميرة، وكان من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال لمعاوية: "اللهم اجعله هاديا مهديا واهد به".

قال أبو عمر: ومنهم من يوقف حديثه هذا، ولا يرفعه. ومن حديثه: "لا عدوى ولا هامة".

وروى في فضل قريش، قال: وحديثه منقطع الإسناد مرسل، لا تثبت أحاديثه، ولا تصح صحبته.(1)

(1) "أسد الغابة في معرفة الصحابة" (474/3) رقم الترجمة (3368) "عبد الرحمن بن أبي عميرة".

حافظ ابن عبدالبرؒ کے اوہام:

1-عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں اضطراب ہے۔

2-ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں۔

3-"اللّٰھمّ اجعله هاديا مهديا، واهده واهد به"روایت ہذا کا مرفوع ہونا محدثین کے نزدیک ثابت نہیں۔

4-عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت منقطع اور مرسل ہے۔

یاد رہے کہ حافظ ابن عبدالبرؒ سے "الاستیعاب" میں کئی مقامات پر وہم واقع ہوا ہے۔آپ کے ان اوہام پر متنبہ کرنے کیلیے الامام، الفقیہ، الحافظ، المحدث محمد بن خلف بن سلیمان المعروف ابن فتحون الاندلسیؒ(المتوفی:519ھ)نے مستقل ذیل لکھا ہے۔

امام ابو جعفر الضبیؒ(المتوفی:599ھ)ابن فتحون کے بارے میں لکھتے ہیں:

"فقيه حافظ محدث متقدم في الحفظ والذكاء عنى بطريقة الحديث وذيل كتاب الصحابة لأبي عمر بن عبد البر، وله كتاب التنبيه على أوهام أبي عمر"(1)

حافظ ابن حجر العسقلانیؒ(المتوفی:852ھ)نے بھی اس مقام پر ابن عبدالبرؒ پر رد کرتے ہوئے آپ کے ہر وہم کا جواب دیا ہے فرماتے ہیں:

وأخرج الترمذي والطبراني وغيرهما من طريق سعيد بن عبد العزيز عن ربيعة بن يزيد عن عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني وكان من أصحاب النبي صلى الله عليه و سلم أن النبي صلى الله عليه و سلم قال لمعاوية: "اللهم علمه الكتاب والحساب وقه العذاب" لفظ الطبراني ولفظ الترمذي: "اللهم اجعله هاديا مهديا واهد به".

وأخرج بن قانع من طريق الوليد بن مسلم عن سعيد بن عبد العزيز أنه سمعه يحدث عن يونس بن ميسرة عن عبد الرحمن بن أبي عميرة أنه سمع رسول الله صلى الله عليه و سلم نحو اللفظ الثاني.

---

(1) "بغية الملتمس في تاريخ رجال أهل الأندلس" (73/1) رقم الترجمة (108) "محمد بن خلف بن سليمان بن فتحون الأوريوالي، أبو بكر".

وأخرجه البخاري في "التاريخ" قال: قال لي أبو مسهر فذكره بالعنعنة ليس فيه وكان من أصحاب النبي صلى الله عليه و سلم وذكره من طريق مروان عن سعيد فقال فيه: "سمع عبد الرحمن سمع النبي صلى الله عليه و سلم".

وقال بن سعد: روى الوليد بن مسلم عن شيخ من أهل دمشق عن يونس بن ميسرة بن حلبس سمعت عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه و سلم يقول يكون في بيت المقدس بيعة هدى .

وله حديث آخر أخرجه أحمد من طريق جبير بن نفير عن عبد الرحمن بن أبي عميرة أن رسول الله صلى الله عليه و سلم قال ما في الناس نفس مسلمة يقبضها ربها تحب أن ترجع إليكم وإن لها الدنيا وما فيها إلا الشهيد .

وأخرجه بن أبي عاصم وابن السكن من طريق سويد بن عبد العزيز عن أبي عبد الله البحراني عن القاسم بن عبد الرحمن عن عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني قال خمس حفظتهن من رسول الله صلى الله عليه و سلم لا صفر ولا هامة ولا عدوي ولا يتم شهران ستين يوما ومن أخفر ذمة الله لم يرح رائحة الجنة .

وهذه الأحاديث وإن كان لا يخلو إسناد منها من مقال فمجموعها يثبت لعبد الرحمن الصحبة فعجب من قول بن عبد البر حديثه منقطع الإسناد مرسل لا تثبت أحاديثه ولا تصح صحبته وتعقبه بن فتحون وقال لا أدري ما هذا فقد رواه مروان بن محمد الطاطري وأبو مسهر كلاهما عن ربيعة بن يزيد أنه سمع عبد الرحمن بن أبي عميرة أنه سمع رسول الله صلى الله عليه و سلم يقول:

قلت: وفات بن فتحون أن يقول هب أن هذا الحديث الذي أشار إليه بن عبد البر ظهرت له فيه علة الانقطاع فما يصنع في بقية الأحاديث المصرحة بسماعه من النبي صلى الله عليه و سلم فما الذي يصحح الصحبة زائدا على هذا مع أنه ليست للحديث الأول علة الاضطراب فإن رواته ثقات.(1)

(1) "الإصابة في تمييز الصحابة" لابن حجر العسقلاني (342،343/4) رقم الترجمة (5181) "عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني ﷺ".

فتحونؒ ان کا تعاقب کرتے ہوئے لکھتے ہیں مجھے معلوم نہیں یہ کیا بات ہے؟ جبکہ اسے مروان بن محمد اور ابو مسہر دونوں نے بواسطہ ربیعہ بن یزید نقل کیا ہے کہ انہوں نے عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اُنہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں:

ابن فتحون سے یہ بات رہ گئی کہ جس روایت کی طرف ابن عبدالبرؒ نے اشارہ کیا ہے۔اس میں انقطاع کی علت ان کے سامنے ظاہر ہوئی تو بقیہ احادیث جن میں نبی کریم ﷺ سے ان کے سماع کی صراحت ہے ان کا کیا کریں گے؟اس سے زیادہ جو صحابی ہونے کو ثابت کرے وہ کیا چیز ہے؟ باوجودیکہ پہلی حدیث میں اضطراب کی علت نہیں کیونکہ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

حافظ ابن حجر العسقلانیؒ (المتوفی: 852ھ) کی مذکورہ بالا عبارت کے نتائج وفوائد

1- امام بخاریؒ نے مروان عن سعید کے طریق سے جو روایت نقل کی اس میں عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے سماع کی تصریح موجود ہے جو آپ کے صحابی ہونے پر اور روایت کے مرفوع ہونے پر دلالت کر رہی ہے۔

2- عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے "اللّٰھمّ اجعله هاديا مهديا، واهده واهد به" کے بعد مزید تین احادیث نقل کر کے فرماتے ہیں "یہ تمام احادیث اگرچہ ان کی کوئی سند کلام سے خالی نہیں بہر حال ان سب سے عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کا صحابی ہونا معلوم ہوتا ہے"۔

3- امام ابن عبدالبرؒ نے فرمایا: "عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث منقطع اور مرسل ہے"۔ حافظ ابن حجرؒ نے اِس پر تعجب کا اظہار کیا اور فرمایا: جس روایت کی طرف ابن عبدالبرؒ نے اشارہ کیا ہے۔اس میں انقطاع کی علت ان کے سامنے ظاہر ہوئی تو بقیہ احادیث جن میں نبی کریم ﷺ سے ان کے سماع کی صراحت ہے ان کا کیا کریں گے؟

4) حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں پہلی حدیث "اللّٰهمّ اجعله هاديا مهديا، واهده واهد به" میں اضطراب کی علت نہیں کیونکہ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں لہذا ابن عبد البرؒ کا یہ دعوی درست نہیں کہ عبدالرحمن بن ابی عمیرہ سے منقول حدیث میں اضطراب ہے۔

مزید حافظ ابنِ حجر العسقلانیؒ (المتوفی: 852ھ) فرماتے ہیں:

قال أبو حاتم وابن السكن له صحبة ذكره البخاري وابن سعد وابن البرقي وابن حبان وعبد الصمد بن سعيد في الصحابة وذكره أبو الحسن بن سميع في الطبقة الأولى من الصحابة الذين نزلوا حمص.(1)

امام ابو حاتمؒ، امام ابن السکنؒ فرماتے ہیں کہ عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ صحابی ہیں، امام بخاریؒ، امام ابن سعدؒ، امام ابن البرقیؒ، امام ابن حبّانؒ، امام عبد الصمد بن سمیعؒ نے آپ کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ امام ابوالحسن بن سمیعؒ نے حمصی صحابہ کے طبقہ اولیٰ میں ذکر کیا ہے۔

امام ابو حاتمؒ کا تسامح اور اسکا جواب

عبدالرحمن بن ابی حاتمؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ابو حاتمؒ سے اس روایت "اللهم اجعله هاديا مهديا، واهد به" کے بارے میں سوال کیا تو اُنہوں نے فرمایا کہ یہ روایت عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ نے براہ راست نبی کریم ﷺ سے نہیں سنی بلکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے روایت کی ہے۔ عین ممکن ہے کہ ابن عبد البرؒ نے جو انقطاع کا دعوی کیا ہے یہ ابو حاتم کے اس قول کی وجہ سے ہو۔

وسألت أبي عن حديث رواه الوليد ابن مسلم، عن سعيد بن عبد العزيز، عن يونس بن ميسرة بن حلبس، عن عبد الرحمن بن أبي عميرة الأزدي: أنه سمع رسول الله ﷺ يقول-وذكر معاوية -فقال: اللهم، اجعله هاديا مهديا، واهد به؟

---

(1) "الإصابة في تمييز الصحابة" لابن حجر العسقلاني (342/4) رقم الترجمة (5181) "عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني ﷺ".

قال أبي: روى مروان، وأبو مسهر، عن سعيد بن عبد العزيز، عن ربيعة ابن يزيد، عن ابن أبي عميرة، عن معاوية؛ قال لي النبي ﷺ

قلت لأبي: فهو ابن أبي عميرة أو ابن عميرة؟ قال: لا؛ إنما هو ابن أبي عميرة.

فسمعت أبي يقول: غلط الوليد؛ وإنما هو: ابن أبي عميرة، ولم يسمعه من النبي ﷺ؛ هذا الحديث.(1)

جواب(1) یادرہے امام ابو حاتمؒ کی تحقیق کے مطابق ولید بن مسلم نے سند میں عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ اور نبی کریم ﷺ کے درمیان حضرت معاویہ کا واسطہ نہ دے کر غلطی کی ہے۔ جبکہ مروان بن محمد اور ابو مسہر نے "عبدالرحمن بن ابي عميرة عن معاوية" کے طریق سے روایت درست سند سے نقل کی ہے۔

جواب (2) یہ روایت محدثین کی ایک جماعت نے بسند صحیح سعید بن عبدالعزیز، عن ربیعہ بن یزید، عن عبدالرحمن بن ابی عمیرہ عن النبی ﷺ بغیر حضرت معاویہ کے واسطے کے نقل کی ہے۔

جواب(3) امام ابو حاتمؒ اور دیگر اجلہ ائمہ کے نزدیک عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کی صحابیت ثابت ہے(2) اگر بالفرض وہ مرسل روایت کرتے ہیں تو یہ مرسل صحابی ہے جو جمہور ائمہ کے نزدیک حجت ہے۔ جیسا کہ امام نوویؒ (التوفی:676ھ) فرماتے ہیں:

"وأما مرسل الصحابي...فمذهب الشافعي والجماهير أنه يحتج به وقال الاستاذ الامام أبو إسحاق الاسفرايني الشافعي لا يحتج به الا أن يقول انه لا يروى الا عن صحابي والصواب الاول".(3)

"امام شافعیؒ اور جمہور علماء کا مذہب یہ ہے کہ مرسل صحابی حجت ہے البتہ امام ابو اسحاق الاسفرائنیؒ فرماتے ہیں کہ مرسل صحابی حجت نہیں ہاں اگر وہ کہے کہ وہ صحابی، صحابی کے علاوہ کسی اور سے روایت نہیں کرتا تو ایسے صحابی کی مرسل روایت حجت ہے لیکن صحیح بات پہلی ہے کہ مراسیل صحابہ مطلقا قابل حجت ہیں"۔

---

(1) "العلل" لابن أبي حاتم (381/16) رقم الحديث (2601)

(2) "الجرح والتعديل" (273/5) رقم الترجمة (1296) عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني

(3) "المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج" (30/1) "فصل في ألفاظ يتداولها أهل الحديث".

دوسرے مقام پر مزید لکھتے ہیں:

"وقد قدمنا في الفصول أن مرسل الصحابي حجة عند جميع العلماء إلا ما انفرد به الأستاذ أبو إسحاق الإسفرايني والله أعلم".(1)

علامہ طیبیؒ (المتوفی: 743ھ) فرماتے ہیں:

"هذا الحديث من مراسيل الصحابة...ومرسل الصحابي حجة عند جمهور العلماء، إلا ما انفرد به الأستاذ أبو إسحاق الإسفرايني".(2)

امام ابوالفضل زین الدین العراقیؒ (المتوفی:806ھ) لکھتے ہیں:

"ومرسل الصحابي حجة عند جميع العلماء إلا ما انفرد به الأستاذ أبو إسحاق الإسفراييني".(3)

علامہ عینیؒ (المتوفی:855ھ) لکھتے ہیں:

وقال الأستاذ أبو إسحق الإسفرايني لا يحتج به إلا أن يقول أنه لا يروى إلا عن صحابي. قال النووي والصواب الأول وهو مذهب الشافعي والجمهور.(4)

ملاعلی القاریؒ (المتوفی:1014ھ) لکھتے ہیں:

"مراسيل الصحابة معتبرة إجماعا".(5)

علامہ انور شاہ کشمیریؒ (المتوفی:135ھ) لکھتے ہیں:

فيكون مرسل الصحابي، ومن المعلوم أن مرسل الصحابي مقبول بلا ريب، فإنهم اتفقوا على قبول مراسيل الصحابة.(1)

---

(1) "المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج" (197/2) "باب بدء الوحى إلى رسول الله ﷺ".

(2) "شرح الطيبي على مشكاة المصابيح" (3714/12) "باب المبعث وبدء الوحي".

(3) "طرح التثريب في شرح التقريب" (180/4) "فائدة رؤيا الأنبياء وحي".

(4) "عمدة القاري شرح صحيح البخاري" (47/1)

(5) "مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح" (1973/5) "باب الغصب والعارية".

ربیعہ بن یزید اور عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع کا شبہ:

اس روایت کو مضطرب ثابت کرنے کیلیے کہا جاتا ہے کہ ربیعہ بن یزید کی عبدالرحمن بن ابی عمیرہ سے ملاقات مشکل ہے اور بطور دلیل کے امام ذہبیؒ کی نص پیش کی جاتی ہے کہ امام ذہبیؒ (المتوفی: 748ھ) نے فرمایا:

"أرسله ربيعة بن يزيد ويبعد إدراكه لابن أبي عميرة".(2)

جواب (1)

امام ذہبیؒ کی یہ بات درست نہیں کیونکہ امام بخاریؒ کی سند میں جو حسن درجے کی ہے۔ ربیعہ بن یزید کی عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کی تصریح موجود ہے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں:

وقال لي ابن أزهر يعني أبا الأزهر، نا مروان بن محمد الدمشقي، نا سعيد، نا ربيعة بن يزيد سمعت عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني يقول سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول في معاوية بن أبي سفيان "اللهم اجعله هاديا مهديا واهده واهد به".(3)

اس سند کے پہلے راوی احمد بن الازہرؒ (المتوفی: 263ھ) صدوق درجے کے ہیں، آپ کی کنیت ابوالازہر ہے، نیشاپور کے رہنے والے قابل اعتماد حافظ حدیث ہیں، امام ابو حاتمؒ اور امام صالحؒ آپ کو صدوق لکھتے ہیں۔ امام نسائیؒ اور امام دار قطنیؒ فرماتے ہیں "لا باس بہ" امام احمد بن سیار آپ کو "حسن الحدیث" لکھتے ہیں۔ امام ابن شاہینؒ آپ کی توثیق کرتے ہیں۔ امام ابن حبانؒ نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا اور فرمایا خطا کرتے ہیں۔ امام ذہبیؒ نے امام ابو حاتمؒ کے قول پر اعتماد کرتے ہوئے آپ کو "صدوق" لکھا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ بھی آپ کو "صدوق" لکھتے ہیں۔(4)

---

(1) "العرف الشذي شرح سنن الترمذي" (311/1) "باب ما جاء في ترك القراءة خلف الإمام إذا جهر الإمام بالقراءة".

(2) "معجم الشيوخ" (155/1) رقم الترجمة (152) "إبراهيم بن محمد ابن سنى الدولة".

(3) "التاريخ الكبير" (327/7) رقم الترجمة (1405) "معاوية بن أبي سفيان".

(4) أحمد بن الأزهر بن منيع أبو الأزهر العبدي مولاهم النيسابوري فهو صدوق وعنه قال الذهبي: في "الكاشف" (189/1) "صدوق قاله أبو حاتم وجزرة مات 261". وقد ذكره الحافظ: في "التهذيب" (10/1) وقال أحمد بن سيار:

بقیہ تمام رُواۃ ثقہ ہیں جن کا ذکر ما قبل میں ہو چکا ہے۔

اسی طرح امام ابن قانعؒ کی سند میں بھی جو صحیح درجے کی ہے ربیعہ بن یزید کی عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کی تصریح موجود ہے، امام ابن قانعؒ فرماتے ہیں:

حدثنا ابن زنجويه، نا سلمة بن شبيب، نا مروان يعني ابن محمد، نا سعيد يعني ابن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد قال: سمعت عبد الرحمن بن أبي عميرة أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لمعاوية: "اللهم اجعله هاديا مهديا واهده واهد به".(1)

اس سند کے پہلے راوی محمد بن عبدالملک بن زنجویہ البغدادیؒ (المتوفی: 258ھ) ثقہ ہیں۔ امام نسائیؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔ امام ذہبیؒ، امام نسائیؒ کی توثیق پر اعتماد کرتے ہیں۔ امام ابو حاتمؒ آپ کو صدوق لکھتے۔ امام ابن حبانؒ نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے، امام مسلمہؒ فرماتے ہیں: ثقہ کثیر الخطا۔ حافظ ابن حجرؒ بھی آپ کی توثیق کرتے ہیں۔(2)

دوسرے راوی سلمہ بن شبیبؒ (المتوفی: 247ھ) ثقہ ہیں، امام مسلمؒ آپ سے روایت کرتے ہیں۔ امام ابو نعیم الاصبہانیؒ فرماتے ہیں: وہ ثقات میں سے ایک ہیں اور آپ سے بڑے بڑے ائمہ روایت کرتے ہیں۔ امام ابو حاتمؒ اور امام صالح بن محمدؒ آپ کو صدوق لکھتے ہیں۔ امام ابن حبانؒ نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔ امام حاکمؒ

"حسن الحديث". وقال صالح جزرة: "صدوق". وقال النسائي والدارقطني: "لا بأس به". قلت-الحافظ- وقال أبو حاتم: "صدوق". وقال بن شاهين في "الإفراد" له: "ثقة نبيل". وذكره بن حبان في "الثقات" وقال: "يخطئ". و ايضا قال: في "التقريب" (77/1) "صدوق كان يحفظ ثم كبر فصار كتابه أثبت من حفظه".

(1) "معجم الصحابة" (213/4) رقم الحديث: (1948)

(2) محمد بن عبد الملك بن زنجويه البغدادي فهو ثقة وثقه النسائي: في "مشيخته" (98/1) وقال ابو حاتم: في "الجرح والتعديل" (5/8) "صدوق".وقال الذهبي: في "الكاشف" (196/2) "وثقه النسائي". وقد ذكره الحافظ: في "التهذيب" (280/9) فقال: روى عنه الأربعة والبغوي وذكره بن حبان: في "الثقات" قال بن مخلد: "مات في جمادى الآخرة سنة ثمان وخمسين ومائتين". قلت-الحافظ-وقال مسلمة: "ثقة كثير الخطأ". وايضا قال: في "التقريب" (494/1) "ثقة من الحادية عشرة مات سنة ثمان وخمسين".

جواب:

عبدالرّحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کا تعلق قبیلہ مزن سے ہے اور ایک قول کے مطابق آپ قرشی ہیں، آپ اصلاً شامی نہیں بلکہ اُن صحابہ کرام میں سے تھے جو حمص میں فروکش ہوئے، اس لیے آپ کا شمار اہل حمص میں ہوتا ہے اور آپ کو حمصی بھی کہا جاتا ہے اور شامی بھی۔

امام ابن سعدؒ (المتوفی: 230ھ) لکھتے ہیں:

"وكان من أصحاب رسول الله – صلى الله عليه وسلم – نزل الشام".(1)

امام مزیؒ (المتوفی: 742ھ) لکھتے ہیں:

"عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني ويقال الأزدي البرقي وهذا وهم لأنه مزني وليس بأزدي له صحبة سكن حمص روى عن النبي صلى الله عليه و سلم أحاديث".(2)

امام ابن عبدالبرؒ (المتوفی: 463ھ) فرماتے ہیں:

"وقيل عبد الرحمن بن عمير أو عميرة القرشي"(3)

تاہم حمصی ہونا اگر ناصبی ہونے اور بغض علی رضی اللہ عنہ سے متصف ہونے کی دلیل ہے تو اُن صحابہ کے بارے میں کیا کہا جائے گا جو حمصی ہیں یا حمص میں فروکش ہوئے ہیں۔

1- سعید بن عامر بن حذیم القرشی رضی اللہ عنہ

حافظ ابن حجر العسقلانیؒ لکھتے ہیں: اکابر فضیلت والے صحابہ میں سے ہیں، غزوہ خیبر سے پہلے اسلام لائے، حضرت عمر نے انہیں حمص کا والی بنایا ہے۔

"سعيد بن عامر بن حذيم بن سلامان بن ربيعة بن سعد بن جمح القرشي الجمحي من كبار الصحابة وفضلائهم، أسلم قبل خيبر وهاجر فشهدها وما بعدها وولاه عمر حمص".(1)

---

(1) "الطبقات الكبرى" (292/7) رقم الترجمة (3746) "عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني"

(2) "تهذيب الكمال" (321/17) رقم الترجمة (3921) "عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني".

(3) "الاستيعاب في معرفة الأصحاب" (843/2) رقم الترجمة (1445) "عبد الرحمن بن أبي عميرة".

2-عبادہ بن صامت بن قیس الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

حافظ ابن حجر العسقلانیؒ لکھتے ہیں: آپ بدر میں شریک ہوئے ہیں، بدر کے بعد باقی تمام مہمات میں، عبدالصمد بن سعید "تاریخ حمص" میں لکھتے ہیں: سب سے پہلے فلسطین کے یہی قاضی مقرّر ہوئے۔ خلیفہ کا بیان ہے کہ: ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے انہیں حمص کا گورنر بنایا تھا۔

"شهد بدراقال عبد الصمد بن سعيد في تاريخ حمص هو أول من ولي قضاء فلسطين وذكر خليفة أن أبا عبيدة ولاه إمرة حمص".(2)

3-عبداللہ بن بسر المازنی ابو بسر الحمصی رضی اللہ عنہ

حافظ ابن حجر العسقلانیؒ لکھتے ہیں: شام میں بعض علماء کے بقول: حمص میں 88ھ، 94 برس کی عمر میں فوت ہوئے۔ شام میں فوت ہونے والے آخری صحابی یہی ہیں۔

"مات بالشام وقيل بحمص منها سنة ثمان وثمانين وهو بن أربع وتسعين وهو آخر من مات بالشام من الصحابة".(3)

4-اوس بن شرحبیل رضی اللہ عنہ

حافظ ابن حجر العسقلانیؒ لکھتے ہیں: امام ابن حبانؒ نے فرمایا: ان کو شرف صحابیت حاصل ہے۔ ان کی حدیث اہل شام میں پائی جاتی ہے۔ ابو بکر "تاریخ حمصیین" میں فرماتے ہیں: حمص میں ٹھہرنے والے صحابہ میں سے ہیں۔

"أوس بن شرحبيل أحد بني المجمع له صحبة حديثه عند أهل الشام قاله بن حبان يأتي في شرحبيل بن أوس وفرق بينهما أبو بكر بن عيسى في تاريخ الحمصيين فقال وممن نزل حمص من الصحابة شرحبيل بن أوس وأوس بن شرحبيل" (4)

---

(1) "الإصابة في تمييز الصحابة" (110/3) رقم الترجمة (3272)

(2) ايضا (624/3) رقم الترجمة (4500)

(3) "الإصابة في تمييز الصحابة" (23/4) رقم الترجمة (4567)

(4) ايضا (155/1) رقم الترجمة (341)

5-بسر بن عبد الرحمن الحضرمی رضی اللہ عنہ

حافظ ابن حجر العسقلانیؒ لکھتے ہیں: صحابی ہیں جو حمص میں فروکش ہوئے ہیں یہ بات احمد بن محمد بن عیسی نے اپنی "تاریخ" میں ذکر کی ہے۔

"بسر بن عبد الرحمن الحضرمي صحابي نزل حمص قاله أحمد بن محمد بن عيسى في "تاريخه".(1)

6- بکر بن الحارث الانماری رضی اللہ عنہ

حافظ ابن حجر العسقلانیؒ لکھتے ہیں: امام ترمذیؒ اور امام ابن شاہینؒ نے انہیں صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ابو بکر بن عیسی البغدادیؒ فرماتے ہیں: حمص میں فروکش ہونے والے صحابہ میں سے ہیں۔

"بكر بن الحارث الأنماري أبو المنقعة ويقال أبو منقيعة ذكره الترمذي وابن شاهين في الصحابة وأبو بكر بن عيسى البغدادي فقال: فيمن نزل حمص من الصحابة".(2)

7-جابر بن ازرق الغاضری رضی اللہ عنہ

حافظ ابن حجر العسقلانیؒ لکھتے ہیں: ان کی حدیث اہل حمص سے ملتی ہے۔امام ابن مندہ فرماتے ہیں: وہ حمص میں فروکش ہوئے ہیں۔

"جابر بن الأزرق الغاضري حديثه في أهل حمص قال بن مندة: نزل حمص".(3)

8-حابس بن سعد الیمانی رضی اللہ عنہ

حافظ ابن حجر العسقلانیؒ لکھتے ہیں: عبد الصمد بن سعید حمصی نے حمص میں فروکش ہونے والے صحابہ میں آپ کا ذکر کیا ہے، کچھ عرصہ وہاں رہ کر پھر مصر کوچ کر گئے تھے۔

"حابس بن سعد اليماني ذكره عبد الصمد بن سعيد الحمصي في تسمية من نزل حمص من الصحابة قال وكان نزل بحمص ثم أرتحل إلى مصر".(1)

---

(1) ایضا (293/1) رقم الترجمة (648)

(2) ایضا (323/1) رقم الترجمة (724)

(3) "الإصابة في تمييز الصحابة" (429/1) رقم الترجمة (1010)

9-حارث بن کرزز رضی اللہ عنہ

حافظ ابن حجر العسقلانیؒ لکھتے ہیں: عبد الصمد بن سعید حمصی نے حمص میں فروکش ہونے والے صحابہ میں آپ کا ذکر کیا ہے۔"الحارث بن كرز ذكره عبد الصمد بن سعيد فيمن نزل حمص من الصحابة".(2)

10-حنظلہ بن ابی حنظلہ الثقفی رضی اللہ عنہ

حافظ ابن حجر العسقلانیؒ لکھتے ہیں: عبد الصمد بن سعید حمصی نے حمص میں فروکش ہونے والے صحابہ میں آپ کا ذکر کیا ہے۔

"حنظلة بن أبي حنظلة الثقفي ذكره عبد الصمد بن سعيد فيمن نزل حمص من الصحابة".(3)

11-حریث ابو فروہ السلمی رضی اللہ عنہ

حافظ ابن حجر العسقلانیؒ لکھتے ہیں: عبد الصمد بن سعید حمصی نے حمص میں فروکش ہونے والے صحابہ میں آپ کا ذکر کیا ہے۔"حريث أبو فروة السلمي ذكره عبد الصمد بن سعيد فيمن نزل حمص من الصحابة".(4)

12-خالد الازرق الغاضری رضی اللہ عنہ

حافظ ابن حجر العسقلانیؒ لکھتے ہیں: امام ابن السکنؒ اور امام باوردیؒ نے فرمایا: حمص میں فروکش ہوئے ہیں۔

"خالد الأزرق الغاضري بمعجمتين قال بن السكن والباوردي نزل حمص".(5)

13-خرشہ بن حارث رضی اللہ عنہ

حافظ ابن حجر العسقلانیؒ لکھتے ہیں: بقول امام ابن سعدؒ کہ: یہ صحابی ہیں اور حمص میں فروکش ہوئے ہیں، ان کے لیے ایک حدیث ہے۔

---

(1) ایضا (561/1) رقم الترجمة (1359)

(2) ایضا (596/1) رقم الترجمة (1474)

(3) ایضا (134/2) رقم الترجمة (1859)

(4) ایضا (209/2) رقم الترجمة (2088)

(5) ایضا (257/2) رقم الترجمة (2208)

خرشہ بن حارث اور خرشہ بن حرؒ کے درمیان امام بخاریؒ نے فرق کیا ہے فرماتے ہیں: خرشہ بن حر تابعی ہیں اور خرشہ بن حارث صحابی ہیں۔

"خرشة بفتحات بن الحارث أو بن الحر المحاربي وقال بن سعد خرشة بن الحارث الأسدي له صحبة نزل حمص له حديث واحد ثم أورد هذا وقد فرق بينهما البخاري فذكر خرشة بن الحر في التابعين وذكر هذا في الصحابة".(1)

14-رافع بن سعد الانصاری رضی اللہ عنہ

حافظ ابن حجر العسقلانیؒ لکھتے ہیں: احمد بن محمد بن عیسی نے حمص میں فروکش ہونے والے صحابہ میں آپ کا ذکر کیا ہے۔اسی طرح امام ابن شاہین اور ابو موسی نے بھی۔

"رافع بن سعد الأنصاري ذكره أحمد بن محمد بن عيسى فيمن نزل حمص من الصحابة وذكره بن شاهين وأبو موسى".(2)

15- سحیم بن خفاف رضی اللہ عنہ

حافظ ابن حجر العسقلانیؒ لکھتے ہیں: احمد بن محمد بن عیسی نے حمص میں فروکش ہونے والے صحابہ میں آپ کا ذکر کیا ہے۔

"سحيم بالتصغير بن خفاف ذكره أحمد بن محمد بن عيسى فيمن نزل حمص من الصحابة".(3)

16-سلمہ بن نفیل رضی اللہ عنہ

حافظ ابن حجر العسقلانیؒ لکھتے ہیں: بقول امام ابو حاتمؒ اور امام بخاریؒ: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے ۔ حمص میں فروکش ہوئے ہیں۔

---

(1) "الإصابة في تمييز الصحابة" (272/2) رقم الترجمة (2241)

(2) ایضا (438/2) رقم الترجمة (2532)

(3) ایضا (35/3) رقم الترجمة (3097)

"سلمة بن نفيل ثم التراغمي قال أبو حاتم والبخاري له صحبة وروى عنه ضمرة بن حبيب وجبير بن نفير وكان قد نزل حمص".(1)

17-سنان بن روح رضی اللہ عنہ

حافظ ابن حجر العسقلانیؒ لکھتے ہیں: امام دار قطنیؒ فرماتے ہیں: حمص میں فروکش ہونے والے صحابہ میں ان کا ذکر ملتا ہے۔"سنان بن روح ذكر الدارقطني أنه مذكور فيمن نزل حمص من الصحابة".(2)

18-شداد بن شرحبیل الانصاری رضی اللہ عنہ

حافظ ابن حجر العسقلانیؒ لکھتے ہیں: ابو القاسم عبد الصمد نے حمص میں فروکش ہونے والے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ امام ابن حبانؒ فرماتے ہیں: شام کے رہائشی تھے اور صحابی ہیں۔ امام ابن مندہؒ لکھتے ہیں: حمصی صحابی ہیں۔

"شداد بن شرحبيل الأنصاري ذكره أبو القاسم عبد الصمد فيمن نزل حمص من الصحابة قال بن حبان سكن الشام له صحبة وقال بن منده حمصي له صحبة".(3)

حافظ ابن حجر العسقلانیؒ نے "الإصابة في تمييز الصحابة" میں اور بھی حمصی صحابہ کا ذکر کیا ہے۔ مزید چند نام ذکر کر دیتے ہیں

19-عبد اللہ بن دراج رضی اللہ عنہ(4)

20-عبد اللہ بن شبل بن عمر و الانصاری رضی اللہ عنہ(5)

21-عبد اللہ بن عبد رضی اللہ عنہ(1)

---

(1) ايضا (155/3) رقم الترجمة (3404)

(2) "الإصابة في تمييز الصحابة" (186/3) رقم الترجمة (3499)

(3) ايضا (321/3) رقم الترجمة (3854)

(4) "عبد الله بن دراج ذكره أبو بكر بن عيسى فيمن نزل حمص من الصحابة". (75/4) رقم الترجمة (4660)

(5) قال بن عيسى: "فيمن نزل حمص من الصحابة". (126/4) رقم الترجمة (4744)

22-عبداللہ بن معاویہ الغاضری رضی اللہ عنہ (2)

23-عبد خیرا لحمیری رضی اللہ عنہ (3)

24-عبدالرحمن بن شبل لوذان الانصاری الاوسی رضی اللہ عنہ (4)

25-عثمان بن عثمان الثقفی رضی اللہ عنہ (5)

26-عرباض بن ساریہ السلمی أبو نجیح رضی اللہ عنہ (6)

27-عفان بن بجیر رضی اللہ عنہ (7)

28-عمرو بن معاویہ الغاضری رضی اللہ عنہ (1)

---

(1) "عبد الله بن عبد ويقال بن عابد ويقال عبد بن عبد الثمالي أبو الحجاج وثمالة بطن من الأزد نزل حمص ذكره بن سميع في الطبقة الثانية وقال أبو زرعة الدمشقي وابن السكن: "له صحبة". وقال بن السكن: "معروف بكنيته". وقال بن حبان: "يقال له صحبة". (163/4) رقم الترجمة (4809)

(2) "عبد الله بن معاوية الغاضري من غاضرة قيس صحابي نزل حمص". (240/4) رقم الترجمة (4968)

(3) "عبد خير الحميري ذكره عبد الصمد بن سعيد الحمصي فيمن نزل حمص من الصحابة". (281/4) رقم الترجمة (5075)

(4) "عبد الرحمن بن شبل بن عمرو بن زيد بن نجدة بن مالك بن لوذان الأنصاري الأوسي أحد نقباء الأنصار قال البخاري له صحبة وقال بن منده عداده في أهل المدينة روى عنه تميم بن محمود ويزيد بن خمير وأبو راشد الحبراني وأبو سلام الأسود وذكره عبد الصمد بن سعيد فيمن نزل حمص من الصحابة قال أبو زرعة الدمشقي نزل الشام". (315/4) رقم الترجمة (5143)

(5) "عثمان بن عثمان الثقفي نزل حمص قال بن أبي حاتم كان من أصحاب النبي صلى الله عليه و سلم وقال بن منده كان أميرا على صنعاء الشام". (455/4) رقم الترجمة (5451)

(6) "عرباض بكسر أوله وسكون الراء بعدها موحدة وبعد الألف معجمة بن سارية السلمي أبو نجيح صحابي مشهور من أهل الصفة هو ممن نزل فيه قوله تعالى ولا على الذين إذا ما أتوك لتحملهم وقال أيضا كل واحد من عمرو بن عبسة والعرباض بن سارية أنا رابع الإسلام لا يدري أيهما قبل صاحبه ثم نزل حمص وحديثه في السنن الأربعة". (483/4) رقم الترجمة (5505)

(7) "عفان بفتح أوله وتشديد الفاء وآخره نون بن بجير بموحدة وجيم مصغرا وقيل عتر بكسر المهملة وسكون المثناة السلمي مذكور فيمن نزل حمص من الصحابة". (513/4) رقم الترجمة (5586)

29-غنیم بن عثمان رضی اللہ عنہ (2)

30-قدامہ بن عبداللہ بن ہجان رضی اللہ عنہ (3)

اگر حمصی ہونا ہی بغض علی رضی اللہ عنہ سے متصف ہونے کی دلیل ہے تو ہمت کر کے لگائیے اِن تمام حمصی صحابہ پر ناصبیت کا فتوی؟

یہ اصول کس محدّث کا بیان کردہ ہے کہ وہ حمصی راوی جس پر ناصبیت کی تہمت نہ ہو وہ اگر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل پر کوئی حدیث بیان کرے تو وہ روایت مردود سمجھی جائے گی؟

جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت پر بات کرے اس پر فوراً ناصبیت کا فتوی داغ دینا یاد رہے کہ یہ رافضیوں کا کام ہے، امام علی بن المدینیؒ فرماتے ہیں:

"ومن قال: فلان ناصبي علمنا أنه رافضي ".

"جب کوئی یہ بات کہتا کہ فلاں ناصبی ہے تو ہم جان لیتے کہ یہ رافضی ہے"۔ (4)

اگر حمصی اور شامی راویوں کی روایات جو حضرت معاویہ اور بنو امیہ کے فضائل میں وارد ہیں، محض حمصی اور شامی ہونے کی وجہ سے ہی من گھڑت ہیں،

تو کیا اہل کوفہ کی وہ تمام روایات جو فضائل اہلبیت میں وارد ہیں محض کوفی ہونے کی وجہ سے من گھڑت قرار دی جائیں گی؟ کیونکہ کوفہ والے من گھڑت روایات بیان کرتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

---

(1) "عمرو بن معاوية الغاضري غاضرة قريش ذكره أبو القاسم عبد الصمد بن سعيد فيمن نزل حمص من الصحابة". (686/4) رقم الترجمة (5972)

(2) غنيم بن عثمان ذكره عبد الصمد بن سعيد فيمن نزل حمص من الصحابة (328/5) رقم الترجمة (6926)

(3) قدامة بن عبد الله بن هجان ذكره عبد الصمد بن سعيد في طبقات أهل حمص وقال نزل حمص (422/5) رقم الترجمة (7090)

(4) "شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة" للالكائي (المتوفى: 418هـ) (166/1)رقم الحديث: (306)

قالت عائشة: "يا أهل العراق أهل الشام خير منكم، خرج إليهم نفر من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم كثير، فحدثونا بما نعرف، وخرج إليكم نفر من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قليل فحدثتمونا بمانعرف ومالا نعرف".

اے عراق والو تم سے اہل شام بہتر ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کے متعدد صحابہ شام میں گئے وہ ایسی روایات ہم سے بیان کرتے ہیں جن کا ہمیں علم ہے لیکن اے عراق والو تمہارے پاس بھی متعدد صحابہ گئے ہیں اس کے باوجود تم ہم سے ایسی روایات بیان کرتے ہو جن میں کچھ کا ہمیں علم ہے اور کچھ ہم نہیں جانتے۔(1)

اب ذرا یاقوت الحمویؒ (التوفی: 626ھ) کی مکمل عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

إنّ أشدّ الناس على علي، رضي الله عنه، بصفين مع معاوية كان أهل حمص وأكثرهم تحريضا عليه وجدّا في حربه، فلما انقضت تلك الحروب ومضى ذلك الزمان صاروا من غلاة الشيعة حتى إن في أهلها كثيرا ممن رأى مذهب النّصيرية وأصلهم الإمامية الذين يسبون السلف، فقد التزموا الضلال أولا وأخيرا فليس لهم زمان كانوا فيه على الصواب.

"لوگوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف سب سے سخت، جنگ صفین میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اہل حمص تھے اور لوگوں میں سب سے زیادہ علی رضی اللہ عنہ کے خلاف یہی ابھارے گئے اور آپکے خلاف جنگ میں شدت والے بھی یہی لوگ تھے،

جب یہ جنگیں ختم ہوئیں اور یہ وقت گزر گیا تو یہ لوگ غالی شیعہ ہو گئے حتی کہ ان کے بہت سے افراد نصیری مذہب کے معتقد تھے اور ان کی اصل امامیہ ہے جو اسلاف کو برا کہتے ہیں، انہوں نے اوّل آخر گمراہی کو لازم پکڑ لیا اُن کے لیے کوئی وقت ایسا نہیں جس میں یہ صواب پر ہوں۔(2)

قارئین کرام: اس عبارت میں کہیں یہ بات مذکور نہیں کہ جمیع اہل حمص حضرت علی کے خلاف تھے۔

اسی طرح ایک نص امام خطیب بغدادیؒ (التوفی: 463ھ) کی پیش کی جاتی ہے۔

---

(1) "المعرفة والتاريخ" للفسوي، أبو يوسف (المتوفى: 277هـ) (757/2)

(2) "معجم البلدان" (304/2) حِمْصُ.

"وكان أهل حمص ينتقصون عليا حتى نشأ فيهم إسماعيل بْن عياش فحدثهم بفضائله فكفوا عَنْ ذلك".

اہل حمص سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی تنقیص کرتے تھے، یہاں تک کہ ان میں اسماعیل بن عیاش پیدا ہوئے، انہوں نے ان کو فضائل علی رضی اللہ عنہ سے آگاہ فرمایا تو وہ اس سے باز آ گئے۔ (1)

اس عبارت کو نقل کر کے جمیع اہل حمص کو ناصبی قرار دینا یہ سراسر ناانصافی ہے، اگر یہی قاعدہ ہے تو پھر آپ شوق پورا کیجیے اور تمام اہل مصر کو رافضی قرار دیجیے، امام خطیب بغدادیؒ (المتوفی: 463ھ) نے مذکورہ بالا عبارت سے قبل یہ عبارت نقل کی ہے:

"كان أهل مصر ينتقصون عثمان حتى نشأ فيهم الليث بْن سعد، فحدثهم بفضائل عثمان فكفوا عَنْ ذلك"

اہل مصر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تنقیص کرتے تھے یہاں تک کہ ان میں لیث بن سعد پیدا ہوئے، اُنہوں نے اہل مصر کو عثمان رضی اللہ عنہ کے فضائل سنائے تو وہ تنقیص سے باز آ گئے۔ (2)

---

(1) "تاريخ بغداد" (8/13) رقم الترجمة: (6966) "ليث بْن سعد بْن عبد الرحمن، أَبُو الحارث".

(2) "تاريخ بغداد" (8/13) رقم الترجمة: (6966) "ليث بْن سعد بْن عبد الرحمن، أَبُو الحارث".

فصل ثانی

شبہ اضطراب سند اور اسکا تفصیلی جواب

کہا جاتا ہے کہ اس روایت کی سند میں اضطراب ہے کہیں سعید بن عبد العزیز اور عبد الرّحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان دو واسطے ہیں(سعيد بن عبد العزيز عن ربيعة بن يزيد عن أبي إدريس عن عبد الرحمن بن أبي عميرة)(1) کہیں سند میں ایک واسطہ ہے۔(سعيد بن عبد العزيز عن يونس بن ميسرة بن حلبس عن عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني)(2)اور کہیں سند میں سعید بن عبد العزیز، عبد الرّحمن بن ابی عمیرہ سے ارسال کرتے ہیں درمیان میں کوئی واسطہ نہیں(وقد رواه المهلب بن عثمان عن سعيد بن عبد العزيز عن عبد الرحمن فأرسله)(3)لہذا یہ روایت مضطرب ضعیف ہے۔

جواب:

محدّثین نے اس روایت کو متعدد طرق واسانید سے روایت کیا ہے،تاہم یہ روایت سعید بن عبد العزیز، عن ربیعہ بن یزید، عن عبد الرّحمن بن ابی عمیرہ کے طریق سے بسند صحیح مروی ہے۔سعید بن عبد العزیز الدّمشقیؒ جو کہ مدار سند ہیں،آپ سے ایک جماعت(ابو مسہرؒ،الولید بن مسلمؒ،مروان بن محمد الطّاطریؒ،عمر بن عبد الواحدؒ، محمد بن سلیمانؒ)نے اسی طریق(عن ربیعہ بن یزید، عن عبد الرّحمن بن ابی عمیرہ) سے اس روایت کو بیان کیا ہے۔ربیعہ بن یزید اور عبد الرّحمن بن ابی عمیرہ کے درمیان کوئی واسطہ نہیں ہے۔

---

(1) "تاريخ دمشق" لابن عساكر (80/59) "معاوية بن صخر أبي سفيان بن حرب".

(2) "تاريخ دمشق" لابن عساكر (83/59) "معاوية بن صخر أبي سفيان بن حرب".

(3) "تاريخ دمشق" لابن عساكر (84/59) "معاوية بن صخر أبي سفيان بن حرب".

حدیث: محمد بن المصفی الحمصیؒ (التوفی 246ھ)

(حدیث نمبر:2)

امام ابن عساکرؒ (التوفیّ:571ھ) فرماتے ہیں:

وأخبرنا أبو محمد بن الأكفاني، نا أبو محمد الكتاني، أنا تمام بن محمد، أنا أبو عبد الله بن مروان، نا زكريا بن يحيى، حدثني محمد بن المصفى، نا مروان بن محمد، حدثني سعيد بن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد، عن أبي إدريس، عن عبد الرحمن بن أبي عميرة أن النبي (صلى الله عليه وسلم) دعا لمعاوية فقال: "اللهم علمه العلم واجعله هاديا مهديا واهده واهد به".

ہم سے بیان کیا ابو محمد بن الاکفانی نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابو محمد الکتانی نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا تمام بن محمد نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابو عبداللہ بن مروانؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا زکریا بن یحیٰ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا محمد بن مصفی نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا مروان بن محمد نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا سعید بن عبدالعزیز نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ربیعہ بن یزید نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابوادریس نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاویہ کیلیے دعا کی: "اے اللہ معاویہ کو ہادی ومہدی بنااوران کو ذریعہ نجات بنا"۔(1)

حدیث کا حکم:

یہ روایت حسن درجے کی ہے۔اسکے تمام راوی ثقہ ہیں سوائے محمد بن مصفّی الحمصیؒ کے جو صدوق درجے کے ہیں۔ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

امام ابن عساکر الدمشقیؒ (التوفیّ:571ھ)

ثقہ محدّث ہیں، دمشق کے رہنے والے جلیل القدر اور بلند پایہ حافظ حدیث ہیں، آپ شہرہ آفاق مصنّف ہیں۔

---

(1) "تاريخ دمشق" (80/59) "معاوية بن صخر أبي سفيان بن حرب".

آپ نے اپنی یادگار میں بڑی اور چھوٹی بہت سی تصانیف چھوڑی ہیں ان میں سے چند قابل ذکر یہ ہیں "تاريخ دمشق" 80 جلدوں میں، "الموافقات" 6 جلدوں میں، "غرائب مالك" 10 اجزاء میں، "المعجم" ایک جلد میں، "فضل أصحاب الحديث" ایک جلد میں، "تبيين كذب المفتري" ایک جلد میں، "فضل الجمعة" 4 اجزاء میں، "فضل عاشوراء" 3 اجزاء میں، "قبض العلم" ایک جزء میں، "فضل مكة"، "فضل المدينة"، "فضل القدس"، "فضل عسقلان" اور "فضل مقام إبراهيم"، بقیہ تصانیف کا ذکر حاشیہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

حافظ سمعانی فرماتے ہیں: ابن عساکرؒ حافظ حدیث، ثقہ، متقن، دیانتدار، نیک اطوار اور بلند اخلاق کے مالک تھے۔ متن اور اسناد کو خوب جانتے تھے۔ علم و فضل میں بے نظیر اور بڑے محقّق تھے۔

سعد الخیرؒ نے فرمایا: میں نے ابن عساکرؒ کے زمانہ میں کسی کو اُن کا نظیر نہیں پایا۔

ابوالعلاء ہمدانیؒ فرماتے ہیں: مجھے یقین ہے کوئی شخص فن حدیث میں ابن عساکرؒ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

حافظ عبدالقادرؒ کہتے ہیں: میں نے ابن عساکرؒ سے بڑا حافظ حدیث کوئی نہیں دیکھا۔

ابن نجارؒ فرماتے ہیں: ابن عساکرؒ اپنے زمانہ میں امام المحدّثین تھے۔ حفظ و اتقان اور ثقاہت و معرفت ان پر ختم تھی اور علم حدیث کا بھی ان پر خاتمہ ہو گیا۔

امام ذہبیؒ نے آپ کو فخر الائمہ، حافظ کبیر، ثقہ، صاحب التصانیف کے القابات سے نوازا ہے۔(1)

---

(1) عليّ بْن الْحَسَن بْن هبة الله بْن عَبْد الله بْن الْحُسَيْن أَبُو القاسم بْن عساكر الحافظ الدمشقي فهو ثقة ذكره ابن نجار: في "ذيل تاريخ بغداد" (295/15) فقال: أحد من اشتهر ذكره وشاع علمه وعرف حفظه وإتقانه. سَمِعَ الكثير ببلده وبالعراق وخراسان وأصبهان والحجاز وحصل ما لم يحصله غيره وجمع تاريخ الشام وأجاد في جمعه قدم بغداد سنة عشرين وخمسمائة وكان موفقًا فِي أفعاله وتصنيفه. ولد فِي محرم سنة تسع وتسعين وأربعمائة وتوفي في رجب سنة إحدى وتسعين وخمسمائة بدمشق.

قلت-ابن نجار- أَبُو القاسم ختم بِهِ هَذَا الشأن ولم يخلف بعده فِي الحديث مثله ولا أرى مثل نفسه فِي معرفة الحديث ومعرفة رجاله. سَمِعَ أبا مُحَمَّد بن الأكفاني.

وقال الذهبي: في "تذكرة الحفاظ" (82/4) الإمام، الحافظ الكبير، محدث الشام، فخر الأئمة، ثقة الدين، صاحب التصانيف والتاريخ الكبير

ابو محمد بن الاکفانی الدمشقی (المتوفی:524ھ)

وقد روى عنه أبو سعد السمعاني، عمل "تاريخ دمشق" في ثمانين مجلدًا، و"الموافقات" في ست مجلدات، و"الأطراف الأربعة" أربع مجلدات، و"عوالي مالك" في خمسين جزءًا، و"غرائب مالك" عشرة أجزاء، و"المعجم" مجلد، و"مناقب الشبان" خمسة عشر جزءًا، و"فضل أصحاب الحديث" مجلد، و"السباعيات" سبعة أجزاء، و"تبيين كذب المفتري" مجلد، و"فضل الجمعة" أربعة أجزاء، و"الأربعين الطوال" ثلاثة أجزاء، و"عوالي شعبة" مجلد، و"الزهادة في الشهادة" مجلد، و"عوالي الثوري" مجلد، و"أربعي الجهاد"، و"أربعي البلدان"، و"أربعي المساواة"، و"مسند أهل داريا" مجلد، و"من وافقت كنيته كنية زوجته" مجيليد، و"شيوخ النبل" مجلد، و"حديث أهل صنعاء الشام" مجيليد، و"حديث أهل البلاط" كذلك، و"فضل عاشوراء" ثلاثة أجزاء، و"كتاب الزلازل" ثلاثة أجزاء، و"المصاب بالولد" جزءان، و"قبض العلم" جزء، و"فضل مكة"، و"فضل المدينة"، و"فضل القدس"، و"فضل عسقلان"، "وتاريخ المزة"، و"فضل الربوة" و"فضل مقام إبراهيم"، و"جزء الحميريين" و"جزء كفر سوسية"، و"جزء كفر بطنا"، و"جزء المنيحة"، و"سعد"، و"عدة أجزاء القرى" هكذا، و"جزء حديث الهبوط"، و"الجواهر في الأبدال" ثلاثة أجزاء؛ وأملى في أبواب العلم أربعمائة مجلس وثمانية، وخرج لجماعة منهم رفيقه أبو سعد السمعاني، خرج له "أربعين المصافحات"، وللفراوي "أربعين مساواة" وعمل بعض "كتاب الأبدال" لنفسه ولو تم لجاء في عشرين مجلدًا.

قال السمعاني: أبو القاسم حافظ ثقة متقن دين خير حسن السمت جمع بين معرفة المتن والإسناد وكان كثير العلم غزير الفضل صحيح القراءة متثبتًا رحل وتعب وبالغ في الطلب وجمع ما لم يجمعه غيره وأربى على الأقران، دخل نيسابور قبلي بشهر، سمعت معجمه والمجالسة للدينوري، كان قد شرع في التاريخ الكبير لدمشق.

قال سعد الخير: ما رأيت في سن ابن عساكر مثله.

قال القاسم ابن عساكر: سمعت التاج المسعودي يقول: سمعت أبا العلاء الهمذاني يقول لرجل استأذنه في الرحلة قال: إن عرفت أحدًا أفضل مني فحينئذ آذن لك أن تسافر إليه، إلا أن تسافر إلى ابن عساكر فإنه حافظ كما يجب. وحدثني أبو المواهب بن صصرى قال: لما دخلت همذان قال لي الحافظ أبو العلاء: أنا أعلم أنه لا يساجل الحافظ أبا القاسم في شأنه أحد.

قال الحافظ عبد القادر: ما رأيت أحفظ من ابن عساكر.

وقال ابن النجار: أبو القاسم إمام المحدثين في وقته، انتهت إليه الرياسة في الحفظ والإتقان والثقة والمعرفة التامة وبه ختم هذا الشأن.

وعنه قال الصفدي: في "الوافي بالوفيات" (217/20) "الحافظ الكبير، الأمام، ثقة الدين، صاحب تاريخ دمشق، أحد أعلام الحديث".

ثقہ، قابل احتجاج راوی ہیں، امام ابن عساکرؒ آپ کو "ثقہ، ثبت، متیقظ" لکھتے ہیں، امام سلفیؒ بھی آپ کی توثیق کرتے ہیں۔ علامہ صفدیؒ آپ کو محدث دِمشق، ثقہ لکھتے ہیں، امام ذہبیؒ آپ کو "الشیخ، الامام، المحدّث، الامین" کے القابات سے نوازتے ہیں۔ علامہ زرکلی فرماتے ہیں کہ آپ مسلکا شافعی اور حفاظ حدیث میں سے تھے۔(1)

ابو محمد الکتانی الدمشقیؒ (المتوفی: 466ھ)

ثقہ، قابل احتجاج راوی ہیں۔ امام ابن نقطہؒ اور خطیب بغدادیؒ آپکو "ثقہ" لکھتے ہیں، امام ابن ماکولاؒ آپ کو "متقن" قرار دیتے ہیں، امام ذہبیؒ نے آپ کا شمار حفاظ حدیث میں کیا ہے اور "الامام، الحافظ، الصدوق، محدث دمشق" کے القابات سے نوازا ہے۔ امام سیوطیؒ نے بھی آپ کو حفاظ حدیث میں شمار کیا ہے، علامہ زرکلی فرماتے ہیں کہ: آپ اہل شام کے مؤرّخ و محدّث تھے۔(2)

---

(1) هبة الله بن أحمد بن محمد بن هبة الله بن علي بن فارس بن الأكفاني الدمشقي فهو ثقة وعنه قال الذهبي: في "سير أعلام النبلاء" (567/19) "الشيخ الإمام، المفنن، المحدث، الأمين، مفيد الشام، ولد سنة "444". وسمع عبد العزيز الكتاني، وحدث عنه: ابن عساكر، قال ابن عساكر: سمعت منه الكثير، وكان ثقة, ثبتا, متيقظا، معنيا بالحديث وجمعه، غير أنه كان عسرا في التحديث، وتفقه على القاضي المروزي مدة، وكان ينظر في الوقوف، ويزكي الشهود.وقال السلفي: "هو حافظ مكثر ثقة، كان تاريخ الشام، كتب الكثير".

وقال ابن عساكر: مات الأمين في سادس المحرم سنة أربع وعشرين وخمس مائة، رحمه الله.وذكره الصفدي: في "الوافي بالوفيات" (135/27) فقال: "مُحدث دمشق كَانَ ثِقَة عَسِرا فِي التحديث كتب مَا لم يَكْتُبهُ أحدٌ من جنسه". وابن كثير الدمشقي (المتوفى: 774هـ) في "طبقات الشافعيين" (482/1) فقال: "محدث دمشق" وقال الزركلي: في "الأعلام" (70/8) "من حفاظ الحديث. له عناية بالتأريخ. وهو شافعيّ، كان من كبار العدول".

(2) أبو محمد عبد العزيز بن أحمد بن محمد بن علي بن سليمان التميمي، الدمشقي، الكتاني فهو ثقة وعنه قال ابن ماكولا: في "الإكمال في رفع الارتياب" (145/7) "مكثر متقن". ذكره البغدادي: في "تاريخه" (122/21) فقال: "سمع: تمام بن محمد الرازي، مولده في رجب سنة تسع وثمانين وثلاثمائة. وتوفي بدمشق في سنة ست وستين وأربعمائة في ليلة العشرين من جمادى الآخرة". وثقه ابن نقطه: "التقييد لمعرفة رواة السنن والمسانيد" (363/1) فقال: "وكان ثقة فاضلا". والذهبي: في "سير أعلام النبلاء" (248/18) فقال: "الإمام، الحافظ، المفيد، الصدوق، محدث دمشق". ولد: سنة تسع وثمانين وثلاث مائة. وسمع: تمام بن محمد الرازي، وحدث عنه: الخطيب، وهبة الله بن الأكفاني، وأيضا عده

تمام بن محمد الرازی الدمشقیؒ(المتوفی:414ھ)

ثقہ، قابل احتجاج راوی ہیں۔امام ابن عساکرؒ،امام عبدالعزیز الکتانیؒ آپ کی توثیق کرتے ہیں۔امام ذہبیؒ آپ کو"الامام، الحافظ، المفید، الصدوق، محدث دِمشق" کے القابات سے نوازتے ہیں۔علامہ صفدیؒ فرماتے ہیں کہ:"عالم بالحدیث اور رجال کی معرفت رکھنے والے انسان تھے"۔علامہ زرکلی فرماتے ہیں کہ: اہل دمشق کے محدّث اور حفاظ حدیث میں سے تھے۔(1)

ابو عبداللہ بن مروانؒ(المتوفی:358ھ)

ثقہ، قابل احتجاج راوی ہیں۔امام عبدالعزیز الکتانیؒ آپ کی توثیق کرتے ہیں۔امام ذہبیؒ آپ کو المحدّث، الرئیس لکھتے ہیں۔(2)

الذهبي في الحفاظ: في "تذكرة الحفاظ" (241/3) فقال: الإمام المحدث المتقن مفيد دمشق ومحدثها، وقال الخطيب في فوائد النسب: "ثقة أمين". ووصفه ابن الأكفاني بالصدق والاستقامة وسلامة المذهب ودوام التلاوة". والسيوطي: في "طبقات الحفاظ" (438/1) "الإمَام الْمُحدث المتقن مُفِيد دمشق ومحدثها". وقال الزركلي: في "الأعلام" (13/4) "مؤرخ، من أهل دمشق. كان محدّثها. له كتاب في " الوفيات " على السنين، وكتب أخرى"

(1) تمام بن محمد بن عبد الله بن جعفر بن عبد الله الرازي فهو ثقة وثقه ابن عساكر: في "تايخ دمشق" (45/11) فقال: "كان ثقة، مأمونا، حافظا لم أر أحفظ منه في حديث الشاميين". وعنه قال الذهبي: في "سير أعلام النبلاء" (78/8) "الإمام، الحافظ، المفيد، الصادق، محدث الشام، الرازي، ثم الدمشقي، وحدث عنه: عبد العزيز الكتاني، وقال عبد العزيز الكتاني: توفي أستاذنا أبو القاسم تمام الحافظ لثلاث خلون من المحرم، سنة أربع عشرة وأربع مائة. قال: وكان ثقة، حافظا، لم أر أحفظ منه في حديث الشاميين، ذكر أن مولده سنة ثلاثين وثلاث مائة. وقال أبو علي الأهوازي: ما رأيت مثل تمام في معناه، كان عالما بالحديث ومعرفة الرجال. وقال أبو بكر: ما لقينا مثله في الحفظ والخير. وذكره الصفدي: في "الوافي بالوفيات" (245/10) فقال: "الْمُحدث كَانَ عَالما بِالْحَدِيثِ وَمَعْرِفَة الرِّجَال وَتُوفِّي سنة أربع عشرَة وَأَرْبع مائَة". وقال الزركلي: في "الأعلام" (87/2) "من حفاظ الحديث، مغربيّ الأصل. كان محدث دمشق في عصره. له كتاب (الفوائد) ، ثلاثون جزءا، في الحديث، منه جزء مخطوط في شستربتي (3445) ومنه الأول والثاني والثالث والرابع، مخطوطات رأيتها في مكتبة زهير الشاويش ببيروت".

(2) محمد بن إبراهيم بن عبد الرحمن بن عبد الملك بن مروان أبو عبد الله القرشي فهو ثقة وعنه قال ابن عساكر: في "تايخ دمشق" (217/51) "روى عن زكريا بن يحيى، روى عنه تمام بن محمد، قال عبد العزيز الكتاني: "وكان ثقة مأمونا

زکریا بن یحیٰ ابو عبد الرحمن السجزیؒ (المتوفی:289ھ)

ثقہ، قابل احتجاج راوی ہیں۔ امام نسائیؒ، امام عبد الغنی بن سعیدؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔ امام ذہبیؒ نے آپ کا شمار حفاظ حدیث میں کیا ہے اور "الامام، الحافظ، متبحّر فی الحدیث" کے القابات سے نوازا ہے۔ امام سیوطیؒ نے بھی آپ کو حفاظ حدیث میں شمار کیا ہے۔ حافظ ابن حجر العسقلانیؒ آپ کی توثیق کرتے ہیں۔ (1)

محمد بن المصفی الحمصیؒ (المتوفی:246ھ)

صدوق درجے کے مدلّس راوی ہیں۔ آپ کی روایت متابعات اور شواہد کے طور پر لی جائے گی نہ کہ احتجاجا۔ امام ابو حاتمؒ آپ کو "صدوق" لکھتے ہیں۔ امام نسائیؒ "صالح" قرار دیتے ہیں۔ امام صالح بن محمدؒ فرماتے ہیں: صدوق ہیں لیکن احادیث مناکیر کو بیان کرتے ہیں۔

امام ابن حبانؒ نے آپ کو "ثقات" میں ذکر کیا اور فرمایا کہ: خطا کرتے تھے۔ امام مسلمہ بن قاسمؒ آپ کو ثقہ قرار دیتے ہیں۔ حافظ ابن حجرؒ آپ کے بارے میں لکھتے ہیں: صدوق آپ کو اوہام لاحق ہوتے تھے۔ اور آپ کا شمار طبقہ ثالثہ کے مدلّسین میں کیا ہے۔ جن کی روایت بغیر تصریح سماع کے حجت نہیں ہے۔ (2)

جوادا". وعنه قال الذهبي: في "سير أعلام النبلاء" (59/16) "المحدث، الرئيس، مات في شوال سنة ثمان وخمسين وثلاث مائة".

(1) زكريا بن يحيى بن إياس بن سلمة بن حنظلة بن قرة أبو عبد الرحمن السجزي فهو ثقة وعنه قال ابن عساكر: في "تايخ دمشق" (70/19) روى عن محمد بن مصفى وعنه محمد بن إبراهيم بن مروان وقد ذكره المزي: في "تهذيب الكمال" (378/9) قال النَّسَائي: "ثقة". وَقَال فِي موضع آخر: "أحد الثقات". وَقَال عبد الغني بْن سَعِيد: "حافظ ثقة". وَقَال أَبو علي بْن هارون الأَنْصارِيّ: "كان مولده سنة خمس وتسعين، ومئة، وكانت وفاته سنة تسع وثمانين ومئتين، وكان عُمَره خمسا وتسعين سنة". وقال الذهبي: في "سير أعلام النبلاء" (507/13) "الإمام الحافظ، المجود الرحال وكان واسع الرحلة، متبحرا فِي الحديث." ". وأيضا عده الذهبي في الحفاظ: في "تذكرة الحفاظ (164/2) فقال: "خياط السنة الحاظ الكبير الثقة". والسيوطي: في "طبقات الحفاظ" (288/1) ووثقه الحافظ: في "التقريب" (216/1) فقال: "ثقة حافظ".

(2) محمد بن مصفى بن بهلول القرشي أبو عبد الله الحمصي الحافظ فهو صدوق وقد ذكره المزي: في "تهذيب الكمال" (466/26) فقال: روى عَن: مروان بْن مُحَمَّد الطاطري ورَوَى عَنه: زكريا بْن يحيى السجري قال أَبُو حَاتِم: "صدوق". وَقَال النَّسَائي: "صالح". وعنه قال الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (406/9) وقال صالح بن محمد: "كان مخلطا وأرجو أن يكون صدوقا وقد حدث بأحاديث مناكير". وذكره بن حبان فِي "الثقات" وقال: "كان يخطىء". وقال مسلمة بن

امام مزیؒ نے مروان بن محمد الطاطریؒ کو آپ کے شیوخ میں ذکر کیا ہے۔

مدلّس راوی کا حکم

حافظ ابن حجر العسقلانیؒ لکھتے ہیں:

تدلیس کرنے والا راوی اگر عادل ہے تو اصح قول کے مطابق اس کی روایت تب قبول کی جائے گی جب وہ ایسے الفاظ سے روایت کرے جن سے سماع ثابت ہوتا ہو (مثلا سمعت، اخبرنی، حدثنی وغیرہ)

"وحكم من ثبت عنه التدليس إذا كان عدلا أن لا يقبل منه إلا ما صرح فيه بالتحديث على الأصح".(1)

مذکورہ بالا سند میں محمد بن المصفی الحمصیؒ مروان بن محمد سے صیغہ "اخبرنا" سے روایت کر رہے ہیں جو سماع پر دلالت کرتا ہے۔

مروان بن محمد الطاطریؒ (المتوفی:210ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں، امام مسلمؒ آپ سے روایت کرتے ہیں، امام ابو حاتمؒ، امام صالح بن محمدؒ، امام دار قطنیؒ، امام ذہبیؒ اور حافظ ابن حجرؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔ امام ابن حبانؒ نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔ امام ابن معینؒ فرماتے ہیں "لا باس بہ"۔(2)

قاسم: "ثقة مشهور". وقال النسائي في أسماء شيوخه: "صدوق". وقد تقدم في ترجمة صفوان بن صالح قول أبي زرعة الدمشقي أن محمد بن مصفى كان ممن يدلس تدليس التسوية. ومات بمنى سنة ست وأربعين ومائتين. وأيضا ذكره الحافظ: في "التقريب" (507/1) فقال: "صدوق له أوهام وكان يدلس".وأيضا عده الحافظ: في "طبقات المدلسين" (45/1) في طبقة الثالثة.

(1) "نزهة النظر في توضيح نخبة الفكر" (104/1) "حكم رواية المُدَلِّس".

(2) مروان بن محمد بن حسان الأسدي الطاطري فهو ثقة وثقه الذهبي: في "الكاشف" (254/2) فقال: "ثقة إمام عن سعيد بن عبد العزيز". وعنه قال الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (86/10) قال أبو حاتم وصالح بن محمد: "ثقة" وذكره بن حبان في "الثقات" وقال: "ولد سنة سبع وأربعين ومائة". وقال البخاري: "مات سنة عشر ومائتين". قلت_الحافظ_ وقال أبو زرعة الدمشقي قال لي أحمد: "عندكم ثلاثة أصحاب حديث مروان بن محمد الطاطري، والوليد بن مسلم، وأبو مسهر". وقال الدوري عن بن معين: "لا بأس به وكان مرجئا". وقال الدارقطني: "ثقة". وضعفه أبو محمد بن حزم فأخطأ

سعید بن عبد العزیز الدمشقیؒ (المتوفی: 167ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ان کا ترجمہ تفصیلاً ذکر کر دیا گیا ہے۔

ربیعہ بن یزید الدمشقیؒ (المتوفّی 123ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ان کا ترجمہ تفصیلاً ذکر کر دیا گیا ہے۔

ابو ادریس الخولانی الشامیؒ (المتوفی: 80ھ)

ثقہ، قابل احتجاج راوی ہیں۔ ائمہ ستہ آپ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ اہل شام کے عالم اور فقیہ ہیں۔ غزوہ حنین کے سال پیدا ہوئے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے علم حاصل کیا، آپ ثقہ تابعی ہیں۔ امام ابن سعدؒ، امام عجلیؒ، امام ابو حاتم ؒ، امام نسائیؒ آپ کی توثیق کرتے ہیں۔ امام ابن حبانؒ نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔ امام مکحولؒ فرماتے ہیں: میں نے ابو ادریس سے بڑا کوئی نہیں دیکھا۔ (1)

لأنا لا نعلم له سلفا في تضعيفه إلا بن قانع وقول بن قانع غير مقنع".وايضا قال الحافظ: في "التقريب" (526/1) "ثقة من التاسعة".

(1) عائذ الله بن عبد الله بن عمرو ويقال عبد الله بن إدريس بن عائذ بن عبد الله بن عتبة بن غيلان أبو إدريس الخولاني الشامي فهو ثقة وثقه ابن سعد في "الطبقات" (312/7) فقال: "وكان ثقة". وقد ذكره العجلي: في "الثقات" (246/1) فقال: "تابعي، ثقة".وقال ابن ابي حاتم: في "الجرح والتعديل" (38/7) "سئل ابى عن ابى ادريس الخولانى فقال: "ثقة".

وقد ذكره ابن حبان: في "الثقات" (277/5) فقال: "وكان أبو إدريس من عباد أهل الشام وقرائهم مات سنة ثمانين وإليه كانت أمور دمشق". وفي "مشاهير علماء الأمصار وأعلام فقهاء الأقطار" (180/1) فقال: "مولده عام حنين في حياة رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا صحبة له سكن الشام وولاه عبد الملك بن مروان القضاء بدمشق وكان من عباد أهل الشام وقرائهم مات بدمشق سنة ثمانين". وقال الذهبي: في "تذكرة الحفاظ" (45/1) "كان واعظ أهل دمشق وقاصهم وقاضيهم قال أبو داود سمع أبو إدريس الخولاني من أبي الدرداء وعبادة قال مكحول: ما علمت أعلم من أبي إدريس وثقه النسائي وغيره، وذكر لدحيم هو وجبير بن نفير، فقال: أبو إدريس عندي هو المقدم، ورفع من شأن".

وقال الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (74/5) وروى عنه: ربيعة بن يزيد وذكره الطبري: في "طبقات الفقهاء" في نفر من أهل الشام أهل فقه في الدين وعلم بالأحكام والحلال والحرام.

عبدالرحمن بن ابی عَمیرہ المُزَنی رضی اللہ عنہ

آپ کو "الاَزدی" بھی کہا جاتا ہے، مگر صحیح یہ ہے کہ آپ "المُزنی" ہیں۔آپ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں، شام کے شہر حِمص میں آپ نے رہائش اختیار کی۔ صفحہ () پر ان کا ترجمہ تفصیلاً ذکر کر دیا گیا ہے۔

مذکورہ بالا سند میں ربیعہ بن یزید الدمشقیؒ اور عبدالرحمن بن ابی عمیرہ المزنی رضی اللہ عنہ کے درمیان ابو ادریس الخولانی کا واسطہ ہے۔

امام ابن عساکرؒ فرماتے ہیں کہ: محمد بن مصفی حمصی کے علاوہ مروان بن محمد سے سلمہ بن شبیب، عیسی بن ہلال السلیحی، ابوالازہر اور صفوان بن صالح نے سعید بن عبدالعزیز، عن ربیعہ بن یزید، عن عبدالرحمن بن ابی عمیرہ المزنی کے طریق سے اس روایت کو بیان کیا مگر درمیان میں ابوادریس کا واسطہ نہیں ہے۔

اسی طرح ابو مسہرؒ، عمر بن عبدالواحدؒ، محمد بن سلیمان الحرانیؒ اور ولید بن مسلمؒ نے سعید بن عبدالعزیز، عن ربیعہ بن یزید، عن عبدالرحمن بن ابی عمیرہ المزنی کے طریق سے اس روایت کو نقل کیا مگر ربیعہ بن یزید اور عبدالرحمن بن ابی عمیرہ کے درمیان ابوادریس کا واسطہ نہیں ہے۔

"ورواه سلمة بن شبيب وعيسى بن هلال السليحي وأبو الأزهر وصفوان بن صالح عن مروان ولم يذكروا أبا إدريس في إسناده وكذلك رواه أبو مسهر وعمر بن عبد الواحد ومحمد بن سليمان الحراني والوليد ابن مسلم عن سعيد"(1)

اس کے بعد امام ابن عساکرؒ نے ترتیب کیساتھ ان اسانید کو پیش کیا ہے۔

(1) "تاريخ دمشق" لابن عساكر (80/59) رقم الترجمة (7510) "معاوية بن أبي سفيان بن حرب".

حدیث: سلمہ بن شبیبؒ (المتوفّٰی: 247ھ)

(حدیث نمبر: 3)

امام ابن عساکر الدّمشقیؒ (المتوفّٰی: 571ھ) فرماتے ہیں:

فأخبرناه أبو القاسم بن السمرقندي، أنا أبو الحسين بن النقور، أنا عيسى بن علي، أنا عبد الله بن محمد، حدثني ابن زنجوية، نا سلمة بن شبيب، نا مروان يعني ابن محمد، نا سعيد يعني ابن عبد العزيز، حدثني ربيعة بن يزيد، قال سمعت عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني قال سمعت رسول الله (صلى الله عليه وسلم) يقول في معاوية: "اللهم اجعله هاديا مهديا واهده واهد به".

ہم سے بیان کیا ابو القاسم بن السمرقندیؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابو الحسین بن النقورؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا عیسیٰ بن علی نے، وہ عبداللہ بن محمد سے، وہ ابن زنجویہ سے، وہ سلمہ بن شبیب سے، وہ مروان بن محمد سے، وہ سعید بن عبد العزیز سے، وہ ربیعہ بن یزید سے، وہ عبد الرحمن بن ابی عمیرہ المزنی رضی اللہ عنہ سے، عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا:

"اے اللہ معاویہ کو ہادی و مہدی بنا اور ان کو ذریعہ نجات بنا"۔(1)

حدیث کا حکم:

یہ حدیث حسن درجے کی ہے۔

تنبیہ:

اس سند میں ربیعہ بن یزید اور عبد الرّحمن بن ابی عمیرہ کے درمیان ابو ادریس کا واسطہ نہیں ہے۔

مزید یہ کہ ربیعہ بن یزید کی عبد الرحمن بن ابی عمیرہ المزنی رضی اللہ عنہ سے اور عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے سماع کی تصریح بھی موجود ہے۔

---

(1) "تاريخ دمشق" لابن عساكر (80/59) رقم الترجمة (7510) "معاوية بن أبي سفيان بن حرب".

جو روایت کے متصل مرفوع ہونے پر دلالت کر رہی ہے۔

ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

امام ابن عساکر الدمشقیؒ (المتوفی: 571ھ)

ثقہ محدّث ہیں۔ دِمشق کے رہنے والے جلیل القدر اور بلند پایہ حافظ حدیث ہیں۔ حدیث نمبر (2) کے تحت ان کا ترجمہ تفصیلاً ذکر کر دیا گیا ہے۔

ابوالقاسم بن السمرقندیؒ (المتوفّی: 536ھ)

ثقہ، قابل احتجاج راوی ہیں۔ امام ابن عساکرؒ، امام سلفیؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔ امام ذہبیؒ آپ کو "الشیخ ،الامام، المحدّث، المفید، المسند" کے القابات سے نوازتے ہیں۔ (1)

ابوالحسین بن النقورؒ (المتوفّی: 470ھ)

صدوق درجے کے راوی ہیں۔ امام خطیب بغدادیؒ آپ کو صدوق لکھتے ہیں۔ امام ابن خیرونؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔ امام ذہبیؒ آپ کو "الشیخ، الجلیل، الصّدوق، مُسند العراق" کے القابات سے نوازتے ہیں۔ (2)

---

(1) أبو القاسم إسماعيل بن أحمد بن عمر بن أبي الأشعث السمرقندي، الدمشقي المولد، البغدادي الوطن فهو ثقة ذكره الذهبي: في "سيرأعلام النبلاء" (28/20) فقال: "الشيخ، الإمام، المحدث المفيد، المسند، وحَدَّثَ عَنْهُ: ابْنُ عَسَاكِرَ وسمع من: أبي الحسين بن النقور قال السمعاني: "قرأت عليه الكتب الكبار والأجزاء، وسمعت أبا العلاء العطار بهمذان يقول: "ما أعدل بأبي القاسم بن السمرقندي أحدا من شيوخ العراق وخراسان". وقال عمر البسطامي: "أبو القاسم إسناد خراسان والعراق". وقال ابن عساكر: "كان ثقة، مكثرا". قال السلفي: هو ثقة، له أنس بمعرفة الرجال، وقال: "وكان ثقة، يعرف الحديث، وسمع الكتب" توفي: في السادس والعشرين من ذي القعدة، سنة ست وثلاثين وخمس مائة".

(2) أَحْمَد بْن مُحَمَّد بْن أَحْمَد بْن عَبْد الله، أَبُو الحسين البزاز، المعروف بابن النقور فهو صدوق ذكره الخطيب: في "تاريخه" (146/5) فقال: "سمع عيسى بْن علي، وَكَانَ صدوقا". والذهبي: في "سير أعلام النبلاء" (372/18) فقال: "الشيخ، الجليل، الصدوق، مسند العراق، وقال ابن خيرون: "ثقة". مات: ابن النقور في سادس عشر رجب، سنة سبعين وأربع مائة عن تسعين سنة".

ابن الجراح عیسی بن علیؒ(المتوفّٰی:391ھ)

صدوق درجے کے راوی ہیں۔امام خطیب بغدادیؒ آپ کو"ثبت السماع، صحیح الکتاب"لکھتے ہیں۔امام ذہبیؒ آپ کو"الشیخ،الجلیل،العالم،المسند،کے القابات سے نوازتے ہیں۔متہم بمذہب الفلاسفہ تھے۔(1)

عبداللہ بن محمد بن زیادالنیسابوریؒ(المتوفّٰی:324ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں،مسلکا شافعی تھے۔امام خطیب بغدادیؒ آپ کو"حافظ،متقن،عالم بالحدیث والفقہ،روایت میں موثّق"لکھتے ہیں۔امام ذہبیؒ آپ کو"الامام، الحافظ،العلّامہ، شیخ الاسلام"کے القابات سے نوازتے ہیں۔

امام حاکمؒ فرماتے ہیں کہ:اپنے زمانے میں شافعیہ کے امام تھے،فقہیات اوراختلاف صحابہ کے حافظ تھے۔امام دارقطنیؒ فرماتے ہیں:اسانیداور متون کے باب میں ان سے بڑھ کرمیں نے کوئی حافظ نہیں دیکھا۔(2)

---

(1) ابن الجراح عيسى بن علي بن عيسى البغدادي ذكره الخطيب: في "تاريخه" (179/11) سمع أبا بَكْرٍ عَبْدَ اللهِ بْن مُحَمَّد بْن زِيَادٍ النيسابوري، وعنه أحمد بن محمد بن النقور، وكان ثبت السماع، صحيح الكتاب". والذهبي: في "سير أعلام النبلاء" (549/16) فقال: "الشيخ، الجليل، العالم، المسند، ولد: سنة اثنتين وثلاث مائة. وقال أبو الفتح بن أبي الفوارس: "كان يرمى بشيء من مذهب الفلاسفة، توفي في يوم الجمعة، أول ربيع الأول، سنة إحدى وتسعين وثلاث مائة".

وقال الزركلي: في "الأعلام" (106/5) "عيسى بن علي بن عيسى بن داود بن الجراح، أبو القاسم: كاتب عارف بعلوم الأوائل. من أهل بغداد. كان أبوه من كبار الوزراء. وقال ابن كثير: كان صحيح السماع -للحديث- كثير العلوم، اتهم بشيء من مذهب الفلاسفة".

(2) عبد الله بن محمد بن زياد بن واصل بن ميمون النيسابوري فهو ثقة ذكره الخطيب: في "تاريخه" (119/10) فقال: "وكان حافظًا متقنًا عالِمًا بالفقه والحديث معًا، موثقًا في روايته".

وقال الذهبي: في "سير أعلام النبلاء" (66/15) الإمام، الحافظ، العلامة، شيخ الإسلام، الشافعي، صاحب التصانيف. قال أبو عبد الله الحاكم: "كان إمام الشافعيين في عصره بالعراق، ومن أحفظ الناس للفقهيات واختلاف الصحابة". قال البرقاني: سمعت الدارقطني يقول: "ما رأيت أحدا أحفظ من أبي بكر النيسابوري".

محمد بن عبدالملک بن زنجویہ البغدادی (المتوفّی: 258ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

سلمہ بن شبیب (المتوفّی 247ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں، امام مسلمؒ آپ سے روایت کرتے۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

مروان بن محمد الطاطریؒ (المتوفّی 210ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں، امام مسلمؒ آپ سے روایت ہیں۔ حدیث نمبر (2) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

سعید بن عبدالعزیز الدمشقی (المتوفّی 167ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ربیعہ بن یزید الدمشقی (المتوفّی 123ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبدالرحمن بِن ابی عَمِیرہ المُزنی رضی اللہ عنہ

آپ کو "الازدی" بھی کہا جاتا ہے، مگر صحیح یہ ہے کہ آپ "المُزنی" ہیں۔آپ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں، شام کے شہر حِمص میں آپ نے رہائش اختیار کی۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ان کا ترجمہ تفصیلاً ذکر کر دیا گیا ہے۔

وقال أبو عبد الرحمن السلمي: سألت الدارقطني عن أبي بكر النيسابوري فقال: "لم نر مثله في مشايخنا، لم نر أحفظ منه للأسانيد والمتون، وكان أفقه المشايخ، وجالس المزني والربيع، وكان يعرف زيادات الألفاظ في المتون. قلت-الذهبي- قد كان أبو بكر من الحفاظ المجودين. مات: في شهر ربيع الآخر سنة أربع وعشرين وثلاث مائة عن بضع وثمانين سنة.

حدیث: عیسیٰ بن ہلال السلیحیؒ

(حدیث نمبر:4)

امام ابن عساکر الدمشقیؒ (المتوفی: 571ھ) فرماتے ہیں:

أخبرنا أبو القاسم أيضا أنا ابن النقور، أنا محمد بن عبد الله بن الحسين، نا عبد الله بن سليمان، نا عيسى بن هلال السليحي، نا مروان بن محمد، أنا سعيد بن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد، عن عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني قال سمعت رسول الله (صلى الله عليه وسلم) يقول في معاوية: "اللهم اجعله هاديا مهديا واهده واهد به".

ہم سے بیان کیا ابوالقاسم بن السمرقندیؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابوالحسین بن النقورؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا محمد بن عبداللہ بن الحسین نے، وہ عبداللہ بن سلیمان سے، وہ عیسیٰ بن ہلال السلیحی سے وہ مروان بن محمد سے وہ سعید بن عبدالعزیز سے، وہ ربیعہ بن یزید سے، وہ عبدالرحمن بن ابی عمیرہ المزنی رضی اللہ عنہ سے، عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا:

"اے اللہ معاویہ کو ہادی و مہدی بنا اور ان کو ذریعہ نجات بنا"۔(1)

حدیث کا حکم:

یہ حدیث حسن درجے کی ہے۔

تنبیہ

اس سند میں بھی ربیعہ بن یزید اور عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ابوادریس کا واسطہ نہیں ہے۔

مزید یہ کہ عبدالرحمن بن ابی عمیرہ المزنی رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے سماع کی تصریح بھی موجود ہے۔

---

(1) "تاريخ دمشق" لابن عساكر (80/59) رقم الترجمة (7510) "معاوية بن أبي سفيان بن حرب".

جو روایت کے مرفوع ہونے پر دلالت کر رہی ہے۔

ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

امام ابن عساکر الدمشقیؒ (التوفیؒ: 571ھ)

ثقہ محدّث ہیں۔ دمشق کے رہنے والے جلیل القدر اور بلند پایہ حافظ حدیث ہیں۔ حدیث نمبر (2) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ابوالقاسم بن السمرقندیؒ (التوفیؒ: 536ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں، حدیث نمبر (3) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ابوالحسین بن النقورؒ (التوفیؒ: 470ھ)

صدوق درجے کے راوی ہیں۔ حدیث نمبر (3) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

محمد بن عبداللہ بن الحسین ابوالحسین الدقاق، المعروف ابن اخی میمیؒ (التوفیؒ: 390ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ امام ابن ابی الفوارسؒ، امام عتیقیؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔ امام ذہبیؒ آپ کو "الشیخ، الصدوق، المسند" کے القابات سے نوازتے ہیں۔ فرماتے ہیں: وہ ثقات میں سے ایک ہیں۔ (1)

عبداللہ بن سلیمان ابو بکر بن ابی داود الازدی السجستانیؒ (التوفی: 310ھ)

بلند پایہ حافظ حدیث ثقہ محدّث ہیں۔ امام ابو محمد خلال کہتے ہیں: ابن ابی داؤد اپنے والد ابوداؤد سے زیادہ

---

(1) مُحَمَّد بْن عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بن هارون، أبو الحسين الدقاق، المعروف بابن أخي ميمي فهو ثقة ذكره الخطيب: في "تاريخه" (88/3) فقال: أَخْبَرَنَا العتيقي قَالَ: توفي أبو الحسين بن أخي ميمي ليلة الخميس سلخ رجب من سنة تسعين وثلاثمائة وكان ثقة مأمونا كتب الحديث إلى أن توفي. قَالَ ابن أبي الفوارس: توفي ابن أخي ميمي في ليلة الجمعة الثامن والعشرين من شعبان سنة تسعين وثلاثمائة. وكان ثقة مأمونا دينا فاضلا.

وقال الذهبي: في "سير أعلام النبلاء" (564/16) "الشيخ، الصدوق، المسند، أحد الثقات، حدث عنه: أبو الحسين بن النقور، وانتشر حديثه.

حدیث یادرکھنے والے تھے۔حافظ صالح بن احمد ہمدانیؒ فرماتے ہیں: ابن ابی داؤد اہل عراق کے امام تھے۔ان کے زمانے میں عراق میں ان سے اعلی سند والے کئی مشائخ موجود تھے لیکن حفظ واتقان میں جس مقام پر یہ پہنچے تھے وہ نہیں پہنچے۔امام ابن شاہین فرماتے ہیں:

امام ابن ابی دؤداپنے حافظہ سے ہمیں حدیث املا کرواتے تھے میں نے کبھی ان کے ہاتھ میں کتاب نہیں دیکھی۔امام ابو تمام فرماتے ہیں: میں نے آپ جیسا قوی الحافظہ آدمی نہیں دیکھا۔امام خطیب بغدادیؒ لکھتے ہیں: آپ نامور فقیہ، ممتاز عالم،اور بلند پایہ حافظ حدیث تھے۔امام دار قطنیؒ فرماتے ہیں: ثقہ ہیں لیکن حدیث پر کلام کرتے ہوئے بہت غلطیاں کرتے ہیں۔

امام ابن عدیؒ فرماتے ہیں: اگر میں نے یہ شرط نہ رکھی ہوتی کہ "جس راوی پر کسی قسم کی جرح ہوئی میں اس کوذکر کروں گا" تومیں ابن ابی داؤد کا کبھی ذکر نہ کرتا۔ان پر ان کے والداور ابراہیم بن اورمہ نے جرح کی ہے۔شروع جوانی میں ان پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنے کی تہمت لگی تھی جس کی وجہ سے ان کو ابن الفرات نے بغداد سے واسط کی طرف جلا وطن کر دیا تھا۔کچھ عرصہ کے بعد علی بن عیسی نے ان کو واپس بلا لیا تھا۔چنانچہ یہ واپس آکر حدیث کادرس دینے لگےاور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل بیان کرنے لگے۔پھر حنبلی مذہب اختیار کیااُن کے مذہبی امام متصور ہونے لگے۔یہ محدّثین کے نزدیک مقبول ہیں لیکن میں نہیں جانتا ان کے والدنےان میں کیا خرابی دیکھ کران پر جرح کی ہے۔

عبدان کہتے ہیں: میں نے امام ابوداؤد سے سنا وہ فرماتے ہیں: سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ عبد اللہ عہدہ قضاء کاطلب گار ہے۔

علی بن حسین بن جنید کہتے ہیں میں نے امام ابوداؤد سے سنا کہ: میرا بیٹاعبداللہ کذاب ہے۔

آخر میں امام ابن عدی نے کہاابن صاعد کہتے ہیں کہ: ان کے بارے میں جو کچھ ان کے باپ نے کہاوہی ہمارے لیے کافی ہے۔

محمد بن عبداللہ بن قطان کہتے ہیں میں ایک مرتبہ ابن جریر کے پاس حاضر تھا کسی شخص نے کہااب توابن ابی داؤد لوگوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل پڑھ کرسناتے ہیں کہنے لگے: پولیس کے ڈر سے ایسا کرتے ہیں۔

امام ذہبی فرماتے ہیں ان کے بارے میں ابن صاعد کی جرح قابل قبول نہیں ،اسی طرح ابن جریر کی جرح بھی قابل قبول نہیں،ان لوگوں کی آپس میں دشمنی تھی جسکی وجہ سے انہوں نے ایک دوسرے پر جرح کی ہے۔یہی وجہ ہے کہ معاصرین کی جرح میں توقّف کیا جاتا ہے۔

رہی ان کے والد کی جرح تو اگروہ صحیح ہے تو ظاہر یہی ہے ان کا مقصد یہی ہے کہ یہ اپنی بات میں جھوٹ بولتے ہیں نہ کہ حدیث نبوی میں جھوٹ بولتے ہیں۔اور ممکن ہے کہ انہوں نے یہ بات عبداللہ کی نوعمری میں کہی ہو۔بعد میں بڑے ہو کر سیادت کے مرتبے پر فائز ہوئے۔

محمد بن عبیداللہ بن شخیر کہتے ہیں: ابن ابی داؤد صوفی عابد اور زاہد تھے۔اسّی مرتبہ آپ پر جنازہ پڑھا گیا ۔تین لاکھ یا اس سے بھی زائد لوگوں نے شرکت کی۔(1)

---

(1) عَبْدُ اللّٰه بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الأَشْعَثِ بْنِ إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو بن عمران، أبو بكر بن أَبِي داود الأزدي السجستاني فهو ثقة ذكره الخطيب: في "تاريخه" (471/9) فقال: "وحدث عن سلمة بن شبيب ومُحَمَّد بن يَحْيَى الذهلي، وأَحْمَد بن الأزهر النَيسابوري، ومُحَمَّد بن مصفى الحمصي، ذكر أَبُو عَبْد الرَّحْمَنِ السلمي أنه سأل الدارقطني عن أَبِي بكر بن أَبِي داود فَقَالَ: "ثقة إلا أنه كثير الخطأ في الكلام على الحديث".

وقال الذهبي: في "سير أعلام النبلاء" (221/13) "الإمام، العلامة، الحافظ، شيخ بغداد، صاحب التصانيف. ولد: بسجستان، في سنة ثلاثين ومائتين. وكان من بحور العلم، بحيث إن بعضهم فضله على أبيه. صنف (السنن) و (المصاحف) و (شريعة المقارئ) و (الناسخ والمنسوخ) ، و (البعث) وأشياء".

وايضا ذكره في "تذكرة الحفاظ" (235/2) فقال: "الحافظ، العلامة، قدوة المحدثين، الحافظ الكبير، قال الحافظ أبو محمد الخلال: كان ابن أبي داود أحفظ من أبيه. قال صالح بن أحمد الهمداني الحافظ: كان ابن أبي داود إمام أهل العراق ومن نصب له السلطان المنبر وقد كان في وقته بالعراق مشايخ أسند منه ولم يبلغوا في الآلة والإتقان ما بلغ هو أبو ذر الهروي: نا بن شاهين قال: أملى علينا بن أبي داود, وما رأيت في يده كتابا, إنما كان يملي حفظا، قال الخطيب: أبو بكر بن أبي داود رحل به أبوه من سجستان فطوف به شرقا وغربا بخراسان والجبال وأصبهان وفارس والبصرة وبغداد والكوفة والمدينة ومكة والشام ومصر والجزيرة والثغور يسمع ويكتب واستوطن بغداد وصنف المسند والسنن والتفسير والقراءات والناسخ والمنسوخ وغير ذلك. وكان فقيها عالما حافظا".

قال السلمي: سألت الدارقطني عن ابن أبي داود فقال: ثقة كثير الخطأ في الكلام على الحديث.

قال ابن عدي: لولا أنا شرطنا أن كل من تكلم فيه ذكرناه لما ذكرت ابن أبي داود, وقد تكلم فيه أبوه وإبراهيم بن أورمة, ونسب في الابتداء إلى شيء من المنصب ونفاه ابن الفرات من بغداد إلى واسط ثم رده علي بن عيسى فحدث وأظهر

عیسی بن ھلال السلیحی (المتوفی ـــ)

صدوق درجے کے راوی ہیں۔امام ابن حبانؒ نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے اور فرماتے ہیں: کبھی غرابت بیان کرتے ہیں۔امام ذہبیؒ نے صیغہ مجہول سے آپ کی توثیق کی ہے، حافظ ابن حجرؒ آپ کو صدوق لکھتے ہیں۔(1)

مروان بن محمد الطاطریؒ (المتوفیٰ:210ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔امام مسلمؒ آپ سے روایت کرتے ہیں۔ حدیث نمبر (2) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

سعید بن عبد العزیز الدمشقیؒ (المتوفیٰ:167ھ)

فضائل علي ثم تحنبل فصار شيخا فيهم وهو مقبول عند أصحاب الحديث وأما كلام أبيه فيه فلا أدري إيش تبين له منه وسمعت عبدان يقول: سمعت أبا داود يقول: ومن البلاء أن عبد الله يطلب القضاء. وسمعت علي بن عبد الله الداهري سمعت محمد بن أحمد بن عمرو سمعت علي بن الحسين بن الجنيد سمعت أبا داود يقول: ابني عبد الله كذاب ثم قال ابن عدي: وكان بن صاعد يقول: كفانا أبوه بما قال فيه وقال محمد بن عبد الله القطان: كنت عند ابن جرير فقال رجل: ابن أبي داود يقرأ على الناس فضائل علي؛ فقال: تكبيره من حارس.

قلت-الذهبي-لا ينبغي سماع قول ابن صاعد فيه كما لم نعتد بتكذيبه لابن صاعد وكذا لا يسمع قول ابن جرير فيه فإن هؤلاء بينهم عداوة بينة فقف في كلام الأقران بعضهم في بعض وأما قول أبيه فيه فالظاهر أنه إن صح عنه فقد عني أنه كذاب في كلامه لا في الحديث النبوي وكأنه قال هذا وعبد الله شاب طري ثم كبر وساد قال محمد بن عبيد الله بن الشخير: كان ابن أبي داود زاهدا ناسكا صلى عليه يوم مات نحو من ثلاثمائة ألف إنسان أو أكثر، ومات في ذي الحجة سنة ست عشرة وثلاثمائة وخلف ثلاثة بنين عبد الأعلى ومحمدا وأبا معمر عبيد الله وخمس بنات وله سبع وثمانون سنة وصُلي عليه ثمانين مرة.

(1) عيسى بن أبي عيسى واسمه هلال بن يحيى السليحي الطائي الحمصي فهو صدوق ذكره المزي: في "تهذيب الكمال" (20/23) رَوَى عَن: مروان ابن مُحَمَّد الطاطري، ورَوَى عَنه: أَبُو داود، ذكره ابنُ حِبَّان فِي كتاب (الثقات)، وَقَال: ربما أغرب. وقال الذهبي: في "الكاشف" (112/2) "وثق" وايضا ذكره الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (202/8) "وعده بن القطان فيمن لا يعرف حاله فما أصاب فقد ذكره النسائي في أسماء شيوخه وقال لا بأس به" وقال في "التقريب" (440/1) "صدوق".

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ربیعہ بن یزید الدمشقیؒ (المتوفّٰی: 123ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبدالرحمن بن ابی عَمیرہ المُزنی رضی اللہ عنہ

آپ کو "الازدی" بھی کہا جاتا ہے، مگر صحیح یہ ہے کہ آپ "المُزنی" ہیں۔آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں، شام کے شہر حِمص میں آپ نے رہائش اختیار کی۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ان کا ترجمہ تفصیلاً ذکر کر دیا گیا ہے۔

حدیث: ابوالازہرؒ (المتوفی: 263ھ)

(حدیث نمبر: 5)

امام ابن عساکر الدمشقیؒ (المتوفی: 571ھ) فرماتے ہیں:

فأخبرناه أبو القاسم زاهر بن طاهر، أنا أبو نصر عبد الرحمن بن علي بن محمد بن موسى، أنا أبو زكريا يحيى بن إسماعيل بن يحيى الحربي، أنا أبو حاتم مكي بن عبدان، نا أبو الأزهر، نا مروان بن محمد الطاطري، نا سعيد بن عبد العزيز، حدثني ربيعة بن يزيد، قال سمعت عبد الرحمن بن عميرة يقول سمعت رسول الله (صلى الله عليه وسلم) يقول لمعاوية: "اللهم اجعله هاديا مهديا واهده واهد به".

ہم سے بیان کیا ابو القاسم زاہر بن طاہرؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابو نصر عبد الرحمن بن علی بن محمد بن موسیٰؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابو زکریا یحی بن اسماعیل بن یحی الحربیؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابو حاتم مکی بن عبدانؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا احمد بن الازہر بن منیع ابو الازہرؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا مروان بن محمد الطاطریؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے سعید بن عبد العزیز الدمشقیؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے ربیعہ بن یزید الدمشقیؒ نے، وہ فرماتے ہیں میں نے سنا عبد الرحمن بن ابی عَمیرہ المُزنی رضی اللہ عنہ سے، وہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا:

"اے اللہ معاویہ کو ہادی و مہدی بنا اور ان کو ذریعہ نجات بنا"۔ (1)

حدیث کا حکم:

یہ روایت حسن درجے کی ہے۔ اسکے تمام راوی ثقہ ہیں سوائے احمد بن الازھر بن منیع ابو الازہر کے وہ صدوق درجے کے ہیں۔

(1) "تاريخ دمشق" لابن عساكر (81/59) رقم الترجمة (7510) "معاوية بن أبي سفيان بن حرب".

تنبیہ

اس سند میں بھی ربیعہ بن یزید اور عبدالرّحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ابوادریس کا واسطہ نہیں ہے۔

مزید یہ کہ ربیعہ بن یزید کی عبدالرحمن بن ابی عمیرہ المزنی رضی اللہ عنہ سے اور عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے سماع کی تصریح بھی موجود ہے جو روایت کے متصل مرفوع ہونے پر دلالت کر رہی ہے۔

ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

امام ابن عساکر الدمشقیؒ (المتوفی: 571ھ)

ثقہ محدّث ہیں۔ دمشق کے رہنے والے جلیل القدر اور بلند پایہ حافظ حدیث ہیں۔ حدیث نمبر (2) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ابوالقاسم زاہر بن طاہر (المتوفی: 533ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں، امام ابن نجارؒ آپ کو شیخ، متیقظ اور مکثر لکھتے ہیں۔ امام ابن نقطہؒ امام تقی الدین العراقیؒ، امام ابن الجوزیؒ آپ کی توثیق کرتے ہیں۔ امام ذہبیؒ نے آپ کو "الشیخ، العالم، المحدّث، المفید، المعمر، مسند خراسان" کے القابات سے نوازا ہے۔(1)

---

(1) زاهر بن طاهر بْنُ مُحَمَّدِ الشحامي، أبو القاسم بن أبي عبد الرحمن بن أبي بكر المستملي فهو ثقة ذكره ابن نجار: في "ذيل تاريخ بغداد" (87/21) فقال: "من أهل نيسابور، شيخ وقته في علو الإسناد، قال أبو سعد بن السمعاني: زاهر بن طاهر الشحامي أبو القاسم شيخ متيقظ مكثر، جمع ونسخ بخطه، وكان صاحب أصول، وعمّر حتى حمل عنه الكثير، ورحل في رواية الحديث ونشره مثل ما يرحل الطلاب في جمعه، ورد علينا مرو قاصدا للرواية بها وحجّ، وسمع منه الكثير ببغداد وهمذان والري والحجاز، ورجع إلى نيسابور".

وقال ابن نجار: وكان صحيح السماع كثيره، مولده رابع عشر ذي القعدة سنة ست وأربعين وأربعمائة. وتوفي ليلة الرابع عشر من ربيع الآخر سنة ثلاث وثلاثين وخمسمائة بنيسابور.

ابونصر عبدالرحمن بن علي بن محمد بن موسیؒ (المتوفی:468ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔امام ذہبیؒ آپ کو الشیخ، العالم، الصّالح، العدل، المسند اور ثقہ لکھتے ہیں۔(1)

ابوزکریا یحیٰ بن اسماعیل بن یحیٰ الحربیؒ (المتوفی:394ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔امام تقی الدین العراقیؒ آپ کی توثیق کرتے ہیں۔امام ذہبیؒ آپ کو الشیخ، العالم، الادیب، المعمر" کے القابات سے نوازتے ہیں۔(2)

ابوحاتم مکی بن عبدانؒ (المتوفی:325ھ)

امام خطیب بغدادیؒ، امام حافظ ابو علی النیسابوریؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں، امام ذہبیؒ آپ کو ثقہ، متقن لکھتے ہیں۔(3)

وقال ابن نقطة الحنبلي البغدادي: في "التقييد لمعرفة رواة السنن والمسانيد" (272/1) "وهو ثقة في الحديث".

وقال تَقِيُّ الدِّيْنِ العِرَاقِيُّ: في "المنتخب من كتاب السياق لتاريخ نيسابور" (245/1) "ثقة الدين، شيخ مشهور، ثقة معتمد، من بيت العلم والزهد والورع والحديث والبراعة في علم الشروط والأحكام"

وقال الذهبي: في "سير أعلام النبلاء" (9/20) "الشيخ، العالم، المحدث المفيد، المعمر، مسند خراسان".

وقال ابن الجزري: فى "غاية النهاية في طبقات القراء" (288/1) "ثقة صحيح السماع كان مسند نيسابور"

(1) أبو نصر التاجر عبد الرحمن بن علي بن محمد فهو ثقة ذكره الذهبي في "سير أعلام النبلاء" (355/18) فقال: "الشيخ، العالم، الصالح، العدل، المسند،سمع: يحيى بن إسماعيل الحربي، وقال أبو سعد السمعاني: "حدثنا عنه زاهر". وكان ثقة صالحا مكثرا. مات: سنة ثمان وستين وأربع مائة".

(2) يَحْيَى بْن إِسْمَاعِيل بْن يَحْيَى بْن زكريا بْن حرب، أَبُو زَكَرِيا المزكي فهو ثقة وعنه قال تَقِيُّ الدِّيْنِ العِرَاقِيُّ: في "المنتخب من كتاب السياق لتاريخ نيسابور" (528/1) "جليل نبيل ثقة من بيت التزكية والعلم والحديث والزهد".

وقال الذهبي: في "سير أعلام النبلاء" (543/16) "الشيخ، العالم، الأديب، المعمر، سمع: ومكي بن عبدان، وحدث عنه: أبو نصر عبد الرحمن بن علي التاجر، وكان أديبا، أخباريا، عالما، متفننا، رئيسا، محتشما، من أهل الصدق والأمانة على بدعة فيه، عمر دهرا، واحتيج إليه. مات: في شهر ذي الحجة، سنة أربع وتسعين وثلاث مائة، وهو في عشر المائة".

(3) مكي بن عبدان بن محمد بن بكر بن مسلم بن راشد، أبو حاتم التميمي النّيسابوريّ فهو ثقة ذكره الخطيب: في "تاريخه" (120/13) أخبرني ابن يعقوب، أَخْبَرَنَا محمد بن نعيم قال: سمعت أبا علي الحافظ يقول: "مكي بن عبدان ثقة مأمون". وقال الذهبي: في "سير أعلام النبلاء" (70/15) المحدث، الثقة، المتقن، قال الحافظ أبو علي النيسابوري: ثقة

احمد بن الازہر بن منیع ابو الازہرؒ (التوفی: 263ھ)

صدوق درجے کے ہیں۔ آپ کی کنیت ابو الازہر ہے، نیشاپور کے رہنے والے قابل اعتماد حافظ حدیث ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

مروان بن محمد الطاطریؒ (التوفیّ: 210ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں، امام مسلمؒ آپ سے روایت کرتے ہیں۔ حدیث نمبر (2) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

سعید بن عبد العزیز الدمشقیؒ (التوفیّ: 167ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ربیعہ بن یزید الدمشقیؒ (التوفیّ: 123ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں

عبد الرحمن بِن ابی عَمیرہ المُزنی رضی اللہ عنہ

آپ کو "الاَزدی" بھی کہا جاتا ہے، مگر صحیح یہ ہے کہ آپ "المُزنی" ہیں۔ آپ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں، شام کے شہر حمص میں آپ نے رہائش اختیار کی۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ان کا ترجمہ تفصیلاً ذکر کر دیا گیا ہے۔

مأمون مقدم على أقرانه من المشايخ .قلت-الذهبي- وقد حدث عنه من القدماء: أبو العباس بن عقدة. مات: في جمادى الآخرة سنة خمس وعشرين وثلاث مائة، وصلى عليه أبو حامد بن الشرقي ، وعاش بضعا وثمانين سنة - رحمه الله -

حدیث: صفوان بن صالحؒ (المتوفی: 239ھ)

(حدیث نمبر: 6)

امام ابن عساکر الدمشقیؒ (المتوفی: 571ھ) فرماتے ہیں:

فأخبرناه أبو محمد بن هبة الله بن أحمد الأكفاني، نا عبد العزيز الكتاني، أنا تمام بن محمد، أنا أبو عبد الله بن مروان، نا زكريا بن يحيى، نا صفوان بن صالح، نا الوليد بن مسلم ومروان بن محمد، قالا نا سعيد بن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد، قال سمعت عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني قال سمعت رسول الله (صلى الله عليه وسلم) يقول في معاوية بن أبي سفيان: "اللهم اجعله هاديا مهديا اللهم اهده واهد به".

ہم سے بیان کیا ابو محمد بن الاکفانی نے، وہ فرماتے ہیں، ہم سے بیان کیا عبد العزیز الکتانی نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا تمام بن محمد نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابو عبد اللہ بن مروانؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا زکریا بن یحیٰ نے،

وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا صفوان بن صالحؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا الولید بن مسلم اور مروان بن محمد نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا سعید بن عبد العزیز نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ربیعہ بن یزید نے،

وہ فرماتے ہیں، میں نے سنا عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو حضرت معاویہ کیلیے یہ فرماتے ہوئے سنا:

"اے اللہ معاویہ کو ہادی و مہدی بنا اور ان کو ذریعہ نجات بنا"۔(1)

حدیث کا حکم:

یہ حدیث صحیح درجے کی ہے، اسکے تمام راوی ثقہ ہیں۔

(1) "تاريخ دمشق" لابن عساكر (81/59) رقم الترجمة (7510) "معاوية بن أبي سفيان بن حرب".

تنبیہ:

اس سند میں بھی ربیعہ بن یزید اور عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ابوادریس کا واسطہ نہیں ہے۔

مزید یہ کہ ربیعہ بن یزید کی عبد الرحمن بن ابی عمیرہ المزنی رضی اللہ عنہ سے اور عبد الرحمن بن ابی عمیرہ کی نبی کریم ﷺ سے سماع کی تصریح بھی موجود ہے۔ جو روایت کے متصل مرفوع ہونے پر دلالت کر رہی ہے۔ ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

امام ابن عساکر الدمشقیؒ (التوفی: 571ھ)

ثقہ محدث ہیں۔ دمشق کے رہنے والے جلیل القدر اور بلند پایہ حافظ حدیث ہیں۔ حدیث نمبر (2) کے تحت پر ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ابو محمد بن الاکفانی الدمشقیؒ (التوفی 524ھ)

ثقہ، قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (2) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ابو محمد الکتانی الدمشقیؒ (التوفی 466ھ)

ثقہ، قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (2) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تمام بن محمد الرازی الدمشقیؒ (التوفی: 414ھ)

ثقہ، قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (2) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ابو عبد اللہ بن مروانؒ (التوفی: 358ھ)

ثقہ، قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (2) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

زکریا بن یحیٰ ابو عبد الرحمن السجزیؒ (التوفی: 289ھ)

ثقہ، قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (2) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

صفوان بن صالحؒ(المتوفی:239ھ)

ثقہ مدلّس راوی ہیں۔امام ترمذیؒ،امام مسلمہ بن قاسمؒ اورامام ابو علی الجیانیؒ آپ کی توثیق کرتے ہیں،امام ابو داؤدؒ آپ کو حجت لکھتے ہیں۔

امام ذہبیؒ آپ کو "الحافظ،المحدّث،الثّقہ،موذن جامع دمشق" کے القابات سے نوازتے ہیں ۔امام ابو زرعہ رازیؒ فرماتے ہیں مدلّس ہے اور تدلیس بھی تدلیس التسویہ کرتا ہے۔حافظ ابن حجرؒ آپ کو ثقہ مدلّس لکھتے ہیں۔(1)

مدلس راوی کے بارے میں یہ ضابطہ مذکور ہے کہ :

تدلیس کرنے والا راوی اگر عادل ہے تو اصح قول کے مطابق اس کی روایت تب قبول کی جائے گی جب وہ ایسے الفاظ سے روایت کرے جن سے سماع ثابت ہوتا ہو (مثلاً سمعت،اخبرنی،حدثنی وغیرہ)

وحكم من ثبت عنه التدليس إذا كان عدلا أن لا يقبل منه إلا ما صرح فيه بالتحديث على الأصح

مذکورہ بالا سند میں صفوان بن صالحؒ،ولید بن مسلمؒ اور مروان بن محمد سے صیغہ "اخبرنا" سے روایت کر رہے ہیں جو سماع پر دلالت کرتا ہے۔

---

(1) صفوان بن صالح بن صفوان بن دينار الثقفي، الدمشقي. فهو ثقة وعنه قال الذهبي: في "سير أعلام النبلاء" (475/11) "الحافظ، المحدث، الثقة، مؤذن جامع دمشق، سمع: الوليد بن مسلم، مولده: في سنة ثمان – أو تسع – وستين ومائة. قال عمرو بن دحيم: مات في ربيع الأول، سنة تسع وثلاثين ومائتين. وثقه: أبو عيسى الترمذي. وفي الكاشف" (503/1) قال أبو داود: "حجة مات 239".

وقد ذكره الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (374/4) فقال: قال الآجري عن أبي داود: "حجة". وذكره بن حبان في "الثقات" وقال: "كان متنحل مذهب أهل الرأي". قلت–الحافظ– وقال الترمذي: "هو ثقة عند أهل الحديث". ووثقه مسلمة بن قاسم وأبو علي الجياني وغيرهما وقال بن حبان في آخر مقدمة الضعفاء سمعت بن جوصا يقول سمعت أبا زرعة الدمشقي يقول كان صفوان بن صالح ومحمد بن مصفى يسويان الحديث يعني يدلسان تدليس التسوية. وفي "التقريب" (276/1) "ثقة وكان يدلس تدليس التسوية قاله أبو زرعة الدمشقي".

الولید بن مسلم الدمشقیؒ (المتوفی:195ھ)

ثقہ کثیر التدلیس راوی ہیں۔امام مسلمؒ نے صحیح میں متعدد روایات آپ سے لی ہیں،امام ابن سعدؒ آپ کو ثقہ کثیر الحدیث لکھتے ہیں،امام احمدؒ فرماتے ہیں: میں نے اہل شام میں ان سے زیادہ عقل مند شخص نہیں دیکھا۔امام ابو مسہرؒ،امام عجلیؒ،امام یعقوب بن شیبہؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں،امام ابو حاتمؒ آپ کو صالح الحدیث لکھتے ہیں۔امام ذہبیؒ فرماتے ہیں: ثقہ،حافظ،مدلّس ہے لیکن جب تحدیث کی صراحت کرے تو حجت ہے۔حافظ ابن حجر العسقلانیؒ فرماتے ہیں: ثقہ راوی ہے مگر بہت زیادہ تدلیس تسویہ کرنے والا ہے۔

ابن العراقیؒ نےاور سبط ابن العجمیؒ نے "مدلّسین"میں ذکر کیا ہے۔حافظ ابن حجرالعسقلانیؒ نے "طبقات المدلّسین"میں طبقہ رابعہ کے مدلّسین میں ذکر کیاہے جنکی روایات بغیر تصریح سماع کے حجت نہیں۔(1)

تمام محدّثین کااس بات پر اتفاق ہے کہ ثقہ مدلّس راوی جب حدثنا یاسمعت کے الفاظ سے تحدیث کی صراحت کرے تو تدلیس کا الزام اُس پر سے رفع ہو جاتا ہے۔زیر بحث روایت میں ولید بن مسلم کی سعید بن

---

(1) الْوَلِيد بن مسلم القرشي، أبُو العباس الدمشقي فهو ثقة كثير التدليس ذكره المزي: في "تهذيب الكمال" (86/31) رَوَى عَن: سَعِيد بْن عبد العزيز،ورَوَى عَنه: محمد بن مصفى الحمصي وَقَال مُحَمَّد بن سعد: "كَانَ ثقة، كثير الحديث". وَقَال عَبد اللهِ بْن أَحْمَد بْن حنبل، عَن أَبِيهِ: مَا رأيت من الشاميين أعقل من الْوَلِيد بْن مسلم. وَقَال العجلي، ويعقوب بْن شَيْبَة: الْوَلِيد بْن مسلم ثقة. وَقَال محمد بن إبراهيم الأصبهاني: قلتُ لأبي حاتم: ما تقول فِي الْوَلِيد بْن مسلم؟ قال: "صالح الْحَدِيث".

وقال الذهبي: في "تذكرة الحفاظ" (222/1) وقال ابن عدي: "ثقة". قلت-الذهبي- "لا نزاع في حفظه وعلمه وإنما الرجل مدلس فلا يحتج به إلا إذا صرح بالسماع". وفي "الكاشف" (355/2) قال بن المديني: "ما رأيت من الشاميين مثله". قلت-الذهبي-كان مدلسا فيتقى من حديثه ما قال فيه عن مات 195".

وقد ذكره الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (151/11) قال أبو مسهر: "كان الوليد معتنيا بالعلم". وقال أيضا: "كان من ثقات أصحابنا". وقال مؤمل بن إهاب عن أبي مسهر: "كان الوليد بن مسلم يحدث حديث الأوزاعي عن الكذابين ثم يدلسها عنهم". وفي "التقريب" (584/1) "ثقة لكنه كثير التدليس والتسوية".

وعده سبط ابن العجمي في المدلسين "التبيين لأسماء المدلسين" (235/1) والسيوطي: في "اسماء المدلسين" (102/1) والحافظ: في "طبقات المدلسين" (51/1)

عبدالعزیز سے تحدیث کی صراحت "المسند" للامام احمد[1]،"التاریخ الکبیر" لابن ابی خیثمۃ[2]، "السنۃ" لابی بکر الخلال[3]اور"معجم الصحابۃ" لابن قانع[4]میں موجود ہے۔

مزید یہ کہ تدلیس کا طعن متابعت سے بھی اٹھ جاتا ہے، تین ثقہ راوی (ابو مسہرؒ، مروان بن محمد الطاطریؒ، عمر بن عبدالواحدؒ)اور ایک صدوق راوی (محمد بن سلیمانؒ)آپ کے متابع موجود ہیں۔

مروان بن محمد الطاطریؒ(المتوفی:210ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر(2) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

سعید بن عبدالعزیز الدمشقیؒ(المتوفی:167ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر(1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ربیعہ بن یزید الدمشقیؒ(المتوفی:123ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر(1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبدالرحمن بن ابی عَمیرہ المُزَنی رضی اللہ عنہ

آپ کو "الازدی" بھی کہا جاتا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ آپ "المُزنی" ہیں۔آپ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں، شام کے شہر حمص میں آپ نے رہائش اختیار کی۔ حدیث نمبر(1) کے تحت ان کا ترجمہ تفصیلاً ذکر کر دیا گیا ہے۔

---

(1) "المسند" للإمام أحمد بن حنبل الشيباني (426/29) رقم الحديث (17895) "حديث عبد الرحمن بن أبي عميرة الأزدي"

(2) "التاريخ الكبير" لابن أبي خيثمة (350/1) "عبد الرحمن بن عميرة الأزدي"

(3) "السنة" لأبي بكر الخَلَّال البغدادي الحنبلي (451/2) رقم الحديث (699) "ذكر أبي عبد الرحمن معاوية بن أبي سفيان وخلافته، رضوان الله عليه"

(4) "معجم الصحابة" لابن قانع البغدادي (146/2) رقم الترجمة (621) "عبد الرحمن بن عميرة الأزدي".

حدیث: ابو مسہر الغسّانی الدمشقیؒ (المتوفی: 218ھ)

(حدیث نمبر: 7)

امام ابن عساکر الدمشقیؒ (المتوفی: 571ھ) فرماتے ہیں:

فأخبرناه أبو علي الحداد في كتابه وحدثنا أبو مسعود المعدل عنه، أنا أبو نعيم أحمد بن عبد الله، أنا سليمان بن أحمد، نا أبو زرعة، نا أبو مسهر، نا سعيد بن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد، عن عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني قال سمعت رسول الله (صلى الله عليه وسلم) يقول لمعاوية: "اللهم اجعله هاديا مهديا واهد به".

ہم سے بیان کیا ابو علی الحداد نے اپنی کتاب میں اور ابو مسعود المعدل نے اِن سے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابو نعیم احمد بن عبد اللہ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا سلیمان بن احمد نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابو زُرعہ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابو مسہر نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا سعید بن عبد العزیز نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ربیعہ بن یزید نے، وہ عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو حضرت معاویہ کیلیے یہ فرماتے ہوئے سنا:

"اے اللہ معاویہ کو ہادی و مہدی بنا اور ان کو ذریعہ نجات بنا"۔(1)

حدیث کا حکم:

یہ روایت صحیح درجے کی ہے، اسکے تمام راوی ثقہ ہیں۔

تنبیہ

اس سند میں بھی ربیعہ بن یزید اور عبد الرّحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ابو ادریس کا واسطہ نہیں ہے۔

---

(1) "تاريخ دمشق" لابن عساكر (81،82/59) رقم الترجمة (7510) "معاوية بن أبي سفيان بن حرب".

مزید یہ کہ عبدالرحمن بن ابی عمیرہ کی نبی کریم ﷺ سے سماع کی تصریح بھی موجود ہے۔ جو روایت کے متصل مرفوع ہونے پر دلالت کر رہی ہے۔

ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

امام ابن عساکر الدمشقیؒ (المتوفی: 571ھ)

ثقہ محدّث ہیں۔ دمشق کے رہنے والے جلیل القدر اور بلند پایہ حافظ حدیث ہیں۔ حدیث نمبر (2) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبدالرحیم بن علی بن احمد الاصبہانی ابو مسعود الحاجی ابن ابی الوفاءؒ (المتوفی: 566ھ)

ثقہ، حافظ الحدیث ہیں۔ علامہ زرکلیؒ فرماتے ہیں: حفاظ حدیث میں سے تھے۔ (1)

ابو علی الحسن بن احمد الاصبہانی الحدادؒ (المتوفی: 440ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں، علامہ سمعانیؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔ امام خطیبؒ آپ کو صدوق لکھتے ہیں۔

امام ذہبیؒ آپ کو "الشیخ، الامام، المقرئ، المجوّد، المحدّث، المعمر، مسند العصر" کے القابات سے نوازتے ہیں۔ (2)

---

(1) عبد الرحيم بن علي بن أحمد الأصبهاني، أبو مسعود الحاجيّ ابن أبي الوفاء فهو ثقة وعنه قال الزركلي: في "الاعلام" (346/3) "من حفاظ الحديث، من أهل أصبهان. رحل إلى نيسابور وبغداد". توفي سنة 566هـ

(2) أبو علي الحسن بن أحمد بن الحسن بن محمد بن علي بن مهرة الأصبهاني، الحداد فهو ثقة ذكره الخطيب البغدادي: في "تاريخه" (297/7) "كَانَ صدوقا دينا، خيرا، من أهل القرآن والسنة، ومات فِي يوم الأربعاء الرابع عشر من المحرم سنة أربعين وأربعمائة. ودفن من الغد فِي مقبرة باب حرب. وكان مولده في سنة اثنتين وثمانين وثلاثمائة".

وقال الذهبي: في "سير أعلام النبلاء" (303/19) "الشيخ، الإمام، المقرئ، المجود، المحدث، المعمر، مسند العصر، شيخ أصبهان في القراءات والحديث جميعا. ولد: في شعبان، سنة تسع عشرة وأربع مائة. وسمع: أبا نعيم الحافظ، وحدث عنه: أبو مسعود عبد الرحيم الحاجي، وأبو القاسم ابن عساكر. وقال السمعاني: "كان عالما ثقة صدوقا من أهل العلم والقرآن والدين، عمر دهرا، وحدث بالكثير".

ابو نعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانیؒ (المتوفی: 430ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ امام خطیب بغدادیؒ فرماتے ہیں: حافظ ابو نعیمؒ کے سوا کوئی ایسا آدمی نہیں دیکھا جس پر بجا طور پر حافظ کا اطلاق کیا جائے۔ حمزہ بن عباس علوی کہتے ہیں محدثین کہا کرتے تھے کہ: حافظ ابو نعیمؒ کا چودہ سال تک کوئی نظیر نہ تھا، مشرق و مغرب میں نہ ان سے بڑا کوئی حافظ حدیث تھا اور نہ کسی کے پاس ان سے اعلیٰ سند تھی۔ حافظ سلفیؒ فرماتے ہیں: ان کی کتاب "حلیة الاولیاء" بے نظیر ہے آج تک کسی نے ایسی کتاب نہیں لکھی ہے۔

امام خطیب بغدادیؒ کا یہ کہنا کہ وہ اجازت میں تساہل سے کام لیتے تھے۔ امام ذہبیؒ فرماتے ہیں: خطیب کا مذکورہ خیال باطل ہے کیونکہ وہ ایسا شاذ و نادر ہی کرتے ہونگے ورنہ میں نے تو اکثر یہی دیکھا ہے کہ وہ کہتے ہیں مجھے یہ حدیث فلاں نے لکھ کر بھیجی ہے۔

امام ذہبیؒ آپ کو الامام، الحافظ، الثقہ، العلامہ، شیخ الاسلام کے القابات سے نوازتے ہیں۔ اور آپ کا تذکرہ حفاظ حدیث میں کیا ہے۔

مزید لکھتے ہیں: حافظ ابن مندہؒ نے مسلکی اختلاف کی بنا پر حافظ ابو نعیمؒ پر رکیک حملے کیئے ہیں، جس طرح حافظ ابو نعیمؒ نے اِن پر کیئے ہیں لیکن باہمی عداوت کی وجہ سے ان دونوں کی ایک دوسرے پر جرح قابل التفات نہیں۔

آپ نے بہت سی گراں مایہ کتابیں لکھی ہیں جن میں سے چند ایک کتابیں یہ ہیں: "كتاب معرفة الصحابة، كتاب دلائل النبوة، كتاب المستخرج على البخاري، المستخرج على مسلم، كتاب تاريخ اصبهان، صفة الجنة، كتاب الطب، كتاب فضائل الصحابة اور كتاب المعتقد" ان کے علاوہ اور بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں لکھی ہیں لیکن ان میں دوسرے عام محدثین کی طرح رطب و یابس مواد جمع کر دیا ہے۔(1)

---

(1) أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ إسحاق بْنُ موسى بن مهران، أبو نعيم الحافظ فهو ثقة ذكره الخطيب البغدادي: في "تاريخه" (35/21) سمع أبا القاسم سليمان بن أحمد الطبراني، وقال حمزة بن العباس العلوي: "كان أصحاب الحديث يقولون: بقي الحافظ أبو نعيم أربع عشرة سنة بلا نظير, لا يوجد شرقًا ولا غربًا أعلى إسنادًا منه ولا أحفظ منه". قال

ابوالقاسم سلیمان بن احمد الشامی الطبرانیؒ (المتوفی: 360ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ امام ذہبیؒ آپ کو الامام، الحافظ، العلامہ، الحجّت لکھتے ہیں اور فرماتے ہیں: حفاظ حدیث کی آخری یادگار تھے۔ آپ نے تحصیل علم کیلیے شام کے شہروں، حرمین، یمن، مصر، بغداد، کوفہ، بصرہ،

الحافظ أبو بكر الخطيب: "وقد رأيت لأبي نعيم أشياء يتساهل فيها، منها أن يقول في الإجازة: أنا من غير أن يبين! والله أعلم.

وقال الذهبي: في "سير اعلام النبلاء" (453/17) "الإمام، الحافظ، الثقة، العلامة، شيخ الإسلام، ولد: سنة ست وثلاثين وثلاث مائة. وروى عنه أبو علي الحداد، وكان حافظا مبرزا عالي الإسناد، تفرد في الدنيا بشيء كثير من العوالي، وهاجر إلى لقيه الحفاظ". وفي "تذكرة الحفاظ" (195/3) قال الخطيب: "لم أر أحدًا أطلق عليه اسم الحافظ غير أبي نعيم". قال علي بن المفضل الحافظ: وقال السلفي: لم يصنف مثل كتابه "حلية الأولياء" وقال أحمد بن محمد بن مردويه: كان أبو نعيم في وقته مرحولًا إليه، لم يكن في أفق من الآفاق أحد أحفظ منه ولا أسند منه، كان حفاظ الدنيا قد اجتمعوا عنده وكل يوم نوبة واحد منهم يقرأ ما يريد إلى قريب الظهر, فإذا قام إلى داره ربما كان يقرأ عليه في الطريق جزء، وكان لا يضجر, لم يكن له غذاء سوى التسميع والتصنيف.

قال الخطيب: قد رأيت لأبي نعيم أشياء يتساهل فيها, منها أنه يقول في الإجازة: أخبرنا من غير أن يبين. قال الحافظ ابن النجار: جزء محمد بن عاصم قد رواه الأثبات عن أبي نعيم، والحافظ الصدوق إذا قال: هذا الكتاب سماعي, جاز أخذه عنه بإجماعهم.

قلت-الذهبي-وقول الخطيب: كان يتساهل في الإجازة, إلى آخره، فهذا ربما فعله نادرا فإني رأيته كثيرًا ما يقول: كتب إلي جعفر بن الخلدي، و: كتب إلي أبي العباس الأصم، و: أنا أبو الميمون بن راشد في كتابه، ولكني رأيته يقول: أنا عبد الله بن جعفر فيما قرئ عليه، فالظاهر أن هذا إجازة. وحدثني أبو الحجاج الحافظ أنه رأى بخط الحافظ ضياء الدين المقدسي قال: وجدت أبي الحجاج يوسف بن خليل أنه قال: رأيت أصل سماع أبي نعيم بجزء محمد بن عاصم. قلت: فبطل ما تخيله الخطيب.

ولأبي نعيم تصانيف مشهورة ككتاب معرفة الصحابة، وكتاب دلائل النبوة في مجلدين، وكتاب المستخرج على البخاري، والمستخرج على مسلم، وكتاب تاريخ أصبهان، وصفة الجنة، وكتاب الطب، وكتاب فضائل الصحابة، وكتاب المعتقد، وأشياء صغار سمعنا بعضها يعمل فيها الواهيات ويكاسر عنها كدأب غيره من المحدثين، والله الموعد. ولأبي عبد الله بن منده حط على أبي نعيم صعب من قبل المذهب, كما للآخر حط عليه لا ينبغي أن يلتفت إلى ذلك للواقع الذي بينهما.مات أبو نعيم في العشرين من المحرم سنة ثلاثين وأربعمائة عن أربع وتسعين سنة

وقال السيوطي: في "طبقات الحفاظ" (423/1) "الْحَافِظ الْكَبِير مُحدث الْعَصْر".

اصفہان اور جزیرہ وغیرہ کے سر چشمہ ہائے کھنگال ڈالے اور ایک ہزار یا اس سے بھی زائد شیوخ سے استفادہ کیا ہے۔ آپ نے متعدد تصانیف لکھی ہیں جن کا تذکرہ حافظ یحی بن مندہؒ نے کیا ہے حاشیہ میں ملاحظہ فرمائیں چند مشہور یہ ہیں۔

معجم الكبير، معجم الأوسط، معجم الصغير، مسند العشرة، مسند الشاميين، النوادر، معرفة الصحابة، مسند أبي هريرة، مسند عائشة، دلائل النبوة، الرد على المعتزلة، الرد على الجهمية وغیرہ۔

امام احمد بن منصور شیرازیؒ فرماتے ہیں میں نے امام طبرانیؒ سے تین لاکھ احادیث لکھی ہیں وہ قابل اعتماد حافظ حدیث ہیں۔(1)

---

(1) أبو القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي الطبراني فهو ثقة ذكره الخطيب البغدادي: في "تاريخه" (85/3) من أهل طبرية. سمع بالشام ومصر والحجاز واليمن والعراق فأكثر وسكن أصبهان إلى حين وفاته. سمع بدمشق أبا زرعة عبد الرحمن بن عمرو روى عنه أبو نعيم الحافظ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الرحمن: "سليمان بن أحمد الطبراني أشهر من يدل على فضله وعلمه، حدّث بأصبهان ستين سنة. فسمع منه الآباء ثم الأبناء ثم الأسباط حتى لحقوا بالأجداد؛ وكان واسع العلم، كثير التصانيف".

وقال الذهبي في "تذكرة الحفاظ" (85/3) الطبراني الحافظ الإمام العلامة الحجة بقية الحفاظ أبو القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي الطبراني مسند الدنيا: ولد سنة ستين ومائتين، وسمع في سنة ثلاث وسبعين وهلم جرا بمدائن الشام والحرمين واليمن ومصر وبغداد والكوفة والبصرة وأصبهان والجزيرة وغير ذلك، وحدث عن ألف شيخ أو يزيدون.

ذكر تواليف الطبراني, سماها ولم ير أكثرها الحافظ يحيى بن منده: معجمه، مائتا جزء. معجمه الأوسط، ثلاث مجلدات. معجمه الصغير، مجلد. مسند العشرة، ثلاثون جزءًا. مسند الشاميين، مجلدات. النوادر، مجلد. معرفة الصحابة، مجلد. فوائده، عشرة أجزاء. مسند أبي هريرة، كبير. مسند عائشة. التفسير، كبير. دلائل النبوة، مجلد. الدعاء. السنة، مجلد. الطوالات، مجلد. حديث شعبة، مجلد. حديث الأعمش، مجلد. الأوزاعي، مجلد. شيبان، مجلد. أيوب، مجلد. عشرة النساء، جزء. مسند أبي ذر، جزءان. الرؤية، جزء. الجود، جزء. العلم الألوية، جزء. فضل رمضان، جزء. الفرائض، جزء. الرد على المعتزلة، جزء. الرد على الجهمية، جزء. مكارم الأخلاق العزاء، جزء. الصلاة على رسول الله, صلى الله عليه وآله وسلم، جزء. المأموم، جزء. الغسل، جزء. فضل العلم، جزء. ذم الرأي، جزء. تفسير الحسن، جزءان. الزهري عن أنس، جزءان. ابن المنكدر عن جابر، جزء. مسند أبي إسحاق السبيعي. حديث يحيى بن أبي كثير. حديث مالك بن دينار. ما روى الحسن عن أنس. حديث ربيعة. حديث حمزة الزيات. حديث مسعر. حديث أبي سعد البقال. طرق حديث من

ابوزرعہ الدمشقیؒ (المتوفی:280ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں، امام خلیلیؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔

امام احمد بن ابی الحواریؒ آپ کو ثقہ صدوق لکھتے ہیں۔

امام ابو حاتمؒ آپ کو صدوق لکھتے ہیں۔

امام ذہبیؒ آپ کو الشیخ، الامام، الصدوق، محدّث الشّام کے القابات سے نوازتے ہیں۔

علامہ زرکلیؒ فرماتے ہیں: اپنے زمانے میں حدیث و رِجال کے امام تھے۔(1)

كذب علي، جزء. النوح، جزء. مسند ابن جحادة، من اسمه عباد، من اسمه عطاء، من اسمه شعبة. أخبار عمر بن عبد العزيز. عبد العزيز بن رفيع. مسند روح بن القاسم. فضل عكرمة. أمهات النبي, صلى الله عليه وآله وسلم. مسند عمارة بن غزية، وطلحة بن مصرف، وجماعة. مسند العبادلة، كبير. أحاديث أبي عمرو بن العلاء. غرائب مالك، جزء. أبان بن تغلب، جزء. حريث بن أبي مطر. وصية أبي هريرة. مسند الحارث العكلي. فضائل الأربعة الراشدين، جزءان. مسند ابن عجلان. كتاب الأشربة. كتاب الطهارة. كتاب الإمارة. عشرة النساء. مسند أبي أيوب الأفريقي. مسند زياد الجصاص. مسند زافر. وأشياء عدة.

وقد نبه على ذلك الحافظ أبو العباس أحمد بن منصور الشيرازي, فإنه قال: كتبت عن الطبراني ثلاثمائة ألف حديث وهو ثقة.

(1) عَبْد الرَّحْمَن بن عَمْرو بن عَبد الله بن صفوان بن عَمْرو النصري، أَبُو زُرْعَة الدمشقي فهو ثقة، وثقه أبو يعلى الخليلي: في "الإرشاد في معرفة علماء الحديث" (482/2) فقال: "من الحفاظ الثقات".

وعنه قال المزي: في "تهذيب الكمال" (301/17) رَوَى عَن: أبي مسهر عبد الاعلى بْن مسهر الغساني، ورَوَى عَنه: أبو الْقَاسِم سُلَيْمان بْن أَحْمَد بْن أيوب الطبراني، قال عَبْد الرَّحْمَنِ بْن أَبِي حَاتِم، عَن أبيه: ذكر أَحْمَد بْن أَبِي الحواري أبا زرعة الدمشقي، فقال: هو شيخ الشباب. وَقَال أيضا: كان رفيق أَبِي وكتب عنه وكتبنا عنه، وكان صدوقا ثقة، سئل أَبِي عَنْهُ، فَقَالَ: صدوق.

وَقَال أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عدي: يَزِيد بْن عَبْد الصمد وأبو زُرْعَة الدمشقيان كان أَحْمَد بْن عُمَير منهما يسأل حديثه وخاصة حديث دمشق.

قال أَبُو سُلَيْمان بْن زبر: قال لنا الهروي وغيره: مات فِي جمادى الآخرة سنة إحدى وثمانين ومئتين.

وقال الذهبي: في "سير اعلام النبلاء" (311/13) الشيخ، الإمام، الصادق، محدث الشام،

وقال الزركلي: في "الاعلام" (320/3) عبد الرحمن بن عمرو بن عبد الله بن صفوان النصري، أبو زرعة الدمشقيّ: من أئمة زمانه في الحديث ورجاله. من أهل دمشق.

ابو مسہر الغسانی الدمشقیؒ (المتوفی:218ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

سعید بن عبد العزیز الدمشقیؒ (المتوفی:167ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ربیعہ بن یزید الدمشقیؒ (المتوفی:123ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبد الرحمن بن ابی عمیرہ المزنی رضی اللہ عنہ

آپ کو ''الازدی'' بھی کہا جاتا ہے، مگر صحیح یہ ہے کہ آپ ''المزنی'' ہیں۔ آپ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں، شام کے شہر حمص میں آپ نے رہائش اختیار کی۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ان کا ترجمہ تفصیلاً ذکر کر دیا گیا ہے۔

(حدیث نمبر:8)

امام ابن عساکر الدمشقیؒ (المتوفی: 571ھ) فرماتے ہیں:

أخبرناه أبو الفتح يوسف بن عبد الواحد، أنا شجاع بن علي، أنا أبو عبد الله بن مندة، أنا إسماعيل بن محمد الصفار، نا العباس الترقفي، قال ونا أحمد بن سليمان، نا أبو زرعة عبد الرحمن بن عمرو، قالا نا أبو مسهر، نا سعيد بن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد، عن عبد الرحمن بن أبي عميرة وكان من أصحاب النبي (صلى الله عليه وسلم) عن النبي (صلى الله عليه وسلم) أنه ذكر معاوية فقال: "اللهم اجعله هاديا واهد به".

ہم سے بیان کیا ابوالفتح یوسف بن عبدالواحد نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا شجاع بن علی نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابوعبداللہ بن مندہ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا اسماعیل بن محمد بن صفار نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا عباس الترقفی نے۔

ابوعبداللہ بن مندہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا سلیمان بن احمد نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابو زرعہ نے۔

عباس الترقفیؒ اور ابو زرعہؒ دونوں فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابو مسہر نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا سعید بن عبدالعزیز نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ربیعہ بن یزید نے، وہ عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے جو نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے تھے، وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاویہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

"اے اللہ معاویہ کو ہادی و مہدی بنا اور ان کو ذریعہ نجات بنا"۔(1)

حدیث کا حکم:

یہ حدیث صحیح درجے کی ہے، اسکے تمام راوی ثقہ ہیں۔

---

(1) "تاريخ دمشق" لابن عساكر (82/59) رقم الترجمة (7510) "معاوية بن أبي سفيان بن حرب".

تنبیہ

اس سند میں بھی ربیعہ بن یزید اور عبدالرّحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ابوادریس کا واسطہ نہیں ہے۔

مزید یہ کہ عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کی صحابیت کی تصریح بھی موجود ہے جو روایت کے متصل مرفوع ہونے پر دلالت کر رہی ہے۔

ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

امام ابن عساکر الدمشقیؒ (التوفی: 571ھ)

ثقہ محدّث ہیں۔ دمشق کے رہنے والے جلیل القدر اور بلند پایہ حافظ حدیث ہیں۔ حدیث نمبر (2) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ابوالفتح یوسف بن عبدالواحدؒ (التوفی: 540ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ کسی نے آپ پر جرح نہیں کی۔

علامہ سمعانیؒ فرماتے ہیں شیخ، صالح، درست سیرت والے اہل خیر میں سے تھے۔

امام ذہبی فرماتے ہیں حافظ ابن مندہ کے اصحاب سے روایت کرتے ہیں۔ (1)

شجاع بن علی ابو منصور الاصبہانی الصوفیؒ (التوفی: 467ھ)

---

(1) أبو الفتح يوسف بن عبد الواحد بن محمد الباقلاني فهو ثقة وعنه قال السمعاني: في "التحبير في المعجم الكبير" (390/2) من أهل أصبهان، شيخ صالح، سديد السيرة، من أهل الخير. سمع أبا منصور شجاع بن علي بن شجاع المصقلي، سمعت منه كتاب " معرفة الصحابة " لأبي عبد الله بن مندة، بروايته عن شجاع عنه،

وذكره الذهبي: في "تاريخ الاسلام" (552/36) فقال: "أبو الفتح الإصبهاني، الكاتب. يروي عن أصحاب الحافظ ابن مندة. روى عنه: ابن عساكر، وأبو موسى المديني، وغيرهما. توفي في أواخر ربيع الأول"

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ کسی نے آپ پر جرح نہیں کی امام یحی بن مندہؒ فرماتے ہیں: کثیر السماع اور طلب حدیث میں معروف تھے۔(1)

ابوعبداللہ بن مندہؒ(المتوفی:395ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔امام ابونعیمؒ فرماتے ہیں: حافظ الحدیث، محدثین کی اولاد میں سے تھے۔امام ابن الجزریؒ آپ کو "الحافظ الکبیر، صاحب التصانیف،امام الکبیر" کے القابات سے نوازتے ہیں۔امام ابن کثیرؒ آپ کو "ثبت الحدیث والحفظ" لکھتے ہیں۔

قاسم ابن قطلوبغاؒ نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے اور فرماتے ہیں: امام باطرقانیؒ فرماتے ہیں: وہ حدیث میں ائمہ کے بھی امام تھے۔امام ابواسحاق بن حمزہؒ فرماتے ہیں: میں نے ابن مندہ کے مثل کسی کو نہیں دیکھا۔امام مستغفریؒ فرماتے ہیں: میں نے ابن مندہ سے بڑھ کر کسی کو حافظ نہیں دیکھا۔

علامہ زرکلی فرماتے ہیں: کبار حفاظ حدیث میں سے تھے۔(2)

---

(1) شجاع بْن علي بْن شجاع، أبو مَنْصُور المصقلي الأصبهاني الصوفي فهو ثقة ذكره الذهبي: في "تاريخ الاسلام" (225/31) فقال: "طلب وسمع الكثير من أَبِي عَبْد الله بْن منده، وأبي جَعْفَر الأبهري. وأحمد بْن يوسف الخشاب. قال يحيى بْن منده: هُوَ كثير السماع، معروف بالطلب. مات فِي المحرم".

(2) محمد بن إسحاق بن محمد بن يحيى بن منده أبو عبد الله فهو ثقة ذكره أبو نعيم الأصبهاني (المتوفى: 430هـ) في "تاريخ أصبهان" (278/2) فقال: "توفي سلخ ذي القعدة سنة خمس وتسعين وثلاثمائة، حافظ من أولاد المحدثين، كتب بالشام، ومصر، وخراسان، واختلط في آخر عمره، فحدث عن أبي أسيد، وابن أخي أبي زرعة، وابن الجارود".

وقال شمس الدين أبو الخير ابن الجزري: في "غاية النهاية في طبقات القراء" (98/2) "الحافظ الكبير الجوال, صاحب التصانيف, إمام كبير، جال الأقطار وانتهى إليه علم الحديث بالأمصار, لا نعلم أحدا رحل كرحلته ولا كتب ككتابته".

وقال ابن كثير: في "البداية والنهاية" (513/15) "كان ثبت الْحَدِيثِ وَالْحِفْظِ، رَحَلَ إِلَى الْبِلَادِ الشَّاسِعَةِ، وَسَمِعَ الكثير وصنف التاريخ، والناسخ والمنسوخ".

وقال قاسم بن قُطْلُوْبَغَا الحنفي: في "الثقات ممن لم يقع في الكتب الستة" (177/8) قال الباطِرْقاني: ثنا ابن منده إمام الأئمة فِي الحديث. وقال أبو إسحاق بن حمزة الحافظ: ما رأيت مثل أبي عبد الله بن منده. وقال المستَغْفِري: ما رأيت أحفظ من ابن منده. وتكلم فيه أبو نعيم وقال: اختلط في آخر عمره. ولم يؤخذ بقوله فيه لما وسبعين ومائتين فكتب عنه

اسماعیل بن محمد بن صفارؒ (المتوفی: 341ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔امام دار قطنیؒ، امام ابوالبرکات ابن الانباریؒ، امام یاقوت الحمویؒ، امام ابن مندہؒ، امام حاکمؒ علامہ صفدیؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔امام ذہبیؒ آپ کو الامام، النحوی، الادیب، مسند العراق کے القابات سے نوازتے ہیں۔حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں: ثقہ نحو کے مشہور امام تھے۔(1)

عباس بن عبداللہ الترقفیؒ (المتوفی: 267ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔امام ابوالعباس السراجؒ، امام دار قطنیؒ، امام ابن حبانؒ، امام ابو بکر الخطیب البغدادیؒ، امام ابن کاملؒ، امام ذہبیؒ، حافظ ابن حجرؒ یہ تمام کبار ائمہ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔(1)

شيوخها إسحاق بن محمد الكيساني، وعلي بن إبراهيم القطان، وجدّي، وسليمان بن يزيد، والحفاظ لم يرضوه، ولم يتفق عليه أهل خراسان. قال حافظ العصر: هذا لا يقتضي جرحه في الحديث.وقال ابن قانع: توفي سنة أربع وتسعين ومائتين.
وقال الزركلي: في "الاعلام" (29/6) "من كبار حفاظ الحديث. الراحلين في طلبه، المكثرين من التصنيف فيه".

(1) أبو علي إسماعيل بن محمد بن إسماعيل بن صالح الصفار فهو ثقة ذكره الخطيب البغدادي: في "تاريخه" (299/6) فقال: سمع عباس بْن عَبْد الله الترقفي، وقال الدارقطني: "ثقة".
وعنه قال أبو البركات، كمال الدين الأنباري: "نزهة الألباء في طبقات الأدباء" (211/1) "فإنه كان ثقة عالماً بالنحو والغريب".
وقال ياقوت الحموي: في "معجم الادباء" (732/2) "علامة بالنحو واللغة، مذكور بالثقة والأمانة".
وقال الذهبي: في "سير اعلام النبلاء" (440/15) "الإمام، النحوي، الأديب، مسند العراق".
وقال الحافظ: في "لسان الميزان" (165/2) "الثقة الإمام النحوي المشهور، روى عنه الدارقطني، وَابن منده والحاكم ووثقوه، ولم يعرفه ابن حزم فقال في المحلَّى: "إنه مجهول وهذا تهور من ابن حزم يلزم منه أن لا يقبل قوله في تجهيل من لم يطلع هو على حقيقة أمره. ومن عادة الأئمة أن يعبّروا في مثل هذا بقولهم: لا نعرفه أولا نعرف حاله وأما الحكم عليه بالجهالة فقدرٌ زائد لا يقع إلا من مطلع عليه أو مجازف. مات الصفار سنة 341 في المحرم وقد جاوز التسعين بأربع سنين".
وقال الصفدي: في "الوافي بالوفيات" (123/9) "وكان أخباريا نحويا ثقة وكان متعصبا لمذهب السلف عاش دهرا وصار مسند العراق صام أربعة وثمانين رمضان وتوفي سنة إحدى وأربعين وثلاثمائة".

احمد بن سلیمان بن ایوب حذلم ابوالحسن الدمشقی الاسدیؒ (المتوفی: 347ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ آپ ابوزرعہؒ سے اور آپ سے ابو عبداللہ بن مندہؒ روایت کرتے ہیں، امام ابن عساکرؒ، امام کتانیؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔ امام ذہبیؒ نے بھی کتانی کی توثیق پر اعتماد کیا ہے، آپ دمشق کے قاضی تھے اور فقہ میں مذہب اوزاعی پر عمل پیرا تھے (2)

اَبُوزُرعَۃ الدمشقیؒ (المتوفی: 280ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (7) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

---

(1) عبَّاس بن عَبد اللهِ بن أَبي عيسى، واسمه ازداذ بنداذ الواسطي الباكسائي، أَبُو مُحَمَّد، ويُقال: أَبُو الفضل الترقفي، نزيل بغداد فهو ثقة ذكره المزي: في "تهذيب الكمال" (217/14) فقال: رَوَى عَن: أبي مسهر عبد الاعلى بْن مسهر الغساني، وعَنه: إسماعيل بْن مُحَمَّد الصفار،

قال أَبُو الْعَبَّاس السراج: حَدَّثَنِي الْعَبَّاس بْن عَبد اللهِ الترقفي، صدوق ثقة.

وَقَال الدَّارَقُطْنِيُّ: ثقة.

وذكره ابنُ حِبَّان في كتاب "الثقات". وَقَال أَبُو بَكْر الخطيب: كَانَ ثقة، دينا صالحا، عابدا. وَقَال أبو القاسم البغوي: مات الترقفي سنة سبع وخمسين ومئتين. قال الخطيب: وهَذَا القول خطأ لا شبهة فِيهِ، والصحيح مَا أَخْبَرَنَا مُحَمَّد بْن عَبْد الواحد، قال: أَخْبَرَنَا مُحَمَّد بْن العباس، قال: قرئ عَلَى ابْن المنادي، وأنا أسمع، أن الْعَبَّاس بْن عَبد اللهِ الباكسائي المعروف بالترقفي، مات بسر من رأى سنة سبع وستين ومئتين. وقال ابْن كامل: وكَانَ ثقة".

وقال الذهبي: في "الكاشف" (535/1) "ثقة متعبد توفي 267". والحافظ: في "التقريب" (293/1) "ثقة عابد من الحادية عشرة مات سنة سبع أو ثمان وستين".

(2) أحمد بن سليمان بن أيوب بن داود بن عبد الله بن حذلم أبو الحسن الدمشقي الأسدي فهو ثقة وقد ذكره ابن عساكر: في "تاريخه" (150/71) فقال: "كان يذهب مذهب الأوزاعي في الفقه". حدث عن أبي زرعة الدمشقي، وعنه: أبو عبد الله بن منده، وكان أحمد بن سليمان آخر من كانت له حلقة في جامع دمشق يدرّس فيها مذهب الأوزاعي. وكان شيخا جليلا من معدّلي دمشق، وكان على قضاء دمشق. ومات في ربيع الأول سنة سبع وأربعين وثلاث مئة، وهو ابن تسع وثمانين سنة، وكان ثقة مأمونا نبيلا

وقال الذهبي: في "سير اعلام النبلاء" (414/15) "الإمام، العلامة، مفتي دمشق، وبقية الفقهاء الأوزاعية، وقال الكتاني: وكان قاضي دمشق، وكان ثقة مأمونا نبيلا. وقال ابن زبر: مات في ربيع الأول سنة سبع وله تسع وثمانون سنة.

وقال الصفدي: في "الوافي بالوفيات" (250/6) "القاضي الفقيه الأوزاعي المذهب كانت له حلقة بجامع دمشق يدرس فيها مذهب الأوزاعي توفي سنة سبع وأربعين وثلاث مائة

ابو مسہر الغسّانی الدمشقیؒ (المتوفی: 218ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

سعید بن عبد العزیز الدمشقیؒ (المتوفی: 167ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ربیعہ بن یزید الدمشقیؒ (المتوفیٰ: 123ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبد الرحمن بن ابی عَمیرہ المُزَنی رضی اللہ عنہ

آپ کو ''الاَزدی'' بھی کہا جاتا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ آپ ''المُزنی'' ہیں، آپ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں، شام کے شہر حمص میں آپ نے رہائش اختیار کی۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ان کا ترجمہ تفصیلاً ذکر کر دیا گیا ہے۔

(حدیث نمبر:9)

امام ابن عساکر الدمشقیؒ (المتوفی 571ھ) فرماتے ہیں:

وأخبرنا أبو الحسن بن قبيس، أنا أبو بكر الخطيب، أنا الحسين بن عمر بن برهان الغزال، أنا إسماعيل بن محمد الصفار، نا عباس بن عبد الله الترقفي، نا أبو مسهر، نا سعيد بن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد، عن عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني قال سعيد وكان من أصحاب النبي (صلى الله عليه وسلم) عن النبي (صلى الله عليه وسلم) أنه قال في معاوية: "اللهم اجعله هاديا واهده واهد به".

ابو الحسن بن قبیس فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابو بکر الخطیب نے، وہ فرماتے ہیں سے ہم سے بیان کیا حسین بن عمر بن برہان الغزال نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا اسماعیل بن محمد الصفار، نے وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا عباس بن عبد اللہ الترقفی نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابو مسہر نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا سعید بن عبد العزیز نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ربیعہ بن یزید نے، وہ عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے (سعید بن عبد العزیز فرماتے ہیں: عبد الرحمن بن ابی عمیرہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے تھے) وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاویہ کے بارے میں فرمایا:

"اے اللہ معاویہ کو ہادی و مہدی بنا اور ان کو ذریعہ نجات بنا"۔(1)

حدیث کا حکم:

یہ حدیث صحیح درجے کی ہے، اسکے تمام راوی ثقہ ہیں۔

تنبیہ:

اس سند میں بھی ربیعہ بن یزید اور عبد الرّحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ابو ادریس کا واسطہ نہیں ہے۔

(1) "تاريخ دمشق" لابن عساكر (82/59) رقم الترجمة (7510) "معاوية بن أبي سفيان بن حرب".

مزید یہ کہ عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کی صحابیت کی تصریح بھی موجود ہے جو روایت کے متصل مرفوع ہونے پر دلالت کر رہی ہے۔

ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

امام ابن عساکر الدمشقیؒ (المتوفی: 571ھ)

ثقہ محدّث ہیں۔ دمشق کے رہنے والے جلیل القدر اور بلند پایہ حافظ حدیث ہیں۔ حدیث نمبر (2) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ابوالحسن بن قبیس الغسانی الدمشقی المالکیؒ (المتوفی: 530ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ مذہب مالکیہ پر فتوی دیتے تھے۔ امام ابن عساکرؒ، امام سلفیؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔ امام ذہبیؒ آپ کو الشیخ، الامام، الفقیہ، النحوی، الزاہد، العابد کے القابات سے نوازتے ہیں۔ (1)

ابو بکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب البغدادیؒ (المتوفی: 463ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ کبار شافعیہ میں سے تھے۔ ابن ماکولاؒ کہتے ہیں: جن چوٹی کے علماء سے ملنے کا اتفاق ہوا ہے خطیب ان میں سے معرفت، حفظ، ضبط، اتقان، علل واسانید کی چھان بین میں اور حدیث کی

---

(1) أبو الحسن علي بن أحمد بن منصور بن محمد بن قبيس الغساني، الدمشقي، المالكي. فهو ثقة وقد ذكره ابن عساكر: في "تاريخه" (237/41) فقال: "كان ثقة متحرزا متيقظا منقطعا عن الناس ملازما لبيته في درب النقاشة أو متخليا في بيته في المنارة الشرقية وكان يفتي على مذهب مالك ويقرئ النحو ويعرف الفرائض والحساب وكان مغاليا في السنة رحمه الله محبا لأصحاب الحديث".

وقال ابن نقطة الحنبلي البغدادي: "إكمال الإكمال" (597/4) "حدث عَن أَحْمد بن عَليّ بن ثَابت الْخَطِيب أبي بكر الْحَافِظ وعَنهُ الحافظ أبو القاسم بن عساكر الدمشقي وأبو القاسم عبد الصمد بن محمد بن الحرستاني القاضي في آخرين توفي يوم الأربعاء تاسع ذي الحجة من من سنة ثلاثين وخمسمائة ومولده في شوال من سنة اثنتين وأربعين وأربعمائة قاله ابن عساكر في تاريخه وقال كان ثقة متحرزا متيقظا لا يروى إلا من نسخة عليها سماعه".

وقال الذهبي: في "سيراعلام النبلاء" (18/20) "الشيخ، الإمام، الفقيه، النحوي، الزاهد، العابد، القدوة، وقال السلفي: "كان يسكن المنارة، وكان زاهدا، عابدا، ثقة، لم يكن في وقته مثله بدمشق، وهو مقدم في علوم شتى، محدث ابن محدث".

صحیح، غریب، فرد، منکر اور مطروح کے جاننے میں آخری شخص ہیں، اہل بغداد میں امام دار قطنیؒ کے بعد ان کا کوئی ثانی نہیں ملتا۔

ابو سعد سمعانیؒ کہتے ہیں: خطیب بارعب، پر وقار، ثقہ، حق کے متلاشی اور حجت ہیں، آپ کی تحریر بڑی دلکش ہوتی تھی کثیر الضبط اور فصیح الکلام تھے، حفاظ حدیث کا آپ پر خاتمہ ہو گیا۔

علامہ سمعانیؒ نے آپ کی تصنیف کردہ کتابوں کی تعداد 56 بتائی ہے چند مشہور کے نام یہ ہیں "التاریخ، الكفاية، السابق واللاحق، المتفق والمفترق، تلخيص المتشابه، الفقيه والمتفقه، المؤتلف والمختلف" بقیہ فہرست حاشیہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

شجاع ذہلی کہتے ہیں: خطیب، امام، مصنّف، اور ایسے باکمال حافظ حدیث تھے کہ ان کی نظیر نہیں ملتی۔ امام ذہبیؒ آپ کو الحافظ، الکبیر، الامام، محدّث الشام والعراق، صاحب التصانیف لکھتے ہیں۔ امام ابن خلّکانؒ آپ کو حفاظ متقنین میں سے لکھتے ہیں۔ (1)

---

(1) أبو بكر أحمد بن علي بن ثابت بن أحمد بن مهدي الخطيب البغدادي فهو ثقة ذكره الذهبي: في "تذكرة الحفاظ" (221/3) فقال: الحافظ الكبير الإمام محدث الشام والعراق, صاحب التصانيف: ولد سنة اثنتين وتسعين وثلاثمائة وكان من كبار الشافعية.

قال ابن ماكولا: كان أبو بكر الخطيب آخر الأعيان ممن شاهدناه معرفة وحفظًا وإتقانًا وضبطًا لحديث رسول الله –صلى الله عليه وآله وسلم– وتفننًا في علله وأسانيده وعلمًا بصحيحه وغريبه وفرده ومنكره ومطروحه. ثم قال: ولم يكن للبغداديين بعد الدارقطني مثله،

قال أبو سعد السمعاني: كان الخطيب مهيبًا وقورًا ثقة متحريًا حجة حسن الخط كثير الضبط فصيحًا ختم به الحفاظ.

قال السمعاني: له ستة وخمسون مصنفًا؛ التاريخ، الجامع، الكفاية، السابق واللاحق، شرف أصحاب الحديث مجيليد، المتفق والمفترق مجلد كبير، تلخيص المتشابه مجلد كبير، تالي التلخيص في أجزاء، الفصل والوصل مجلد، المكمل في المهمل مجلد، الموضح مجلد، التطفيل مجيليد، الأسماء المهمة مجلد، الفقيه والمتفقه مجلد، الرواة عن مالك مجلد، تمييز متصل الأسانيد مجلد, البخلاء مجيليد، الفنون مجيليد، كتاب البسملة وأنها من الفاتحة جزء, الجهر بها جزءان، غنية المقتبس في تمييز الملتبس مجلد, من وافقت كنيته اسم أبيه ثلاثة أجزاء, من حدث ونسي جزء, الحيل ثلاثة أجزاء، الأسماء المبهمة جزء، رواية الأبناء عن آبائهم جزء، المؤتنف لتكملة المؤتلف والمختلف، الرحلة جزء، اقتضاء العلم جزء، الاحتجاج بالشافعي جزء، مبهم المراسيل مجلد، مقلوب الأسماء مجلد، العمل بشاهد ويمين جزء، أسماء المدلسين أربعة أجزاء، تقييد العلم ثلاثة أجزاء، القول

حسین بن عمر بن برہان الغزالؒ (المتوفی:412ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔امام خطیب بغدادیؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔امام ذہبیؒ آپ کو الشیخ،الثقہ، الصّالح لکھتے ہیں۔ (1)

اسماعیل بن محمد بن صفارؒ (المتوفی:341ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (8) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عباس بن عبداللہ الترقفیؒ (المتوفی:267ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (8) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

في النجوم جزء، ما روى الصحابة عن التابعين جزء, صلاة التسبيح جزء، صوم يوم الشك جزء, إجازة المجهول جزء قلت: ومعجم الرواة عن شعبة مجلد، المؤتلف والمختلف مجلد كبير، مسند محمد بن سوقة أربعة أجزاء، المسلسلات ثلاثة أجزاء، الرباعيات ثلاثة أجزاء، طرق قبض العلم ثلاثة أجزاء، غسل الجمعة ثلاثة أجزاء، وغير ذلك.

قال شجاع الذهلي: والخطيب إمام مصنف حافظ لم يدرك مثله.

وقال تاج الدين السبكي: في "طبقات الشافعية الكبرى" (29/4) "الْحَافِظ الْكَبِير أحد أَعْلَام الْحفاظ ومهرة الحَدِيث وَصَاحب التصانيف المنتشرة".

وقال قاسم بن قُطْلُوْبَغَا: "الثقات ممن لم يقع في الكتب الستة" (420/1) الحافظ المشهور. وقال أبو الوليد الباجي: أبو بكر رجل حافظ متقن. وتوفي يوم الإثنين السابع من ذي الحجة سنة (463هـ)

وقال ابن خلكان: "وفيات الأعيان" (92/1) "كان من الحفاظ المتقنين العلماء المتبحرين، ولو لم يكن له سوى التاريخ لكفاه، فانه يدل على اطلاع عظيم".

وقال الصفدي: "الوافي بالوفيات" (126/7) "الحافظ إمام هذه الصنعة انتهت إليه الرياسة في الحفظ والإتقان والقيام بعلوم الحديث وحسن التصنيف".

(1) الْحُسَيْن بْن عُمَرَ بن برهان، أَبُو عَبْدِ اللهِ الغزال فهو ثقة ذكره الخطيب: في "تاريخه" (82/8) فقال: سمع إِسْمَاعِيل بْن مُحَمَّد الصَّفَّار، ومُحَمَّد بْن عَمْرو الرزاز، وأبا عمرو بن السماك، وعلي بن إدريس الستوري وأبا بكر النّجّاد، وجعفر الخلدي، وعبد الباقي ابن قانع، وأبا بكر النقاش الْمُقرِئ وأبا بكر الشَّافِعِيّ.

كتبت عنه وكان شيخا ثقة، صالحا كثير البكاء عند الذكر، ومنزله فِي شارع دار الرقيق.

ومات فِي يوم الخميس ودفن يوم الجمعة ثالث ذي الحجة من سنة اثنتي عشرة وأربعمائة فِي مقبرة باب حرب.

وقال الذهبي: في "سير اعلام النبلا" (265/17) "الشيخ، الثقة، الصالح".

ابو مسہر الغسانی الدمشقیؒ (المتوفی:218ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

سعید بن عبد العزیز الدمشقیؒ (المتوفی:167ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ربیعہ بن یزید الدمشقیؒ (المتوفی 123ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبد الرحمن بن ابی عُمیرہ المُزنی رضی اللہ عنہ

آپ کو ''الازدی'' بھی کہا جاتا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ آپ ''المُزنی'' ہیں۔ آپ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں، شام کے شہر حمص میں آپ نے رہائش اختیار کی۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ان کا ترجمہ تفصیلاً ذکر کر دیا گیا ہے۔

(حدیث نمبر:10)

امام ابن عساکر الدمشقیؒ(المتوفی:571ھ)فرماتے ہیں:

أخبرناه أبو محمد بن حمزة، نا أبو بكر الخطيب، أنا عبد الله بن عبد الجبار، أنا إسماعيل، نا الترقفي، نا أبو مسهر، نا سعيد بن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد، عن عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني قال سعيد بن عبد العزيز وكان من أصحاب النبي (صلى الله عليه وسلم) عن النبي (صلى الله عليه وسلم) أنه قال في معاوية: "اللهم اجعله هاديا مهديا واهد به".

ہم سے بیان کیا ابو محمد بن حمزہ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابو بکر الخطیب نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا عبد اللہ بن عبد الجبار نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا اسماعیل بن محمد الصفار نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا عباس بن عبد اللہ الترقفی نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابو مسہر نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا سعید بن عبد العزیز نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ربیعہ بن یزید نے، وہ عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے (سعید بن عبد العزیز فرماتے ہیں عبد الرحمن بن ابی عمیرہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے تھے) وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاویہ کے بارے میں فرمایا:

"اے اللہ معاویہ کو ہادی و مہدی بنا اور ان کو ذریعہ نجات بنا"۔(1)

حدیث کا حکم:

یہ حدیث صحیح درجے کی ہے، اسکے تمام راوی ثقہ ہیں۔

تنبیہ:

اس سند میں بھی ربیعہ بن یزید اور عبد الرّحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ابو ادریس کا واسطہ نہیں ہے۔

---

(1) "تاريخ دمشق" لابن عساكر (80/59) رقم الترجمة (7510) "معاوية بن أبي سفيان بن حرب".

مزید یہ کہ عبدالرحمن بن ابی عمیرہ کی صحابیت کی تصریح بھی موجود ہے جو روایت کے متصل مرفوع ہونے پر دلالت کر رہی ہے۔

ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

امام ابن عساکر الدمشقیؒ (المتوفی: 571ھ)

ثقہ محدّث ہیں۔ دمشق کے رہنے والے جلیل القدر اور بلند پایہ حافظ حدیث ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبدالکریم بن حمزہ ابو محمد السلمیؒ (المتوفی: 526ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ امام ابن عساکرؒ اور امام ذہبیؒ آپ کی توثیق کرتے ہیں۔

ابو بکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب، البغدادیؒ (المتوفی: 463ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (9) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبداللہ بن عبدالجبارؒ (المتوفی: 417ھ)

ثقہ درجے کے راوی ہیں۔ امام خطیب بغدادیؒ، علامہ اربلیؒ آپ کو صدوق لکھتے ہیں۔ امام ذہبیؒ آپ کو الشیخ، الثقہ لکھتے ہیں۔ (1)

اسماعیل بن محمد بن صفارؒ (التوف: 341ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (8) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عباس بن عبداللہ الترقفیؒ (المتوفی: 267ھ)

---

(1) عَبْدُ اللهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، أبو مُحَمَّد السكري فهو ثقة ذكره البغدادي: في "تاريخه" (197/10) "سَمع إِسْمَاعِيل بن مُحَمَّد الصفار، وكان صدوقًا".

وقال الإربلي: في "تاريخه" (660/2) "هو صدوق مشهور". وقال الذهبي: في "سير اعلام النبلاء" (386/17) "الشيخ، المعمر، الثقة، مات: في صفر سنة سبع عشرة وأربع مائة - رحمه الله -".

ثقہ قابلِ احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (8) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ابو مسہر الغسانی الدمشقیؒ (المتوفی: 218ھ)

ثقہ قابلِ احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

سعید بن عبد العزیز الدمشقیؒ (المتوفی: 167ھ)

ثقہ قابلِ احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ربیعہ بن یزید الدمشقیؒ (المتوفیٰ: 123ھ)

ثقہ قابلِ احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبد الرحمن بن ابی عَمیرہ المُزنی رضی اللہ عنہ

آپ کو ''الازدی'' بھی کہا جاتا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ آپ ''المُزنی'' ہیں آپ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں، شام کی شہر حمص میں آپ نے رہائش اختیار کی۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ان کا ترجمہ تفصیلاً ذکر کر دیا گیا ہے۔

(حدیث نمبر:11)

امام ابن عساکر الدمشقیؒ (المتوفی: 571ھ) فرماتے ہیں:

وأخبرناه أبو القاسم بن السمرقندي، أنا أبو الحسين بن النقور، أنا عيسى بن علي، أنا أبو القاسم البغوي، حدثني محمد بن سهل بن عسكر، نا أبو مسهر، نا سعيد بن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد، عن عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني قال سعيد بن عبد العزيز وكان من أصحاب النبي (صلى الله عليه وسلم) عن النبي (صلى الله عليه وسلم) أنه قال في معاوية: "اللهم اجعله هاديا مهديا واهد به".

ابو القاسم بن السمر قندیؒ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابوالحسین بن النقورؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابن الجراح عیسی بن علیؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابو القاسم البغویؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا محمد بن سہل بن عسکرؒ نے وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابو مسہر نے،

وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا سعید بن عبد العزیز نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ربیعہ بن یزید نے، وہ عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے (سعید بن عبد العزیز فرماتے ہیں: عبد الرحمن بن ابی عمیرہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے تھے) وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاویہ کے بارے میں فرمایا:

"اے اللہ معاویہ کو ہادی و مہدی بنا اور ان کو ذریعہ نجات بنا"۔(1)

حدیث کا حکم:

یہ حدیث حسن درجے کی ہے، اسکے تمام راوی ثقہ ہیں سوائے ابن الجراح عیسی بن علیؒ کے وہ صدوق درجے کے ہیں۔

تنبیہ:

اس سند میں بھی ربیعہ بن یزید اور عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ابو ادریس کا واسطہ نہیں ہے۔

(1) "تاريخ دمشق" لابن عساكر (82،83/59) رقم الترجمة (7510) "معاوية بن أبي سفيان بن حرب".

مزید یہ کہ عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کی صحابیت کی تصریح بھی موجود ہے جو روایت کے متصل مرفوع ہونے پر دلالت کر رہی ہے۔

ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

امام ابن عساکر الدمشقیؒ (المتوفی: 571ھ)

ثقہ محدّث ہیں۔ دمشق کے رہنے والے جلیل القدر اور بلند پایہ حافظ حدیث ہیں۔ حدیث نمبر (2) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ابو القاسم بن السمرقندیؒ (المتوفی: 536ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (3) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ابو الحسین بن النقورؒ (المتوفی: 470ھ)

صدوق درجے کے راوی ہیں۔ حدیث نمبر (3) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ابن الجراح عیسی بن علیؒ (المتوفی: 391ھ)

صدوق درجے کے راوی ہیں۔ حدیث نمبر (3) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز ابو القاسم البغویؒ (المتوفی: 317ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ امام خلیلیؒ، امام خطیب بغدادیؒ، امام دار قطنیؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔ امام ابن ابی حاتمؒ فرماتے ہیں: ابو القاسم البغویؒ اس قابل ہیں کہ ان کی حدیث صحیح میں داخل کی جائے۔ امام ابن عدیؒ فرماتے ہیں: بغوی عالم حدیث اور وراق تھے۔ تاہم ابن عدیؒ نے پہلے ان کو ضعیف کہنے کی کوشش کی ہے لیکن پھر آخر میں ان کو قوی کہا ہے اور لکھا ہے انہوں نے طویل عمر پائی، لوگ ان کے محتاج ہوئے اور انہیں قبول کر لیا۔ اگر میں نے یہ شرط نہ لگائی ہوتی کہ جس راوی میں کسی نے کلام کیا ہے اسے ضرور ذکر کروں گا تو میں ان کا ذکر نہ کرتا۔

امام خلیلیؒ نے یہ بھی لکھا ہے کہ: وہ حدیث کے حافظ اور اس کو خوب جاننے والے تھے۔انہوں نے اپنے چچا کی مسند تصنیف کی ہے۔ان کے معاصرین نے حسد کی بنا پر ان کی آخری عمر میں ان پر ایسی جرح کی ہے جو ان کے حق میں ہرگز قادح نہیں۔

امام ذہبیؒ آپ کو الحافظ، الامام، الحجہ، الصدوق، مسند العصر، الثقہ لکھتے ہیں۔(1)

محمد بن سہل بن عسکرؒ (المتوفیٰ:252ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔امام مسلمؒ، امام نسائیؒ، امام ترمذیؒ آپ سے روایت کرتے ہیں، امام نسائیؒ، امام ابن عدیؒ، علامہ صفدیؒ، امام مسلمہؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔حافظ ابن حجرؒ بھی آپ کی توثیق کرتے ہیں۔(1)

---

(1) عبد الله بن محمد بن عبد العزيز، أبو القاسم البغوي فهو ثقة وعنه قال الخليلي: في "الإرشاد في معرفة علماء الحديث" (610/2) "ثقة كبير كتب عن العلماء قديما وعمر مائة وعشر سنين أدرك الكبار من شيوخ البصرة وبغداد".

وقال الخطيب: في "تاريخه" (110/10) "وكان ثقة ثبتًا مكثرًا، فهمًا عارفًا".

وقال أبو الحسين ابن أبي يعلى: في "طبقات الحنابلة" (191/1) سأل أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السلمي الدارقطني عَنِ البغوي فقال: ثقة جليل إمام من الأئمة ثبت أقل المشايخ خطأ.

وقال ابن الجوزي: في "الضعفاء والمتروكون" (139/2) قَالَ ابْن عدي: "رَأَيْت الْعلمَاء بِبَغْدَاد مُجْتَمعين على ضعفه قَالَ الْمُصَنّف قلت وَهَذَا تحامل من ابْن عدي وَمَا لِلطَّعْنِ فِيهِ وَجه".

وقال الذهبي: في "سيراعلام النبلاء" (441/4) "الحافظ، الإمام، الحجة، المعمر، مسند العصر". وفي "ميزان الاعتدال" (492/2) الحافظ الصدوق، مسند عصره. تكلم فيه ابن عدي بكلام فيه تحامل، ثم في أثناء الترجمة أنصف ورجع عن الحط عليه، وأثنى عليه بحيث أنه قال: ولولا أن شرطت أن كل من تكلم فيه ذكرته وإلا كنت لا أذكره. قال فيه السليماني: يتهم بسرقة الحديث.قلت: الرجل ثقة مطلقا، فلا عبرة بقول السليمانى.

وقال ايضا في "العبر في خبر من غبر" (176/2) "وكان محدثا حافظا مجودا مصنفا انتهى إليه علو الإسناد". وفي "تذكرة الحفاظ" (217/2) "الثقة الكبير مسند العالم، قال ابن عدي: كان البغوي صاحب حديث وكان وراقا ... وأخذ ابن عدي يضعفه ثم في الآخر قواه وقال: طال عمره واحتاجوا إليه وقبله الناس قال: ولولا أني شرطت أن كل من تكلم فيه متكلم ذكرته وإلا كنت لا أذكره.

قلت-الذهبي- وقد احتج به عامة من خرج الصحيح كالإسماعيلي والدارقطني والبرقاني وعاش مائة سنة وثلاث سنين وقال أبو يعلى الخليلي البغوي: وهو حافظ عارف صنف مسند عمه, وقد حسدوه في آخر عمره فتكلموا فيه بشيء لا يقدح فيه.توفي البغوي في ليلة عيد الفطر سنة سبع عشرة وثلاثمائة رحمه الله تعالى.

ابو مسہر الغسانی الدمشقیؒ (المتوفی: 218ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

سعید بن عبد العزیز الدمشقیؒ (المتوفی: 167ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ربیعہ بن یزید الدمشقیؒ (المتوفی: 123ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبد الرحمن بن ابی عمیرہ المزنی رضی اللہ عنہ

آپ کو "الازدی" بھی کہا جاتا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ آپ "المزنی" ہیں۔ آپ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں، شام کے شہر حمص میں آپ نے رہائش اختیار کی۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ان کا ترجمہ تفصیلاً ذکر کر دیا گیا ہے۔

---

(1) محمد بن سهل بن عسكر بن عمارة بن دويد ذكره الخطيب: في "تاريخه" (409/2) فقال: قال النسائي: "محمد بن سهل بن عسكر بخاري ثقة". وابن عساكر: في "تاريخه" (160/53) فقال: قال ابن عدي: "ابن عسكر ثقة".

وقال المزي: في "تهذيب الكمال" (326/25) رَوَى عَن أَبِي مسهر عبد الأعلى بْن مسهر، رَوَى عَنه: مسلم، والتِّرْمِذِيّ، والنَّسَائي، وأَبُو الْقَاسِم عَبد اللهِ بْن مُحَمَّد بْن عَبْدِ الْعَزِيزِ البغوي. قال النَّسَائي، وأبو أَحْمَد بْن عدي: ثقة.

وَقَال مُحَمَّد بْن إِسْحَاق الثقفي: سكن بغداد ومات بها في شعبان سنة إحدى وخمسين ومئتين. وكذلك قال أَبُو الْقَاسِم البغوي وغيره في تاريخ وفاته. وذكر بعضهم أن وفاته كانت ليلة الثلاثاء لسبع بقين من الشهر

وقال الصفدي: في "الوافي بالوفيات" (118/3) "وكان صالحا ثقة توفي سنة اثنتين وخمسين ومائتين".

وقال الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (207/9) وقال مسلمة: "كان ثقة صدوقا". وفي "التقريب" (482/1) "ثقة من الحادية عشرة".

(حدیث نمبر:12)

امام ابن سعدؒ(التوفی:230ھ)فرماتے ہیں:

وحدث أبو مسهر، عن سعيد بن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد، عن عبد الرحمن بن أبي عميرة. وكان من أصحاب النبي-صلى الله عليه وسلم-أنه قال في معاوية: اللهم اجعله هاديا مهديا اهده واهد به.

بیان کیا ابو مسہر نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا سعید بن عبد العزیز نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ربیعہ بن یزید نے، وہ عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے (وہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے تھے) وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: "اے اللہ معاویہ کو ہادی و مہدی بنا اور ان کو ذریعہ نجات بنا"۔(1)

روایت کی اسنادی حیثیت:

یہ حدیث صحیح درجے کی ہے، اسکے تمام راوی ثقہ ہیں۔

تنبیہ:

اس سند میں بھی ربیعہ بن یزید اور عبد الرّحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ابوادریس کا واسطہ نہیں ہے۔ مزید یہ کہ عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کی صحابیت کی تصریح بھی موجود ہے جو روایت کے متصل مرفوع ہونے پر دلالت کر رہی ہے۔

ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

امام ابن سعدؒ(التوفّی:230ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں، آپ نے طبقات صحابہ اور تابعین پر ایک ضخیم کتاب لکھی ہے۔

(1) "الطبقات الكبرى" لابن سعد (292/7) رقم الترجمة (3746) "عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني ﷺ".

آپ ابو مسہرؒ سے روایت کرتے ہیں۔ امام خطیب بغدادیؒ: فرماتے ہیں آپ اہل علم اور اہل فضل میں سے تھے۔ امام ذہبیؒ آپ کو الحافظ، العلامہ، الحجہ لکھتے ہیں۔ حافظ ابن حجرؒ آپ کو ثقات میں سے لکھتے ہیں۔ علامہ صفدیؒ آپ کو ثقہ صدوق لکھتے ہیں۔ علامہ زرکلی آپ کو ثقہ مؤرخ، حفاظ حدیث میں سے لکھتے ہیں۔(1)

ابو مسہر الغسانی الدمشقیؒ (المتوفی:218ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر(1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

سعید بن عبد العزیز الدمشقیؒ (المتوفی:167ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر(1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ربیعہ بن یزید الدمشقیؒ (المتوفی:123ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر(1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبد الرحمن بن ابی عمیرہ المزنی رضی اللہ عنہ

آپ کو ''الازدی'' بھی کہا جاتا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ آپ ''المزنی'' ہیں۔ آپ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں، شام کے شہر حمص میں آپ نے رہائش اختیار کی۔ حدیث نمبر(1) کے تحت ان کا ترجمہ تفصیلا ذکر کر دیا گیا ہے۔

---

(1) محمد بن سعد بن منيع، أبو عبد الله مولى بني هاشم، فهو ثقة ذكره الخطيب: في "تاريخه" (368/2) "وكان من أهل الفضل والعلم، وصنف كتابا كبيرا في طبقات الصحابة والتابعين".

وقال الذهبي: في "سير اعلام النبلاء" (664/10) "الحافظ، العلامة، الحجة، سمع من: أبي مسهر قال ابن أبي حاتم: سألت أبي عن ابن سعد، فقال: "صدوق".

وقال الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (182/9) "وأحد الحفاظ الكبار الثقات المتبحرين".

وقال الصفدي: في "الوافي بالوفيات" (75/3) "وَكَانَ صَدُوقًا ثِقَة".

وقال الزركلي: في "الاعلام" (136/6) "مؤرخ ثقة، من حفاظ الحديث".

(حدیث نمبر:13)

امام بخاریؒ(المتوفی:256ھ)فرماتے ہیں:

قال أبو مسهر: حدثنا سعيد بن عبد العزيز عن ربيعة بن يزيد: عن ابن أبي عميرة قال النبي صلى الله عليه وسلم لمعاوية: "اللهم اجعله هاديا مهديا واهده واهد به".

ابو مسہرؒ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا سعید بن عبد العزیز نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ربیعہ بن یزید نے، وہ عبد الرحمن بن ابی عمیرہ سے، وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاویہ کے بارے میں فرمایا:

"اے اللہ معاویہ کو ہادی و مہدی بنا اور ان کو ذریعہ نجات بنا"۔(1)

حدیث کا حکم:

یہ حدیث صحیح درجے کی ہے، اسکے تمام راوی ثقہ ہیں۔

تنبیہ

اس سند میں بھی ربیعہ بن یزید اور عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ابو ادریس کا واسطہ نہیں ہے۔

ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

محمد بن اسماعیل ابو عبداللہ البخاریؒ(المتوفی:256ھ)

ثقہ محدّث ہیں۔امام ذہبیؒ نے آپ کا تذکرہ حفاظ حدیث میں کیا ہے آپ نے دمشق میں ابو مسہر سے حدیث کا سماع کیا آپ ذکاوت، علم، تورع و عبادت میں سر برآوردہ روزگار تھے۔امام ابن خزیمہؒ فرماتے ہیں: آسمان کے نیچے امام بخاری سے زیادہ کوئی حدیث جاننے والا نہ تھا۔(1)

(1) "التاريخ الكبير" للبخاري (240/5) رقم الترجمة (791) "عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني"

ابو مسہر الغسّانی الدمشقیؒ (المتوفی: 218ھ)

ثقہ قابلِ احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

سعید بن عبد العزیز الدمشقیؒ (المتوفی: 167ھ)

ثقہ قابلِ احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ربیعہ بن یزید الدمشقیؒ (المتوفی: 123ھ)

ثقہ قابلِ احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبد الرحمن بن ابی عَمیرہ المُزنی رضی اللہ عنہ

آپ کو "الازدی" بھی کہا جاتا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ آپ "المُزنی" ہیں۔ آپ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں، شام کے شہر حمص میں آپ نے رہائش اختیار کی۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ان کا ترجمہ تفصیلاً ذکر کر دیا گیا ہے۔

---

(1) محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة بن بردزبة ابو عبد الله البخاري فهو ثقة ذكره الذهبي: في "تذكرة الحفاظ" (104/2) شيخ الإسلام وإمام الحفاظ وسمع بدمشق من أبي مسهر، وكان رأسا في الذكاء، رأسا في العلم، ورأسا في الورع والعبادة. وقال ابن خزيمة ما تحت أديم السماء أعلم بالحديث من البخاري.

(حدیث نمبر:14)

امام ابو عیسی البَاکسَائِیُّ، التَّرقُفِیُّ (المتوفی: 267ھ) فرماتے ہیں:

ثنا أبو مسهر، ثنا سعيد بن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد، عن عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني، قال سعيد: وكان من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، عن النبي صلى الله عليه وسلم، أنه قال في معاوية: «اللهم اجعله هاديا مهديا، واهده واهد به»(1)

ہم سے بیان کیا ابو مسہر نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا سعید بن عبد العزیز نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ربیعہ بن یزید نے، وہ عبد الرحمن بن ابی عمیرہ سے،

(سعید بن عبد العزیز فرماتے ہیں عبد الرحمن بن ابی عمیرہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے تھے) وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاویہ کے بارے میں فرمایا:

"اے اللہ معاویہ کو ہادی و مہدی بنا اور ان کو ذریعہ نجات بنا"۔

حدیث کا حکم:

یہ حدیث صحیح درجے کی ہے اسکے تمام راوی ثقہ ہیں۔

تنبیہ:

اس سند میں بھی ربیعہ بن یزید اور عبد الرّحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ابو ادریس کا واسطہ نہیں ہے۔

مزید یہ کہ عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کی صحابیت کی تصریح بھی موجود ہے جو روایت کے متصل مرفوع ہونے پر دلالت کر رہی ہے۔

ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

عباس بن عبد اللہ بن ابی عیسی اَبُو مُحَمَّد الباکسائی، الترقفیؒ (المتوفی: 267ھ)

---

(1) "حديث عباس الترقفي" رقم الحديث (44)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ آپ ابو مسہرؒ سے روایت کرتے ہیں۔ امام خطیب بغدادیؒ، امام ابو العباس السراجؒ، امام دار قطنیؒ، امام ابن کاملؒ، امام ذہبیؒ، حافظ ابن حجر العسقلانیؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔ (1)

ابو مسہر الغسّانی الدمشقیؒ (المتوفی: 218ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

سعید بن عبد العزیز الدمشقیؒ (المتوفی: 167ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ربیعہ بن یزید الدمشقیؒ (المتوفی: 123ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبد الرحمن بن ابی عمیرہ المزنی رضی اللہ عنہ

آپ کو ''الازدی'' بھی کہا جاتا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ آپ ''المزنی'' ہیں۔ آپ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں، شام کے شہر حمص میں آپ نے رہائش اختیار کی۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ان کا ترجمہ تفصیلاً ذکر کر دیا گیا ہے۔

---

(1) العباس بْن عبد الله بْن أبي عيسى، أَبُو مُحَمَّد الباكسائي، الترقفي فهو ثقة ذكره الخطيب: في "تاريخه" (141/12) فقال: وحدث بها عَنْ ومروان بن محمّد الطاطري، وعبد الأعلى بْن مسهر الغساني. وكان ثقة دينا، صالحا عابدا.

قال أَبُو الْعَبَّاس السراج: حَدَّثَنِي الْعَبَّاس بْن عَبد اللهِ الترقفي، صدوق ثقة.

قَالَ أَبُو الحسن الدارقطني: عَبَّاس بْن عبد الله بْن أبي عيسى الترقفي ثقة.

أخبرنا العتيقي، أخبرنا محمد بن المظفر قال: قال عبد الله بْن مُحَمَّد البغوي: مات الترقفي سنة سبع وخمسين. وهذا القول خطأ لا شبهة فيه.

والصحيح ما: أَخْبَرَنَا مُحَمَّد بْن عبد الواحد، حَدَّثَنَا محمد بن العباس قال: قرئ على ابْن المنادي- وأنا أسمع- أن العباس بْن عبد الله الباكسائي المعروف بالترقفي مات بسر من رأى سنة سبع وستين ومائتين.

وقَالَ ابْن كامل: وكان ثقة.

وقال الذهبي: في "الكاشف" (535/1) "ثقة متعبد توفي 267".

وقال الحافظ: في "التقريب" (293/1) "ثقة عابد من الحادية عشرة مات سنة سبع أو ثمان وستين".

(حدیث نمبر:15)

امام ابن ابی خیثمہؒ (المتوفی:279ھ) فرماتے ہیں:

حدثنا يحيى بن معين، قال: حدثنا أبو مسهر، عن سعيد بن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد، عن عبد الرحمن بن أبي عميرة وكان من أصحاب النبي، عن النبي، نحوه.(1)

ہم سے بیان کیا یحی بن معین نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابو مسہرؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا سعید بن عبدالعزیز نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ربیعہ بن یزید نے، وہ عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے

(سعید بن عبدالعزیز فرماتے ہیں عبدالرحمن بن ابی عمیرہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے تھے) وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاویہ کے بارے میں فرمایا:

"اے اللہ معاویہ کو ہادی و مہدی بنا اور ان کو ذریعہ نجات بنا"۔

حدیث کا حکم:

یہ حدیث صحیح درجے کی ہے، اسکے تمام راوی ثقہ ہیں۔

تنبیہ:

اس سند میں بھی ربیعہ بن یزید اور عبدالرحمن بن ابی عمیرہ کے درمیان ابوادریس کا واسطہ نہیں ہے۔

مزید یہ کہ عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کی صحابیت کی تصریح بھی موجود ہے جو روایت کے متصل مرفوع ہونے پر دلالت کر رہی ہے۔

ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

---

(1) "التاريخ الكبير" لابن أبي خيثمة (350/1) رقم الترجمة (1233) "عبد الرحمن بن عميرة الأزديﷺ"

تحقیق سند

احمد بن ابی خیثمہ زہیر بن حربؒ(المتوفی:279ھ)

آپ ثقہ، حافظ حدیث اور حجت ہیں۔آپ نے "التاریخ الکبیر" لکھی۔امام دار قطنیؒ فرماتے ہیں: ثقہ اور مامون ہیں۔

امام خطیب بغدادیؒ فرماتے ہیں: ثقہ، عالم، متقن، حافظ جنگی واقعات کو جاننے اور ادب کو روایت کرنے والے ہیں۔آپ نے علم حدیث امام احمد بن حنبلؒ اور امام الجرح والتعدیل امام یحی بن معینؒ سے حاصل کیا ہے۔

امام ذہبیؒ نے آپ کا تذکرہ حفاظ حدیث میں کیا ہے۔آپ کو الحافظ، الحجہ لکھا ہے۔امام ابوالحسین بن ابی یعلیؒ آپ کو ثقہ، عالم، متقن، حافظ، قرار دیتے ہیں۔(1)

یحی بن معین ابوزکریا البغدادیؒ(المتوفّی 233ھ)

آپ جرح وتعدیل کے امام ہیں۔امام نوویؒ فرماتے ہیں آپ کی توثیق پر امت کا اجماع ہے۔امام خطیب بغدادیؒ آپ کو ثقہ، حافظ، ثبت اور متقن لکھتے ہیں۔

امام احمدؒ فرماتے ہیں جس حدیث کو امام یحی بن معین نہیں جانتے وہ حدیث نہیں ہے۔حافظ ابن حجرؒ آپ کو ثقہ، حافظ، مشہور قرار دیتے ہیں۔(1)

---

(1) أحمد بن أبي خيثمة زهير بن حرب فهو ثقة ذكره الذهبي: في "تذكرة الحفاظ" (130/2) فقال: الحافظ الحجة قال الدارقطني: ثقة مأمون.

وقال الخطيب: ثقة عالم متقن حافظ بصير بأيام الناس راوية للأدب أخذ علم الحديث عن أحمد بن حنبل وابن معين وعلم النسب عن مصعب وأيام الناس عن علي بن محمد المدائني والأدب عن محمد بن سلام الجمحي قال ابن المنادي: بلغ أربعا وتسعين سنة ومات في جمادى الأولى سنة تسع وسبعين ومائتين.

وقال أبو الحسين ابن أبي يعلى: في "طبقات الحنابلة" (42/1) وكان ثقة عالما متقنا حافظا بصيرا بأيام الناس راوية للأدب. أخذ علم الحديث عن إمامنا أحمد ويحيى بن معين وعلم النسب عن مصعب الزبيري وأيام الناس عن أبي الحسن المدائني والأدب عن محمد بن سلام الجمحي وله كتاب التاريخ.

ابو مسہر الغسانی الدمشقیؒ (المتوفی: 218ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

سعید بن عبد العزیز الدمشقیؒ (المتوفی: 167ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ربیعہ بن یزید الدمشقیؒ (المتوفی: 123ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبد الرحمن بن ابی عمیرہ المزنی رضی اللہ عنہ

آپ کو ''الأزدی'' بھی کہا جاتا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ آپ ''المزنی'' ہیں۔ آپ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں، شام کے شہر حمص میں آپ نے رہائش اختیار کی۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ان کا ترجمہ تفصیلاً ذکر کر دیا گیا ہے۔

---

(1) يحيى بن معين بن عون بن زياد بن عون أبو زكريا البغدادي فهو ثقة ذكره النووي: في "تهذيب الاسماء واللغات" (157/2) وهو إمام الحديث فى زمانه والمعول عليه فيه. قال الخطيب: أصله من الأنبار. سمع عن أبي مسهر.

وروى عنه أحمد بن منصور، وأجمعوا على إمامته، وتوثيقه، وحفظه، وجلالته، وتقدمه فى هذا الشأن، واضطلاعه منه.

قال الخطيب: كان إمامًا ربانيًا، عالمًا، حافظًا، ثبتًا، متقنًا.

قال أحمد بن حنبل: السماع من يحيى بن معين شفاء لما فى الصدور.

وقال على بن المديني: ما رأيت فى الناس مثله. وقال أحمد بن حنبل: يحيى بن معين رجل خلقه الله لهذا الشأن، يُظهر كذب الكذابين، وكل حديث لا يعرفه يحيى ليس بحديث.

وقال البخارى: توفى يحيى بن معين بالمدينة سنة ثلاث وثلاثين ومائتين، وله سبع وسبعون سنة إلا نحو عشرة أيام، رحمه الله.

وقال الحافظ: في "التقريب" (597/1) "ثقة حافظ مشهور إمام الجرح والتعديل".

(حدیث نمبر:16)

امام ابو عاصم الشیبانیؒ(المتوفی:287ھ)فرماتے ہیں:

حدثنا محمد بن عوف، نا مروان بن محمد، وأبو مسهر قالا: نا سعيد بن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد، عن عبد الرحمن بن أبي عميرة قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في معاوية: «اللهم اجعله هاديا مهديا واهده واهد به»(1)

ہم سے بیان کیا محمد بن عوف نے،وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا مروان بن محمدؒ اور ابو مسہرؒ نے،وہ دونوں فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا سعید بن عبدالعزیز نے،وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ربیعہ بن یزید نے،وہ عبدالرحمن بن ابی عمیرہ سے،عبدالرحمن بن ابی عمیرہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو حضرت معاویہ کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا:

"اے اللہ معاویہ کو ہادی ومہدی بنااوران کو ذریعہ نجات بنا"۔

حدیث کا حکم:

یہ حدیث صحیح درجے کی ہے،اسکے تمام راوی ثقہ ہیں۔

تنبیہ:

اس سند میں بھی ربیعہ بن یزیداور عبدالرّحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ابوادریس کاواسطہ نہیں ہے۔

مزید یہ کہ عبدالرحمن بن ابی عمیرہ کی نبی کریم ﷺ سے سماع کی تصریح بھی موجود ہے جو روایت کے متصل مرفوع ہونے پر دلالت کررہی ہے۔

ذیل میں ہر راوی کاترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

---

(1) "الآحاد والمثاني" (258/2) رقم الحديث (1129) "عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني ﷺ"

تحقیق سند

احمد بن عمرو بن الضحاک بن مخلد ابو عاصم الشیبانیؒ (المتوفی: 287ھ)

ثقہ قابل احتجاج، حافظ الحدیث ہیں۔ امام ابو بکر بن مردویہؒ آپ کو حافظ، کثیر الحدیث قرار دیتے ہیں۔ امام ابو العباس النسویؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔ امام ابو نعیمؒ فرماتے ہیں: فقیہ ظاہری المذہب تھے۔ امام ذہبیؒ آپ کو حافظ کبیر، متقی اور کثیر التصانیف کے القابات سے نوازتے ہیں۔(1)

محمد بن عوف بن سفیان الطائی ابو عبداللہ، الحمصیؒ (المتوفی: 272ھ)

ثقہ قابل احتجاج، بلند پایہ حافظ حدیث ہیں۔ محدّث شام کے لقب سے مشہور تھے، آپ نے ابو مسہرؒ سے حدیث کا سماع کیا ہے۔ امام ابن عدیؒ فرماتے ہیں: یہ شام کی صحیح اور ضعیف حدیث کے عالم تھے۔ ابن جوصاء کا ان پر اعتماد ہے اور وہ خاص طور پر اہل حمص کی حدیث ان سے ہی پوچھتے ہیں۔ امام ابو حاتمؒ آپ کو صدوق لکھتے ہیں۔ امام نسائیؒ، اما مسلمہؒ، حافظ ابن حجرؒ آپ کی توثیق کرتے ہیں۔ امام ذہبیؒ فرماتے ہیں: بہت سے محدّثین نے ان کی توثیق کی ہے اور ان کے علم و عقل کی تعریف کی ہے۔(2)

---

(1) أحمد بن عمرو بن الضحاك بن مخلد أبو عاصم الشيباني فهو ثقة ذكره الذهبي: في "سير اعلام النبلاء" (430/13) حافظ كبير، إمام، بارع، متبع للآثار، كثير التصانيف.

وقال أبو بكر بن مردويه: حافظ، كثير الحديث، صنف (المسند) والكتب.

وقال أبو العباس النسوي: أبو بكر بن أبي عاصم، وهو: أحمد بن عمرو بن الضحاك بن مخلد الشيباني، من أهل البصرة، من صوفية المسجد، من أهل السنة والحديث والنسك والأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، صحب النساك، منهم: أبو تراب، وسافر معه، وكان مذهبه القول بالظاهر، وكان ثقة نبيلا معمرا.

وقال الحافظ أبو نعيم: كان فقيها، ظاهري المذهب. ومات سنة 287.

(2) مُحَمَّد بن عوف بن سفيان الطائي أبو عَبد الله، الحمصي فهو ثقة ذكره الحافظ: في "تهذيب الكمال" (236/26) فقال: رَوَى عَن: أَبِي مسهر عبد الأعلى بْن مسهر، ومروان بن مُحَمَّد الطاطري قال أبو حاتم: "صدوق". وَقَال النَّسَائي: "ثقة". وذكره ابنُ حِبَّان فِي كتاب "الثقات" وَقَال: "كان صاحب حديث يحفظ".

مروان بن محمد بن حسان الاسدی الطاطریؒ (المتوفی:210ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔امام ابوحاتمؒ،امام صالح بن محمدؒ،امام دارقطنیؒ،امام ذہبیؒ، حافظ ابن حجرؒ آپ کو ثقہ قرار دیتے ہیں۔امام ابن حبانؒ نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں ابن حزم نے آپ کی تضعیف کرکے خطاء کی ہے۔ہمیں معلوم نہیں کہ سلف میں کسی نے ان کی تضعیف کی ہو سوائے ابن قانع کے جبکہ ابن قانع کا قول درست نہیں ہے۔(1)

ابو مسہر الغسانی الدمشقیؒ (المتوفی:218ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

سعید بن عبدالعزیز الدمشقیؒ (المتوفی:167ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ربیعہ بن یزید الدمشقیؒ (المتوفی:123ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

وقال الذهبي: في "تذكرة الحفاظ" (121/2) الحافظ، الإمام، محدث الشام قال ابن عدي: هو عالم بحديث الشام الصحيح منه والضعيف وعليه كان اعتماد ابن جوصاء ومنه يسأل حديث أهل حمص خاصة قلت: قد وثقه غير واحد وأثنوا على معرفته توفي في وسط سنة اثنتين وسبعين ومائتين.

وقال الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (340/9) قال مسلمة: "ثقة" وقال الخلال: "هو إمام حافظ في زمانه معروف بالتقدم في العلم والمعرفة". وفي "التقريب" (500/1) "ثقة حافظ".

(1) مروان بن محمد بن حسان الأسدي الطاطري فهو ثقة وثقه الذهبي: في "الكاشف" (254/2) فقال: "ثقة إمام عن سعيد بن عبد العزيز". وعنه قال الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (86/10) قال أبو حاتم وصالح بن محمد: "ثقة" وذكره بن حبان في "الثقات" وقال: "ولد سنة سبع وأربعين ومائة". وقال البخاري: "مات سنة عشر ومائتين". قلت_الحافظ_ وقال أبو زرعة الدمشقي قال لي أحمد: "عندكم ثلاثة أصحاب حديث مروان بن محمد الطاطري، والوليد بن مسلم، وأبو مسهر". وقال الدوري عن بن معين: "لا بأس به وكان مرجئا". وقال الدارقطني: "ثقة". وضعفه أبو محمد بن حزم فأخطأ لأنا لا نعلم له سلفا في تضعيفه إلا بن قانع وقول بن قانع غير مقنع".وايضا قال الحافظ: في "التقريب" (526/1) "ثقة من التاسعة".

عبدالرحمن بِن ابی عَمیرہ المُزنی رضی اللہ عنہ

آپ کو ''الازدی'' بھی کہا جاتا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ آپ ''المُزنی'' ہیں۔آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں، شام کے شہر حمص میں آپ نے رہائش اختیار کی۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ان کا ترجمہ تفصیلاً ذکر کر دیا گیا ہے۔

(حدیث نمبر:17)

امام آجرّیؒ البغدادیؒ (المتوفی:360ھ) فرماتے ہیں:

قال ابن ناجية، وحدثنا محمد بن رزق الله الكلوذاني قال: حدثنا أبو مسهر، عن سعيد بن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد، عن عبد الرحمن بن أبي عميرة وكان من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يدعو لمعاوية رحمه الله: «اللهم اجعله هاديا مهديا واهده واهد به ولا تعذبه»(1)

ابن ناجیہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا محمد بن رزق اللہ الکلوذانی نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابو مسہر نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا سعید بن عبد العزیز نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ربیعہ بن یزید نے، وہ عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے (عبد الرحمن بن ابی عمیرہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے تھے) انہوں نے نبی کریم ﷺ کو حضرت معاویہ کے بارے میں دعا دیتے ہوئے سنا:

"اے اللہ معاویہ کو ہادی و مہدی بنا اور ان کو ذریعہ نجات بنا اور ان کو عذاب نہ دینا"۔

حدیث کا حکم:

یہ حدیث صحیح درجے کی ہے، اسکے تمام راوی ثقہ ہیں۔

تنبیہ:

اس سند میں بھی ربیعہ بن یزید اور عبد الرّحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ابو ادریس کا واسطہ نہیں ہے۔

مزید یہ کہ عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کی صحابیت کے ساتھ سماع کی تصریح بھی موجود ہے جو روایت کے متصل مرفوع ہونے پر دلالت کر رہی ہے۔

(1) "الشريعة" للآجُرّيُّ البغدادي (2436/5) رقم الحديث (1915) "باب ذكر دعاء النبي صلى الله عليه وسلم لمعاوية ﷺ"

ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

محمد بن الحسین بن عبداللہ، ابو بکر الآجری البغدادیؒ (المتوفی:360ھ)

ثقہ قابلِ احتجاج، حافظ حدیث ہیں۔امام خطیب بغدادیؒ فرماتے ہیں: ثقہ، صدوق، متدیّن اور متعدد کتابوں کے مصنّف تھے۔امام ذہبیؒ آپ کو الامام، المحدّث، القدوہ کے القابات سے نوازتے ہیں۔آپ مکہ مکرمہ میں سکونت پذیر تھے۔عالم باعمل، حدیث کے ماہر اور متبع سنت تھے۔

علامہ زرکلیؒ فرماتے ہیں: مذہب شافعیہ کے فقیہ اور محدّث تھے۔(1)

عبداللہ بن محمد بن ناجیہ ابو محمد البربریؒ (المتوفی:301ھ)

ثقہ قابلِ احتجاج، بغداد کے رہنے والے نامور حافظ حدیث ہیں۔امام خطیب بغدادیؒ فرماتے ہیں: ثقہ، پختہ کار، علم حدیث کے خوب واقف کار ہیں۔مسند کبیر کے مصنف ہیں۔امام ذہبیؒ آپ کو امام، حافظ، ثقہ، ثبت، حجت، مسند کے القابات سے نوازتے ہیں۔(2)

---

(1) محمد بن الحسين بن عبد الله، أبو بكر الآجري فهو ثقة ذكره الخطيب: في "تاريخه" (239/2) فقال: "وكان ثقة صدوقا دينا وله تصانيف كثيرة"

وقال الذهبي: في "سيراعلام النبلاء" (133/16) "الإمام، المحدث، القدوة، صاحب التواليف، منها: كتاب (الشريعة في السنة) كبير، وكتاب (الرؤية)، وكتاب (الغرباء)، وكتاب (الأربعين)، وكتاب (الثمانين)، وكتاب (آداب العلماء)، وكتاب (مسألة الطائفين)، وكتاب (التهجد)، وغير ذلك (1).

سمع: عبد الله بن ناجية،وكان صدوقا، خيرا، عابدا، صاحب سنة واتباع. وكان صدوقا، خيرا، عابدا، صاحب سنة واتباع.

وايضا قال: في "تذكرة الحفاظ" (99/3) الإمام المحدث القدوة مصنف كتاب الشريعة في السنة، والأربعين, وغير ذلك. وكان مجاورًا بمكة، وكان عالمًا عاملًا صاحب سنة واتباع، قال الخطيب: كان دينًا ثقة له تصانيف، توفي بمكة في المحرم سنة ستين وثلاثمائة, رحمة الله عليه.وقال الزركلي: في "الاعلام" (97/6) "فقيه شافعيّ محدث.

(2) عبد الله بن مُحَمَّد بن ناجية بن نَجبة أبو مُحَمَّد البربري فهو ثقة ذكره الخطيب: في "تاريخه" (313/11) فقال: "وكان ثقةً ثبتًا".

محمد بن رزق اللہ ابو بکر الکلوذانیؒ (المتوفی: 249ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ امام خطیب بغدادیؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔ امام ذہبیؒ آپ کو صدوق قرار دیتے ہیں۔ (1)

ابو مسہر الغسانی الدمشقیؒ (المتوفی: 218ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

سعید بن عبد العزیز الدمشقیؒ (المتوفی: 167ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ربیعہ بن یزید الدمشقیؒ (المتوفی: 123ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبد الرحمن بن ابی عمیرہ المزنی رضی اللہ عنہ

وقال الذهبي: في "تاريخه" (36/7) و"كان ثقة ثبتا، عارفا ممتعا بإحدى عينيه". وفي "سيراعلام النبلاء" (164/14) "الإمام الحافظ الصادق، وكان إماما، حجة، بصيرا بهذا الشأن، له "مسند"كبير". وفي "تذكرة الحفاظ" (192/2) الحافظ المفيد وصنف وجمع. حدث عنه أبو بكر الشافعي وابن الجعابي وأبو القاسم بن النحاس وإسحاق النعالي ومحمد بن المظفر وعمر بن الزيات وعدة. وكان ثقة ثبتا عارفا بهذا الشأن له مسند كبير قاله الخطيب: قلت: وكان مسندا. قال الحافظ بن عبد البر: ناولني خلف بن القاسم مسند بن ناجية, وهو في مائة واثنين وثلاثين جزءا بروايته عن سلم بن الفضل عنه.
قلت مات في رمضان سنة إحدى وثلاثمائة رحمه الله تعالى.

وقال أبو الطيب نايف بن صلاح بن علي المنصوري: في "إرشاد القاصي والداني إلى تراجم شيوخ الطبراني" (395/1) قال أبو بكر الإسماعيلي: الشيخ الثبت الفاضل. وقال ابن المنادي: أحد الثقات المشهورين بالطلب، والمكثرين في تصنيف المسند. وقال السمعاني كان ثقة ثبتا صدوقا.

(1) محمد بن رزق الله، أبو بكر الكلوذاني فهو ثقة ذكره الخطيب: في "تاريخه" (344/2) فقال: روى عنه: عَبْد الله بْن مُحَمَّد بْن ناجية، وكان ثقة. أَخْبَرَنِي أَبُو الفرج الطناجيري، حَدَّثَنَا عُمَر بْن أَحْمَد الواعظ، قَالَ: وجدتُ في كتاب جدي عن أَحْمَد بْن مُحَمَّد بْن بكر قَالَ: ومات الكلوذاني في شوال سنة تسع وأربعين ومائتين.

وقال الذهبي: في "تاريخه" (433/18) "وكان صدوقا. توفي سنة تسع وأربعين ومائتين".

آپ کو ''الازدی'' بھی کہا جاتا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ آپ ''المُزنی'' ہیں۔ آپ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں، شام کے شہر حمص میں آپ نے رہائش اختیار کی۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ان کا ترجمہ تفصیلاً ذکر کر دیا گیا ہے۔

(حدیث نمبر:18)

امام طبرانیؒ(المتوفی:360ھ)فرماتے ہیں:

حدثنا أبو زرعة، ثنا أبو مسهر، ثنا سعيد بن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد، عن عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني، قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لمعاوية «اللهم اجعله هاديا مهديا واهده واهد به»(1)

ہم سے بیان کیاابوزرعہ نے،وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیاابو مسہر نے،وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا سعید بن عبدالعزیز نے،وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ربیعہ بن یزید نے،وہ عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے،عبد الرحمن بن ابی عمیرہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا:

"اے اللہ معاویہ کوہادی ومہدی بنااوران کوذریعہ نجات بنا"۔

حدیث کا حکم:

یہ حدیث صحیح درجے کی ہے،اسکے تمام راوی ثقہ ہیں۔

تنبیہ:

اس سند میں بھی ربیعہ بن یزیداور عبدالرّحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ابوادریس کاواسطہ نہیں ہے۔

مزید یہ کہ عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے سماع کی تصریح موجود ہے جو روایت کے متصل مرفوع ہونے پر دلالت کررہی ہے۔

ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

(1) "مسند الشاميين" للطبراني (190/1) رقم الحديث (334) "ما روى سعيد بن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد"

تحقیقِ سند

ابو القاسم سلیمان بن احمد الشامی الطبرانیؒ (المتوفی: 360ھ)

ثقہ قابلِ احتجاج محدّث ہیں۔ حدیث نمبر (7) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ابُوزُرعۃ الدمشقیؒ (المتوفی: 280ھ)

ثقہ قابلِ احتجاج محدّث ہیں۔ حدیث نمبر (7) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ابو مسہر الغسّانی الدمشقیؒ (المتوفی: 218ھ)

ثقہ قابلِ احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

سعید بن عبد العزیز الدمشقیؒ (المتوفی: 167ھ)

ثقہ قابلِ احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ربیعہ بن یزید الدمشقیؒ (المتوفی: 123ھ)

ثقہ قابلِ احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبد الرحمن بِن ابی عَمیرہ المُزنی رضی اللہ عنہ

آپ کو "الازدی" بھی کہا جاتا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ آپ "المُزنی" ہیں۔آپ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں، شام کے شہر حمص میں آپ نے رہائش اختیار کی۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ان کا ترجمہ تفصیلاً ذکر کر دیا گیا ہے۔

(حدیث نمبر:19)

امام ابو نعیم الاصبہانیؒ(المتوفی:430ھ)فرماتے ہیں:

حدثنا سليمان بن أحمد، ثنا أبو زرعة الدمشقي، ثنا أبو مسهر، ثنا سعيد بن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد، عن عبد الرحمن بن أبي عميرة، قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لمعاوية: «اللهم، اجعله هاديا مهديا، واهده، واهد به»(1)

ہم سے بیان کیا سلیمان بن احمدؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابو زرعہ الدمشقیؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابو مسہرؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا سعید بن عبد العزیزؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ربیعہ بن یزید نے،

وہ عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے، عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو حضرت معاویہ کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا:

"اے اللہ معاویہ کو ہادی و مہدی بنا اور ان کو ذریعہ نجات بنا"۔

حدیث کا حکم:

یہ حدیث صحیح درجے کی ہے، اسکے تمام راوی ثقہ ہیں۔

تنبیہ:

اس سند میں بھی ربیعہ بن یزید اور عبد الرّحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ابو ادریس کا واسطہ نہیں ہے۔

مزید یہ کہ عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے سماع کی تصریح موجود ہے جو روایت کے متصل مرفوع ہونے پر دلالت کر رہی ہے۔

ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

---

(1) "معرفة الصحابة" لأبي نعيم الأصبهاني (1836/4) رقم الحديث (4634) "عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني"

تحقیق سند

ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانیؒ (المتوفی:430ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔امام خطیب بغدادیؒ فرماتے ہیں: حافظ ابو نعیمؒ کے سوا کوئی ایسا آدمی نہیں دیکھا جس پر بجا طور پر حافظ کا اطلاق کیا جائے۔ حمزہ بن عباس علوی کہتے ہیں: محدثین کہا کرتے تھے کہ حافظ ابو نعیمؒ کا چودہ سال تک کوئی نظیر نہ تھا۔ مشرق و مغرب میں نہ ان سے بڑا کوئی حافظ حدیث تھا اور نہ کسی کے پاس ان سے اعلیٰ سند تھی۔ حافظ سلفی فرماتے ہیں ان کی کتاب "حلية الاولياء" بے نظیر ہے آج تک کسی نے ایسی کتاب نہیں لکھی ہے۔

امام خطیب بغدادیؒ کا یہ کہنا کہ وہ اجازت میں تساہل سے کام لیتے تھے امام ذہبیؒ فرماتے ہیں: خطیب کا مذکورہ خیال باطل ہے کیونکہ وہ ایسا شاذ و نادر ہی کرتے ہونگے ورنہ میں نے تو اکثر یہی دیکھا ہے کہ وہ کھتے ہیں مجھے یہ حدیث فلاں نے لکھ کر بھیجی ہے۔

امام ذہبیؒ آپ کو الامام، الحافظ، الثقہ، العلامہ، شیخ الاسلام کے القابات سے نوازتے ہیں اور آپ کا تذکرہ حفاظ حدیث میں کیا ہے۔

مزید لکھتے ہیں:

حافظ ابن مندہؒ نے مسلکی اختلاف کی بنا پر حافظ ابو نعیمؒ پر رکیک حملے کیئے ہیں، جس طرح حافظ ابو نعیمؒ نے اِن پر کیئے ہیں لیکن باہمی عداوت کی وجہ سے ان دونوں کی ایک دوسرے پر جرح قابل التفات نہیں۔

آپ نے بہت سی گراں مایہ کتابیں لکھی ہیں جن میں سے چند ایک کتابیں یہ ہیں:"كتاب معرفة الصحابة، كتاب دلائل النبوة، كتاب المستخرج على البخاري، المستخرج على مسلم، كتاب تاريخ اصبهان، صفة الجنة، كتاب الطب، كتاب فضائل الصحابةاور كتاب المعتقد"،

ان کے علاوہ اور بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں لکھی ہیں لیکن ان میں دوسرے عام محدثین کی طرح رطب ویابس مواد جمع کر دیا ہے۔(1)

---

(1) أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ إسحاق بْنُ موسى بن مهران، أبو نعيم الحافظ فهو ثقة ذكره الخطيب البغدادي: في "تاريخه" (35/21) سمع أبا القاسم سليمان بن أحمد الطبراني، وقال حمزة بن العباس العلوي: "كان أصحاب الحديث يقولون: بقي الحافظ أبو نعيم أربع عشرة سنة بلا نظير, لا يوجد شرقًا ولا غربًا أعلى إسنادًا منه ولا أحفظ منه". قال الحافظ أبو بكر الخطيب: "وقد رأيت لأبي نعيم أشياء يتساهل فيها، منها أن يقول في الإجازة: أنا من غير أن يبين! والله أعلم.

وقال الذهبي: في "سير اعلام النبلاء" (453/17) "الإمام، الحافظ، الثقة، العلامة، شيخ الإسلام، ولد: سنة ست وثلاثين وثلاث مائة. وروى عنه أبو علي الحداد، وكان حافظا مبرزا عالي الإسناد، تفرد في الدنيا بشيء كثير من العوالي، وهاجر إلى لقيه الحفاظ". وفي "تذكرة الحفاظ" (195/3) قال الخطيب: "لم أر أحدًا أطلق عليه اسم الحافظ غير أبي نعيم". قال علي بن المفضل الحافظ: وقال السلفي: لم يصنف مثل كتابه "حلية الأولياء" وقال أحمد بن محمد بن مردويه: كان أبو نعيم في وقته مرحولًا إليه، لم يكن في أفق من الآفاق أحد أحفظ منه ولا أسند منه، كان حفاظ الدنيا قد اجتمعوا عنده وكل يوم نوبة واحد منهم يقرأ ما يريد إلى قريب الظهر, فإذا قام إلى داره ربما كان يقرأ عليه في الطريق جزء، وكان لا يضجر, لم يكن له غذاء سوى التسميع والتصنيف.

قال الخطيب: قد رأيت لأبي نعيم أشياء يتساهل فيها, منها أنه يقول في الإجازة: أخبرنا من غير أن يبين. قال الحافظ ابن النجار: جزء محمد بن عاصم قد رواه الأثبات عن أبي نعيم، والحافظ الصدوق إذا قال: هذا الكتاب سماعي, جاز أخذه عنه بإجماعهم.

قلت-الذهبي-وقول الخطيب: كان يتساهل في الإجازة, إلى آخره، فهذا ربما فعله نادرا فإني رأيته كثيرًا ما يقول: كتب إلي جعفر بن الخلدي، و: كتب إلي أبي العباس الأصم، و: أنا أبو الميمون بن راشد في كتابه، ولكني رأيته يقول: أنا عبد الله بن جعفر فيما قرئ عليه، فالظاهر أن هذا إجازة. وحدثني أبو الحجاج الحافظ أنه رأى بخط الحافظ ضياء الدين المقدسي قال: وجدت أبي الحجاج يوسف بن خليل أنه قال: رأيت أصل سماع أبي نعيم بجزء محمد بن عاصم. قلت: فبطل ما تخيله الخطيب.

ولأبي نعيم تصانيف مشهورة ككتاب معرفة الصحابة، وكتاب دلائل النبوة في مجلدين، وكتاب المستخرج على البخاري، والمستخرج على مسلم، وكتاب تاريخ أصبهان، وصفة الجنة، وكتاب الطب، وكتاب فضائل الصحابة، وكتاب المعتقد، وأشياء صغار سمعنا بعضها يعمل فيها الواهيات ويكاسر عنها كدأب غيره من المحدثين، والله الموعد. ولأبي عبد الله بن منده حط على أبي نعيم صعب من قبل المذهب, كما للآخر حط عليه لا ينبغي أن يلتفت إلى ذلك للواقع الذي بينهما.مات أبو نعيم في العشرين من المحرم سنة ثلاثين وأربعمائة عن أربع وتسعين سنة

ابوالقاسم سلیمان بن احمد الشامی الطبرانیؒ(التوفی:360ھ)

ثقہ قابل احتجاج محدّث ہیں۔ حدیث نمبر(7) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ابُوزُرعَۃ الدمشقیؒ(التوفی:280ھ)

ثقہ قابل احتجاج محدّث ہیں۔ حدیث نمبر(7) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ابو مسہر الغسّانی الدمشقیؒ(التوفی:218ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر(1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

سعید بن عبدالعزیز الدمشقیؒ(التوفی:167ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر(1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ربیعہ بن یزید الدمشقیؒ(التوفی:123ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر(1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبدالرحمن بِن ابی عَمیرہ المُزنی رضی اللہ عنہ

آپ کو ''الازدی'' بھی کہا جاتا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ آپ ''المُزنی''ہیں۔آپ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں، شام کے شہر حمص میں آپ نے رہائش اختیار کی۔ حدیث نمبر(1) کے تحت ان کا ترجمہ تفصیلاذ کر کر دیا گیا ہے۔

وقال السيوطي: في "طبقات الحفاظ" (423/1) "الْحَافِظ الْكَبِير مُحدث الْعَصْر".

حدیث ولید بن مسلم الدمشقیؒ (المتوفی:195ھ)

(حدیث نمبر:20)

امام ابن عساکر الدمشقیؒ (المتوفی: 571ھ) فرماتے ہیں:

فأخبرناه أبو القاسم بن الحصين، أنا أبو علي بن المذهب، أنا أحمد بن جعفر، نا عبد الله بن أحمد، حدثني أبي، نا علي بن بحر، نا الوليد بن مسلم، نا سعيد بن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد، عن عبد الرحمن بن عميرة الأزدي عن النبي (صلى الله عليه وسلم) أنه ذكر معاوية فقال: "اللهم اجعله هاديا مهديا واهد به".

ہم سے بیان ابو القاسم بن الحصینؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابو علی بن المذہبؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا عبد اللہ بن احمد نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن حنبل نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا علی بن بحر نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ولید بن مسلم الدمشقیؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا سعید بن عبد العزیزؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ربیعہ بن یزید نے، وہ عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے، عبد الرحمن بن ابی عمیرہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا:

"اے اللہ معاویہ کو ہادی و مہدی بنا اور ان کو ذریعہ نجات بنا"۔(1)

حدیث کا حکم:

یہ حدیث صحیح درجے کی ہے، اسکے تمام راوی ثقہ ہیں۔

تنبیہ:

اس سند میں بھی ربیعہ بن یزید اور عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ابو ادریس کا واسطہ نہیں ہے۔

---

(1) "تاريخ دمشق" لابن عساكر (84/59) رقم الترجمة (7510) "معاوية بن أبي سفيان بن حرب".

ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

امام ابن عساکر الدمشقیؒ (المتوفی: 571ھ)

ثقہ محدّث ہیں۔ دمشق کے رہنے والے جلیل القدر اور بلند پایہ حافظ حدیث ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ابو القاسم بن الحصین ہبۃ اللہ بن محمد بن عبد الواحدؒ (المتوفی: 525ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ امام خطیب بغدادیؒ آپ کو شیخ، صدوق، صحیح السّماع لکھتے ہیں۔ امام سمعانیؒ، امام ابن الجوزیؒ، امام ابن کثیرؒ آپ کو ثقہ قرار دیتے ہیں۔ امام ذہبیؒ آپ کو "الشیخ، الجلیل، المسند، الصدوق، مسند الآفاق، کے القابات سے نوازتے ہیں۔ (1)

ابو علی بن المذہبؒ (المتوفی: 444ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں: آپ نے مسند احمد کا ابو بکر بن مالک القطیعی سے "عن عبد اللہ بن احمد، عن ابیہ" سے سماع کیا ہے۔ نیز آپ نے ابن شاہینؒ اور دار قطنیؒ اور بہت سے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا ہے، آپ اچھے دیندار شخص تھے۔

امام خطیب بغدادیؒ نے بیان کیا کہ آپ ابو بکر بن مالک القطیعی سے مسند کا صحیح سماع کرنے والے ہیں مگر آپ نے اپنا نام اجزاء میں شامل کر دیا ہے۔ ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں: کہ یہ آپ کو سماع پر اعتراض نہیں

---

(1) هبة الله بْن مُحَمَّد بْن عَبْد الواحد بْن أَحْمَد بن العباس بن إبراهيم بن الحصين بن شيبان الشيباني، أبو القاسم بن أبي عبد الله الكاتب فهو ثقة ذكره الخطيب: في "تاريخه" (191/21) فقالف: "وكان شيخا حسنا متيقظا صدوقا صحيح السماع".

وقال الذهبي: في "سيراعلام النبلاء" (536/19) "الشيخ الجليل، المسند، الصدوق، مسند الآفاق، سمع في سنة سبع وثلاثين من: أبي علي بن المذهب، قال السمعاني: شيخ، ثقة، دين، صحيح السماع، واسع الرواية، تفرد وازدحموا عليه، وقال ابن الجوزي: "كان ثقة، توفي في رابع عشر شوال، سنة خمس وعشرين وخمس مائة".

وقال ابن كثير: في "البداية والنهاية" (291/16) "وكان ثقة ثبتا صحيح السماع".

ہے۔اس لیے کہ جب آپ کا سماع متحقق ہے تو جائز ہے کہ آپ اپنا نام اس میں شامل کر دیں جس سے آپ کا سماع متحقق ہے اور خطیب نے آپ پر کئی باتوں کا الزام لگایا ہے جن کی ضرورت نہیں ہے۔(1)

احمد بن جعفر بن حمدان ابو بکر القطیعیؒ (المتوفی: 368ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔امام دار قطنیؒ آپ کو ثقہ قرار دیتے ہیں۔امام خطیب بغدادیؒ آپ کو کثیر الحدیث لکھتے ہیں۔مزید فرماتے ہیں: ہمیں معلوم نہیں کہ کسی نے آپ سے روایت کرنے سے منع کیا ہو اور نہ ہی آپ سے احتجاج کو ترک کیا ہے۔علامہ اربلیؒ فرماتے ہیں: ثقہ کثیر الحدیث تھے۔
امام ذہبیؒ آپ کو الشیخ، العالم، المحدّث، مسند الوقت لکھتے ہیں۔(2)

---

(1) الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ وهب أَبُو عَلِيّ التميمي الواعظ المعروف بابن المذهب ذكره الخطيب: في "تاريخه" (401/7) وكان يروي عَنِ ابن مالك القطيعي مسند أَحْمَد بن حنبل بأسره، وكان سماعه صحيحا إلا فِي أجزاء منه، فإنه ألحق اسمه فيها، وكذلك فعل فِي أجزاء من فوائد ابن مالك، وكان يروي عَنِ ابن مالك أيضا كتاب «الزهد» لأحمد بن حنبل، ولم يكن لَهُ به أصل عتيق، وإنما كانت النسخة بخطه، كتبها بأخرة، وليس بمحل للحجة. ومات فِي ليلة الجمعة سلخ شهر ربيع الآخر من سنة أربع وأربعين وأربعمائة، ودفن صبيحة تلك الليلة فِي مقبرة باب حرب.
وقال ابن كثير: في "البداية والنهاية" أربع وأربعين وأربعمائة (722/15) وسمع " مسند الإمام أحمد " من أبي بكر بن مالك القطيعي، عن عبد الله بن الإمام أحمد، عن أبيه، وقد سمع الحديث من أبي محمد بن ماسي وابن شاهين والدارقطني وخلق، وكان دينا خيرا، وقد ذكر الخطيب أنه كان صحيح السماع ل " مسند أحمد " من القطيعي، غير أنه ألحق اسمه في أجزاء. قال ابن الجوزي: وليس هذا بقدح ; لأنه إذا تحقق سماعه جاز أن يلحق اسمه الذي غفل عنه الكاتب، والعجب أن يجاز قول الشيخ: أخبرني فلان، ولا يسمع منه إلحاقه اسمه فيما تحقق سماعه له. وقد عاب عليه الخطيب أشياء لا حاجة إليها.

(2) أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ حَمْدَانَ بْنِ مَالِكِ بْن شبيب بْن عَبْد اللَّه، أَبُو بَكْر القطيعيّ فهو ثقة ذكره الخطيب: في "تاريخه" (293/4) فقال: سمع عَبْد اللَّهِ بْن أَحْمَدَ بْن حنبل، وَكَانَ كثير الحديث. روى عَنْ عَبْد اللَّه بْن أَحْمَدَ المسند، والزهد، والتاريخ والمسائل، وغير ذلك. وَكَانَ بعض كتبه غرق فاستحدث نسخها من كتاب لم يكن فيه سماعه، فغمزه الناس، إلا أنا لم نر أحدا امتنع من الرواية عَنْهُ، ولا ترك الاحتجاج بِهِ. وقد رَوَى عَنْهُ من المتقدمين الدارقطني، وابن شاهين، وَحَدَّثَنَا عنه أَبُو الْحَسَن بْن رزقويه، ومُحَمَّد بْن أَبِي الْفَوَارِسِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ البياض، ومحمّد بن الفرج البزّار، وَأَبُو بَكْر البرقاني، وعبد الملك بْن مُحَمَّد بْن بشران، وَأَبُو نعيم الأصبهاني، وجماعة كثيرة سواهم. سَمِعْتُ أَبَا بَكْر الْبَرْقَانِيّ وسئل عَنِ ابْن مالك فَقَالَ: كَانَ شيخا صالحا، وَكَانَ لأبيه اتصال ببعض السلاطين، فقرئ لابن ذلك السلطان عَلَيّ عَبْد اللَّه بْن أَحْمَدَ المسند، وحضر

عبداللہ بن احمد بن محمد بن حنبل الشیبانیؒ (المتوفی:290ھ)

ثقہ قابل احتجاج محدّث ہیں۔امام خطیب بغدادیؒ آپ کو ثقہ و ثبت لکھتے ہیں۔امام احمد بن مناویؒ اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں: دنیا میں کوئی شخص عبداللہ بن احمد سے زیادہ اپنے باپ سے روایت کرنے والا نہیں۔اُنہوں نے اپنے والد سے "مسند" سنی جس میں تیس ہزار احادیث درج ہیں۔

امام نسائیؒ، امام دار قطنیؒ، حافظ ابن حجرؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔

امام بو بکر الخلّالؒ فرماتے ہیں: نیک صالح، سچ بولنے والے اور بہت زیادہ حیاء والے تھے۔

امام ذہبیؒ آپ کو بلند پایہ حافظ حدیث اور حجت لکھتے ہیں۔مزید فرماتے ہیں: ہم ہمیشہ اپنے اکابر اساتذہ سے سنتے آئے ہیں وہ شہادت دیتے تھے کہ عبداللہ کو رجال، علل حدیث اور اسماء رواۃ کی معرفت تامہ حاصل ہے۔حتی کہ بعض محدّثین مبالغہ سے کام لیتے ہیں اور کثرت و معرفت میں ان کو اپنے والد پر مقدّم سمجھتے ہیں۔(1)

ابْن مالك سماعه. ثم غرقت قطعه من كتبه بعد ذلك فنسخها من كتاب ذكروا أنه لم يكن سماعه فيه، فغمزوه لأجل ذلك، وإلا فهو ثقة.

وَحَدَّثَنِي البرقاني. قَالَ كنت شديد التنقير عَنْ حال ابْن مالك؟ حتى ثبت عندي أنه صدوق لا يشك فِي سماعه، وإنما كَانَ فيه بله فلما غرقت القطيعة بالماء الأسود غرق شيء من كتبه، فنسخ بدل ما غرق من كتاب لم يكن فيه سماعه، ولما اجتمعت مع الحاكم بن عَبْد اللَّه بْن البيع بنيسابور، ذكرت ابْن مالك ولينته فأنكر عَلِيّ. وَقَالَ: ذاك شيخي. وحسن حاله أو كما قال.

أخبرنا البرقاني قَالَ: توفي ابْن مالك فِي سنة ثمان وستين وثلاثمائة.

وقال الإربلي: في "تاريخ الاربل" (83/2) "وكان كثير الحديث ثقة".

وقال الذهبي: في "سير اعلام النبلاء" (210/16) الشيخ، العالم، المحدث، مسند الوقت، حدث عنه: أبو علي الحسن بن علي بن المذهب، وقال السلمي: سألت الدارقطني عنه، فقال: ثقة زاهد قديم، سمعت أنه مجاب الدعوة.

(1) عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَل بْن هلال بْن أسد، أَبُو عَبْد الرحمن الشيباني فهو ثقة ذكره الخطيب: في "تاريخه" (382/9) فقال: "سمع أباه،وكان ثقة ثبتًا فهمًا".

وقال الذهبي: في "سيراعلام النبلاء" (516/13) الإمام، الحافظ، الناقد، محدث بغداد، وفي "تذكرة الحفاظ" (173/2) 685 الإمام الحافظ الحجة وقال أحمد بن المنادى في تاريخه لم يكن أحدا روى في الدنيا عن أبيه من عبد الله بن أحمد لأنه

احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد الذہلی الشیبانیؒ (المتوفی 241ھ)

ثقہ قابل احتجاج محدّث، فقیہ ہیں۔ امام عجلیؒ، امام نسائیؒ، امام ابن سعدؒ آپ کو ثقہ قرار دیتے ہیں۔ امام ابن حبانؒ نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔ امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ آپ سے روایت کرتے ہیں۔ ابن ماکولاؒ فرماتے ہیں: مذاہب صحابہ وتابعین کو سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ امام ابو حاتمؒ، امام ذہبیؒ آپ کو حجت لکھتے ہیں ۔حافظ ابن حجرؒ آپ کو ثقہ، حافظ، فقیہ، حجت قرار دیتے ہیں۔

عبداللہ بن احمدؒ کہتے ہیں میں نے ابو زرعہ سے سنا ہے فرماتے تھے: تمہارے والد کو دس لاکھ احادیث یاد تھیں۔

ابراہیم حربیؒ کہتے ہیں: میں نے امام احمدؒ کو دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اگلے پچھلے سب لوگوں کا علم ان کے سینے میں جمع کر دیا ہے۔

حرملہؒ کہتے ہیں: میں نے امام شافعیؒ سے سنا ہے فرماتے تھے: میں بغداد سے نکلا تو میں نے اپنے پیچھے کوئی ایسا آدمی نہیں چھوڑا جو علم وفضل، فقہ ودانش میں امام احمد سے بڑھا ہوا ہو۔

سمع منه المسند وهو ثلاثون الفا والتفسير والناسخ والمنسوخ وحديث شعبة والمقدم والمؤخر من كتاب الله وجوابات القرآن والمناسك الكبير وغير ذلك وحديث الشيوخ, وما زلنا نرى أكابر شيوخنا يشهدونلعبد الله بمعرفة الرجال ومعرفة علل الحديث والأسماء والمواظبة على الطلب حتى أفرط بعضهم وقدمه على أبيه في الكثرة والمعرفة.

قال إسماعيل بن محمد بن حاجب سمعت مهيب بن سليم يقول سألت عبد الله بن أحمد قلت: كم سمعت من أبيك؟ قال: مائة ألف وبضعة عشر ألفا. ويروى عن أبي زرعة قال لي أحمد: ابنى عبد الله محفوظ من علم الحديث لا يذاكرنى إلا بما لا أحفظ. قال عباس الدوري: قال لي أبو عبد الله: يا عباس قد وعى عبد الله علما كثيرا. وقال أبو علي بن الصواف عنه: "قال كل شيء أقول: قال، قد سمعته منه مرتين أو ثلاثا وأقله مرة" قلت: مات عبد الله في سن أبيه في شهر جمادى الآخرة سنة تسعين ومائتين وكانت جنازته مشهودة, رحمه الله تعالى.

وقال الحافظ: في "تهذيب التهذيب"(124/5) قال أبو علي بن الصواف: ولد سنة 213 ومات سنة تسعين ومائتين وكذا أرخه إسماعيل الخطمي وزاد في جمادى الآخرة قلت-الحافظ- وقال النسائي: "ثقة". وقال السلمي سألت الدارقطني عن عبد الله بن أحمد وحنبل بن إسحاق فقال: "ثقتان نبيلان". وقال أبو بكر الخلال: "كان عبد الله رجلا صالحا صادق اللهجة كثير الحياء". وايضا قال: في "التقريب" (295/1) "ثقة من الثانية عشرة".

ابو عبیدؒ کہتے ہیں سب لوگوں کا علم چار آدمیوں کے پاس جمع ہو گیا ہے اور ان سب سے احمد زیادہ فقیہ ہیں۔

امام یحیٰ بن معینؒ فرماتے ہیں: لوگ چاہتے ہیں میں احمد جیسا ہو جاؤں لیکن میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں کبھی ان جیسا نہیں ہو سکتا۔

ابو ہمام سکونی کہتے ہیں: امام احمد نے اپنے جیسا آدمی نہیں دیکھا۔

ابو ثور فرمایا کرتے تھے: امام احمد، امام سفیان ثوری سے زیادہ عالم یا زیادہ فقیہ تھے۔ (1)

---

(1) أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الذهلي الشيباني فهو ثقة ذكره الذهبي: في "تذكرة الحفاظ" (15/2) فقال: شيخ الإسلام وسيد المسلمين في عصره، الحافظ، الحجة، قال عبد الله بن أحمد: سمعت أبا زرعة يقول: كان أبوك يحفظ ألف ألف حديث، ذاكرته الأبواب: وقال حنبل: سمعت أبا عبد الله يقول: حفظت كل شيء سمعته من هشيم في حياته. وقال إبراهيم الحربي: رأيت أحمد كأن الله قد جمع له علم الأولين والآخرين.

أخبرنا يوسف بن أحمد وعبد الحافظ بن بدران قالا أنا موسى بن عبد القادر أنا سعيد بن أحمد أنا علي بن أحمد أنا أبو طاهر المخلص نا عبد الله البغوي نا أحمد بن حنبل وعبيد الله القواريري قالا: ثنا معاذ بن هشام حدثني أبي عن قتادة عن عكرمة عن ابن عباس أن رجلا أتى النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقال يا نبي الله إني شيخ كبير يشق علي القيام فمرني بليلة لعل الله يوفقني فيها لليلة القدر، فقال: "عليك بالسابعة"، لفظ أحمد تفرد به معاذ.

قال حرملة: سمعت الشافعي يقول: خرجت من بغداد فما خلفت بها رجلا أفضل ولا أعلم ولا أفقه من أحمد بن حنبل. وقال علي بن المديني: إن الله أيد هذا الدين بأبي بكر الصديق يوم الردة وبأحمد بن حنبل يوم المحنة. وقال أبو عبيد: انتهى العلم إلى أربعة، أفقهم أحمد. وقال ابن معين من طريق عباس عنه: أرادوا أن أكون مثل أحمد والله لا أكون مثله أبدا. قال أبو همام السكوني: ما رأى أحمد بن حنبل مثل نفسه. وقال محمد بن حماد الطهراني: سمعت أبا ثور يقول: أحمد أعلم -أو قال: أفقه- من الثوري. قلت: سيرة أبي عبد الله قد أفردها البيهقي في مجلد، وأفردها ابن الجوزي في مجلد، وأفردها شيخ الإسلام الأنصاري في مجلد لطيف. توفي إلى رضوان الله تعالى في يوم الجمعة ثاني عشر ربيع الأول سنة إحدى وأربعين ومائتين. وله سبع وسبعون سنة. عندي من عواليه حديثان وحكاية فأما بالإجازة فالمسند كله.

وقال الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (62/1) روى عنه البخاري ومسلم وقال العجلي ثقة ثبت في الحديث قال بن أبي حاتم سئل أبي عنه فقال: "هو إمام وهو حجة". وقال النسائي: "الثقة المأمون أحد الأئمة". وقال بن ماكولا: "كان أعلم الناس بمذاهب الصحابة والتابعين". وقال بن حبان: في "الثقات" "كان حافظا متقنا فقيها ملازما للورع الخفي مواظبا على العبادة الدائمة أغاث الله به أمة محمد صلى الله عليه و سلم الله عليه وآله وسلم وذلك أنه ثبت في المحنة وبذل نفسه لله حتى ضرب بالسياط للقتل فعصمه الله تعالى عن الكفر وجعله علما يقتدى به ملجأ يلجأ إليه". وقال بن سعد: "ثقة ثبت صدوق كثير الحديث".

علی بن بحر بن بری، ابوالحسن القطانؒ (المتوفی: 234ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ امام یحی بن معینؒ، امام عجلیؒ، امام ابو حاتمؒ، امام دار قطنیؒ، امام حاکمؒ، امام ابن قانعؒ، امام ذہبیؒ، حافظ ابن حجرؒ یہ تمام کبار ائمہ آپ کی توثیق کرتے ہیں۔ امام ابن حبانؒ نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔(1)

ولید بن مسلم الدمشقیؒ (المتوفی: 195ھ)

ثقہ کثیر التدلیس راوی ہیں، امام مسلمؒ نے صحیح میں متعدد روایات آپ سے لی ہیں، امام ابن سعدپ کو ثقہ کثیر الحدیث لکھتے ہیں، امام احمدؒ فرماتے ہیں: میں نے اہل شام میں ان سے زیادہ عقلمند شخص نہیں دیکھا۔ امام ابو مسہرؒ، امام عجلیؒ، امام یعقوب بن شیبہؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں، امام ابو حاتمؒ آپ کو صالح الحدیث لکھتے ہیں۔

امام ذہبیؒ فرماتے ہیں: ثقہ، حافظ، مدلّس ہے لیکن جب تحدیث کی صراحت کرے تو حجت ہے۔ حافظ ابن حجر العسقلانیؒ فرماتے ہیں: ثقہ راوی ہے مگر بہت زیادہ تدلیس تسویہ کرنے والا ہے۔

ابن العراقیؒ نے اور سبط ابن العجمیؒ نے "مدلّسین" میں ذکر کیا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے "طبقات المدلّسین" میں طبقہ رابعہ کے مدلّسین میں ذکر کیا ہے جنکی روایات بغیر تصریح سماع کے حجت نہیں۔(1)

وايضا قال الحافظ: في "التقريب" (84/1) "أحد الأئمة ثقة حافظ فقيه حجة".

(1) علي بْن بحر بْن بري، أَبُو الحسن القطان فهو ثقة وثقه العجلي: في "تاريخ الثقات" (344/1) وذكره المزي: في "تهذيب الكمال" (325/20) رَوَى عَن: الوليد بن مسلم ورَوَى عَنه: أَحْمَد بْن حنبل، ذكره محمد بن سعد: في الطبقة الثامنة من أهل البصرة. وَقَال عبد الخالق بن مَنْصُور عَنْ يحيى بْن مَعِين: وأبو حاتم، والدارقطني، والحاكم أبو عبد الله: "ثقة".

وقال الذهبي: في "تذكرة الحفاظ" (43/2) "الحافظ الثقة". وفي "سير اعلام النبلاء" (12/11) "الإمام، الحافظ، المتقن، توفي: سنة أربع وثلاثين ومائتين. وفي "الكاشف في معرفة من له رواية في الكتب الستة" (35/2) "وثقوه".

وقال الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (251/7) قال يعقوب بن سفيان وغير واحد مات سنة أربع وثلاثين ومائتين قلت وكذا ذكره بن حبان: في "الثقات" قال: كان من أقران أحمد بن حنبل في الفضل والصلاح وقال بن قانع: "ثقة". وفي "التقريب" (398/1) "ثقة فاضل".

تمام محدثین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مدلس راوی جب حدثنا یا سمعت کے الفاظ سے تحدیث کی صراحت کرے تو تدلیس کا الزام اس پر سے رفع ہو جاتا ہے۔

زیر بحث روایت میں ولید بن مسلم کی سعید بن عبدالعزیز سے تحدیث کی صراحت "مسند احمد"، "التاریخ الکبیر" لابن ابی خیثمہ، "السنۃ" لابی بکر الخلال اور "معجم الصحابہ" لابن قانع میں موجود ہے۔

مزید یہ کہ تدلیس کا طعن متابعت سے بھی اٹھ جاتا ہے۔ تین ثقہ راوی (ابو مسہرؒ، مروان بن محمد الطاطریؒ، عمر بن عبدالواحدؒ) اور ایک صدوق راوی (محمد بن سلیمانؒ) آپ کے متابع موجود ہیں۔

سعید بن عبدالعزیز الدمشقیؒ (التوفی: 167ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ربیعہ بن یزید الدمشقیؒ (التوفی: 123ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبدالرحمن بن ابی عَمیرہ المزنی رضی اللہ عنہ

---

(1) الْوَلِيد بن مسلم القرشي، أبو العباس الدمشقي فهو ثقة كثير التدليس ذكره المزي: في "تهذيب الكمال" (86/31) رَوَى عَن: سَعِيد بْن عبد العزيز،ورَوَى عَنه: محمد بن مصفى الحمصي وَقَال مُحَمَّد بن سعد: "كَانَ ثقة، كثير الحديث". وَقَال عَبد الله بْن أَحْمَد بْن حنبل، عَن أَبِيهِ: مَا رأيت من الشاميين أعقل من الْوَلِيد بْن مسلم. وَقَال العجلي، ويعقوب بْن شَيْبَة: الْوَلِيد بْن مسلم ثقة. وَقَال محمد بن إبراهيم الأصبهاني: قلتُ لأبي حاتم: ما تقول فِي الْوَلِيد بْن مسلم؟ قال: "صالح الْحَدِيث".

وقال الذهبي: في "تذكرة الحفاظ" (222/1) وقال ابن عدي: "ثقة". قلت-الذهبي- "لا نزاع في حفظه وعلمه وإنما الرجل مدلس فلا يحتج به إلا إذا صرح بالسماع". وفي "الكاشف" (355/2) قال بن المديني: "ما رأيت من الشاميين مثله". قلت-الذهبي-كان مدلسا فيتقى من حديثه ما قال فيه عن مات 195".

وقد ذكره الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (151/11) قال أبو مسهر: "كان الوليد معتنيا بالعلم". وقال أيضا: "كان من ثقات أصحابنا". وقال مؤمل بن إهاب عن أبي مسهر: "كان الوليد بن مسلم يحدث حديث الأوزاعي عن الكذابين ثم يدلسها عنهم". وفي "التقريب" (584/1) "ثقة لكنه كثير التدليس والتسوية".

وعده سبط ابن العجمي في المدلسين "التبيين لأسماء المدلسين" (235/1) والسيوطي: في "اسماء المدلسين" (102/1) والحافظ: في "طبقات المدلسين" (51/1)

آپ کو ''الازدی'' بھی کہا جاتا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ آپ ''المُزنی'' ہیں۔

آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں، شام کے شہر حمص میں آپ نے رہائش اختیار کی۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ان کا ترجمہ تفصیلاً ذکر کر دیا گیا ہے۔

(حدیث نمبر:21)

امام ابن عساکر الدمشقیؒ (المتوفی: 571ھ) فرماتے ہیں:

وروي عن الوليد عن سعيد عن يونس بن ميسرة بدلا من ربيعة أخبرناه أبو علي المقرئ في كتابه. وحدثني أبو مسعود عنه أنا أبو نعيم نا سليمان ابن أحمد نا عبدان بن أحمد نا علي بن سهل الرملي نا الوليد بن مسلم عن سعيد بن عبد العزيز عن يونس بن ميسرة بن حلبس عن عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني أنه سمع النبي (صلى الله عليه وسلم) يقول وذكر معاوية فقال: "اللهم اجعله هاديا مهديا واهد به".

روایت کی گئی ہے "وليد عن سعيد عن يونس" کی سند سے یہاں ربیعہ کی جگہ یونس بن میسرہ ہے۔

ہم سے بیان کیا ابو علی المقریٔ نے اپنی کتاب میں اور ابو مسعود نے ابو علی المقریٔ سے، ابو علی المقریٔ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابو نعیمؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا سلیمان بن احمد نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا عبدان بن احمد نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا علی بن سہل رملی نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ولید بن مسلم نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا سعید بن عبد العزیز نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا یونس بن میسرہ بن حلبس نے، وہ عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"اے اللہ معاویہ کو ہادی و مہدی بنا اور ان کو ذریعہ نجات بنا"۔ (1)

حدیث کا حکم:

یہ حدیث صحیح درجے کی ہے، اسکے تمام راوی ثقہ ہیں۔

تنبیہ:

اس سند میں ربیعہ بن یزید کی جگہ یونس بن میسرہ بن حلبس ہے جو عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کر رہا ہے۔ درمیان میں ابو ادریس کا واسطہ نہیں ہے۔

---

(1) "تاريخ دمشق" لابن عساكر (84/59) رقم الترجمة (7510) "معاوية بن أبي سفيان بن حرب".

ابن عبد البرؒ کا وہم:

ربیعہ بن یزید پر یہ الزام عائد کیا جاتا ہے کہ وہ ناصبی تھے یاد رہے کہ حافظ ابن عبد البرؒ کے سوا اہل علم میں سے کسی نے آپ کو ناصبی نہیں لکھا۔ بلکہ بعض ائمہ نے تو آپ کا ذکر صحابہ میں کیا ہے۔ تفصیل صفحہ () پر ملاحظہ فرمائیں۔ اور اس سند میں ربیعہ کا متابع ایک ثقہ راوی یونس بن میسرہ موجود ہے۔

تاہم مذکورہ بالا روایت نقل کرنے کے بعد امام ابن عساکرؒ فرماتے ہیں: "وقول الجماعة هو الصواب" محدثین کی ایک جماعت جو "عن سعيد بن عبد العزيز عن ربيعة بن يزيد عن عبد الرحمن بن أبي عميرة "کے طریق سے بیان کر رہی ہے سند کا یہی طریق درست ہے۔ ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

امام ابن عساکر الدمشقیؒ (المتوفی: 571ھ)

ثقہ محدث ہیں۔ دمشق کے رہنے والے جلیل القدر اور بلند پایہ حافظ حدیث ہیں۔ حدیث نمبر (2) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبد الرحیم بن علی بن احمد الاصبہانی، ابو مسعود الحاجی ابن ابی الوفاءؒ (المتوفی: 566ھ)

ثقہ، حافظ الحدیث ہیں۔ علامہ زرکلیؒ فرماتے ہیں: حفاظ حدیث میں سے تھے۔ حدیث نمبر (7) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ابو علی الحسن بن احمد الاصبہانی الحدادؒ (المتوفی: 440ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (7) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانیؒ (المتوفی: 430ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (7) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ابو القاسم سلیمان بن احمد الشامی الطبرانیؒ (المتوفی: 360ھ)

ثقہ قابل احتجاج محدث ہیں۔ حدیث نمبر (7) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبداللہ بن احمد بن موسی المعروف عبدان بن احمدؒ (المتوفی:306ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔امام ابن عساکرؒ،امام خطیب بغدادیؒ،امام ابن کثیرؒ لکھتے ہیں: حافظ اور ثبت محدثین میں سے ایک تھے۔

حافظ ابو علی نیشاپوریؒ فرماتے ہیں: میں نے چار آدمی ہی حدیث کے امام دیکھے ہیں: ابراہیم بن ابی طالب، عبدان اہوازی، ابن خزیمہ اور ابوعبدالرحمن نسائی ان میں سے عبدان کو ایک لاکھ احادیث زبانی یاد تھیں میں نے اپنے اساتذہ میں ان سے بڑا حافظ حدیث نہیں دیکھا۔

امام ابن عدیؒ فرماتے ہیں: عبدان بڑے نیک آدمی تھے میں کہتا ہوں عبدان سے غلطی سرزد ہوئی ہے اور قدرے وہم میں بھی مبتلا ہوئے ہیں البتہ صدوق درجے کے ہیں۔

امام ذہبیؒ آپ کو حافظ، حجت، علامہ کے القابات سے نوازتے ہیں۔(1)

علی بن سہل بن قادم، ابوالحسن الرملیؒ (المتوفی: 261ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔امام نسائیؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔امام ذہبیؒ "الکاشف" میں امام نسائی کی توثیق پر اعتماد کرتے ہیں۔اور "سیر اعلام النبلاء" میں آپ کو الامام، الحجّت لکھتے ہیں۔امام ابن حبانؒ نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔امام ابو حاتمؒ اور حافظ ابن حجرؒ آپ کو صدوق قرار دیتے ہیں۔(1)

---

(1) عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى بْنِ زياد، أبو مُحَمَّد الجواليقي الْقَاضِي المعروف بعبدان فهو ثقة ذكره الخطيب: في "تاريخه" (385/9) فقال: "كان أحد الحفاظ الأثبات". وقال ابن عساكر: في "تاريخ دمشق" (51/27) "أحد الحفاظ الموجودين المكثرين روى عنه سليمان بن أحمد الطبراني".

وقال الذهبي: في "سير اعلام النبلاء" (168/14) "الحافظ، الحجة، العلامة". وفي "تذكرة الحفاظ" 709 (188/2) قال الحافظ أبو علي النيسابوري: رأيت من أئمة الحديث أربعة: إبراهيم بن أبي طالب, وعبدان الأهوازي, وأبا عبد الرحمن النسائي ... فأما عبدان فكان يحفظ مائة ألف حديث ما رأيت في المشايخ أحفظ منه

وقال ابن عدي: عبدان كبير الاسم. قلت: لعبدان غلط ووهم يسير وهو صدوق. عاش تسعين سنة ومات في آخر سنة ست وثلاثمائة.

وقال ابن كثير: في "البداية والنهاية" (89/14) "كان أحد الحفاظ الأثبات، يحفظ مائة ألف حديث، جمع المشايخ والأبواب".

ولید بن مسلم الدمشقیؒ (المتوفی:195ھ)

ثقہ کثیر التدلیس راوی ہیں، امام مسلمؒ نے صحیح میں متعدد روایات آپ سے لی ہیں۔ حدیث نمبر(6) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

سعید بن عبدالعزیز الدمشقیؒ (المتوفی:167ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر(1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

یونس بن میسرہ بن حلبس الحمیری، الدمشقیؒ (المتوفی:132ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ امام عجلیؒ، امام ابن سعدؒ، امام دار قطنیؒ، امام ابو داوٗدؒ، امام ابن عمار الموصلیؒ، امام ذہبیؒ اور حافظ ابن حجرؒ یہ تمام کبار ائمہ آپ کی توثیق کرتے ہیں۔ امام ابن حبانؒ نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔(2)

عبدالرحمن بن ابی عمیرہ المزنی رضی اللہ عنہ

---

(1) علي بن سهل بن قادم، ويقال ابن موسى، الحرشي أبو الحسن الرملي، فهو ثقة ذكره المزي: في "تهذيب الكمال" (454/20) فقال: رَوَى عَن: الوليد بن مسلم ورَوَى عَنه: عبدان بن أحمد الأهوازي الحافظ، قال أَبُو حاتم: صدوق. وَقَال النَّسائي: ثقة، نسائي سكن الرملة. وقال أبو القاسم: مات سنة إحدى وستين ومئتين. وذكره ابن حبان: في "الثقات" (289/7)

وقال الذهبي: في "سير اعلام النبلاء" (241/12) "الإمام، الحجة". وفي "الكاشف" (40/2) قال النسائي: نسائي ثقة سكن الرملة يقال مات 261.

وقال الحافظ: في "التقريب" (402/1) "صدوق من كبار الحادية عشرة".

(2) يونس بن ميسرة بن حلبس الجبلاني الحميري، الدمشقي فهو ثقة وثقه العجلي: في "تاريخ الثقات" (488/1) وذكره المزي: في "تهذيب الكمال" (544/32) فقال: رَوَى عَن: عبد الرحمن بْن أَبي عميرة، ورَوَى عَنه: سَعِيد بْن عَبْد العزيز وذكره مُحَمَّد بْن سعد في الطبقة الخامسة، وَقَال: كان ثقة. وَقَال العجلي: شامي، تابعي، ثقة. وَقَال مُحَمَّد بْن عَبد الله بْن عمار الموصلي، وأبو داود، والدارقطني: ثقة. وَقَال أَبُو حاتم: كَانَ من خيار الناس، وكان يقرئ في مسجد دمشق وكف بصره. وذكره ابنُ حِبَّان في كتاب "الثقات"

وقال الذهبي: في "الكاشف" (404/2) "ثقة كبير القدر".

وايضا قال الحافظ: في "التقريب" (614/1) "ثقة عابد معمر من الثالثة مات سنة اثنتين وثلاثين".

آپ کو ''الازدی'' بھی کہا جاتا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ آپ ''المُزنی'' ہیں۔

آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں، شام کے شہر حمص میں آپ نے رہائش اختیار کی۔ حدیث نمبر(1) کے تحت ان کا ترجمہ تفصیلاً ذکر کر دیا گیا ہے۔

(حدیث نمبر:22)

امام احمد بن حنبلؒ(التوفی:241ھ)فرماتے ہیں:

حدثنا علي بن بحر، حدثنا الوليد بن مسلم، حدثنا سعيد بن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد، عن عبد الرحمن بن أبي عميرة الأزدي، عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه ذكر معاوية، وقال: "اللهم اجعله هاديا مهديا واهد به".(1)

ہم سے بیان کیا علی بن بحر نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ولید بن مسلم نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا سعید بن عبد العزیز نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ربیعہ بن یزید نے وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا عبد الرحمن بن ابی عمیرہ نے وہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے حضرت معاویہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"اے اللہ معاویہ کو ہادی و مہدی بنا اور ان کو ذریعہ نجات بنا"۔

حدیث کا حکم:

یہ حدیث صحیح درجے کی ہے، اسکے تمام راوی ثقہ ہیں۔

تنبیہ:

اس سند میں بھی ربیعہ بن یزید اور عبد الرّحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ابو ادریس کا واسطہ نہیں ہے۔ ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد الذہلی الشیبانیؒ(التوفی:241ھ)

ثقہ قابل احتجاج محدّث، فقیہ ہیں۔ حدیث نمبر(20)کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

علی بن بحر بن بری، ابو الحسن القطانؒ(التوفی:234ھ)

---

(1) "المسند" للإمام أحمد بن حنبل الشيباني (426/29) رقم الحديث (17895) "حديث عبد الرحمن بن أبي عميرة الأزدي"

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (20) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ولید بن مسلم الدمشقیؒ (المتوفی: 195ھ)

ثقہ کثیر التدلیس راوی ہیں، امام مسلمؒ نے صحیح میں متعدد روایات آپ سے لی ہیں۔ حدیث نمبر (6) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تمام محدّثین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مدلّس راوی جب حدثنا یا سمعت کے الفاظ سے تحدیث کی صراحت کرے تو تدلیس کا الزام اس پر سے رفع ہو جاتا ہے۔ مذکورہ بالا روایت میں ولید بن مسلم، سعید بن عبد العزیز سے صیغہ حدثنا سے روایت کر رہے ہیں۔

سعید بن عبد العزیز الدمشقیؒ (المتوفی: 167ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ربیعہ بن یزید الدمشقیؒ (المتوفی: 123ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبد الرحمن بن ابی عَمیرہ المُزنی رضی اللہ عنہ

آپ کو ''الاَزدی'' بھی کہا جاتا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ آپ ''المُزنی'' ہیں۔

آپ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں، شام کے شہر حمص میں آپ نے رہائش اختیار کی۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ان کا ترجمہ تفصیلاً ذکر کر دیا گیا ہے۔

(حدیث نمبر:23)

امام ابن ابی خیثمہؒ (المتوفی:279ھ) فرماتے ہیں:

حدثنا علي بن بحر بن بري، قال: حدثنا الوليد بن مسلم، قال: حدثنا سعيد بن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد، عن عبد الرحمن بن عميرة الأزدي؛ أن النبي صلى الله عليه وسلم ذكر معاوية فقال: اللهم اجعله هاديا مهديا، واهد به".(1)

ہم سے بیان کیا علی بن بحر نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ولید بن مسلم نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا سعید بن عبد العزیز نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ربیعہ بن یزید نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ نے، وہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے حضرت معاویہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: "اے اللہ معاویہ کو ہادی و مہدی بنا اور ان کو ذریعہ نجات بنا"۔

حدیث کا حکم:

یہ حدیث صحیح درجے کی ہے، اسکے تمام راوی ثقہ ہیں۔

تنبیہ:

اس سند میں بھی ربیعہ بن یزید اور عبد الرّحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ابو ادریس کا واسطہ نہیں ہے۔ ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

احمد بن ابی خیثمہ زہیر بن حربؒ (المتوفی:279ھ)

آپ ثقہ، حافظ حدیث اور حجت ہیں۔ حدیث نمبر (15) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

علی بن بحر بن بری ابُو الحسن القطانؒ (المتوفی:234ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (20) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

---

(1)"التاريخ الكبير" لابن أبي خيثمة (350/1) رقم الترجمة "عبد الرحمن بن عميرة الأزدي"

ولید بن مسلم الدمشقیؒ (المتوفی:195ھ)

ثقہ کثیر التدلیس راوی ہیں، امام مسلمؒ نے صحیح میں متعدد روایات آپ سے لی ہیں۔ حدیث نمبر (6) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

جمہور محدثین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مدلّس راوی جب حدثنا یا سمعت کے الفاظ سے تحدیث کی صراحت کرے تو تدلیس کا الزام اس پر سے رفع ہو جاتا ہے۔اس سے ما قبل امام احمد کی سند میں صیغہ "حدثنا" سے تحدیث کی اور مابعد امام ابو بکر الخلّال البغدادیؒ اور امام ابن قانعؒ کی سند میں صیغہ "سمعت" سے سماع کی تصریح موجود ہے۔

سعید بن عبد العزیز الدمشقیؒ (المتوفی:167ھ)

ثقہ قابلِ احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ربیعہ بن یزید الدمشقیؒ (المتوفی:123ھ)

ثقہ قابلِ احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبد الرحمن بن ابی عَمیرہ المُزنی رضی اللہ عنہ

آپ کو ''الاَزدی'' بھی کہا جاتا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ آپ ''المُزنی'' ہیں۔آپ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں، شام کے شہر حمص میں آپ نے رہائش اختیار کی۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ان کا ترجمہ تفصیلاً ذکر کر دیا گیا ہے۔

(حدیث نمبر:24)

امام ابو بکر الخلّال البغدادیؒ (المتوفی: 311ھ) فرماتے ہیں:

وأخبرنا أبو بكر المروذي، قال: ثنا أبو الفتح، قال: قال أبو نصر يعني بشرا، حدثني زيد بن أبي الزرقاء، قال: حدثني الوليد بن مسلم، قال: سمعت سعيد بن عبد العزيز، عن يونس بن ميسرة بن حلبس، عن عبد الرحمن، أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم وذكر معاوية فقال: «اللهم اجعله هاديا مهديا، واهد به»(1)

ہم سے بیان کی ابو بکر المروذیؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابوالفتح نصر بن منصور نے، وہ فرماتے ہیں ابو نصر بشر بن حارث نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا زید بن ابی الزرقاء نے، وہ فرماتے ہیں مجھ سے بیان کیا ولید بن مسلم نے، وہ فرماتے ہیں میں نے سنا سعید بن عبد العزیز سے،

وہ یونس بن میسرہ سے، وہ عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو حضرت معاویہ کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا:

"اے اللہ معاویہ کو ہادی و مہدی بنا اور ان کو ذریعہ نجات بنا"۔

حدیث کا حکم:

یہ حدیث صحیح درجے کی ہے، اسکے تمام راوی ثقہ ہیں۔

تنبیہ:

اس سند میں بھی ربیعہ بن یزید اور عبد الرّحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ابوادریس کا واسطہ نہیں ہے۔

ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

(1) "السنة" لأبي بكر الخَلَّال البغدادي الحنبلي (451/2) رقم الحديث (699) "ذكر أبي عبد الرحمن معاوية بن أبي سفيان وخلافته، رضوان الله عليه"

تحقیق سند

امام ابو بکر الخلّال البغدادیؒ (التوفی: 311ھ)

ثقہ حافظ حدیث ہیں۔ امام خطیب بغدادیؒ فرماتے ہیں: انہوں نے امام احمدؒ کا علم جمع کرنے کیلیے سفر کی صعوبتیں برداشت کی ہیں، قریہ قریہ، شہر شہر علم حاصل کیا پھر مختلف کتابوں میں مدوّن کر کے ہمیشہ کیلیے محفوظ کر دیا اس مذہب کے ماننے والوں میں دوسرا کوئی نہیں ہے جس کی خدمات اس سلسلے میں ان سے زیادہ ہوں۔

ابو بکر بن شہر یار لکھتے ہیں: ہم سب ابو بکر خلال کے خوشہ چین ہیں اِن سے قبل امام احمد بن حنبلؒ کا علم جمع کرنے کیلیے کسی نے قابل ذکر محنت سے کام نہیں لیا۔

امام ذہبیؒ فرماتے ہیں: بغداد کے رہنے والے بہت بڑے عالم، نامور فقیہ، بلند پایہ حافظ حدیث ہیں، امام احمد کے علم کے جامع اور مرتّب ہیں، تین جلدوں میں "کتاب السنۃ" اور متعدد جلدوں میں "کتاب العلل" تصنیف کی انہوں نے ایک ضخیم کتاب "کتاب الجامع" کے نام سے بھی لکھی ہے، ان کی تصانیف ان کے وسیع علم کی شہادت دیتی ہیں۔ (1)

المروزی ابو بکر احمد بن محمد بن الحجاجؒ (التوفی: 275ھ)

ثقہ محدّث و فقیہ ہیں۔ اسحاق بن داوٗدؒ فرماتے ہیں: میرے علم میں ابو بکر مروزی سے بڑھ کر احکام اسلام کی پابندی کرنے والا کوئی نہیں۔

---

(1) أبو بكر الخلال أحمد بن محمد بن هارون البغدادي ذكره الخطيب: في "تاريخه" (319/5) فقال: "وكَانَ ممن صرف عنايته إِلَى الجمع لعلوم أَحْمَد بْن حَنْبَل وطلبِهَا وسافر لأجلها وكتبِهَا عالية ونازلة وصنفها كتبا. ولم يكن فِيمن ينتحل مذهب أَحْمَد أجمع منه لذلك".

وقال الذهبي: في "تذكرة الحفاظ" (6/3) "الفقيه، العلامة، المحدث مؤلف علم أحمد بن حنبل وجامعه ومرتبه. صنف "كتاب السنة" في ثلاث مجلدات و"كتاب العلل" في عدة مجلدات و"كتاب الجامع" وهو كبير جدا؛ سمع أبا بكر المروزي، رحل إليهم وتغرب زمانا، وتصانيفه تدل على سعة علمه فإنه كتب العالي والنازل. قال أبو بكر بن شهريار: كلنا تبع لأبي بكر الخلال لم يسبقه إلى جمع علم الإمام أحمد أحد قبله".

ابو بکر بن صدقہ لکھتے ہیں: میں کسی کو نہیں جانتا جس نے دین کی طرف سے مروزی سے زیادہ مدافعت کی ہو۔

ابو بکر الخلّال کہتے ہیں: ایک دفعہ مروزی جہاد کیلیے نکلے تو عقیدت مند انہیں سامرا کی طرف وداع کرنے کیلیے نکلے راستہ میں وہ انہیں واپس جانے کیلیے برابر کہتے رہے مگر وہ واپس جانے کا نام نہیں لیتے تھے، سامرا پہنچ کر اندازا کیا گیا تو معلوم ہوا کہ تقریبا پچاس ہزار انسان ان کو الوداع کرنے کیلیے وہاں پہنچ گئے۔

امام ذہبیؒ فرماتے ہیں: بغداد کے رہنے والے نامور فقیہ، شیخ بغداد کے لقب سے مشہور ہیں۔ زمانہ دراز امام احمد کی صحبت میں رہے اور علم و عمل میں کمال پیدا کیا۔۔۔ اسمیں کوئی شک نہیں کہ فنون حدیث تو دوسروں نے ان سے زیادہ حاصل کیے مگر اتباع سنّت میں امامت کے درجے پر یہی فائز ہوئے انہیں بڑی جلالت و عظمت حاصل تھی۔

علامہ زرکلیؒ فرماتے ہیں: حدیث و فقہ کے عالم اور امام احمد کے کبار تلامذہ میں سے ہیں۔ (1)

ابوالفتح نصر بن منصورؒ

ثقہ راوی ہیں۔ امام خطیب بغدادیؒ نے آپ کا تذکرہ اپنی تاریخ میں بغیر توثیق وتضعیف کے کیا ہے فرماتے ہیں:

---

(1) أَبُو بكر أَحْمد بن مُحَمَّد بن الْحَجَّاج الْمروزِي الْبَغْدَادِيّ فهو ثقة وعنه قال الذهبي: في "تذكرة الحفاظ" (153/2) الإمام القدوة شيخ بغداد، الفقيه، أجل أصحاب الإمام أحمد، لزم أحمد دهرا. وأخذ عنه العلم والعمل. وعنه أبو بكر الخلال الفقيه.

قال إسحاق بن داود: لا أعلم أحدا أقوم بأمر الإسلام من أبي بكر المروذي.

وقال أبو بكر بن صدقة: ما علمت أحدا أذب عن الدين من المروذي.

قال الخلال: خرج المروذي للغزو فشيعوه إلى سامرا وجعل يردهم فلا يرجعون فحزر من وصل معه إلى سامرا نحو خمسين ألف إنسان. مات في جمادى الأولى في سنة خمس وسبعين ومائتين، وغيره أكثر تحصيلا لفنون الحديث ولكنه كان إماما في السنة شديد الاتباع، له جلالة عظيمة.

وقال الزركلي: في "الاعلام" (205/1) "عالم بالفقه والحديث. كان أجلّ أصحاب الإمام أحمد".

آپ بشر بن حارث (ثقہ محدّث) سے روایت کرتے ہیں اور آپ سے احمد بن علی الابّار (ثقہ محدّث) روایت کرتے ہیں۔ (1) تاہم مجھے ان کا ترجمہ کسی اور کتاب میں نہ مل سکا۔

بشر بن حارث حافی ابو نصر المروزیؒ (المتوفی: 226ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ امام ابو حاتمؒ، امام دار قطنیؒ، امام مسلمہؒ، حافظ ابن حجرؒ آپ کی توثیق کرتے ہیں۔ امام ابن حبانؒ نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔

امام ذہبیؒ آپ کو "الامام، العالم، المحدّث، الزّاھد، الرّباني، شیخ الإسلام کے القابات سے نوازتے ہیں۔ امام خطیب بغدادیؒ آپ کو کثیر الحدیث لکھتے ہیں۔

امام ابن سعدؒ فرماتے ہیں: بشر نے بہت سارے ائمہ سے سماع کیا ہے۔ پھر آپ عبادت میں مشغول ہو گئے اور لوگوں سے الگ ہو گئے اور کوئی حدیث بیان نہ کی اور کئی ائمہ نے آپ کے زہد و عبادت، تقوی، قربانی اور تقشّف کی تعریف کی ہے۔

امام احمدؒ فرماتے ہیں: آپ نے اپنے بعد اپنا مثل نہیں چھوڑا۔

ابراہیم الحربیؒ نے بیان کیا: بغداد نے آپ سے بڑھ کر کامل عقلمند اور آپ سے بڑھ کر زبان کی حفاظت کرنے والا پیدا نہیں کیا، آپ نے کسی مسلمان کی غیبت نہیں کی اور آپ کے ہر بال میں عقل تھی اور اگر آپ کی عقل اہل بغداد پر تقسیم کی جاتی تو وہ عقل مند بن جاتے اور آپ کی عقل میں کوئی کمی نہ آتی۔ (2)

---

(1) نصر بن منصور، أَبُو الفَتْح ذكره الخطيب: في "تاريخه" (288/13) فقال: "صاحب بِشْر بن الحارث. وهو مرزوي الأصل. رَوَى عن بِشْر وحدث عَنْهُ احْمَد بن عَليّ الأَبَّار".

(2) بشر بن الحارث بن عبد الرحمن ابن عطاء بن هلال بن ماهان بن عبد الله أبو نصر المروزي فهو ثقة ذكره الخطيب: في "تاريخه" (71/7) "كان ممن فاق أهل عصره في الورع والزهد، وتفرد بوفور العقل، وأنواع الفضل، وحسن الطريقة، واستقامة المذهب، وعزوف النفس، وإسقاط الفضول.وسمع زيد بن أبي الزرقاء.وكان كثير الحديث، إلا أنه لم ينصب نفسه للرواية، وكان يكرهها، ودفن كتبه لأجل ذلك. وكل ما سمع منه فإنما هو على سبيل المذاكرة. روى عنه نصر بن منصور البزاز.

زید بن ابي الزرقاء الموصلیؒ (المتوفی:194ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ امام ابوحاتمؒ، امام یحی بن معینؒ، حافظ ابن حجرؒ آپ کو ثقہ قرار دیتے ہیں۔ ایک روایت میں امام یحی بن معینؒ فرماتے ہیں: "لیس بہ باس"۔ امام ابن حبانؒ نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے فرماتے ہیں: غرابت کرتے ہیں۔ امام احمد بن صالحؒ لکھتے ہیں: "لیس بہ باس"۔ امام ذہبیؒ آپ کو صدوق، عابد لکھتے ہیں۔ (1)

ولید بن مسلم الدمشقیؒ (المتوفی:195ھ)

ثقہ کثیر التدلیس راوی ہیں، امام مسلمؒ نے صحیح میں متعدد روایات آپ سے لی ہیں۔ حدیث نمبر (6) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

وقال الذهبي: في "سير اعلام النبلاء" (469/10) "الإمام، العالم، المحدث، الزاهد، الرباني، القدوة، شيخ الإسلام، أبو نصر المروزي، ثم البغدادي، المشهور".

وقال الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (389/1) وقال أبو حاتم الرازي: "ثقة رضي". وقال بن حبان: في "الثقات" اخباره وشمائله في التقشف وخفي الزهد والورع أظهر من أن يحتاج إلى الاغراق في وصفها وكان ثوري المذهب في الفقه والورع جميعا. وقال الدارقطني: "ثقة زاهد جبل ليس يروي الا حديثا صحيحا". وقال مسلمة: "ثقة فاضل". وفي "التقريب" (122/1) "ثقة قدوة من العاشرة".

وقال ابن كثير: في "البداية والنهاية" (291/14) قال محمد بن سعد: "سمع بشر كثيرا، ثم اشتغل بالعبادة، واعتزل الناس ولم يحدث، وقد أثنى عليه غير واحد من الأئمة في عبادته وزهده وورعه ونسكه وتقشفه".

قال الإمام أحمد يوم بلغه موته: "لم يكن له نظير إلا عامر بن عبد قيس، وقال إبراهيم الحربي ما أخرجت بغداد أتم عقلا، ولا أحفظ للسانه منه، ما عرف له غيبة لمسلم، وكان في كل شعرة منه عقل، ولو قسم عقله على أهل بغداد لصاروا عقلاء، وما نقص من عقله شيء".

(1) زَيْد بن أَبِي الزرقاء، واسمه: يَزِيد التغلبي، الموصلي، أبو مُحَمَّد فهو ثقة ذكره المزي: في "تهذيب الكمال" (70/10) رَوَى عَنه: بشر الحافي، قال يحيى بْن مَعِين: ليس بِهِ بأس، وَقَال مُحَمَّد بْن عَبد اللهِ بْن عَمَّار الموصلي: لم أر مثل هؤلاء الثلاثة فِي الْفَضْل: المعافى بْن عِمْران، وزيد بْن أَبِي الزرقاء، وقاسم الجرمي.وذكره ابنُ حِبَّان فِي كتاب "الثقات" وَقَال: يغرب. وقال الذهبي: في "ميزان الاعتدال" (103/2) "صدوق مشهور عابد". وفي "الكاشف" (417/1) "صدوق توفي 194".

وقال الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (356/3) وقال أحمد صالح: "ليس به بأس". وقال أبو حاتم: "ثقة". وكذا قال بن معين في رواية الدوري. وفي "التقريب" (223/1) "ثقة من التاسعة".

جمہور محدّثین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ثقہ مدلّس راوی جب حدثنا یا سمعت کے الفاظ سے تحدیث کی صراحت کرے تو تدلیس کا الزام اس پر سے رفع ہو جاتا ہے۔

مذکورہ سند میں ولید بن مسلم، سعید بن عبد العزیز سے صیغہ "سمعت" سے روایت بیان کر رہے ہیں۔

سعید بن عبد العزیز الدمشقیؒ (المتوفی:167ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

یونس بن میسرہ بن حلبس الحمیری، الدمشقیؒ (المتوفی:132ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (21) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبد الرحمن بن ابی عمیرہ المُزنی رضی اللہ عنہ

آپ کو ''الازدی'' بھی کہا جاتا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ آپ ''المُزنی'' ہیں۔ آپ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں، شام کے شہر حمص میں آپ نے رہائش اختیار کی۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ان کا ترجمہ تفصیلاً ذکر کر دیا گیا ہے۔

(حدیث نمبر:25)

امام ابن قانعؒ (التوفی: 351ھ) فرماتے ہیں:

حدثنا أحمد بن علي بن مسلم، نا أبو الفتح نصر بن منصور، نا بشر بن الحارث، نا زيد بن أبي الزرقاء، نا الوليد بن مسلم قال: سمعت سعيد بن عبد العزيز يحدث، عن يونس بن ميسرة بن حلبس، عن عبد الرحمن بن أبي عميرة الأزدي أنه سمع رسول الله ﷺ، وذكر معاوية فقال: «اللهم اجعله هاديا مهديا، واهد به»(1)

ہم سے بیان کیا احمد بن علی بن مسلم نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابو الفتح نصر بن منصور نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا بشر بن حارث نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا زید بن ابی الزرقاء نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ولید بن مسلم نے، وہ فرماتے ہیں میں نے سنا سعید بن عبد العزیز سے، وہ یونس بن میسرہ سے، وہ عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو حضرت معاویہ کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا:

"اے اللہ معاویہ کو ہادی و مہدی بنا اور ان کو ذریعہ نجات بنا"۔

حدیث کا حکم:

یہ حدیث صحیح درجے کی ہے، اسکے تمام راوی ثقہ ہیں۔

تنبیہ:

اس سند میں بھی ربیعہ بن یزید اور عبد الرّحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ابو ادریس کا واسطہ نہیں ہے اور ولید بن مسلم کی سعید بن عبد العزیز سے سماع کی تصریح بھی موجود ہے۔

ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

عبد الباقی بن قانع ابو الحسین امویؒ (التوفی: 351ھ)

(1) "معجم الصحابة" لابن قانع البغدادي (146/2) رقم الترجمة (621) "عبد الرحمن بن عميرة الأزدي"

ثقہ قابل احتجاج محدّث ہیں، امام برقانیؒ فرماتے ہیں: بغداد کے محدّثین ان کی توثیق کرتے ہیں لیکن میرے نزدیک یہ ضعیف ہیں۔ امام خطیب بغدادیؒ، امام برقانیؒ کا تعاقب کرتے ہوئے لکھتے ہیں: مجھے معلوم نہیں کس وجہ سے امام برقانیؒ نے ان کی تضعیف کی ہے حالانکہ امام ابن قانعؒ اہل علم، اہل درایت اور اہل فہم میں سے ہیں۔ میں نے اپنے عام شیوخ کو ان کی توثیق کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

امام دار قطنیؒ فرماتے ہیں: یہ احادیث کے حافظ ہیں لیکن بعض اوقات غلطی کرتے ہیں اور اس پر ڈٹ جاتے ہیں۔

امام خطیب بغدادیؒ لکھتے ہیں: موت سے تقریبا دو سال قبل ابن قانع کے حافظہ میں تغیر واقع ہو گیا تھا اس لیے کچھ لوگوں نے ان سے اس زمانہ میں روایت لینا ترک کر دی تھی۔

امام ذہبیؒ آپ کو الامام، الحافظ، الصدوق لکھتے ہیں۔ (1)

احمد بن علی بن مسلم، ابوالعباس الاٰبارؒ (المتوفی: 290ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ امام خطیب بغدادیؒ فرماتے ہیں: ثقہ، حافظ، متقن اور اچھے مذہب والے تھے۔ امام دار قطنیؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔

---

(1) عبد الباقي بن قانع بن مرزوق بن واثق، أبو الحسين الأموي فهو ثقة ذكره الخطيب: في "تاريخه" (89/11) سألت البرقاني عن عبد الباقي بن قانع فقال: "في حديثه نكرة. وسئل- وأنا أسمع- عنه فقال: أما البغداديون فيوثقونه، وهو عندنا ضعيف".

قلت: لا أدري لأي شيء ضعفه البرقاني، وقد كان عبد الباقي من أهل العلم، والدراية والفهم، ورأيت عامة شيوخنا يوثقونه. وقد كان تغير في آخر عمره.

وقال الذهبي: في "سير اعلام النبلاء" (526/15) "الإمام، الحافظ، البارع، الصدوق، صاحب كتاب (معجم الصحابة) وفي "تذكرة الحفاظ" (66/3) الحافظ، العالم، المصنف وكان واسع الرحلة كثير الحديث، وقال الدارقطني: "كان يحفظ ولكنه يخطئ ويصر". وقال الخطيب: كان ابن قانع قد حدث به اختلاط قبل أن يموت بنحو من سنتين فترك السماع منه قوم في اختلاطه. قال الخطيب: "ولد سنة خمس وستين ومائتين؛ وتوفي في شوال سنة إحدى وخمسين وثلاثمائة".

امام جعفری خلدیؒ فرماتے ہیں: ابّار سب سے بڑے زاہد تھے۔امام ذہبیؒ آپ کو الحافظ ،المتقن ،الامام ،الرّبانی کے القابات سے نوازتے ہیں۔علامہ زرکلیؒ فرماتے ہیں: حفاظ حدیث میں تھے آپ تاریخ اور حدیث میں کتابوں کے مصنّف ہیں۔(1)

ابوالفتح نصر بن منصورؒ

ثقہ راوی ہیں۔حدیث نمبر (24) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

بشر بن حارث حافی ابو نصر المروزیؒ (المتوفی:226ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔حدیث نمبر (24) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

زید بن ابی الزرقاء الموصلیؒ (المتوفی:194ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔حدیث نمبر (24) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ولید بن مسلم الدمشقیؒ (المتوفی:195ھ)

ثقہ کثیر التدلیس راوی ہیں،امام مسلمؒ نے صحیح میں متعدد روایات آپ سے لی ہیں۔حدیث نمبر (6) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

جمہور محدّثین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ثقہ مدلّس راوی جب حدثنا یا سمعت کے الفاظ سے تحدیث کی صراحت کرے تو تدلیس کا الزام اس پر سے رفع ہو جاتا ہے۔

مذکورہ سند میں ولید بن مسلم، سعید بن عبد العزیز سے صیغہ "سمعت" سے روایت بیان کر رہے ہیں۔

سعید بن عبد العزیز الدمشقیؒ (المتوفی:167ھ)

---

(1) أَحْمَد بْن عَلِيّ بْن مُسْلِم، أَبُو الْعَبَّاس النخشبي، الْمَعْرُوف بالأبار فهو ثقة ذكره الخطيب: في "تاريخه" (64/5) و"كَانَ ثِقَةً حافظا متقنا، حسن المذهب".قَالَ أَبُو الْحَسَن الدارقطني: "أَحْمَد بْن عَلِيّ بْن مُسْلِم الأبار أَبُو الْعَبَّاس ثقة". وقال الذهبي: في "سير اعلام النبلاء" (44/1) "الحافظ، المتقن، الإمام، الرباني". وفي "تذكرة الحفاظ" (157/2) قال جعفر الخلدي: كان الأبار أزهد الناس، قلت وله تاريخ وتصانيف. مات يوم نصف شعبان سنة تسعين ومائتين. وقال الزركلي: في "الاعلام" (170/1) "من حفاظ الحديث، كان محدث بغداد، له تصانيف في التاريخ و الحديث".

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

یونس بن میسرہ بن حلبس الحمیری، الدمشقیؒ (المتوفی:132ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبدالرحمن بن ابی عَمیرہ المُزنی رضی اللہ عنہ

آپ کو ''الازدی'' بھی کہا جاتا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ آپ ''المُزنی'' ہیں۔آپ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں، شام کے شہر حمص میں آپ نے رہائش اختیار کی۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ان کا ترجمہ تفصیلاً ذکر کر دیا گیا ہے۔

(حدیث نمبر:26)

امام طبرانیؒ(المتوفی360ھ)فرماتے ہیں:

حدثنا أحمد قال: نا أبو الفتح نصر بن منصور، عن بشر بن الحارث الحافي قال: حدثني زيد بن أبي الزرقاء قال: نا الوليد بن مسلم، عن سعيد بن عبد العزيز، عن يونس بن ميسرة بن حلبس، عن عبد الرحمن بن أبي عميرة، أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم، وذكر معاوية، فقال: «اللهم اجعله هاديا مهديا، واهد به» لم يرو هذا الحديث عن بشر إلا نصر(1)

ہم سے بیان کیا احمد بن علی بن مسلمؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابوالفتح نصر بن منصور نے، وہ بشر بن حارث سے، وہ فرماتے ہیں مجھ سے بیان کیا زید بن ابی الزرقاء نے،

وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ولید بن مسلم نے، وہ سعید بن عبدالعزیز سے، وہ یونس بن میسرہ سے، وہ عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے کہ اُنہوں نے نبی کریم ﷺ کو حضرت معاویہ کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا:

"اے اللہ معاویہ کو ہادی و مہدی بنا اور ان کو ذریعہ نجات بنا"۔

امام طبرانیؒ فرماتے ہیں: اس حدیث کو نہیں روایت کیا بشر سے سوائے نصر بن منصور کے۔

حدیث کا حکم:

یہ حدیث صحیح درجے کی ہے، اسکے تمام راوی ثقہ ہیں۔

تنبیہ:

اس سند میں ربیعہ بن یزید کی جگہ یونس بن میسرہ بن حلبس ہے جو عبدالرّحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کررہا ہے۔ درمیان میں ابوادریس کا واسطہ نہیں ہے۔

ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

---

(1) "المعجم الأوسط" للطبراني (المتوفى: 360ھ) (205/1) رقم الحديث (656) "مَنِ اسْمُهُ أَحْمَدُ"

تحقیق سند

ابو القاسم سلیمان بن احمد الشامی الطبرانیؒ (المتوفی: 360ھ)

ثقہ قابل احتجاج محدّث ہیں۔ حدیث نمبر (7) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

احمد بن علی بن مسلم، ابو العباس الابارؒ (المتوفی: 290ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (25) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ابو الفتح نصر بن منصورؒ

ثقہ راوی ہیں۔ حدیث نمبر (24) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

بشر بن حارث حافی ابو نصر المروزیؒ (المتوفی: 226ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (24) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

زید بن ابی الزرقاء الموصلیؒ (المتوفی: 194ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (24) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ولید بن مسلم الدمشقیؒ (المتوفی: 195ھ)

ثقہ کثیر التدلیس راوی ہیں، امام مسلمؒ نے صحیح میں متعدد روایات آپ سے لی ہیں۔ حدیث نمبر (6) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔ تمام محدّثین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مدلّس راوی جب حدثنا یا سمعت کے الفاظ سے تحدیث کی صراحت کرے تو تدلیس کا الزام اس پر سے رفع ہو جاتا ہے۔ روایت نمبر (22) میں تحدیث کی اور روایت نمبر (25) میں سماع کی تصریح موجود ہے ملاحظہ فرمائیں۔

سعید بن عبد العزیز الدمشقیؒ (المتوفی: 167ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

یونس بن میسرہ بن حلبس الحمیری، الدمشقیؒ (المتوفی: 132ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (6) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبد الرحمن بن ابی عمیرہ المزنی رضی اللہ عنہ

آپ کو ''الاَزدی'' بھی کہا جاتا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ آپ ''المُزنی'' ہیں۔

آپ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں، شام کے شہر حمص میں آپ نے رہائش اختیار کی۔ حدیث نمبر(1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

(حدیث نمبر:27)

امام طبرانیؒ(المتوفی:360ھ)فرماتے ہیں:

حدثنا عبدان بن أحمد، ثنا علي بن سهل الرملي، ثنا الوليد بن مسلم، عن سعيد بن عبد العزيز، عن يونس بن ميسرة بن حلبس، عن عبد الرحمن بن عمير المزني، أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم وذكر معاوية فقال: «اللهم اجعله هاديا مهديا واهد به»(1)

ہم سے بیان کیا عبدان بن احمد نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا علی بن سہل رملی نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ولید بن مسلم نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا سعید بن عبدالعزیز نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا یونس بن میسرہ بن حلبس نے، وہ عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا:

"اے اللہ معاویہ کو ہادی و مہدی بنا اور ان کو ذریعہ نجات بنا"۔

حدیث کا حکم:

یہ حدیث صحیح درجے کی ہے، اسکے تمام راوی ثقہ ہیں۔ ولید بن مسلم نے دوسری روایات میں سماع کی تصریح کی ہے۔

تنبیہ:

اس سند میں ربیعہ بن یزید کی جگہ یونس بن میسرہ بن حلبس ہے جو عبدالرّحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کر رہا ہے۔

درمیان میں ابوادریس کا واسطہ نہیں ہے اور عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے سماع کی تصریح موجود ہے جو روایت کے مرفوع ہونے پر دلالت کر رہی ہے۔

---

(1) "مسند الشاميين" للطبراني (المتوفى: 360ھ) (181/1) رقم الحديث (311) "ما روى سعيد، عن يونس بن ميسرة بن حلبس" (254/3) رقم الحديث (2198) "ما روى يونس عن عبد الرحمن بن عميرة المزني"

ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

ابو القاسم سلیمان بن احمد الشامی الطبرانیؒ (المتوفی:360ھ)

ثقہ قابل احتجاج محدّث ہیں۔ حدیث نمبر(7) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبد اللہ بن احمد بن موسی المعروف عبدان بن احمدؒ (المتوفی:306ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر(21) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

علی بن سہل بن قادم، ابو الحسن الرملیؒ (المتوفی:361ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر(21) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ولید بن مسلم الدمشقیؒ (المتوفی:195ھ)

ثقہ کثیر التدلیس راوی ہیں، امام مسلمؒ نے صحیح میں متعدد روایات آپ سے لی ہیں۔ حدیث نمبر(6) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

سعید بن عبد العزیز الدمشقیؒ (المتوفی:167ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر(1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

یونس بن میسرہ بن حلبس الحمیری، الدمشقیؒ (المتوفی:132ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر(6) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبد الرحمن بن ابی عَمیرہ المُزَنی رضی اللہ عنہ

آپ کو ''الازدی'' بھی کہا جاتا ہے، مگر صحیح یہ ہے کہ آپ ''المُزنی'' ہیں۔ آپ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں، شام کے شہر حمص میں آپ نے رہائش اختیار کی۔ حدیث نمبر(1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

(حدیث نمبر:28)

امام بخاریؒ (التوفی:256ھ) فرماتے ہیں:

عن مروان عن سعید عن ربیعة: سمع عبد الرحمن سمع النبي ﷺ "اللهم اجعله هاديا مهديا واهده واهد به".(1)

ہم سے بیان کیا مروان نے، وہ سعید سے، وہ ربیعہ سے، وہ فرماتے ہیں ربیعہ نے عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"اے اللہ معاویہ کو ہادی و مہدی بنا اور ان کو ذریعہ نجات بنا"۔

حدیث کا حکم:

یہ حدیث حسن درجے کی ہے۔ امام بخاریؒ نے اسے مروان بن محمد کے شاگرد احمد بن الازہر سے سنا ہے۔

تنبیہ:

ربیعہ کی عبدالرحمن سے اور عبدالرحمن کی نبی کریم ﷺ سے سماع کی تصریح موجود ہے جو روایت کے متصل مرفوع ہونے پر دلالت کر رہی ہے۔

ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

محمد بن اسماعیل ابو عبداللہ البخاریؒ (التوفی:256ھ)

ثقہ محدّث ہیں۔ حدیث نمبر (13) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

مروان بن محمد الطاطریؒ (التوفی:210ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ امام مسلمؒ آپ سے روایت کرتے ہیں، امام ابو حاتمؒ، امام صالح بن محمدؒ، امام دار قطنیؒ، امام ذہبیؒ اور حافظ ابن حجرؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔

---

(1) "التاريخ الكبير" (250/5) رقم الترجمة (791) "عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني".

امام ابن حبانؒ نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔امام ابن معین فرماتے ہیں "لا باس بہ"۔(1)

سعید بن عبد العزیز الدمشقیؒ (التوفی:167ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ربیعہ بن یزید الدمشقیؒ (التوفی:123ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبد الرحمن بن ابی عمیرہ المزنی رضی اللہ عنہ

آپ کو ''الازدی'' بھی کہا جاتا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ آپ ''المزنی'' ہیں۔آپ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں، شام کے شہر حمص میں آپ نے رہائش اختیار کی۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

---

(1) مروان بن محمد بن حسان الأسدي الطاطري فهو ثقة وثقه الذهبي: في "الكاشف" (254/2) فقال: "ثقة إمام عن سعيد بن عبد العزيز". وعنه قال الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (86/10) قال أبو حاتم وصالح بن محمد: "ثقة" وذكره بن حبان في "الثقات" وقال: "ولد سنة سبع وأربعين ومائة". وقال البخاري: "مات سنة عشر ومائتين". قلت_الحافظ_ وقال أبو زرعة الدمشقي قال لي أحمد: "عندكم ثلاثة أصحاب حديث مروان بن محمد الطاطري، والوليد بن مسلم، وأبو مسهر". وقال الدوري عن بن معين: "لا بأس به وكان مرجئا". وقال الدارقطني: "ثقة". وضعفه أبو محمد بن حزم فأخطأ لأنا لا نعلم له سلفا في تضعيفه إلا بن قانع وقول بن قانع غير مقنع".وايضا قال الحافظ: في "التقريب" (526/1) "ثقة من التاسعة".

(حدیث نمبر:29)

امام بخاریؒ(التوفی:256ھ)فرماتے ہیں:

وقال لي ابن أزهر يعني أبا الأزهر، نا مروان بن محمد الدمشقي، نا سعيد، نا ربيعة بن يزيد سمعت عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني يقول سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول في معاوية بن أبي سفيان "اللهم اجعله هاديا مهديا واهده واهد به".(1)

مجھ سے بیان کیا ابوالازہر نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا مروان بن محمد الدمشقیؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا سعید بن عبدالعزیز نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ربیعہ بن یزید نے، وہ فرماتے ہیں میں نے سنا عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"اے اللہ معاویہ کو ہادی و مہدی بنا اور ان کو ذریعہ نجات بنا"۔

حدیث کا حکم:

یہ حدیث حسن درجے کی ہے۔

تنبیہ:

ربیعہ کی عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے اور عبدالرحمن کی نبی کریم ﷺ سے سماع کی تصریح موجود ہے جو روایت کے متصل مرفوع ہونے پر دلالت کر رہی ہے۔

ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

محمد بن اسماعیل ابو عبداللہ البخاریؒ(التوفی:256ھ)

ثقہ محدّث ہیں۔ حدیث نمبر(13) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

(1) "التاريخ الكبير" (327/7) رقم الترجمة (1405) "معاوية بن أبي سفيان".

احمد بن الازہرؒ(المتوفی:261ھ)

صدوق درجے کے ہیں۔آپ کی کنیت ابوالازہر ہے۔نیشاپور کے رہنے والے قابل اعتماد حافظ حدیث ہیں۔امام ابوحاتمؒ اور امام صالحؒ آپ کو صدوق لکھتے ہیں۔امام نسائیؒ اور امام دارقطنیؒ فرماتے ہیں "لا باس بہ"۔

امام احمد بن سیارؒ آپ کو "حسن الحدیث" لکھتے ہیں۔امام ابن شاہینؒ آپ کی توثیق کرتے ہیں۔امام ابن حبانؒ نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا اور فرمایا خطاء کرتے ہیں۔امام ذہبیؒ نے امام ابوحاتمؒ کے قول پر اعتماد کرتے ہوئے آپ کو صدوق لکھا ہے۔حافظ ابن حجرؒ بھی آپ کو صدوق لکھتے ہیں۔(1)

مروان بن محمد الطاطریؒ(المتوفی:210ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔حدیث نمبر(28)کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

سعید بن عبدالعزیز الدمشقیؒ(المتوفی:167ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔حدیث نمبر(1)کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ربیعہ بن یزید الدمشقیؒ(المتوفی:123ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔حدیث نمبر(1)کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبدالرحمن بن ابی عَمیرہ المُزنی رضی اللہ عنہ

آپ کو "الاَزدی" بھی کہا جاتا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ آپ "المُزنی" ہیں۔آپ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں، شام کے شہر حمص میں آپ نے رہائش اختیار کی۔حدیث نمبر(1)کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

---

(1) أحمد بن الأزهر بن منيع أبو الأزهر العبدي مولاهم النيسابوري فهو صدوق وعنه قال الذهبي: في "الكاشف" (189/1) "صدوق قاله أبو حاتم وجزرة مات 261". وقد ذكره الحافظ: في "التهذيب" (10/1) وقال أحمد بن سيار: "حسن الحديث". وقال صالح جزرة: "صدوق". وقال النسائي والدارقطني: "لا بأس به". قلت-الحافظ- وقال أبو حاتم: "صدوق". وقال بن شاهين في "الإفراد" له: "ثقة نبيل". وذكره بن حبان في "الثقات" وقال: "يخطئ". و ايضا قال: في "التقريب" (77/1) "صدوق كان يحفظ ثم كبر فصار كتابه أثبت من حفظه".

(حدیث نمبر:30)

امام ابو عاصم الشیبانیؒ (المتوفی:287ھ) فرماتے ہیں:

حدثنا محمد بن عوف، نا مروان بن محمد، نا سعيد بن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد، عن عبد الرحمن بن أبي عميرة قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في معاوية: «اللهم اجعله هاديا مهديا واهده واهد به»(1)

ہم سے بیان کیا محمد بن عوف نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا مروان بن محمدؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا سعید بن عبد العزیز نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ربیعہ بن یزید نے، وہ عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے، عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو حضرت معاویہ کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا:

"اے اللہ معاویہ کو ہادی و مہدی بنا اور ان کو ذریعہ نجات بنا"۔

حدیث کا حکم:

یہ حدیث صحیح درجے کی ہے، اسکے تمام راوی ثقہ ہیں۔

تنبیہ:

اس سند میں بھی ربیعہ بن یزید اور عبد الرّحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ابو ادریس کا واسطہ نہیں ہے

مزید یہ کہ عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے سماع کی تصریح بھی موجود ہے جو روایت کے متصل مرفوع ہونے پر دلالت کر رہی ہے۔

ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

---

(1) "الآحاد والمثاني" (358/2) رقم الحديث: (1129) "ترجمة عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني ﷺ".

تحقیق سند

احمد بن عمرو بن الضحاک بن مخلد ابو عاصم الشیبانیؒ(التوفی:287ھ)

ثقہ قابل احتجاج، حافظ الحدیث ہیں۔ حدیث نمبر(16) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

محمد بن عوف بن سفیان الطائی ابو عبداللہ، الحمصیؒ(التوفیٰ:272ھ)

ثقہ قابل احتجاج، بلند پایہ حافظ حدیث ہیں۔ محدّث شام کے لقب سے مشہور تھے۔ حدیث نمبر(16) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

مروان بن محمد الطاطریؒ(التوفی:210ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر(28) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

سعید بن عبدالعزیز الدمشقیؒ(التوفی:167ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر(1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ربیعہ بن یزید الدمشقیؒ(التوفیٰ:123ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر(1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبدالرحمن بن ابی عُمیرہ المُزنی رضی اللہ عنہ

آپ کو "الاَزدی" بھی کہا جاتا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ آپ "المُزنی" ہیں۔آپ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں، شام کے شہر حمص میں آپ نے رہائش اختیار کی۔ حدیث نمبر(1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

(حدیث نمبر:31)

امام ابو القاسم البغویؒ (التوفی:317ھ) فرماتے ہیں:

حدثنا ابن زنجويه، نا سلمة بن شبيب، نا مروان يعني ابن محمد، نا سعيد يعني ابن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد قال: سمعت عبد الرحمن بن أبي عميرة أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لمعاوية : "اللهم اجعله هاديا مهديا واهده واهد به".(1)

ہم سے بیان کیا محمد بن عبد الملک بن زنجویہ البغدادیؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا سلمہ بن شبیب نے، وہ مروان بن محمدؒ سے، وہ سعید بن عبد العزیز سے، وہ ربیعہ بن یزید سے، وہ فرماتے ہیں میں نے عبد الرحمن بن ابی عمیرہ سے سنا، عبد الرحمن بن ابی عمیرہ نے نبی کریم ﷺ کو حضرت معاویہ کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا:

"اے اللہ معاویہ کو ہادی و مہدی بنا اور ان کو ذریعہ نجات بنا"۔

حدیث کا حکم:

یہ حدیث صحیح درجے کی ہے۔

تنبیہ:

ربیعہ کی عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے اور عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے سماع کی تصریح موجود ہے جو روایت کے متصل مرفوع ہونے پر دلالت کر رہی ہے۔

ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

امام ابو القاسم البغویؒ (التوفی:317ھ) فرماتے ہیں:

ثقہ قابل احتجاج محدّث ہیں۔ حدیث نمبر (11) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

محمد بن عبد الملک بن زنجویہ البغدادیؒ (التوفی:258ھ)

---

(1) "معجم الصحابة" لابي القاسم البغوي (213/4) رقم الحديث: (1948)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔امام نسائیؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔امام ذہبیؒ،امام نسائیؒ کی توثیق پر اعتماد کرتے ہیں۔امام ابوحاتمؒ آپ کو صدوق لکھتے۔امام ابن حبانؒ نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔امام مسلمہؒ فرماتے ہیں: ثقہ کثیر الخطاء ہیں۔حافظ ابن حجرؒ بھی آپ کی توثیق کرتے ہیں۔(1)

سلمہ بن شبیبؒ (المتوفی:247ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں،امام مسلمؒ آپ سے روایت کرتے ہیں۔حدیث نمبر(1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

مروان بن محمد الطاطریؒ (المتوفی:210ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔حدیث نمبر(28) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

سعید بن عبدالعزیز الدمشقیؒ (المتوفی:167ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔حدیث نمبر(1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ربیعہ بن یزید الدمشقیؒ (المتوفی:123ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔حدیث نمبر(1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبدالرحمن بن ابی عَمیرہ المُزنی رضی اللہ عنہ

آپ کو ''الازدی'' بھی کہا جاتا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ آپ ''المُزنی'' ہیں۔آپ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں،شام کے شہر حمص میں آپ نے رہائش اختیار کی۔حدیث نمبر(1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

---

(1) محمد بن عبد الملك بن زنجويه البغدادي فهو ثقة وثقه النسائي: في "مشيخته" (98/1) وقال ابو حاتم: في "الجرح والتعديل" (5/8) "صدوق".وقال الذهبي: في "الكاشف" (196/2) "وثقه النسائي". وقد ذكره الحافظ: في "التهذيب" (280/9) فقال: روى عنه الأربعة والبغوي وذكره بن حبان: في "الثقات" قال بن مخلد: "مات في جمادى الآخرة سنة ثمان وخمسين ومائتين". قلت-الحافظ-وقال مسلمة: "ثقة كثير الخطأ". وايضا قال: في "التقريب" (494/1) "ثقة من الحادية عشرة مات سنة ثمان وخمسين".

(حدیث نمبر:32)

امام ابن اخي ميمي الدقاقؒ (المتوفی:390ھ) فرماتے ہیں:

حدثنا عبدالله بن سليمان قال: حدثنا عيسى بن هلال السليحي، حدثنا مروان بن محمد، حدثنا سعيد بن عبدالعزيز، عن ربيعة بن يزيد، عن عبدالرحمن بن أبي عميرة المزني قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في معاوية: "اللهم اجعله هاديا مهديا، واهده واهد به".(1)

ہم سے بیان کیا عبداللہ بن سلیمان نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا عیسی بن ہلال السلیحی نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا مروان بن محمدؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا سعید بن عبدالعزیز نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ربیعہ بن یزید نے، وہ عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے، عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو حضرت معاویہ کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا:

"اے اللہ معاویہ کو ہادی و مہدی بنااور ان کو ذریعہ نجات بنا"۔

حدیث کا حکم:

یہ حدیث صحیح درجے کی ہے، اسکے تمام راوی ثقہ ہیں۔

تنبیہ:

اس سند میں بھی ربیعہ بن یزید اور عبدالرّحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ابوادریس کا واسطہ نہیں ہے۔

مزید یہ کہ عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے سماع کی تصریح بھی موجود ہے جو روایت کے متصل مرفوع ہونے پر دلالت کررہی ہے۔

ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

---

(1) فوائد لابن أخي ميمي الدقاق (211/1) رقم الحديث: (452)

تحقیق سند

محمد بن عبداللہ بن الحسین ابو الحسین الدقاق، المعروف بابن اخي میمیؒ (المتوفی: 390ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (4) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبداللہ بن سلیمان ابو بکر بن اِبی داود الازدی السجستانیؒ (المتوفی: 313ھ)

بلند پایہ حافظ حدیث ثقہ محدّث ہیں۔ حدیث نمبر (4) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عیسی بن ھلال السلیحیؒ (المتوفی)

صدوق درجے کے راوی ہیں۔ حدیث نمبر (4) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

مروان بن محمد الطاطریؒ (المتوفی: 210ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (28) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

سعید بن عبد العزیز الدمشقیؒ (المتوفی: 167ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ربیعہ بن یزید الدمشقیؒ (المتوفی: 123ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبد الرحمن بن ابی عمیرہ المزنی رضی اللہ عنہ

آپ کو ''الازدی'' بھی کہا جاتا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ آپ ''المزنی'' ہیں۔آپ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں، شام کے شہر حمص میں آپ نے رہائش اختیار کی۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

امام ذہبیؒ (المتوفی: 748ھ) فرماتے ہیں:

رواه سلمة بن شبيب وأحمد بن الأزهر وصفوان بن صالح وعيسى بن هلال وغيرهم فقالوا: نا مروان بن محمد، نا سعيد بن عبد العزيز حدثني ربيعة بن يزيد سمعت عبد الرحمن بن أبي عميرة قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لمعاوية "اللهم اجعله هادياً مهدياً واهد به".(1)

اس حدیث کو روایت کیا ہے سلمہ بن شبیب، احمد بن الازہر، صفوان بن صالح، عیسی بن ہلال السلیحی اور دیگر ائمہ نے وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا مروان بن محمدؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا سعید بن عبدالعزیز نے، وہ فرماتے ہیں مجھ سے بیان کیا ربیعہ بن یزید نے، وہ فرماتے ہیں میں نے عبدالرحمن بن ابی عمیرہ سے سنا، عبد الرحمن بن ابی عمیرہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو حضرت معاویہ کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا:

"اے اللہ معاویہ کو ہادی و مہدی بنا اور ان کو ذریعہ نجات بنا"۔

---

(1) "معجم الشيوخ" (155/1) رقم الترجمة (152) "إبراهيم بن محمد ابن سنى الدولة".

وقال مروان الطاطري: ثنا سعيد بن عبد العزيز، حدثني ربيعة بن يزيد، سمعت عبد الرحمن بن أبي عميرة يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول لمعاوية: "اللهم اجعله هاديا مهديا، واهده واهد به".

"تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام" (309،310/4) "معاوية بن أبي سفيان".

حدیث: عمر بن عبد الواحد الدمشقیؒ (المتوفی: 201ھ)

(حدیث نمبر: 33)

امام ابن عساکر الدمشقیؒ (المتوفی: 571ھ) فرماتے ہیں:

فأخبرناه أبو محمد بن الأكفاني، حدثنا أبو محمد الكتاني، أنا تمام بن محمد أبو عبدالله بن مروان، نا أبو بكر أحمد بن المعلى، أنا محمود، نا عمر بن عبد الواحد، عن سعيد يعني ابن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد: كان على حمص عمير بن سعد فعزله عثمان وولى معاوية فبلغ ذلك أهل حمص فشق عليهم فقال عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني سمعت رسول الله (صلى الله عليه وسلم) يقول لمعاوية: "اللهم اجعله هاديا مهديا واهده واهد به".

ہم سے بیان کیا ابو محمد بن اکفانیؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابو محمد کتانیؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا تمام بن محمد ابو عبداللہ بن مروانؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابو بکر احمد بن معلیؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا محمود بن خالد نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا عمر بن عبد الواحدؒ نے، وہ سعید بن عبد العزیز سے، وہ ربیعہ بن یزید سے وہ فرماتے ہیں:

عمیر بن سعد حمص کے گورنر تھے حضرت عثمان نے اِن کو معزول کر کے حضرت معاویہ کو گورنر بنا دیا جب یہ خبر اہل حمص کو پہنچی تو وہ اس پر غصہ ہوئے ہیں۔ عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (تم غصہ کیوں ہوتے ہو) میں نے نبی کریم ﷺ کو حضرت معاویہ کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا:

"اے اللہ معاویہ کو ہادی و مہدی بنا اور ان کو ذریعہ نجات بنا"۔(1)

حدیث کا حکم:

یہ حدیث حسن درجے کی ہے، عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے سماع کی تصریح بھی موجود ہے جو روایت کے متصل مرفوع ہونے پر دلالت کر رہی ہے۔

---

(1) "تاريخ دمشق" لابن عساكر (82،83/59) رقم الترجمة (7510) "معاوية بن أبي سفيان بن حرب".

ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

امام ابن عساکر الدمشقیؒ (المتوفی: 571ھ)

ثقہ محدّث ہیں۔ دمشق کے رہنے والے جلیل القدر اور بلند پایہ حافظ حدیث ہیں۔ حدیث نمبر (2) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ابو محمد بن الاکفانی الدمشقیؒ (المتوفی: 524ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (2) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ابو محمد الکتانی الدمشقیؒ (المتوفی: 466ھ)

ثقہ، قابل احتجاج راوی ہیں- حدیث نمبر (2) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تمام بن محمد الرازی الدمشقیؒ (المتوفی: 414ھ)

ثقہ، قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (2) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

احمد بن المعلی الدمشقیؒ (المتوفی: 286ھ)

صدوق درجے کے راوی ہیں۔ امام نسائیؒ آپ کے بارے میں فرماتے ہیں: لا باس بہ" حافظ ابن حجرؒ آپ کو صدوق لکھتے ہیں۔ (1)

محمود بن خالد الدمشقیؒ (المتوفی: 249ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ امام احمد بن ابی الحواریؒ، امام ابو حاتمؒ، امام نسائیؒ اور حافظ ابن حجرؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔

امام ابن حبانؒ نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔ امام ذہبیؒ آپ کو ثبت لکھتے ہیں۔

---

(1) أحْمَد بن المعلى بن يزيد الأسدي أَبُو بَكْر الدمشقي القاضي فهو صدوق وعنه قال النسائي: في "مشيخته" (81/1) "لا بأس به". وقد ذكره المزي: في "تهذيب الكمال" (485/1) فقال: رَوَى عَن: محمود بْن خالد السلمي، توفي سنة ست وثمانين ومئتين فِي شهر رمضان. وقال الحافظ: في "التقريب" (84/1) "صدوق من الثانية عشرة".

عمر بن عبد الواحد الدمشقیؒ (المتوفی: 200ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں، امام ابن سعدؒ، امام عجلیؒ، امام ابراہیم بن یوسفؒ، امام دحیمؒ اور حافظ ابن حجرؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔

امام ابن حبانؒ نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔ (1)

سعید بن عبد العزیز الدمشقیؒ (المتوفی: 167ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ربیعہ بن یزید الدمشقیؒ (المتوفی: 123ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبد الرحمن بن ابی عَمیرہ المُزنی رضی اللہ عنہ

آپ کو ''الازدی'' بھی کہا جاتا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ آپ ''المُزنی'' ہیں۔ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں، شام کے شہر حمص میں آپ نے رہائش اختیار کی۔

حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

---

(1) عمر بن عبد الواحد بن قيس السلمي أبو حفص الدمشقي فهو ثقة وعنه قال الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (421/7) روى عن سعيد بن عبد العزيز، قال بن سعد :"كان ثقة". وقال مروان بن محمد الطاطري: "نظرنا في كتب أصحاب الأوزاعي فيما رأينا أحدا أصح حديثا عن الأوزاعي من عمر بن عبد الواحد". وقال العجلي وإبراهيم بن يوسف الهسنجاني: "ثقة".

وقال دحيم: "ثقة أصح حديثا من بن أبي العشرين بكثير". وقال الإسماعيلي وسألته يعني عبد الله بن محمد بن سيار الفرهياني عن أوثق أصحاب الأوزاعي فقال: "عمر بن عبد الواحد لا بأس به". وذكره بن حبان في "الثقات" وقال دحيم: "ولد سنة 118".

وقال أبو زرعة الدمشقي حدثني بعض أصحابنا أن شعيب بن إسحاق: "مات سنة سبع وثمانين ومائة وعمر بن عبد الواحد سنة مائتين وفيها أرخ وفاته غير واحد". وقال الحسن بن محمد بن بكار بن بلال: "توفي سنة 201". قلت_الحافظ_ وقال بن قانع: "صالح". وذكر بعضهم أنه عاش 92 سنة. ايضا قال: في "التقريب" (415/1) "ثقة من التاسعة".

عمیر بن سعد الانصاری

آپ جلیل القدر صحابی ہیں اور بڑے مقام کے حامل ہیں اور آپ کو کثرت زہد و عبادت کی وجہ سے لاثانی کہا جاتا تھا۔ آپ نے حضرت ابو عبیدہ کیساتھ فتح شام میں شمولیت کی اور حضرت عمر کے زمانے میں حمص اور دمشق میں نائب بنے اور جب حضرت عثمان کی خلافت کا زمانہ آیا تو آپ نے انہیں معزول کر دیا اور حضرت معاویہ کو پورے شام کا گورنر مقرر کر دیا۔ (1)

(1) عمير بن سعد الأنصاري الأوسي، صحابي جليل القدر كبير المحل، كان يقال له: نسيج وحده. لكثرة زهادته وعبادته، شهد فتح الشام مع أبي عبيدة، وناب بحمص وبدمشق أيضا في زمان عمر، فلما كانت خلافة عثمان عزله وولى معاوية الشام بكماله، وله أخبار يطول ذكرها. "البداية والنهاية" (404/10)

(حدیث نمبر:34)

امام ابو بکر الخلّال البغدادیؒ (المتوفی: 311ھ) فرماتے ہیں:

أخبرنايعقوب بن سفيان أبويوسف الفارسي، قال:ثنا محمود بن خالد الأزرق، قال: ثنا عمر بن عبد الواحد، قال: ثنا سعيد بن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد:كان على حمص عمير بن سعد فعزله عثمان وولى معاوية، فبلغ ذلك أهل حمص فشق عليهم، فقال عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني:سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لمعاوية:«اللهم اجعله هاديا مهديا، واهده واهد به»(1)

ہم سے بیان کیا یعقوب بن سفیان نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا محمود بن خالد نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا عمر بن عبد الواحدؒ نے، وہ سعید بن عبد العزیز سے، وہ ربیعہ بن یزید سے وہ فرماتے ہیں:

عمیر بن سعد حمص کے گورنر تھے حضرت عثمان نے اِن کو معزول کر کے حضرت معاویہ کو گورنر بنادیا جب یہ خبر اہل حمص کو پہنچی تو وہ اس پر رنجیدہ ہوئے ہیں۔

عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (تم غصہ کیوں ہوتے ہو) میں نے نبی کریم ﷺ کو حضرت معاویہ کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا:

"اے اللہ معاویہ کو ہادی و مہدی بنا اور ان کو ذریعہ نجات بنا"۔

حدیث کا حکم:

یہ حدیث صحیح درجے کی ہے۔

عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے سماع کی تصریح بھی موجود ہے جو روایت کے متصل مرفوع ہونے پر دلالت کر رہی ہے۔

ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

(1) "السنة" (450/2) رقم الحديث: (697) "ذكر أبي عبد الرحمن معاوية بن أبي سفيان وخلافته، رضوان الله عليه".

تحقیق سند

امام ابو بکر الخلّال البغدادیؒ (المتوفی: 311ھ)

ثقہ حافظ حدیث ہیں۔ حدیث نمبر (24) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

یعقوب بن سفیان بن جوان الفسویؒ (المتوفی: 277ھ)

ثقہ محدّث ہیں۔ ایک ہزار سے زائد ثقہ شیوخ سے روایت کی ہے۔ "کتاب التاریخ والمعرفة" جیسی کئی مفید کتابیں تصنیف کی ہیں۔ بعض علماء نے آپ پر تشیع کا الزام عائد کیا ہے کہ وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی برائی کرتے ہیں مگر صحیح بات یہ ہے کہ یہ نسبت درست نہیں جیسا کہ امام ذہبیؒ فرماتے ہیں: یہ بات صحیح نہیں وہ ممتاز حافظ حدیث، امام، حجت تھے اور امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں: یعقوب بن سفیان کے متعلق ایسا گمان کرنا درست نہیں وہ بڑے پایہ کے محدّثین کے امام تھے۔

امام نسائیؒ، امام مسلمہؒ فرماتے ہیں: لا باس بہ۔ امام حاکمؒ فرماتے ہیں: ملک فارس میں محدّثین کے امام تھے۔ حافظ ابن حجرؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔

امام ابو زرعہ دمشقیؒ فرماتے ہیں: عقلمند اور باوقار انسانوں میں سے ہمارے پاس یعقوب بن سفیان آئے جن کی مثال دیکھنے سے اہل عراق عاجز آ گئے۔ (1)

---

(1) يعقوب بن سفيان بن جوان الفارسي أبو يوسف بن أبي معاوية الفسوي الحافظ، صاحب التصانيف المشهورة. فهو ثقة ذكره الذهبي: في "تذكرة الحفاظ" (122/2) فقال: "الحافظ، الإمام، الحجة، صاحب التاريخ الكبير والمشيخة قال أبو زرعة الدمشقي: قدم علينا من نبلاء الرجال يعقوب بن سفيان يعجز أهل العراق أن يروا مثله والثاني: حرب بن إسماعيل، وهو ممن كتب عني. وقال محمد بن داود الفارسي أنا يعقوب بن سفيان العبد الصالح وقيل كان يتكلم في عثمان رضي الله عنه ولم يصح. مات قبل أبي حاتم الرازي بشهر في سنة سبع وسبعين ومائتين، وقع لنا حديثه في مشيخته.

وقال الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (39/11) وقال النسائي: "لا بأس به". وقال الحاكم:"كان إمام أهل الحديث بفارس". وقال مسلمة بن قاسم: "لا بأس به". وفي "التقريب" (68/1) "ثقة حافظ من الحادية عشرة".

وقال ابن كثير: في "البداية والنهاية" (631/14) "روى عن أكثر من ألف شيخ من الثقات وصنف كتاب " التاريخ والمعرفة "، وغيره من الكتب المفيدة النافعة،

محمود بن خالد الدمشقیؒ (المتوفی: 249ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (33) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عمر بن عبد الواحد الدمشقیؒ (المتوفی: 200ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (33) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

سعید بن عبد العزیز الدمشقیؒ (المتوفی: 167ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ربیعہ بن یزید الدمشقیؒ (المتوفی: 123ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبد الرحمن بن ابی عَمیرہ المُزَنی رضی اللہ عنہ

آپ کو ''الاَزدی'' بھی کہا جاتا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ آپ ''المُزنی'' ہی۔ آپ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں، شام کے شہر حمص میں آپ نے رہائش اختیار کی۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

وقد أثنى عليه أبو زرعة الدمشقي، والحاكم أبو عبد الله النيسابوري وقال: هو إمام أهل الحديث بفارس، وقدم نيسابور وسمع منه مشايخنا، وقد نسبه بعضهم إلى التشيع. وذكر ابن عساكر أن يعقوب بن الليث صاحب فارس بلغه عنه أنه يتكلم في عثمان بن عفان فأمر بإحضاره، فقال له وزيره: أيها الأمير، إنه لا يتكلم في شيخنا عثمان بن عفان السجزي، إنما يتكلم في عثمان بن عفان الصحابي. فقال: دعوه ما لي وللصحابة، إني إنما حسبته يتكلم في شيخنا عثمان بن عفان السجزي.

قلت –ابن كثير– وما أظن هذا صحيحا عن يعقوب بن سفيان، فإنه إمام محدث كبير القدرَ".

(حدیث نمبر:35)

امام ابن قانعؒ (المتوفی:351ھ) فرماتے ہیں:

حدثنا إسحاق بن إبراهيم الأنماطي، نا محمود بن خالد، نا عمر بن عبد الواحد، نا سعيد بن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد، عن عبد الرحمن بن أبي عميرة عن النبي ﷺ قال «اللهم اجعله هاديا مهديا، واهده واهد به»(1)

ہم سے بیان کیا اسحاق بن ابراہیم، ابو یعقوب الانماطیؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا محمود بن خالد نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا عمر بن عبدالواحدؒ نے، وہ سعید بن عبدالعزیز سے، وہ ربیعہ بن یزید سے، وہ عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم ﷺ سے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

"اے اللہ معاویہ کو ہادی و مہدی بنا اور ان کو ذریعہ نجات بنا"۔

حدیث کا حکم:

یہ حدیث صحیح درجے کی ہے۔

ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

عبدالباقی بن قانع ابوالحسین امویؒ (المتوفی:351ھ)

ثقہ قابل احتجاج محدّث ہیں۔ حدیث نمبر (25) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

اسحاق بن ابراہیم بن ابی حسان، ابو یعقوب الانماطیؒ (المتوفی:302ھ)

ثقہ راوی ہیں۔ امام دارقطنیؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔(2)

---

(1) "معجم الصحابة" (146/2) رقم الحديث: (621) عبد الرحمن بن أبي عميرة الأزدي.

(2) إسحاق بن إبراهيم بن أبي حسان، أبو يعقوب الأنماطي فهو ثقة ذكره الخطيب: في تاريخه" (381/6) حدَّثَنِي عَلِيّ بْن مُحَمَّد بْن نَصْر قَالَ: سمعت حمزة بن يوسف السهمي يقول: سألت الدارقطني عن أبي يعقوب إسحاق بن إبراهيم الأنماطي.

محمود بن خالد الدمشقیؒ (المتوفی: 249ھ)

ثقہ قابلِ احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (33) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عمر بن عبدالواحد الدمشقیؒ (المتوفی: 200ھ)

ثقہ قابلِ احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (33) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

سعید بن عبدالعزیز الدمشقیؒ (المتوفی: 167ھ)

ثقہ قابلِ احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ربیعہ بن یزید الدمشقیؒ (المتوفی: 123ھ)

ثقہ قابلِ احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبدالرحمن بن ابی عمیرہ المُزنی رضی اللہ عنہ

آپ کو ''الاَزدی'' بھی کہا جاتا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ آپ ''المُزنی'' ہیں، آپ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں، شام کے شہر حمص میں آپ نے رہائش اختیار کی۔ صفحہ () پر ان کا ترجمہ تفصیلاً ذکر کر دیا گیا ہے۔

امام ذہبیؒ (المتوفی: 748ھ) نے بھی احمد بن معلی کی سند سے اس روایت کو بیان کیا ہے

وقال أحمد بن المعلى نا محمود بن خالد، نا عمر بن عبد الواحد عن سعيد عن ربيعة بن يزيد: أن عمير بن سعد كان على حمص فعزله عثمان وولى معاوية فبلغ ذلك أهل حمص فشق عليهم، فقال عبد الرحمن بن أبي عميرة سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لمعاوية: "اللهم اجعله هادياً مهدياً واهده واهد به".(1)

فقال: "ثقة وهو بغدادي". أخبرنا أبو طالب عمر بن إبراهيم الفقيه، قال: قال لنا عيسى بن حامد بن بشر بن عيسى الرخجي مات إسحاق بن أبي حسان الأنماطي في المحرم سنة اثنتين وثلاث مِئَة.

قلت-الخطيب- وذكر ابن المُنادي أن وفاته كانت يوم الأحد لإحدى عشرة ليلة خلت من المحرم.

(1) "معجم الشيوخ" (155/1) رقم الترجمة (152) "إبراهيم بن محمد ابن سنى الدولة".

ابو بکر احمد بن معلیؒ فرماتے ہیں: ہم سے بیان کیا محمود بن خالد نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا عمر بن عبدالواحدؒ نے، وہ سعید بن عبدالعزیز سے، وہ ربیعہ بن یزید سے وہ فرماتے ہیں: عمیر بن سعد حمص کے گورنر تھے حضرت عثمان نے اِن کو معزول کر کے حضرت معاویہ کو گورنر بنا دیا جب یہ خبر اہل حمص کو پہنچی تو وہ اس پر غصہ ہوئے ہیں۔ عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (تم غصہ کیوں ہوتے ہو) میں نے نبی کریم ﷺ کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا:

"اے اللہ معاویہ کو ہادی و مہدی بنا اور ان کو ذریعہ نجات بنا"۔

حدیث کا حکم:

یہ روایت حسن درجے کی ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

سوائے احمد بن المعلی الدمشقیؒ (المتوفی 286ھ) کے جو صدوق درجے کے ہیں۔

حدیث: محمد بن سلیمان بن ابی داود الحرّانیؒ (التوفی: 213ھ)

(حدیث نمبر: 36)

امام ابن عساکرؒ (التوفی: 571ھ) فرماتے ہیں:

فأخبرناه أبو القاسم زاهر وأبو بكر وجيه ابنا طاهر بن محمد وأبو الفتوح عبد الوهاب بن شاه بن أحمد قالوا أنا أحمد بن الحسن بن محمد الأزهري، أنا الحسن بن أحمد المخلدي، نا أبو بكر عبد الله بن محمد بن مسلم الإسفرايني، نا محمد بن غالب الأنطاكي، نا محمد بن سليمان، نا سعيد بن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد، عن عبد الرحمن ابن أبي عميرة المزني وكان من أصحاب النبي (صلى الله عليه وسلم) أنه سمع رسول الله (صلى الله عليه وسلم) يقول: "اللهم اجعل معاوية هاديا مهديا واهده واهد على يديه".(1)

ابو القاسم زاہر بن طاہر، وجیہ بن طاہر بن محمد ابو بکر النّیسابوریؒ، عبد الوھاب بن شاہ النّیسابوریؒ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا احمد بن الحسن الازہری النّیسابوریؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا الحسن بن احمد بن المخلدی النّیسابوریؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا عبد اللہ بن محمد بن مسلم ابو بکر الِاسفرایینیؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا محمد بن غالب الاَنطاکی نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا محمد بن سلیمان بن ابی داود الحرّانیؒ نے، وہ سعید بن عبد العزیز سے، وہ ربیعہ بن یزید سے وہ عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے (عبد الرحمن بن ابی عمیرہ صحابی ہیں) انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

"اے اللہ معاویہ کو ہادی و مہدی بنا اور ان کو ہدایت سے بہرہ یاب فرما۔ اِن کے ہاتھوں پر لوگوں کو ہدایت دے"۔

حدیث کا حکم:

یہ حدیث حسن درجے کی ہے اسکے تمام راوی ثقہ ہیں۔

---

(1) "تاريخ دمشق" (83/59) رقم الترجمة (7510) "معاوية بن أبي سفيان".

سوائے محمد بن سلیمان بن ابی داود الحرّانیؒ (المتوفی: 213ھ) کے جو صدوق درجے کے راوی ہیں۔
ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں:

تحقیق سند

ابوالقاسم زاہر بن طاہرؒ (المتوفی: 533ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (5) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

وجیہ بن طاہر بن محمد ابو بکر النّیسابوریؒ (المتوفی: 541ھ)

آپ نے احادیث کا بہت سماع کیا اور آپ کو اس فن کی معرفت بھی تھی۔

علامہ سمعانیؒ فرماتے ہیں: آپ متواضع انسان، دائمی ذکر کرنے والے، بہت زیادہ تلاوت کرنے والے تھے۔ امام ذہبیؒ آپ کو الشیخ، العالم، العدل، مسند خراسان اور بیت العدالہ والرّوایہ کے القابات سے نوازتے ہیں۔ امام ابن کثیرؒ لکھتے ہیں: آپ جلد اشکبار ہونے والے اور بہت ذکر الٰہی کرنے والے شیخ تھے، آپ نے سماع کو عمل کے ساتھ راست گفتاری کے ساتھ جمع کیا۔ (1)

عبدالوھاب بن شاہ النّیسابوریؒ (المتوفی: 535ھ)

ثقہ راوی ہیں۔ علامہ سمعانیؒ فرماتے ہیں: نیکوکار لوگوں میں سے تھے۔
امام ذہبیؒ آپ کو الشیخ، الصّالح، المامون کے القابات سے نوازتے ہیں۔ (1)

---

(1) وجيه بن طاهر بن محمد بن محمد بن أحمد بن يوسف أبو بكر الشحامي النيسابوري وعنه قال الذهبي: في "سير اعلام النبلاء" (109/20) الشيخ، العالم، العدل، مسند خراسان، من بيت العدالة والرواية.
ولد: سنة خمس وخمسين وأربع مائة. ورحل في الحديث. حدث عنه: ابن عساكر، قال السمعاني: كتبت عنه الكثير، وكان يملي في الجامع الجديد بنيسابور كل جمعة مكان أخيه، وكان كخير الرجال، متواضعا متوددا، ألوفا، دائم الذكر، كثير التلاوة، وصولا للرحم، تفرد في عصره بأشياء،
وقال ابن كثير: في "البداية والنهاية" (344/16) (ثم دخلت سنة إحدى وأربعين وخمسمائة) "وقد سمع الكثير من الحديث، وكانت له معرفة به، وكان شيخا حسن الوجه سريع الدمعة كثير الذكر، صحيح السماع صدوق اللهجة".

احمد بن الحسن الازہری، النّیسابوریؒ (المتوفی: 463ھ)

صدوق راوی ہیں۔ امام ذہبیؒ فرماتے ہیں: صدوق، محدّثین کی اولاد میں سے تھے۔(2)

الحسن بن احمد بن المخلدی النّیسابوریؒ (المتوفی: 389ھ)

امام حاکمؒ فرماتے ہیں: سماع حدیث اور کتابت میں صحیح اور روایت کرنے میں متقن اور اپنے زمانے کے محدّث تھے۔ امام ذہبیؒ آپ کو صدوق، شیخ العدالہ لکھتے ہیں۔(3)

عبداللہ بن محمد بن مسلم ابو بکر الاسفرائینیؒ (المتوفی: 318ھ)

ثقہ راوی ہیں۔

امام ذہبیؒ آپ کو الامام، الحافظ، الحجّت، النّاقد، المتقن لکھتے ہیں۔ امام حاکمؒ فرماتے ہیں: زمین کے اطراف و اکناف میں رہنے والے جیّد اور پختہ کار اہل علم میں شمار ہوتے ہیں۔(4)

---

(1) عبد الوهاب بن شاه بن أحمد بن عبد الله أبو الفتوح الشاذياخي الخرزي النيسابوري وعنه قال الذهبي: في "سير اعلام النبلاء" (35/20) الشيخ الصالح، المأمون، روى عنه السمعاني، وقال: كان من أهل الخير والصلاح، ولد سنة ثلاث وخمسين، توفي في شوال، سنة خمس وثلاثين وخمس مائة.

(2) أحمد بن الحسن بن محمد بن الحسن بن أزهر الأزهري، النيسابوري، الشروطي وعنه قال الذهبي: في "سير اعلام النبلاء" (254/18) العدل، المسند، الصدوق، من أولاد المحدثين. وله أصول متقنة.حدث عنه: زاهر ووجيه؛ ابنا طاهر، توفي: في رجب سنة ثلاث وستين وأربع مائة.

(3) الحسن بن أحمد بن محمد بن الحسن بن علي بن مخلد بن شيبان المخلدي النيسابوري وعنه قال الذهبي: في "سير اعلام النبلاء" (539/16) الإمام، الصدوق، المسند، العدل، شيخ العدالة، وبقية أهل البيوتات. حدث عنه: أبو حامد أحمد بن الحسن الأزهري.

قال الحاكم: هو صحيح السماع والكتب، متقن في الرواية، صاحب الإملاء في دار السنة، محدث عصره، توفي في رجب سنة تسع وثمانين وثلاث مائة.

(4) عبد الله بن محمد بن مسلم أبو بكر الإسفرايني وعنه قال الذهبي: في "سير اعلام النبلاء" (547/14) الإمام، الحافظ، الناقد، المتقن الأوحد، وفي "تذكرة الحفاظ" (11/3) "الحافظ الحجة المجود، مولده سنة تسع وثلاثين ومائتين، ومات سنة ثماني عشرة وثلاثمائة.

قال الحاكم: هو ختن بديل الأسفرايني، كان من الأثبات المجودين في أقطار الأرض.

محمد بن غالب الأنطاکیؒ (المتوفی: 224ھ)

ثقہ راوی ہیں۔امام ابن حبانؒ نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔(1)

محمد بن سلیمان بن ابی داود الحرانیؒ (المتوفی: 213ھ)

صدوق درجے کے راوی ہیں۔امام نسائی فرماتے ہیں "لا باس بہ"۔امام ابو عوانہؒ، امام مسلمہؒ، امام ذہبیؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔امام ابو حاتمؒ فرماتے ہیں "منکر الحدیث" حافظ ابن حجرؒ آپ کو صدوق لکھتے ہیں۔(2)

سعید بن عبد العزیز الدمشقیؒ (المتوفی: 167ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ربیعہ بن یزید الدمشقیؒ (المتوفی: 123ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبد الرحمن بن ابی عمیرہ المزنی رضی اللہ عنہ

آپ کو "الأزدی" بھی کہا جاتا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ آپ "المُزنی" ہی۔آپ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں، شام کے شہر حمص میں آپ نے رہائش اختیار کی۔حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

---

(1) محمد بن غالب الأنطاكي ذكره ابن حبان: في "الثقات" (139/9) وعنه قال ابن حاتم: في "الجرح والتعديل" (55/8) روى عن يحيى بن السكن وابى الجواب كتبت اطرافا من حديثه ولم يقض لنا السماع منه 257 محمد بن غالب صاحب هشيم روى عن هشيم مات سنة اربع وعشرين يوما ومائتين ادركه ابى وكان مريضا فلم يكتب عنه سمعت أبي يقول ذلك.

(2) محمد بن سليمان بن أبي داود الحراني فهو صدوق يكتب حديثه ولايحتج به وثقه الذهبي: في "الكاشف" (176/2) وعنه قال الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (177/9) قال النسائي: "لا بأس به وأبوه ليس بثقة ولا مأمون". وقال أبو عوانة الإسفرائيني ثنا أبو داود الحراني ثنا محمد بن سليمان: "ثقة". وذكره بن حبان في "الثقات" وقال: "مات سنة ثلاث عشرة ومائتين". قلت_الحافظ_ قال أبو حاتم: "منكر الحديث". وقال مسلمة: "ثقة".وايضا قال الحافظ: في "التقريب" (252/1) "صدوق من الحادية عشرة".

فصل ثالث

حدیث عمیر بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ

(حدیث نمبر:37)

امام ترمذیؒ(التوفی: 279ھ)فرماتے ہیں:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قال: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قال: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ حَلْبَسٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الخَوْلَانِيِّ، قَالَ: لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ عُمَيْرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ حِمْصَ وَلَّى مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ النَّاسُ: عَزَلَ عُمَيْرًا وَوَلَّى مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ عُمَيْرٌ: لاَ تَذْكُرُوا مُعَاوِيَةَ إِلاَّ بِخَيْرٍ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ اهْدِ بِهِ.

هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. وَعَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ يُضَعَّفُ.

ہم سے بیان کیا محمد بن یحی نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا عبداللہ بن محمد النّفیلی نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا عمرو بن واقد نے، وہ یونس بن حلبس سے، وہ ابوادریس خولانی سے، وہ فرماتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ کو حمص کی امارت سے معزول کیا،

اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو وہاں کا والی بنایا تو لوگ چہ می گوئیاں کرنے لگے کہ دیکھو عمیر بن سعد کو معزول کر دیا اور حضرت معاویہ کو والی بنا دیا۔

تو حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگو معاویہ کا ذکر صرف خیر سے ساتھ کرو کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

اے اللہ معاویہ کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔(1)

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے، عمرو بن واقد کی تضعیف کی گئی ہے۔

---

(1) "السنن" للامام الترمذي (169/6) رقم الحديث (3843) "باب مناقب معاوية بن أبي سفيان ﷺ"
"سير أعلام النبلاء" للامام الذهبي (126/3) رقم الترجمة (25) "معاوية بن أبي سفيان ﷺ".
"البداية والنهاية" لابن كثير (130/8) "ترجمة معاوية وذكر شئ من أيامه وما ورد في مناقبه وفضائله".

حدیث کا حکم:

یہ روایت سند کے اعتبار سے اشد درجہ کی ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں عمرو بن واقد متروک الحدیث راوی ہے۔

ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

محمد بن عیسیٰ بن سورہ ابو عیسیٰ الترمذیؒ (المتوفی: 279ھ)

ثقہ قابل احتجاج محدّث ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

محمد بن یحیٰ الذّھلی النیسابوریؒ (المتوفی: 258ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں، امام ابو حاتمؒ، امام نسائیؒ، امام ابو احمد الفرّاءؒ، امام احمد بن سیّار المروزیؒ، اما مسلمہؒ اور حافظ ابن حجرؒ آپ کو ثقہ قرار دیتے ہیں۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبداللہ بن محمد النّفیلیؒ (المتوفی: 234ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ امام ابو حاتمؒ، امام نسائیؒ، امام دار قطنیؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔ امام ابن حبانؒ آپ کو متقن لکھتے ہیں۔ امام ابو داؤدؒ فرماتے ہیں: میں نے نفیلی سے بڑا حافظ حدیث نہیں دیکھا۔ امام شاذ کونی نفیلیؒ کے سوا کسی کیلیے حفظ حدیث کا اعتراف نہ کرتے تھے۔ امام احمدؒ ان کا تذکرہ کرتے تو ان کی بہت تعظیم و تکریم کرتے تھے۔ امام ذہبیؒ فرماتے ہیں: پختہ کار حافظ حدیث ہیں حافظ ابن حجرؒ بھی آپ کی توثیق کرتے ہیں۔ (1)

---

(1) عبد الله بن محمد بن علي بن نفيل بن زراع بن علي أبو جعفر النفيلي الحراني. فهو ثقة ذكره المزي: في "تهذيب الكمال" (88/16) روى عن: وعمرو بن واقد الدمشقي وعنه: أحمد بن محمد بن حنبل، ومحمد بن يحيى الذهلي، وقال أبو عبيد الآجري: سمعت أبا داود يقول: ما رأيت أحفظ من النفيلي. وقال عبد الرحمن بن أبي حاتم: سمعت أبي يقول: حدثنا ابن نفيل الثقة المأمون. وقال النسائي: ثقة. وقال الدارقطني: ثقة مأمون محتج به. وقال ابن حبان: كان متقنا يحفظ".

وقال الذهبي: في "تذكرة الحفاظ: (22/2) الحافظ الثبت المسند وكان الشاذكوني لا يقر لأحد في الحفظ إلا للنفيلي وكان أحمد بن حنبل إذا ذكره يعظمه وما رأيت بيده كتابا قط. وقال أبو حاتم: ثقة مأمون.

عمرو بن واقد القرشیؒ

متروک راوی ہے۔امام بخاریؒ،امام ترمذیؒ آپ کو منکرالحدیث لکھتے ہیں۔امام ابو حاتمؒ فرماتے ہیں: ضعیف الحدیث، منکر الحدیث۔امام نسائیؒ،امام دار قطنیؒ،امام بر قانیؒ،امام ذہبیؒ،حافظ ابن حجرؒ آپ کو متروک الحدیث لکھتے ہیں۔(1)

یونس بن میسرہ بن حلبس الحمیری،الدمشقیؒ(المتوفی:132ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔حدیث نمبر(6) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عائذ اللہ بن عبداللہ ابوادریس الخولانیؒ

آپ کبار تابعین میں سے ہیں،غزوہ حنین والے سال پیدا ہوئے ہیں،فضالہ بن عبید کے بعد دمشق کے قاضی مقرر ہوئے اور عبدالملک بن مروان کے زمانہ خلافت کے آخر تک قاضی رہے اور اسی عہدے کے دوران ان کا انتقال ہوا ہے۔امام مکحولؒ فرماتے ہیں: میں نے ان جیسا شخص نہیں دیکھا۔امام عجلیؒ،امام ابو حاتمؒ،امام نسائیؒ،امام ابن سعدؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں(2)

وقال الحافظ: في "التقريب" (321/1) "ثقة حافظ من كبار العاشرة".

(1) عمرو بن واقد القرشي أبو حفص فهو متروك ذكره المزي: في "تهذيب الكمال" (286/22) روى عن: يونس ابن ميسرة بن حلبس، وقال أبو حاتم: ضعيف الحديث، منكر الحديث.

وقال البخاري، والترمذي، منكر الحديث وقال النسائي، والدارقطني، والبرقاني: متروك الحديث. وقال أبو أحمد بن عدي: وهو ممن يكتب حديثه مع ضعفه.

وقال الذهبي: في "الكاشف" (90/2) "تركوه". الحافظ: في "التقريب" (428/1) "متروك من السادسة".

(2) عائذ الله بن عبد الله بن عمرو ويقال عبد الله بن إدريس بن عائذ بن عبد الله بن عتبة بن غيلان أبو إدريس الخولاني العوذي والعيذي وعنه قال الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (85/5) روى عن عمر بن الخطاب وأبي الدرداء ومعاذ بن جبل وأبي ذر وبلال وثوبان وحذيفة وعبادة بن الصامت وعوف بن مالك والمغيرة ومعاوية والنواس بن سمعان وأبي ثعلبة الخشني وأبي هريرة وأبي سعيد وحسان بن الضمري وعبد الله بن الديلمي وعبد الله بن السعدي وعمير بن سعد وواثلة بن الأسقع ويزيد بن عميرة الزبيدي وأبي مسلم الخولاني وغيرهم وعنه يونس بن ميسرة بن حلبس قال مكحول: "ما رأيت أعلم منه". وقال الزهري: "كان قاص أهل الشام وقاضيهم في خلافة عبد الملك". وقال العجلي: "دمشقي تابعي ثقة". وقال أبو حاتم والنسائي وابن سعد: "ثقة".

امام بخاریؒ(التوفی:256ھ) نے یہ روایت امام احمدؒ(ثقہ قابل احتجاج محدّث،فقیہ ہیں) کے طریق سے بیان کی ہے۔

أحمد عن النفيلي أنه حدثهم عن عمرو بن واقد أنه حدثهم عن يونس بن حلبس عن أبي إدريس الخولاني عن عمير بن سعد قال: لا تذكروا معاوية إلا بخير فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "اللهم اهده".(1)

اس سند میں بھی عمرو بن واقد متروک راوی ہے۔

ترمذی اور بخاری کی مذکورہ بالا دونوں روایات میں:

"لا تذكروا معاوية إلا بخير" کی نسبت عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ کی طرف کی گئی ہے کہ یہ جملہ عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ کا ہے۔

عمیر بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ

آپ کے متعلق ابن عبدالبرؒ(التوفی:463ھ) لکھتے ہیں:

اِن کا لقب "نسیج وحدہ" تھا اور اسی لقب سے مشہور تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سعید بن عامر رضی اللہ عنہ سے پہلے یا بعد میں عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ کو حمص کا حاکم بنایا تھا آپ شام میں ہی قیام پذیر رہے اور شام میں ہی انتقال ہوا۔

وقال ابن عبدالبر: فِي "الاستيعاب" (1597/4) ولد فِي عام حنين. يعد فِي كبار التابعين، كَانَ قاضيًا بدمشق بعد فضالة بْن عبيد لمعاوية وابنه إِلَى أيام عبد الملك بْن مروان.

مات فِي آخرها قاضيًا. واسمه عائذ الله بْن عَبْد اللهِ بن عمرو، روى عَنْ أَبِي إدريس أنه قَالَ: ولدت عام حنين، أَوْ قَالَ يوم حنين، إذ هزم الله هوازن. وروى أَبُو اليمان الحكم بْن نافع، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْن عياش، عَنِ الوليد بْن أَبِي السائب، عَنْ مكحول، أنه كَانَ إذا ذكر أبا إدريس الْخَوْلانِيّ قَالَ: مَا رأيت مثله.

قَالَ أَبُو عُمَرَ: روى عنه ربيعة بْن يَزِيد، وبشر بْن عَبْد اللهِ، وابن شهاب الزهري، ويونس بْن ميسرة بْن حلبس، وغيرهم.

(1) "التاريخ الكبير" للامام البخاري (328/7) رقم الترجمة (1405) "معاوية بن أبي سفيان ﷺ".

"كَانَ يقال لَهُ نسيج وحده، غلب ذَلِكَ عَلَيْهِ وعرف بِهِ...وكان عمر بن الخطاب رضي الله عنه قد ولى عُمَيْر بْن سَعْد هَذَا على حمص قبل سَعِيد بْن عَامِر بْن خذيم أو بعده...

سكن عُمَيْر بْن سَعْد هَذَا الشام، ومات بها".(1)

حافظ ابن حجرؒ(المتوفی:852ھ)لکھتے ہیں:

امام ابن سعدؒ نے فرمایا: خلافت معاویہ رضی اللہ عنہ میں فوت ہوئے ہیں۔امام بخاریؒ اور امام ابن ابی حاتمؒ بحوالہ اپنے والد لکھتے ہیں: صحابی ہیں اور ابو حاتمؒ نے یہ اضافہ کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔ابن السمیع نے آپ کو حمص میں فروکش ہونے والے صحابہ کے طبقہ اولی میں ذکر کیا ہے۔ مؤرخ واقدیؒ کا قول ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: کاش میرے پاس عمیر رضی اللہ عنہ جیسے لوگوں کی جماعت ہوتی تو میں ان کے ذریعے مسلمانوں کے کاموں میں مدد لیتا۔

وقال بن سعد توفي في خلافة معاوية وقال البخاري وابن أبي حاتم عن أبيه له صحبة وزاد أبو حاتم روى عن النبي صلى الله عليه و سلم روى عنه راشد بن سعد وحبيب بن عبيد زاد بن منده وابنه عبد الرحمن بن عمير وذكره بن سميع في الطبقة الأولى ممن نزل حمص من الصحابة وقال الواقدي كان عمر يقول وددت أن لي رجالا مثل عمير بن سعد أستعين بهم على أعمال المسلمين(2)

عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ کے علاوہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی اس مضمون کی روایت مروی ہے۔

(1) "الاستيعاب في معرفة الأصحاب" (1215/3) رقم الترجمة (1983)

(2) "الإصابة في تمييز الصحابة" (718/4) رقم الترجمة (6040)

فصل رابع

حدیث عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

(رقم الحدیث:38)

امام ابو القاسم البغویؒ (المتوفی: 317ھ) فرماتے ہیں:

أخبرنا عبد الله قال: حدثنا محمد بن إسحاق قال: حدثنا هشام بن عمار قال: حدثنا عبد العزيز بن الوليد بن سليمان بن أبي السائب القرشي، عن أبيه أن عمر بن الخطاب ﷺ، ولى معاوية بن أبي سفيان فقالوا ولى حدث السن فقال تلوموني وأنا سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : "اللهم اجعله هاديا مهديا وأهديه".

ہم سے بیان کیا عبد اللہ نے وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا محمد بن اسحاق نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ہشام نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا عبد العزیز بن ولید بن سلیمان نے، وہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد ولید بن سلیمان سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا تو لوگ کہنے لگے آپ نے نوعمر کو امیر مقرر کر دیا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مجھے اس کی امارت کے بارے میں ملامت کرتے ہو حالانکہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو بیان کرتے ہوئے سنا:

"اے اللہ اسے ہادی و مہدی بنادے اور اس کے ذریعے ہدایت دے"۔(1)

حدیث کا حکم:

سند کے اعتبار سے یہ روایت منقطع ضعیف ہے کیونکہ ولید اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع پایا جاتا ہے اور ایک راوی مجہول ہے لیکن دیگر روایات صحیحہ کی بنا پر اِس روایت کا متن (مضمون) صحیح ہے۔

ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

---

(1) "معجم الصحابة" لأبي القاسم البغوي (المتوفى: 317ھ) (170/5) رقم الحديث: (2189)

تحقیق سند

عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز ابوالقاسم البغویؒ (المتوفی: 317ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (11) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبداللہ بن احمد بن محمد بن حنبل الشیبانیؒ (المتوفی: 290ھ)

ثقہ قابل احتجاج محدّث ہیں۔ حدیث نمبر (20) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

محمد بن اسحاق بن الحریص ابوالحسن القرشی الدمشقیؒ (المتوفی: 281-290ھ)

مجہول راوی ہے۔ امام ابن عساکرؒ اور امام ذہبیؒ نے اس کا تذکرہ اپنی تاریخ میں کیا ہے تاہم توثیق وتضعیف کے حوالے سے کچھ دستیاب نہ ہو سکا[1]

ہشام بن عمار بن نصیر السلمیؒ (المتوفی: 245ھ)

صدوق درجے کے راوی ہیں۔ امام ابن معینؒ، امام عجلیؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔ امام عجلیؒ دوسرے مقام پر آپ کو صدوق لکھتے ہیں۔ امام نسائیؒ فرماتے ہیں: لاباس بہ۔ امام دارقطنیؒ اور امام مسلمہؒ آپ کو صدوق لکھتے ہیں۔ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں: صدوق مقرئ راوی ہیں تاہم بڑی عمر میں تلقین قبول کرتے تھے اِس سے پہلے کی اِن کی حدیث صحیح ترین ہے۔[2]

---

(1) محمد ابن إسحاق بن عمرو بن عمر بن عمران أبو الحسن القرشي المؤذن المعروف بابن الحريص ذكره ابن عساكر: في "تاريخه" (26/52) فقال: "ختن هشام بن عمار روى عن هشام بن عمار". وهكذا قال الذهبي: في "تاريخه" (799/6)

(2) هشام بن عمار بن نصير بن ميسرة بن أبان السلمي ذكره المزي: في "تهذيب الكمال" (242/30) روى عنه: أبو بكر محمد بن خريم بن محمد بن عبد الملك بن مروان العقيلي، ذكره محمد بن سعد في الطبقة السابعة من أهل الشام. وقال معاوية بن صالح وإبراهيم بن الجنيد، عن يحيى بن معين: ثقة. وقال أبو حاتم، عن يحيى بن معين: كيس كيس. وقال العجلي: ثقة. وقال في موضع آخر: صدوق. وقال النسائي: لا بأس به. وقال البخاري: "مات بدمشق آخر المحرم سنة خمس وأربعين ومئتين".

عبدالعزیز بن الولید بن سلیمان القرشی الدمشقیؒ

ثقہ راوی ہیں۔امام ابن حبانؒ نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا اور فرمایا اہل شام کے عبادت گزار لوگوں میں سے ہیں(1)

ولید بن سلیمان بن ابی السائب القرشی

ثقہ راوی ہیں۔امام عجلیؒ،امام دحیمؒ،امام ابوداؤدؒ،امام ابو حاتمؒ،امام ابو بکر الجعابیؒ،حافظ ابن حجرؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔امام ابوالقاسمؒ فرماتے ہیں: لین الحدیث۔امام ذہبیؒ آپ کو صدوق لکھتے ہیں(2)

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

صحابی رسول ﷺ،خلیفہ راشد، مراد نبی ﷺ،داماد علی رضی اللہ عنہ (الصحابۃ کلھم عدول)۔

وقال الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (46/11) وقال الدارقطني: "صدوق كبير المحل". وقال عبدان: "ما كان في الدنيا مثله". وقال بن أبي حاتم عن أبيه: "لما كبر هشام تغير فكلما دفع إليه قرأه وكلما لقن تلقن وكان قديما أصح كان يقرأ من كتابه قال وسئل أبي عنه فقال: "صدوق". وذكره بن حبان في الثقات وقال مسلمة: "تكلم فيه وهو جائز الحديث صدوق".وقال القزاز: "آفته أنه ربما لقن أحاديث فتلقنها". وفي "التقريب" (573/1) "صدوق مقرئ كبر فصار يتلقن فحديثه القديم أصح من كبار العاشرة وقد سمع من معروف الخياط لكن معروف ليس بثقة مات سنة خمس وأربعين على الصحيح وله اثنتان وتسعون سنة".

(1) عبد العزيز بن الوليد بن سليمان بن أبي السائب القرشي الدمشقي ذكره ابن حبان: في "الثقات" (392/8) فقال: "وكان من عباد أهل الشام". وعنه قال الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (322/6) روى عن: أبيه، وعنه: هشام بن عمار وقال مروان بن محمد: "ما أدركت أحدا أفضله عليه". وقال أبو زرعة: "كان أروع أهل زمانه".

(2) الوليد بن سليمان بن أبي السائب القرشي أبو العباس فهو ثقة وعنه قال العجلي: في "الثقات" (465/1) "ثقة". وذكره بن حبان: في "الثقات" (223/9) فقال: "من أهل الشام يروي عن أبيه روى عنه ابنه عبد العزيز بن الوليد". وقال الذهبي: في "الكاشف" (352/2) "صدوق".

وعنه قال الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (118/11) قال دحيم، أبو داود: "ثقة". وقال أبو حاتم: "هو من ثقات مشيخة دمشق". وقال أبو القاسم البغوي بلغني: "أنه لين الحديث". وقال أبو بكر الجعابي: "كان ينزل الغوطة وهو عندهم من الثقات". وقال أبو زرعة الدمشقي: "بنو أبي السائب أهل بيت من أهل دمشق أهل علم وفضل وخير". وفي "التقريب" (582/1) "ثقة من السادسة".

(حدیث نمبر:39)

امام ابن عساکرؒ(المتوفی:571ھ)فرماتے ہیں:

"روي عن عمر بن الخطاب مسندا من وجه فيه انقطاع".

"روایت کی گئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے "مُسندا" اس طور سے کہ اس میں انقطاع ہے"۔

أخبرناه أبو الحسن علي بن المسلم، أنا نصر وابن فضيل قالا أنا ابن عوف، أنا ابن منير، أنا ابن خريم، نا هشام، نا ابن أبي السائب، وهو عبد العزيز بن الوليد بن سليمان قال وسمعت أبي فذكر أن عمر بن الخطاب ولى معاوية بن أبي سفيان فقالوا ولاه حدث السن فقال تلوموني وأنا سمعت رسول الله (صلى الله عليه وسلم) يقول: "اللهم اجعله هاديا مهديا واهده واهد به".

قال ابن عساكر: "الوليد بن سليمان لم يدرك عمر".(1)

ابن عساکرؒ فرماتے ہیں: ہم سے بیان کیا علی بن مسلمؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا نصر اور ابن فضیل نے، یہ دونوں فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابن عوف نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابن منیر نے، وہ فرماتے ہم سے بیان کیا ابن خریم نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ہشام نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابن ابی السائب یعنی عبدالعزیز بن ولید بن سلیمان نے، وہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد ولید بن سلیمان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا تو لوگ کہنے لگے آپ نے نو عمر کو امیر مقرر کر دیا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مجھے اس کی امارت کے بارے میں ملامت کرتے ہو حالانکہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو بیان کرتے ہوئے سنا:

"اے اللہ اسے ہادی و مہدی بنادے اور اس کے ذریعے ہدایت دے"۔

حدیث کا حکم:

یہ روایت سند کے اعتبار سے منقطع ضعیف ہے۔امام ابن عساکرؒ فرماتے ہیں: ولید بن سلیمان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا تاہم دیگر شواہد کی بنا پر اس روایت کا متن (مضمون) صحیح ہے۔

---

(1) "تاريخ دمشق" (86/59) رقم الترجمة (7510) "معاوية بن أبي سفيان".

تحقیق سند

علی بن زید بن علی ابو الحسن السلمیؒ (المتوفی:539ھ)

ثقہ راوی ہیں۔آپ امام ابن عساکرؒ کے شیوخ میں سے ہیں، پاک سیرت انسان، مسجد سلالین میں قرآن کی تعلیم دیتے تھے۔ایک جماعت نے آپ سے قرآن یاد کیا۔(1)

ابو الفتح نصر بن ابراہیم بن نصر بن ابراہیمؒ (المتوفی:490ھ)

امام ابن عساکرؒ آپ کو فقیہ، امام، زاہد لکھتے ہیں۔امام ذہبیؒ آپ کو شیخ، امام، علامہ، محدّث، شیخ الاسلام کے القابات سے نوازتے ہیں۔(2)

محمد بن عوف بن احمد المزنی الدمشقیؒ (المتوفی:431ھ)

امام کتانیؒ آپ کو ثقہ، مامون لکھتے ہیں۔امام ذہبیؒ آپ کو محدّث، حجت لکھتے ہیں۔(3)

---

(1) علي بن زيد بن علي أبو الحسن السلمي الدواحي المؤدب وعنه قال ابن عساكر: في "تاريخه" (283/1) "سمع نصر بن إبراهيم المقدسي وكان يؤدب في مسجد السلالين رأس درب التبان وحفظ جماعة القرآن وصلى بمسجد درب الحجر نحو خمسين سنة احتسابا وكان عفيفا مستورا كتبت عنه ومات ليلة الجمعة ودفن يوم الجمعة السابع من ذي القعدة سنة تسع وثلاثين وخمسمائة بمقبرة باب الصغيرة حضرت دفنه والصلاة عليه".

وقال ابن الأبار: في "معجم أصحاب القاضي أبي علي الصدفي" (283/1) "وكان يؤدب بالقرآن وصلى بمسجد درب الحجر نحو خمسين سنة احتسابا ذكره ابن عساكر في تاريخه وهو من شيوخه".

(2) نصر بن إبراهيم بن نصر بن إبراهيم بن داود النابلسي أبو الفتح ذكره الذهبي: في "سير اعلام النبلاء" (136/19) الشيخ، الإمام، العلامة، القدوة، المحدث، مفيد الشام، شيخ الإسلام، الفقيه، الشافعي، صاحب التصانيف والأمالي.

وسمع من أبي الحسن محمد ن عوف المزني، قال الحافظ أبو القاسم ابن عساكر: "قدم دمشق سنة ثمانين وأربع مائة، فأقام بها يدرس المذهب إلى أن مات، ويروي الحديث، وكان فقيها، إماما، زاهدا، عاملا". وقال الحافظ أبو القاسم: توفي في المحرم، سنة تسعين وأربع مائة.

(3) محمد بن عوف بن أحمد بن محمد بن عبد الرحمن أبو الحسن المزني، المزني، الدمشقي. ذكره الذهبي: في "سير اعلام النبلاء" (550/17) الإمام، المحدث، الحجة، حدث عن: أبي علي الحسن بن منير وعنه: الفقيه نصر بن إبراهيم، توفي في ربيع الآخر، سنة إحدى وثلاثين وأربع مائة. قال الكتاني: "ذيل تاريخ مولد العلماء ووفياتهم" (179/1) "كان شيخا ثقة نبيلا مأمونا".

الحسن بن منیر بن محمد التنوخیؒ(المتوفی:365ھ)

امام کتانیؒ آپ کو ثقہ، مامون لکھتے ہیں۔(1)

محمد بن خریم بن محمد بن عبد الملک بن مروان العقیلیؒ(المتوفی:316ھ)

امام ذہبیؒ آپ کو امام، صدوق، محدّث دمشق لکھتے ہیں۔(2)

ہشام بن عمار بن نصیر السلمیؒ(المتوفی:245ھ)

صدوق درجے کے راوی ہیں۔ صفحہ () پر ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبد العزیز بن الولید بن سلیمان القرشی الدمشقیؒ

ثقہ راوی ہیں۔ حدیث نمبر(38) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ولید بن سلیمان بن ابی السائب القرشیؒ

ثقہ راوی ہیں۔ حدیث نمبر(38) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

صحابی رسول ﷺ، خلیفہ راشد، مراد نبی ﷺ، داماد علی رضی اللہ عنہ (الصحابۃ کلھم عدول)۔

امام ذہبیؒ(المتوفی: 748ھ) نے ہشام بن عمار کی سند سے اس روایت کو نقل کرکے فرمایا یہ منقطع ہے۔

هشام بن عمار: حدثنا عبد العزيز بن الوليد بن سليمان، سمعت أبي يقول: إن عمر ولى معاوية، فقالوا: ولاه حديث السن. فقال: تلومونني، وأنا سمعت رسول الله -صلى الله عليه وسلم - يقول: (اللهم اجعله هاديا، مهديا، واهد به). هذا منقطع.(1)

---

(1) الحسن بن منير بن محمد التنوخي فهو ثقة وعنه قال عبد العزيز الكتاني: في "ذيل تاريخ مولد العلماء ووفياتهم" (101/1) توفي أبو علي الحسن بن منير بن محمد التنوخي يوم السبت لأربع بقين من شهر ربيع الأول سنة خمسين وستين وثلاثمئة وكان ثقة نبيلا مأمونا حدث عن عبد الله بن سلم المقدسي ومحمد بن خريم وغيرهما.

(2) أبو بكر محمد بن خريم بن محمد بن عبد الملك بن مروان العقيلي، فهو صدوق وعنه قال الذهبي: في "سير اعلام النبلاء" (428/14) الإمام، المحدث، الصدوق، مسند دمشق، حدث عن: هشام بن عمار، مات: لست بقين من جمادى الآخرة، سنة ست عشرة وثلاث مائة، وهو من أبناء التسعين.

امام ابن کثیرؒ (المتوفی:774ھ) کی رائے:

امام ترمذیؒ نے عمرو بن واقد کے طریق سے جو روایت بیان کی جس میں حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ کی طرف ان الفاظ کی نسبت ہے "لا تذكروا معاوية إلا بخير" لوگو معاویہ کا ذکر صرف خیر سے ساتھ کرو کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

"اے اللہ معاویہ کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے"۔

امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں: امام ترمذیؒ اِس روایت کو بیان کرنے میں متفرّد ہیں اور آپ نے از خود فرمایا کہ یہ روایت غریب ہے اور اِس کی سند میں عمرو بن واقد ضعیف ہے۔ اسی طرح اسے اصحاب الاطراف نے عمیر بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ کی مسند میں بیان کیا ہے اور میرے نزدیک عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی روایت ہی صحیح ہونی چاہیے آپ نے فرمایا:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر کیساتھ کرو تا کہ ان کے امیر مقرر کرنے میں آپ کا عذر ہو اور اسے اس بات سے تقویت ملتی ہے کہ ہشام بن عمار فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابن ابی السائب یعنی عبد العزیز بن ولید بن سلیمان نے، وہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد ولید بن سلیمان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا تو لوگ کہنے لگے آپ نے نو عمر کو امیر مقرر کر دیا ہے؟ حضرت عمر نے فرمایا تم مجھے اس کی امارت کے بارے میں ملامت کرتے ہو حالانکہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو بیان کرتے ہوئے سنا:

"اے اللہ اسے ہادی و مہدی بنا دے اور اس کے ذریعے ہدایت دے"۔

یہ روایت منقطع ہے اور اسے اس سے ماقبل کی حدیث تقویت دیتی ہے۔

وقال الترمذي: حدثنا محمد بن يحيى، ثنا عبد الله بن محمد النفيلي، ثنا عمرو بن واقد، عن يونس بن حلبس، عن أبي إدريس الخولاني قال: لما عزل عمر بن الخطاب عمير بن سعد عن الشام، وولى معاوية، قال الناس: عزل عميرا وولى معاوية. فقال عمير: لا تذكروا معاوية إلا بخير، فإني سمعت

---

(1) "سير أعلام النبلاء" (126/3) رقم الترجمة (25) "معاوية بن أبي سفيان صخر بن حرب الأموي".

رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: " اللهم اهد به ". تفرد به الترمذي، وقال: غريب، وعمرو بن واقد ضعيف. هكذا ذكره أصحاب الأطراف في مسند عمير بن سعد الأنصاري. وعندي أنه ينبغي أن يكون من رواية عمر بن الخطاب، ويكون الصواب: فقال عمر: لا تذكروا معاوية إلا بخير. ليكون عذرا له في توليته له. ومما يقوي هذا أن هشام بن عمار قال: حدثنا ابن أبي السائب، وهو عبد العزيز بن الوليد بن سليمان، قال: وسمعت أبي يذكر أن عمر بن الخطاب ولى معاوية بن أبي سفيان، فقالوا: ولى حدث السن. فقال: تلومونني في ولايته، وأنا سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "اللهم اجعله هاديا، واهد به". وهذا منقطع يقويه ما قبله.(1)

خلاصہ کلام:

"لا تذكروا معاوية إلا بخير" یہ الفاظ عمیر بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ کے ہیں یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے؟

امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:

صحیح بات یہ ہے کہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہیں اور اس کی تائید میں ہشام بن عمار کی سند سے منقطع روایت پیش کی اور فرمایا کہ اِس منقطع روایت کو ما قبل کی حدیث، حدیث عمیر تقویت دیتی ہے۔

(1) "البداية والنهاية" لابن كثير القرشي الدمشقي (774 هـ) (409/11) "ترجمة معاوية، رضي الله عنه، وذكر شيء من أيامه، ودولته، وما ورد في مناقبه وفضائله".

(حدیث نمبر:40)

امام طبرانیؒ(المتوفی:360ھ)فرماتے ہیں:

حدثنا أحمد بن يحيى بن خالد بن حبان الرقي، ثنا موسى بن محمد البلقاوي، ثنا خالد بن يزيد بن صبيح المري، عن يونس بن ميسرة، عن عبد الرحمن بن عميرة، قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وذكر معاوية فقال: «اللهم اجعله هاديا مهديا، واهده واهد به»

ہم سے بیان کیا احمد بن یحی بن خالد بن حبان الرقی نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا موسی بن محمد بُلقاوی نے، وہ فرماتے ہیں:

ہم سے بیان کیا خالد بن یزید بن صبیح مری نے، وہ یونس بن میسرہ سے، وہ عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

"اے اللہ اسے ہادی و مہدی بنادے اور اس کے ذریعے ہدایت دے"۔(1)

حدیث کا حکم:

یہ روایت موضوع ہے کیونکہ اس کی سند میں موسی بن محمد بُلقاوی وضّاع و کذاب راوی ہے۔ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

احمد بن یحی بن خالد بن حبان الرقیؒ(المتوفی:294ھ)

صدوق درجے کے راوی ہیں(2) ان کے بارے میں کوئی جرح نقل نہیں کی گئی۔

---

(1) "مسند الشاميين" (254/3) رقم الحديث: (2199) "يونس عن عبد الرحمن بن عميرة المزني".

(2) أحمد بن يحيى بن خالد بن حيان أبو العباس الرقي المصري فهو صدوق ذكره الذهبي: في "تاريخه" (904/6) فقال: روى عَنْ: يحيى بن سليمان الجعفي. وَعَنْهُ: الطَّبَرَانِيّ وغيره، تُوُفّي في ربيع الأول سنة أربعٍ وتسعين ومائتين. وقال أبو الطيب نايف بن صلاح بن علي المنصوري: في "إرشاد القاصي والداني إلى تراجم شيوخ الطبراني" (193/1) "صدوق لأنه مشهور مكثر ولم يطعن فيه".

موسیٰ بن محمد بن عطاء ابوطاہر المقدسی البلقاوی (التوفیٰ۔۔۔)

کذاب راوی ہے۔امام ابو حاتمؒ،امام ابوزرعہؒ،امام ذہبیؒ آپ کو کذّاب لکھتے ہیں۔امام دارقطنیؒ،امام ہیثمیؒ آپ کو متروک قرار دیتے ہیں۔امام ابن حبانؒ فرماتے ہیں: اس سے روایت کرنا جائز نہیں یہ حدیث گھڑتا تھا ۔امام عقیلیؒ فرماتے ہیں: ثقات سے باطل، موضوعات بیان کرتا ہے۔امام نسائیؒ لکھتے ہیں: ثقہ نہیں ہے۔امام ابن عدیؒ فرماتے ہیں: منکر الحدیث۔(1)

خالد بن یزید بن صبیح مریؒ (التوفی:189ھ)

ثقہ راوی ہیں۔امام عجلیؒ،امام ابو حاتمؒ،امام دحیمؒ،حافظ ابن حجرؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔امام نسائیؒ فرماتے ہیں: لیس بہ باس۔امام ابن حبانؒ آپ کو ثقات میں لکھتے ہیں۔امام دارقطنیؒ فرماتے ہیں: ان کی روایت کا اعتبار کیا جائے گا۔(2)

یونس بن میسرہ بن حلبس الحمیری، الدمشقیؒ (التوفی:132ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔حدیث نمبر (6) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

---

(1) مُوسَى بن مُحَمَّد بن عَطاء أَبُو طَاهِر الْمَقْدِسِي الدمياطي الْبَلْقَاوِيُّ فهو كذاب ذكره الدارقطني: في "الضعفاء والمتروكون" (133/3) وقال ابن عدي: في "الكامل" (64/8) منكر الحديث، وَيَسْرِقُ الحديث. وقال ابن الجوزي: في "الضعفاء والمتروكون" (149/3) قَالَ أَبُو حَاتِم الرَّازِيّ: "كَانَ يكذب وَيَأْتِي بالأباطيل". وَقَالَ أَبُو زرْعَة: "كَانَ يكذب". وَقَالَ الْعقيلِيّ: "يحدث عَن الثِّقَات بِالْبَوَاطِيل والموضوعات". وَقَالَ ابْن حبَان: "كَانَ يضع الحَدِيث على الثِّقَات". وَقَالَ الدَّارَقُطْنِيّ: "ضَعِيف".

وقال الذهبي: في "المغني" (686/2) "كذاب متهم". وايضا قال: في "ميزان الاعتدال" (219/4) كذبه أبو زرعة، وأبو حاتم. وقال النسائي: ليس بثقة. وقال الدارقطني وغيره: متروك. وقال ابن حبان: لا تحل الرواية عنه، كان يضع الحديث.

وقال الهيثمي: في "مجمع الزوائد" (108/10) "رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ، وَفِيهِ مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَطَاءٍ الْبَلْقَاوِيُّ، وَهُوَ مَتْرُوكٌ".

(2) خالد بن يزيد بن صالح بن صبيح بن الخشخاش بن معاوية بن سفيان المري فهو ثقة ذكره الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (108/1) فقال: روى عن يونس بن ميسرة بن حلبس وقال العجلي ودحيم وأبو حاتم: "ثقة". زاد بن أبي حاتم: "صدوق". وقال النسائي: "ليس به بأس". وقال الدارقطني: "يعتبر به". وذكره بن حبان: في "الثقات" توفي قبل سعيد بن عبد العزيز بنحو من سنة بن تسع وثمانين وتوفي سعيد سنة. وفي "التقريب" (191/1) "ثقة من السابعة".

عبدالرحمن بن ابی عَمیرہ المُزنی رضی اللہ عنہ

آپ کو ''الازدی'' بھی کہا جاتا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ آپ ''المُزنی'' ہیں۔آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں، شام کے شہر حِمص میں آپ نے رہائش اختیار کی۔ حدیث نمبر (1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

فصل خامس

حدیث عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ

(حدیث نمبر:41)

ابوالقاسم ابن بِشْران بن مہران البغدادیؒ(المتوفی:430ھ)فرماتے ہیں:

أخبرنا أبو محمد عمر بن محمد بن عبد الصمد المقرئ، ثنا أبو عبد الله الحسين بن محمد بن محمد بن عفير الأنصاري، ثنا محمد بن الحسين الجوهري، بالسوس، ثنا أبو صالح عبد الله بن صالح، حدثني معاوية بن صالح، عن يونس بن سيف، عن الحارث بن زياد، عن أبي رهم، عن العرباض بن سارية،

قال: دعاني النبي صلى الله عليه وسلم إلى السحور، فقال: «هلم إلى الغداء المبارك».قال: وسمعته يدعو لمعاوية: «اللهم اجعله هاديا مهديا، وأرضه وارض عنه»

ہم سے بیان کیاابو محمد عمر بن عبد الصمد المقرئ نے،وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیاابو عبداللہ حسین بن محمد بن محمد بن عفیر انصاری نے،وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا محمد بن حسین جوہری نے،

وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابو صالح عبداللہ بن صالح نے،وہ فرماتے ہیں مجھ سے بیان کیا معاویہ بن صالح نے،وہ یونس بن سیف سے،وہ حارث بن زیاد سے،وہ ابی رھم سے،وہ عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں:

نبی کریم ﷺ نے مجھے سحری کی دعوت دی فرمایا: مبارک کھانے کی طرف آؤ۔ پھر میں نے نبی کریم ﷺ کو حضرت معاویہ کے حق میں یہ دعا دیتے ہوئے سنا:

"اے اللہ معاویہ کو ہادی و مہدی بنا، میں اس سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی ہو"۔(1)

---

(1) "أمالي" (المتوفى: 430ھ) (284/1) رقم الحديث: (1517)

حدیث کا حکم:

یہ حدیث سند کے اعتبار سے ضعیف ہے۔ کیونکہ اس کی سند میں محمد بن حسین جوہری مجہول الحال راوی ہے۔

ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

ابو القاسم عبد الملک بن محمد بن عبد اللہ بن بشران البغدادیؒ (المتوفی: 430ھ)

امام خطیب بغدادیؒ آپ کو صدوق، ثبت، صالح لکھتے ہیں۔ امام ذہبیؒ آپ کو شیخ، امام، محدّث، صادق، واعظ، مسند العراق کے القابات سے نوازتے ہیں۔(1)

ابو محمد بن عمر بن عبد الصمد المقریؒ (المتوفی: 374ھ)

ثقہ راوی ہیں۔ امام خطیب بغدادیؒ فرماتے ہیں: اللہ کے نیک بندوں میں سے ہیں۔(2)

محمد بن حسین جوہری

مجہول الحال راوی ہے۔

---

(1) عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْن بشران بْن مُحَمَّد بْن بشر بْن مهران، أبو القاسم الأمويّ ذكره الخطيب: في "تاريخه" (431/10) فقال: "كتبنا عنه وكان صدوقا ثبتا صالحا، وكان مولده في شوال من سنة تسع وثلاثين وثلاثمائة.
ومات في صبيحة يوم الأربعاء الثامن عشر من شهر ربيع الآخر سنة ثلاثين وأربعمائة.
وقال الذهبي: في "سير اعلام النبلاء" (450/17) "الشيخ، الإمام، المحدث، الصادق، الواعظ، المذكر، مسند العراق".

(2) عُمَر بْن مُحَمَّد بْن عَبْد الصمد بْن الليث بْن بيان بْن خداش، أَبُو مُحَمَّد المقرئ فهو ثقة ذكره الخطيب: في "تاريخه" (259/11) كان أحد عباد الله الصالحين، وحدث عَنْ الحسين بْن مُحَمَّد بْن عفير.
حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عُمَر بْن مُحَمَّد بْن عَبْد الصمد المقرئ- بغدادي- ثقة أخبرنا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ عَلِيِّ بن أبي أيوب- بالبصرة- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشوارب، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى الله عليه وَسَلَّمَ: «مَنْ زَرَعَ زَرْعًا أَوْ غَرَسَ غَرْسًا فَأَكَلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ»
قَالَ لنا الحسن بْن علي الجوهري: توفي عُمَر بْن مُحَمَّد بْن عَبْد الصمد المقرئ فِي يوم السبت التاسع من رجب من سنة أربع وسبعين وثلاثمائة، ودفن فِي مقبرة باب حرب.

عبداللہ بن صالح ابو صالح مصریؒ (المتوفی: 223ھ)

صدوق درجے کے راوی ہیں۔ آپ کی روایت متابعت اور شاہد کے طور پر لیا جائے گا آپ مصر کے بلند پایہ محدّث تھے۔

امام ابو زرعہؒ، امام ابن القطانؒ آپ کو حسن الحدیث لکھتے ہیں۔
امام ابن عدیؒ فرماتے ہیں: مستقیم الحدیث۔
امام ابن معینؒ آپ کی توثیق فرماتے ہیں۔ امام نسائیؒ فرماتے ہیں: ثقہ نہیں ہیں۔
حافظ ابن حجرؒ آپ کو صدوق لکھتے ہیں۔ (1)

---

(1) عبد الله بن صالح بن محمد بن مسلم الجهني مولاهم أبو صالح المصري كاتب الليث بن سعد ومعاوية بن صالح الحضرمي فهو صدوق حسن الحديث وعنه قال الذهبي: في "تذكرة الحفاظ" (285/1) "قد سقت أخباره في الميزان وأنه ليس بحجة وله مناكير في سعة ما روى قال ابن عدي: هو عندي مستقيم الحديث لا يتعمد الكذب. مات يوم عاشوراء سنة ثلاث وعشرين ومائتين وأما النسائي فقال: ليس بثقة". ذكره الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (308/1) وقال أبو حاتم: سمعت عبد الملك بن شعيب بن الليث يقول: "أبو صالح ثقة مأمون". وقال عبد الله بن أحمد سألت أبي عنه فقال: "كان أول أمره متماسكا ثم فسد بآخره وليس هو بشيء. قال وسمعت أبي ذكره يوما فذمه وكرهه. وقال صالح بن محمد: "كان بن معين يوثقه وعندي أنه كان يكذب في الحديث". وقال بن المديني: "ضربت على حديثه وما أروي عنه شيئا". وقال أحمد بن صالح: "متهم ليس بشيء". وقال النسائي: "ليس بثقة". وقال سعيد البردعي قلت لأبي زرعة أبو صالح كاتب الليث فضحك وقال: "ذاك رجل حسن الحديث".

قال بن أبي حاتم سألت أبا زرعة عنه فقال: "لم يكن عندي ممن يتعمد الكذب وكان حسن الحديث". وقال بن عدي: "هو عندي مستقيم الحديث إلا أنه يقع في حديثه في أسانيده ومتونه غلط ولا يتعمد الكذب". قلت-الحافظ- وقال أبو هارون الخريبي: "ما رأيت أثبت من أبي صالح". قال وسمعت يحيى بن معين يقول: "هما ثبتان ثبت حفظ وثبت كتاب وأبو صالح كاتب الليث ثبت كتاب". وقال الحاكم أبو أحمد: "ذاهب الحديث". وقال بن القطان: "هو صدوق ولم يثبت عليه ما يسقط له حديثه إلا أنه مختلف فيه فحديثه حسن". وقال الخليلي: "كاتب الليث كبير لم يتفقوا عليه لأحاديث رواها يخالف فيها". وقال بن حبان: "منكر الحديث جدا يروي عن الأثبات ما ليس من حديث الثقات وكان صدوقا في نفسه وإنما وقعت المناكير في حديثه من قبل جار له كان يضع الحديث على شيخ عبد الله بن صالح ويكتب بخط يشبه خط عبد الله ويرميه في داره بين كتبه فيتوهم عبد الله أنه خطه فيحدث به". وقال مسلمة بن قاسم: "كان لا بأس به".

وقال الحافظ: في "التقريب" (308/1) "صدوق كثير الغلط ثبت في كتابه وكانت فيه غفلة من العاشرة".

ابو عمرو معاویہ بن صالح الحضرمیؒ (المتوفی:172ھ)

ثقہ راوی ہیں۔امام احمدؒ،امام عبدالرحمن بن مہدیؒ،امام عجلیؒ،امام نسائیؒ،امام ابن سعدؒ،امام ابو زرعہؒ،امام بزارؒ یہ تمام کبار ائمہ آپ کو ثقہ قرار دیتے ہیں۔امام ابن حبانؒ نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔حدیث نمبر(43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

یونس بن سیف العنسی الکلاعی الحمصیؒ (المتوفی:120ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔امام دار قطنیؒ،امام ذہبیؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔امام ابن حبانؒ نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔حدیث نمبر(43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

حارث بن زیاد شامیؒ

آپ کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے مگر صحیح بات یہ ہے کہ آپ ثقہ تابعی ہیں۔صفحہ()پر ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

احزاب بن اسید ابو رہم السمعیؒ

ثقہ کبار تابعین میں سے ہیں۔حدیث نمبر(43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عرباض بن ساریہ السلمی رضی اللہ عنہ (المتوفی:57ھ)

مشہور صحابی ہیں جن کا تعلق اہل صفہ سے ہے پھر حمص میں فروکش ہوئے ہیں۔صفحہ()پر ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

نوٹ:

عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ "اللھم اجعله هاديا مهديا" صرف ابو القاسم ابن بِشْران کی سند سے مروی ہیں،ان کے علاوہ ائمہ محدّثین کی ایک بڑی جماعت ہے جنہوں نے اِن سے "اللھم علم معاوية الكتاب والحساب وقه العذاب" کے الفاظ کو نقل کیا ہے۔امام ابن عساکر الدمشقیؒ (المتوفّٰی:571ھ) نے ان الفاظ کو متعدد طرق سے روایت کیا ہے۔

باب ثالث

"اللهم علمه الكتاب والحساب وقه العذاب"

اے اللہ معاویہ کو حساب وکتاب کا علم عطاء فرما، اسے عذاب سے محفوظ فرما۔

یہ باب چار فصول پر مشتمل ہے

فصل اوّل

حدیث عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی جملہ اسانید پر بحث اور ان کا حکم

فصل ثانی

حدیث مسلمہ بن خالد رضی اللہ عنہ

فصل ثالث

حدیث عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ

فصل رابع

حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما

فصل اوّل

حدیث عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی جملہ اسانید پر بحث اور ان کا حکم

(رقم الحدیث:42)

امام ابن عساکر الدمشقیؒ (المتوفی: 571ھ) فرماتے ہیں:

الحسن بن عرفة نا قتيبة بن سعيد البلخي عن ليث بن سعد عن معاوية بن صالح عن يونس بن سيف عن الحارث بن زياد صاحب رسول الله (صلى الله عليه وسلم) أن رسول الله (صلى الله عليه وسلم) دعا لمعاوية فقال: "اللهم علمه الكتاب والحساب وقه العذاب"

الحسن بن عرفہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا قتیبہ بن سعید البلخی نے، وہ روایت کرتے ہیں لیث بن سعد سے، وہ معاویہ بن صالح، سے وہ یونس بن سیف سے، وہ حارث بن زیاد سے جو صحابی رسول ہیں فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے حضرت معاویہ کو یہ دعا دی:

"اے اللہ معاویہ کو حساب و کتاب کا علم عطاء فرما، اسے عذاب سے محفوظ فرما"۔(1)

اس سند سے معلوم ہوا کہ حارث بن زیاد صحابی رسول ہیں جبکہ امام ابن عساکرؒ فرماتے ہیں: حارث بن زیاد کا صحابی ہونا ہمیں معلوم نہیں، مذکورہ بالا سند میں حارث بن زیاد کے بعد دو راوی ساقط ہیں، معاویہ بن صالح سے ایک جماعت عبدالرحمن بن مہدی، اسد بن موسی، بشر بن سری، عبداللہ بن صالح نے درست سند سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

(جس میں حارث بن زیاد اور رسول اکرم ﷺ کے درمیان دو واسطے ہیں)

قال ابن عساكر: "ولا نعلم للحارث صحبة وقد أسقط من إسناده رجلان وقد رواه على الصواب عن معاوية بن صالح ابن مهدي وأسد بن موسى وبشر بن السري وعبد الله بن صالح".(2)

---

(1) "تاريخ دمشق" لابن عساكر (المتوفى: 571هـ) (74/59) رقم الترجمة: (7510) "معاوية بن صخر أبي سفيان".

(2) "تاريخ دمشق" لابن عساكر (المتوفى: 571هـ) (75/59) رقم الترجمة: (7510) "معاوية بن صخر أبي سفيان".

حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں:

امام ابن مندہؒ نے فرمایا: یہ قتیبہ یا حسن بن عرفہ سے وہم ہوا ہے کہ انہوں نے حارث بن زیاد کے بارے میں فرمایا: "صاحب رسول اللہ ﷺ"۔ هذا وهم من قتيبة، أو من الحسن بن عرفة.(1)

(1) "الإصابة في تمييز الصحابة" (165/2) رقم الترجمة: (2042) الحارث بن زياد

طریق: عبدالرحمن بن مہدی بصریؒ (المتوفی: 198ھ)

(حدیث نمبر: 43)

امام احمد بن حنبلؒ (المتوفی: 241ھ) فرماتے ہیں:

حدثنا عبد الرحمن بن مهدي، عن معاوية يعني ابن صالح، عن يونس بن سيف، عن الحارث بن زياد، عن أبي رهم، عن العرباض بن سارية السلمي، قال: سمعت رسول الله ﷺوهو يدعو إلى السحور في شهر رمضان: "هلم إلى الغداء المبارك " ثم سمعته يقول: "اللهم علم معاوية الكتاب والحساب وقه العذاب".

ہم سے بیان کیا عبدالرحمن بن مہدیؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا معاویہ بن صالح نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا یونس بن سیف نے، وہ حارث بن زیاد سے، وہ ابورہم سے، وہ عرباض بن ساریہ سے، وہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ مجھے سحری کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا اس مبارک کھانے کیلیے آجاؤ۔ پھر میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

"اے اللہ معاویہ کو حساب وکتاب کا علم عطاء فرما، اسے عذاب سے محفوظ فرما"۔(1)

---

(1) تخريج حديث

"المسند" للإمام أحمد بن حنبل (المتوفى: 241هـ) (383/28) رقم الحديث: (17152) "حديث العرباض بن سارية عن النبي ﷺ".

"فضائل الصحابة" للإمام أحمد بن حنبل (المتوفى: 241هـ) (913/2) رقم الحديث: (1748) "فَضَائِلُ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا".

"جزء الحسن بن عرفة العبدي" (المتوفى: 257هـ) (61/1) رقم الحديث: (36)

"المعرفة والتاريخ" للفسوي (المتوفى: 277هـ) (345/2)

"المسند" للبزار (المتوفى: 292هـ) (138/10) رقم الحديث: (4202) "مسند العرباض بن سارية ﷺ".

"السنة" لأبي بكر الخَلَّال البغدادي الحنبلي (المتوفى: 311هـ) (459/2) رقم الحديث: (696) "ذكر أبي عبد الرحمن معاوية بن أبي سفيان وخلافته، رضوان الله عليه".

"الصحيح" لابن خزيمة (المتوفى: 311هـ) (214/3) رقم الحديث: (1938) "باب ذكر الدليل أن السحور قد يقع عليه اسم الغداء".

"السنة" لأبي بكر الخَلَّال البغدادي الحنبلي (المتوفى: 311هـ) (460/2) رقم الحديث: (712)

"المنتخب من العلل" لأبي بكر الخلال (المتوفى: 311هـ) (192/1) رقم الحديث: (170)

"معجم الصحابة" لأبي القاسم البغوي (المتوفى: 317هـ) (169/5) رقم الحديث: (2185)

"معجم الصحابة" لإبن قانع البغدادي (المتوفى: 351هـ) (178/1) "الحارث بن زياد الأنصاري".

"الصحيح" لابن حبان (المتوفى: 354هـ) (129/16) رقم الحديث: (7210) "ذكر معاوية بن أبي سفيان رضي الله تعالى عنه".

"جزء البطاقة" لأبي القاسم الكناني المصري (المتوفى: 357هـ) (55/1) رقم الحديث: (11)

"حديث أبي القاسم الكناني" (المتوفى: 357هـ) (12/1) مخطوط

"الشريعة" للآجُرِّيُّ البغدادي (المتوفى: 360هـ) (2433/5) رقم الحديث: (1911) "باب ذكر دعاء النبي صلى الله عليه وسلم لمعاوية ﷺ".

"المعجم الكبير" للطبراني (المتوفى: 360هـ) (251/18) رقم الحديث: (628) "أبو رهم السمعي، عن العرباض بن سارية".

"مسند الشاميين" للطبراني (المتوفى: 360هـ) (169/3) رقم الحديث: (2010) "معاوية عن يونس بن سيف".

"الكامل في ضعفاء الرجال" لابن عدي الجرجاني (المتوفى: 365هـ) (146/8) رقم الترجمة: (1888) "معاوية بْن صَالِح حمصي".

"شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة" للالكائي (المتوفى: 418هـ) (1527/8) (2777) "سياق ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم في فضائل أبي عبد الرحمن معاوية بن أبي سفيان".

"أمالي" لابن بشران (المتوفى: 430هـ) (286/1) (1522)

"معرفة الصحابة" لأبي نعيم الأصبهاني (المتوفى: 430هـ) رقم الحديث: (2120) "الحارث بن زياد وليس بالأنصاري يعد في الشاميين مختلف في صحبته".

"الاستيعاب في معرفة الأصحاب" لابن عبد البر (المتوفى: 463هـ) (1420/3) رقم الترجمة: (2435) "معاوية بْن أَبِي سُفْيَان".

"مشيخة أبي طاهر ابن أبي الصقر" (المتوفى: 476هـ) (99/1) رقم الحديث: (31)

"طبقات الحنابلة" لأبي الحسين ابن أبي يعلى (المتوفى: 526هـ) (163/2)

"الأباطيل والمناكير والصحاح والمشاهير" للجوزقاني (المتوفى 543هـ) (189/1) رقم الحديث: (181) "هذا حديث مشهور".

"معجم الشيوخ" لابن عساكر (المتوفى: 571هـ) (1041/2) رقم الحديث: (1341)

"تاريخ دمشق" لإبن عساكر (المتوفى: 571هـ) (75/59) رقم الترجمة (5710) "معاوية بن صخر أبي سفيان"

حدیث کا حکم:

یہ حدیث صحیح درجے کی ہے اسکے تمام راوی ثقہ ہیں۔

ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

"العلل المتناهية في الأحاديث الواهية" لابن الجوزي (المتوفى: 597هـ) (272/1) رقم الحديث: (437)

"أسد الغابة في معرفة الصحابة" لإبن الأثير (المتوفى: 630هـ) (608/1) رقم الترجمة: (884) "الحارث بن زياد".

"ذيل تاريخ مدينة السلام" لأبي عبد الله محمد بن سعيد ابن الدبيثي (637 هـ) (424/4)

"معجم الشيوخ الكبير" للذهبي (المتوفى: 748هـ) (154/1)

"سير أعلام النبلاء" للذهبي (المتوفى : 748هـ) (124/3) "ترجمة معاوية بن أبي سفيان صخر بن حرب الأموي".

"تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام" للذهبي (المتوفى: 748هـ) (309/4) "ترجمة معاوية بن أبي سفيان".

"إكمال تهذيب الكمال في أسماء الرجال" للمغلطاي الحنفي (المتوفى: 762هـ) (290/3) رقم الترجمة: (1075) "الحارث بن زياد الشامي".

"معجم الشيوخ" للسبكي (المتوفى: 771هـ) (441/1)

"جامع المسانيد والسنن الهادي لأقوم سنن" لابن كثير الدمشقي (المتوفى: 774هـ) (274/2) رقم الترجمة: (327) "الحارث بن زِياد".

"البداية والنهاية" لابن كثير الدمشقي (المتوفى: 774هـ) (404/11) "ترجمة معاوية، رضي الله عنه، وذكر شيء من أيامه، ودولته، وما ورد في مناقبه وفضائله".

"طرح التثريب في شرح التقريب" لأبي الفضل زين الدين العراقي (المتوفى: 806هـ) (114/1) "ترجمة معاوية بن أبي سفيان".

"غاية المقصد فى زوائد المسند" للهيثمي (المتوفى: 807هـ) (52/4) رقم الحديث: (3848) "مناقب معاوية".

"كشف الأستار عن زوائد البزار" للهيثمي (المتوفى: 807هـ) (276/3) رقم الحديث: (2723) "مَنَاقِبُ مُعَاوِيَةَ".

"مجمع الزوائد ومنبع الفوائد" للهيثمي (المتوفى: 807هـ) (356/9) رقم الحديث: (15917)

"إتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة" لأبي العباس شهاب الدين البوصيري الكناني الشافعي (المتوفى: 840هـ) (94/3) رقم الحديث: (2666) "بَابُ مَا يُقَالُ لِلْمُؤَذِّنِ عِنْدَ السَّحُورِ وَمَا جَاءَ فِي تسمية السحور غذاء".

"إتحاف المهرة بالفوائد المبتكرة من أطراف العشرة" لابن حجر العسقلاني (المتوفى : 852هـ) (141/11) رقم الحديث: (13815)

"الإصابة في تمييز الصحابة" لإبن حجر العسقلاني (المتوفى: 852هـ) (193/2) رقم الترجمة: (2038) "الحارث بن زياد الشامي".

تحقیق سند

احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد الذہلی الشیبانیؒ (المتوفی: 241ھ)

ثقہ قابل احتجاج محدّث، فقیہ ہیں۔ حدیث نمبر (3) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبدالرحمن بن مہدی بصریؒ (المتوفی: 198ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں امام ابن سعدؒ آپ کو ثقہ، کثیر الحدیث لکھتے ہیں۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں: آپ یحی بن سعید قطان سے زیادہ فقیہ اور علم حدیث میں وکیع سے زیادہ پختہ کار ہیں کیونکہ اُنہوں نے اپنی کتابوں میں حدیث کا سرمایہ تازہ بتازہ محفوظ کیا ہوا تھا۔ امام علی بن مدینیؒ فرماتے ہیں: عبدالرحمن سب لوگوں سے زیادہ علم حدیث جاننے والے تھے۔ مزید فرماتے ہیں: حدیث کے متعلق عبدالرحمن کا علم جادو کی حیثیت رکھتا ہے۔

امام ابن حبانؒ فرماتے ہیں: آپ حفاظ متقنین میں سے تھے۔ حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں: ثقہ، ثبت حدیث اور رجال کی معرفت رکھتے ہیں۔ (1)

---

(1) عبد الرحمن بن مهدي بن حسان بن عبد الرحمن العنبري، الأزدي، أبو سعيد البصري اللؤلؤي. فهو ثقة ذكره ابن حبان: في "الثقات" (373/8) فقال: "وكان من الحفاظ المتقنين وأهل الورع في الدين ممن حفظ وجمع وتفقه وصنف وحدث". وقال الخطيب: في "تاريخه" (239/10) و"كان من الربانيين في العلم، وأحد المذكورين بالحفظ، وممن برع في معرفة الأثر، وطرق الروايات، وأحوال الشيوخ".

وقد ذكره المزي: في "تهذيب الكمال" (432/17) "روى عن: معاوية بن صالح الحضرمي وعنه أحمد بن محمد بن حنبل وقال علي بن أحمد بن النضر الأزدي، عن علي بن المديني: كان يحيى بن سعيد أعلم بالرجال، وكان عبد الرحمن أعلم بالحديث، وما شبهت علم عبد الرحمن بالحديث إلا بالسحر". وقال أبو بكر الأثرم: سمعت أحمد بن حنبل، يقول: إذا حدث عبد الرحمن بن مهدي عن رجل فهو حجة. قال محمد بن سعد: توفي بالبصرة في جمادى الآخرة سنة ثمان وتسعين ومئة وهو ابن ثلاث وستين سنة، وكان ثقة كثير الحديث.

وقال الذهبي: في "تذكرة الحفاظ" (241/1) الحافظ الكبير والإمام العلم الشهير اللؤلؤي أبو سعيد البصري قال أحمد بن حنبل: هو أفقه من يحيى القطان، وهو أثبت من وكيع لأنه أقرب عهدا بالكتاب. قال محمد بن أبي بكر المقدمي: ما رأيت أحدا أتقن لما سمع ولما لم يسمع ولحديث الناس من عبد الرحمن بن مهدي، إمام ثبت أثبت من يحيى بن سعيد وكان عرض حديثه على سفيان. قال علي بن المديني: علم عبد الرحمن في الحديث كالسحر.

وقال الحافظ: في "التقريب" (351/1) "ثقة ثبت حافظ عارف بالرجال والحديث قال بن المديني ما رأيت أعلم منه"

ابو عمرو معاویہ بن صالح الحضرمیؒ (المتوفی: 158ھ)

ثقہ راوی ہیں، امام مسلمؒ آپ سے روایت کرتے ہیں۔[1] امام احمدؒ، امام عبد الرحمن بن مہدیؒ، امام عجلیؒ، امام نسائیؒ، امام ابن سعدؒ، امام ابو زرعہؒ، امام بزارؒ یہ تمام کبار ائمہ آپ کو ثقہ قرار دیتے ہیں۔ امام ابن حبانؒ نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔[2]

امام حاکمؒ نے معاویہ بن صالح کے طریق سے روایت نقل کرنے کے بعد فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر ہے۔ امام ذہبیؒ نے فرمایا فقط امام مسلم کی شرط پر ہے۔[3] حافظ ابن حجرؒ نے بھی تصحیح کی ہے[1]

---

(1) الصحيح للامام مسلم (المتوفى: 261هـ) (209/1) رقم الحديث: (234) "بَابُ الذِّكْرِ الْمُسْتَحَبِّ عَقِبَ الْوُضُوءِ". (335/1) رقم الحديث: (454) "باب يطول في الركعتين الأوليين". (385/1) رقم الحديث: (542) "بَابُ جَوَازِ لَعْنِ الشَّيْطَانِ فِي أَثْنَاءِ الصَّلَاةِ، وَالتَّعَوُّذِ مِنْهُ وَجَوَازِ الْعَمَلِ الْقَلِيلِ فِي الصَّلَاةِ". (718/2) رقم الحديث: (1037) "بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ". (789/2) رقم الحديث: (1120) "بَابُ أَجْرِ الْمُفْطِرِ فِي السَّفَرِ إِذَا تَوَلَّى الْعَمَلَ".

(2) معاوية بن صالح بن حدير بن سعيد بن سعد بن فهر الحضرمي أبو عمرو فهو ثقة وعنه قال الذهبي: في "تذكرة الحفاظ" (132/1) 175 وثقه أحمد بن حنبل وقال ابن عدي هو عندي صدوق. قلت: لم يحتج به البخاري. توفي بعد قضاء حجه سنة ثمان وخمسين ومائة وكان من أوعية العلم ومن معادن الصدق. رحمه الله تعالى". وايضا قال: في "سيراعلام النبلاء" (158/7) "الإمام، الحافظ، الثقة، قاضي الأندلس". وذكره الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (189/10) روى عنه عبد الرحمن بن مهدي قال أحمد: "وكان ثقة". وقال ابن معين: "ثقة". وقال بن أبي خيثمة والدوري في تاريخهما عن بن معين: "كان يحيى بن سعيد لا يرضاه". وقال علي بن المديني: "كان عبد الرحمن بن مهدي يوثقه". وقال العجلي والنسائي: "ثقة". وقال أبو زرعة: "ثقة محدث". وقال بن سعد: "وكان ثقة كثير الحديث". وقال يعقوب بن شيبة: "قد حمل الناس عنه ومنهم من يرى أنه وسط ليس بالثبت ولا بالضعيف ومنهم من يضعفه وقال أبن خراش صدوق". وقال بن عدي: "له حديث صالح وما أرى بحديثه بأسا وهو عندي صدوق إلا أنه يقع في حديثه إفرادات". وذكره بن حبان: في "الثقات" وقال البزار: "ليس به بأس". وقال أيضا: "ثقة". وأرخ أبو مروان بن حبان صاحب تاريخ الأندلس وفاته سنة اثنتين وسبعين ومائة وحكى ذلك عن جماعة واستغرب قول أحمد بن كامل أنه توفي بالمشرق سنة نيف وخمسين.
وقال الحافظ: في "التقريب" (539/1) "صدوق له أوهام من السابعة".

(3) أخبرنا أبو عبد الله محمد بن عبد الله الصفار، ثنا أبو إسماعيل محمد بن إسماعيل، ثنا عبد الله بن صالح، أخبرني معاوية بن صالح، عن عبد الله بن أبي قيس، قال: سمعت عائشة، رضي الله عنها تقول: «كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

امام دار قطنیؒ نے بھی معاویہ بن صالح کے طریق سے نقل کر کے اُس کی تصحیح کی فرمایا: "هَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ"(2) تاہم امام ابن الجوزیؒ نے امام دار قطنیؒ کا تعاقب کرتے ہوئے فرمایا کہ امام دار قطنیؒ کا اس روایت کو صحیح کہنا یہ آپ کا تعصب ہے حالانکہ معاویہ بن صالح سے امام یحی بن سعید القطانؒ راضی نہ تھے۔ امام ابو حاتمؒ نے فرمایا: ان سے احتجاج نہیں کیا جا سکتا۔

قال الدارقطني: "هذا إسناد حسن صحيح" قلت-ابن الجوزي- وهذه عصبية من الدارقطني كان يحيى بن سعيد لا يرضى معاوية بن صالح وقال أبو حاتم الرازي: "لا يحتج به".(3)

امام ابن الجوزیؒ کی اِس مذکورہ بالا عبارت کا رد کرتے ہوئے امام ابن عبد الہادیؒ فرماتے ہیں:

یہ عصبیت امام دار قطنیؒ کی طرف سے نہیں بلکہ امام ابن الجوزیؒ کی طرف سے ہے کیونکہ معاویہ بن ابی صالح ثقہ راوی ہیں۔ امام احمد بن حنبلؒ، امام عبد الرحمن بن مہدیؒ، امام ابو زرعہؒ اِن کو ثقہ قرار دیتے ہیں۔ امام مسلمؒ نے اپنی صحیح میں اِن سے احتجاجاً روایت لی ہے۔ انہوں نے کوئی ایسی بات روایت نہیں کی جس میں ثقات کی مخالفت کی ہو۔

يتحفظ من هلال شعبان ما لا يتحفظ من غيره، ثم يصوم لرؤية رمضان، فإن غم عليه عد ثلاثين يوما، ثم صام» هذا حديث صحيح على شرط الشيخين، فقد حدث ابن وهب وغيره عن معاوية بن صالح، ولم يخرجاه "
"المستدرك على الصحيحين" (585/1) رقم الحديث: (1540)

(1) ولأبي داود من طريق معاوية بن صالح عن عبد الله بن أبي قيس عن عائشة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتحفظ من هلال شعبان مالا يتحفظ من غيره ثم يصوم رمضان لرؤيته فإن غم عليه عد ثلاثين يوما وإسناده صحيح "التلخيص الحبير في تخريج أحاديث الرافعي الكبير" (432/2)

(2) حدثنا عبد الله بن محمد بن زياد , ثنا عبد الرحمن بن بشر بن الحكم , ثنا عبد الرحمن بن مهدي , عن معاوية بن صالح , عن عبد الله بن أبي قيس , عن عائشة , قالت: «كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتحفظ من هلال شعبان ما لا يتحفظ من غيره , ثم يصوم رمضان لرؤيته فإن غم عليه عد ثلاثين يوما ثم صام». هذا إسناد حسن صحيح "سنن الدارقطني" (98/3) رقم الحديث: (2149)

(3) "التحقيق في أحاديث الخلاف" (76/2) رقم الحديث: (1064)

تاہم امام یحی بن سعید القطانؒ کا ان سے راضی نہ ہونا یہ ان کے بارے میں کوئی عیب کی بات نہیں ہے کیونکہ رجال کے متعلق امام یحی بن سعید القطانؒ کی شرط سخت ہیں اور وہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ: اگر میں ان سے روایت کروں جن سے میں راضی ہوں تو پانچ سے زیادہ روایت ہی نہیں کروں گا۔

مزید امام ابو حاتمؒ کا یہ فرمانا کہ: اِن سے احتجاج نہیں کیا جائے گا یہ جملہ معاویہ بن ابی صالح میں عیب پیدا کرنے والا نہیں ہے کیونکہ جرح مبہم ہے آپ نے کوئی سبب ذکر نہیں کیا، اِن کی طرف سے یہ الفاظ بہت سارے ثقہ و ثبت رُوات مثلاً خالد الحذاء کے متعلق بھی آئے ہیں۔

امام ابن ابی حاتمؒ فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد ابو حاتم سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: حسن الحدیث صالح الحدیث ہیں۔

وقول المؤلِّف (هذه عصبيَّةٌ من الدَارَقُطْنِيِّ، كان يحيى بن سعيد لا يرضى معاوية بن صالح، وقال أبو حاتم الرَّازيُّ: لا يحتجُّ به) غير صحيحٍ، وإنَّما العصبيَّة منه، فإنَّ معاوية بن صالح: ثقةٌ صدوقٌ، وثَّقه عبد الرَّحمن بن مهديٍّ وأحمد بن حنبل وأبو زرعة وغيرهم، وروى له مسلمٌ في "صحيحه" محتجًّا به، وما روى شيئًا خالف فيه الثِّقات، وكون يحيى بن سعيد لا يرضاه غير قادحٍ فيه، فإنَّ يحيى شَرْطُه شديدٌ في الرِّجال،

ولذلك قال: لو لم أروِ إلا عن من أرضى ما رويت إلا عن خمسة! وأمَّا قول أبي حاتم: (لا يحتجُّ به) فغير قادح فيه أيضًا، فإنَّه لم يذكر السَّبب، وقد تكرَّرت هذه اللفظة منه في رجالٍ كثيرين من أصحاب الصَّحيح من الثِّقات الأثبات من غير بيان السَّبب، كخالد الحذَّاء وغيره؛ وقد قال عبد الرَّحمن بن أبي حاتم: سألت أبي عن معاوية بن صالح فقال: صالح الحديث، حسن الحديث.(1)

امام زیلعیؒ نے بھی امام ابن عبد الہادیؒ کی رائے سے موافقت کی ہے (2)

(1) "تنقيح التحقيق في أحاديث التعليق" (206،207/3)

(2) "نصب الراية لأحاديث الهداية" (439/2)

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں: محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں ہم یحی بن سعید القطانؒ کے سوا کسی کو نہیں جانتے جس نے ان کے بارے میں کلام کیا ہو۔

"معاوية بن صالح ثقة عند أهل الحديث، ولا نعلم أحدا تكلم فيه غير يحيى بن سعيد القطان". (1)

جمہور ائمہ آپ کی توثیق کرتے ہیں جن ائمہ نے آپ پر جرح کی ان کی جرح مبہم غیر مبین السبب ہے۔

مزید یہ کہ امام ذہبیؒ (المتوفی: 748ھ) فرماتے ہیں: یحی بن سعید بن القطان "متعنت فی الرجال" ہیں۔

"أن القطان متعنت جدا" (2)

"مع أن يحيى متعنت جدا في الرجال" (3)

حافظ ابن حجر العسقلانیؒ (المتوفی: 852ھ) لکھتے ہیں:

"لكنه ليس له في البخاري سوى هذا الحديث من رواية يحيى القطان عنه مع تعنته في الرجال" (4)

"ويحيى بن سعيد شديد التعنت في الرجال لا سيما من كان من أقرانه وقد احتج به الجماعة" (5)

لہذا جمہور ثقہ متدین ائمہ کے مقابلے میں صرف ایک متعنت امام کی جرح قابل التفات نہیں ہو سکتی۔

یونس بن سیف العنسی الکلاعی الحمصیؒ (المتوفی: 120ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ امام دار قطنیؒ، امام ذہبیؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔ امام ابن حبانؒ نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔ امام بزارؒ فرماتے ہیں: صالح الحدیث۔ حافظ ابن حجرؒ آپ کو مقبول لکھتے ہیں۔ (6)

---

(1) "سنن الترمذي" (392/4) رقم الحديث: (2653)

(2) "المغني في الضعفاء" (269/1) رقم الترجمة (4865)

(3) "ميزان الاعتدال في نقد الرجال" (171/2) رقم الترجمة (3227)

(4) "فتح الباري شرح صحيح البخاري" (441/11)

(5) "هدي الساري مقدمه فتح الباري" (424/1)

(6) يونس بن سيف العنسي الكلاعي الحمصي فهو ثقة عنه قال الذهبي: في "الكاشف" (403/2) "ثقة". وقد ذكره الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (387/11) "روى عن الحارث بن زياد وعنه معاوية بن صالح وآخرون ذكره بن حبان في

حارث بن زیاد شامیؒ

آپ کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے مگر صحیح بات یہ ہے کہ آپ ثقہ تابعی ہیں۔ امام ابن حبانؒ نے آپ کو ثقات تابعین میں ذکر کیا ہے۔(1)

امام ذہبیؒ نے "میزان" میں بغیر کسی کی طرف نسبت کیئے ہوئے آپ کو مجہول لکھا ہے۔(2) یاد رہے کہ امام ذہبیؒ نے مقدمہ میزان میں یہ صراحت کی ہے کہ جب میں کسی راوی کو مجہول کہوں اور اس کی نسبت کسی کی طرف نہ کروں تو اس کے قائل امام ابو حاتمؒ ہوتے ہیں(3) لہذا امام ذہبیؒ کے مجہول کے قائل امام ابو حاتمؒ ہوئے۔

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں مجھ پر جو بات ظاہر ہوئی وہ یہ ہے کہ امام ابو حاتمؒ نے جس کو مجہول کہا ہے وہ کوئی اور راوی ہیں البتہ ان کے بارے میں حافظ ابن عبد البرؒ نے ان کے حالات کے تحت لکھا ہے کہ: یہ مجہول اور منکر الحدیث ہیں۔(4)

حافظ ابن حجرؒ کی رائے سے معلوم ہوا کہ ان کو مجہول کہنے والے ابو حاتمؒ نہیں ابن عبد البرؒ ہیں۔

علامہ ابن عبد البرؒ فرماتے ہیں:

الثقات قال بن أبي عاصم: مات سنة عشرين ومائة قلت_الحافظ- وفيها أرخه بن سعد قال وكان معروفا وله أحاديث وقال بن حبان سأل أبا إمامة عن صيد المعراض وقال البزار صالح الحديث وقال الدارقطني ثقة حمصي وحكى البخاري أنه قيل فيه يوسف بن سيف. وفي "التقريب" (613/1) "مقبول من الرابعة ووهم من سماه يوسف".

(1) ذكره ابن حبان: في "الثقات" (133/4) رقم الترجمة: (2148) "الحارث بن زياد يروي عن أبي رهم السمعي وقد أدرك أبا أمامة روى عنه يونس بن سيف"

(2) قال الذهبي: في "الميزان" (433/1) رقم الترجمة: (1617) الحارث بن زياد عن أبي رهم السمعي في فضل معاوية. مجهول، وعنه يوسف بن سيف فقط. له في الكتابين حديث: هلم إلى الغداء المبارك - يعني السحور.

(3) "ميزان الاعتدال" (3/1)

(4) قال الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (123/2) "وقرأت بخط الذهبي في الميزان مجهول وشرطه أن لا يطلق هذه اللفظة إلا إذا كان أبو حاتم الرازي قالها والذي قال أبو حاتم أنه مجهول آخر غيره فيما يظهر لي نعم قال أبو عمر بن عبد البر في صاحب هذه الترجمة مجهول الحديث منكر".

اہل شام نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت پر متعدد احادیث روایت کی ہیں۔ اس حدیث (اے اللہ معاویہ کو کتاب اور حساب کا علم عطا فرما اور ان کو عذاب سے بچا) کے ایک راوی حارث بن زیاد مجہول ہیں اور اس حدیث کے علاوہ ان کا کہیں ذکر نہیں ملتا۔

"وله فضيلة جليلة رويت من حديث الشاميين، رواها معاوية ابن صَالِحٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ سَيْفٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي رُهْمٍ السَّمَاعِيِّ- أَنَّهُ سَمِعَ الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللَّهمّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ وَقِهِ الْعَذَابَ. رواه عَنْ مُعَاوِيَة بْن صَالِح أَسَد بْن مُوسَى، وعبد الله بْن صَالِح، وعبد الرحمن بْن مهدي، وبشر بْن السري، وغيرهم، إلا أن الْحَارِث بْن زِيَاد مجهول لا يعرف بغير هذا الحديث".(1)

علامہ ابن عبد البرؒ کی مذکورہ بالا عبارت میں حارث بن زیاد کے متعلق "مجهول لا يعرف" کے الفاظ تو ہیں لیکن یہ نہیں کہ ان کی حدیث منکر ہے جیسا کہ حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا۔

علامہ مغلطائی الحنفیؒ، امام ذہبیؒ کا نام لیے بغیر ان کا رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

امام ابن خزیمہؒ نے اپنی صحیح میں ان سے روایت کی ہے اور امام ابن حبانؒ نے بھی اپنی صحیح میں۔ امام بزارؒ فرماتے ہیں: ہم کسی بڑے کو نہیں جانتے جس نے ان سے روایت کی ہو۔ امام ابو الحسن القطانؒ فرماتے ہیں: ان کی حدیث حسن ہے (امام ذہبی سے قبل) کسی نے اس راوی کو مجہول نہیں کہا۔(2)

---

(1) "الاستيعاب في معرفة الأصحاب" (1420/3) رقم الترجمة: (2435) معاوية بْن أَبِي سُفْيَان.

(2)"وخرج الحافظ أبو بكر بن خزيمة حديثه في «صحيحه» وكذلك ابن حبان، وقال البزار: لا نعلم كبير أحد روى عنه. وقال أبو الحسن القطان: حديثه حسن. وزعم بعض المصنفين من المتأخرين أنه مجهول، وهو قول لم يسبق إليه ولا يعتمد ذو لب عليه، لأن هذا الرجل من عادته في تصنيفه التقصير، وليس له في العلم تصرف بصير، لا سيما وقد رأى تصنيف رجل هو عنده بخاري زمانه، ولم يذكر من حاله سوى روايته عن أبي رهم، ورواية يونس عنه فقط، إلا ما أتعب به خاطره وخاطر من ينظر في كتابه بقوله – على عادته –. روى له أبو داود والنسائي حديثا واحدا، أنبأ به ابن أبي ابن عمر وابن البخاري وأحمد بن شيبان وزينب وابن خطيب المزة وشامية يذكره، والله تعالى أعلم".

"إكمال تهذيب الكمال في أسماء الرجال" (290/3) رقم الترجمة: (1075)

تاہم مغلطائیؒ کی اس بات سے اتفاق نہیں کیا جا سکتا کہ امام ذہبیؒ سے قبل کسی نے اس راوی کو مجہول نہیں کہا بلکہ امام ابن عبد البرؒ نے مجہول کہا ہے چونکہ امام ذہبیؒ کی وفات (748ھ) میں ہے اور امام ابن عبد البرؒ کی وفات (463ھ) میں ہے۔ امام ابن عبد البرؒ کو تقدّم حاصل ہے۔

امام ابن عبد البرؒ کے مجہول سے مجہول العین مراد ہے۔ بقول ان کے حارث بن زیاد سے روایت کرنے میں یونس بن سیف متفرد ہیں لیکن یاد رہے کہ ان کا مجہول کہنا کچھ مضر نہیں۔ کیونکہ محدّثین کا ضابطہ ہے

جب کسی راوی سے ایک ہی راوی روایت کرنے والا ہو لیکن اس کی توثیق کسی دوسرے محدّث نے کی ہو یا اسی روایت کرنے والے نے ہی کی ہو جبکہ یہ توثیق کرنے کے اہل بھی ہیں تو (علی الاصح) اس کی روایت کو قبول کیا جائے گا۔

حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں:

اگر راوی کا نام ذکر کیا جائے اور ایک ہی راوی اس سے روایت کرنے میں متفرد ہو تو یہ مجہول العین ہے (اس کا حکم) مبہم کی طرح ہے الا یہ کہ اصح قول کے مطابق اس منفرد کے علاوہ کوئی اور اس کی توثیق کر دے اور اسی طرح وہ منفرد (توثیق کر دے) جبکہ وہ اس کا اہل ہو (تو اس صورت میں اس کی روایت مقبول ہو گی)

"فإن سمي الراوي، وانفرد راو واحد بالرواية عنه، فهو مجهول العين، كالمبهم، إلا أن يوثقه غير من ينفرد به عنه على الأصح، وكذا من ينفرد عنه إذا كان متأهلا لذلك".(1)

تاہم حارث بن زیاد یہ روایت بیان کرنے میں متفرد نہیں بلکہ دیگر شواہد بھی موجود ہیں۔

احزاب بن اسید ابو رہم السمعیؒ

ثقہ کبار تابعین میں سے ہیں۔ امام عجلیؒ آپ کو ثقہ تابعی قرار دیتے ہیں۔ امام ابن حبانؒ نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے امام ابن سعدؒ اور امام ابن ابی خیثمہؒ نے آپ کو ان صحابہ میں شمار کیا جو شام میں فروکش ہوئے ہیں۔

---

(1) "نزهة النظر في توضيح نخبة الفكر في مصطلح أهل الأثر" (125/1)

تاہم امام ابن عبد البرؒ فرماتے ہیں: ان کا ذکر صحابہ میں کرنا درست نہیں۔ امام ابو حاتمؒ فرماتے ہیں: آپ کا صحابی ہونا ثابت نہیں۔ حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں: آپ کی صحابیت مختلف فیہ ہے صحیح یہ ہے کہ یہ مخضرمین میں سے ثقہ راوی ہیں۔(1)

عرباض بن ساریہ السلمی رضی اللہ عنہ (المتوفی:75ھ)

مشہور صحابی ہیں جن کا تعلق اہل صفہ سے ہے پھر حمص میں فروکش ہوئے ہیں۔ سنن اربعہ میں ان کی احادیث ہیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیر کے دور ابتلاء 73ھ میں فوت ہوئے ہیں جبکہ ابو مسہرؒ کا قول ہے کہ اس کے بعد 75ھ میں فوت ہوئے ہیں۔(2)

---

(1) أحزاب بْن أسيد الظهري أبو رهم السمعي فهو ثقة من كبار التابعين ذكره العجلي: في "الثقات" (498/1) فقال: "تابعي، ثقة". وابن حبان: في "الثقات" (60/4) وفي "مشاهير علماء الأمصار" (181/1) فقال: "ممن أدرك الجاهلية ولا صحبة له". وقال ابن عبدالبر: في "الاستيعاب" (1659/4) "فلا يصح ذكره فِي الصحابة، لأنه لم يدرك النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ولكنه من كبار التابعين". وقال ابن الاثير: في "اسد الغابة" (174/1) ذكره محمد بن سعد كاتب الواقدي فيمن نزل الشام من الصحابة. وقال البخاري: هو تابعي، وذكره ابن أبي خيثمة في الصحابة. وقال ابن حجر: في "الاصابة" (187/1) قال بن يونس: "أدرك الجاهلة وعداده في التابعين". وكذا ذكره في التابعين البخاري وابن حبان وقال أبو حاتم: "ليست له صحبة". وذكر بن أبي خيثمة وابن سعد: أبا رهم السماعي في الصحابة فيمن نزل الشام منهم ولم يسمياه وروى بن منده من طريق بقية عن معاوية بن سعيد التجيبي عن يزيد بن أبي حبيب عن مرثد بن عبد الله اليزني عن أبي رهم السمعي قال قال رسول الله صلى الله عليه و سلم إن من أعظم الخطايا من اقتطع مال امرئ بغير حق تابعه معاوية بن يحيى الطرابلسي عن معاوية بن سعد فإن كان أبو رهم هذا هو أحزاب فلا دليل على صحبته بهذا الخبر لاحتمال أن يكون أرسله وإن كان غيره فيحتمل.

وقال في "التقريب" (96/1) "مختلف في صحبته والصحيح أنه مخضرم ثقة".

(2) قال ابن حجر: في "الاصابة" (482/4) **5505** عرباض بكسر أوله وسكون الراء بعدها موحدة وبعد الألف معجمة بن سارية السلمي أبو نجيح صحابي مشهور من أهل الصفة هو ممن نزل فيه قوله تعالى ولا على الذين إذا ما أتوك لتحملهم وقال أيضا كل واحد من عمرو بن عبسة والعرباض بن سارية أنا رابع الإسلام لا يدري أيهما قبل صاحبه ثم نزل حمص وحديثه في السنن الأربعة روى عنه النبي صلى الله عليه و سلم وعن أبي عبيدة بن الجراح وعنه أبو أمامة الباهلي وعبد الرحمن بن عائذ وجبير بن نفير وحجر بن حجر الكلاعي وسعيد بن هانئ الخولاني وشريح بن عبيد وعبد الله بن أبي بلال وأبو رهم السماعي وغير واحد وقال محمد بن عوف كان قديم الإسلام جدا قال خليفة مات في فتنة بن الزبير وقال

(رقم الحدیث:44)

امام ابن خزیمہؒ (المتوفی: 311ھ) فرماتے ہیں:

حدثنا يعقوب بن إبراهيم الدورقي، وعبد الله بن هاشم قالا: نا عبد الرحمن بن مهدي، ثنا معاوية بن صالح، عن يونس بن سيف، عن الحارث بن زياد، عن أبي رهم، عن العرباض بن سارية قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يدعو إلى السحور في شهر رمضان، فقال: «هلم إلى الغداء المبارك» ثم سمعته يقول: «اللهم علم معاوية الكتاب والحساب وقه العذاب»

ہم سے بیان کیا یعقوب بن ابراہیم الدّورقیؒ اور عبداللہ بن ہاشمؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا عبدالرحمن بن مہدیؒ نے، وہ معاویہ بن صالحؒ سے، وہ یونس بن سیف سے، وہ حارث بن زیاد سے، وہ ابورہم سے، وہ عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ سحری کی دعوت دے رہے تھے فرمایا: مبارک کھانے کیلیے آجاؤ۔ پھر میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: "اے اللہ معاویہ کو حساب و کتاب کا علم عطاء فرما ،اسے عذاب سے محفوظ فرما"۔(1)

حدیث کا حکم:

صحیح درجے کی حدیث ہے، اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

محمد بن اسحاق بن خزیمہؒ (المتوفی: 311ھ)

خراسان کے رہنے والے بہت بڑے حافظ حدیث تھے۔ آپ کے زمانہ میں خراسان میں امامت فی الحدیث اور حفظ واتقان آپ پر ختم ہو گیا۔

أبو مسهر مات بعد ذلك سنة خمس وسبعين وفي الطبراني من طريق عروة بن رويم عن العرباض بن سارية وكان شيخا كبيرا من الصحابة.

(1) "صحيح ابن خزيمة" (214/3) رقم الحديث: (1938) "باب ذكر الدليل أن السحور قد يقع عليه اسم الغداء".

ابو عثمان حیریؒ لکھتے ہیں: امام ابن خزیمہؒ نے ہمیں بتایا: جب میں کوئی کتاب تصنیف کرتا تو پہلے نماز میں مصروف ہوتا پھر دعا استخارہ کرتا، اطمینان قلب حاصل ہونے پر لکھنا شروع کر دیتا تھا۔

امام ابو علی نیسابوریؒ فرماتے ہیں: میں نے ابن خزیمہ جیسا کوئی عالم نہیں دیکھا۔

امام ابو حاتمؒ فرماتے ہیں: میں نے روئے زمین پر بجز امام ابن خزیمہؒ ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جسے فن حدیث میں اس قدر مہارت ہو کہ اسے صحیح الفاظ اور زیادات حدیث اس طرح یاد ہوں کہ گویا حدیث کی سب کتابیں ان کے سامنے کھلی پڑی ہیں۔

امام دار قطنیؒ فرماتے ہیں: ابن خزیمہؒ پختہ کار اور بے نظیر عالم تھے۔(1)

یعقوب بن ابراہیم دورقیؒ (التوفی: 252ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ امام خطیب بغدادیؒ آپ کو ثقہ، حافظ، متقن لکھتے ہیں۔ امام نسائیؒ، امام مسلمہؒ، حافظ ابن حجرؒ آپ کو ثقہ قرار دیتے ہیں۔ امام ابن حبانؒ نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔ امام ابو حاتمؒ فرماتے ہیں: صدوق۔ امام ذہبیؒ آپ کو حافظ، امام، حجت لکھتے ہیں۔(2)

---

(1) أبو بكر محمد بن إسحاق بن خزيمة بن المغيرة بن صالح بن بكر السلمي النيسابوري ابن خزيمة وعنه قال الذهبي: في "تذكرة الحفاظ" (213/2) الحافظ الكبير إمام الأئمة شيخ الإسلام ولد سنة ثلاث وعشرين ومائتين وعني بهذا الشأن في الحداثة، وانتهت إليه الإمامة والحفظ في عصره بخراسان.

قال أبو عثمان الحيري: حدثنا ابن خزيمة قال كنت إذا أردت أن أصنف الشيء دخلت في الصلاة مستخيرا حتى يقع لي فيها ثم ابتدئ. ثم قال أبو عثمان الزاهد: إن الله ليدفع البلاء عن أهل نيسابور بابن خزيمة.

قال أبو علي النيسابوري: لم أر مثل ابن خزيمة. قلت: هذا الإمام كان فريد عصره قال أبو حاتم محمد بن حبان التميمي: ما رأيت على وجه الأرض من يحسن صناعة السنن ويحفظ ألفاظها الصحاح وزياداتها حتى كان السنن كلها بين عينيه إلا محمد بن إسحاق بن خزيمة فقط.

قال الدارقطني: كان ابن خزيمة إماما ثبتا معدوم النظير.

(2) يعقوب بْن إِبْرَاهِيم بْن كثير بْن زَيْد بْن أفلح بْن مَنْصُور بْن مزاحم، أَبُو يوسف العبدي، المعروف بالدورقي فهو ثقة ذكره الخطيب: في "تاريخه" (279/14) فقال: "سمع عبد الرحمن بن مهدي، وكان ثقة حافظًا متقنًا صنف المسند". وقال الذهبي: في "سير اعلام النبلاء" (141/12) "الحافظ، الإمام، الحجة".

عبداللہ بن ہاشم بن حیانؒ(المتوفی:254ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔

امام خلیلیؒ، امام یعقوب بن اسحاقؒ، حافظ ابن حجرؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔ امام ابن حبانؒ نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔ امام ذہبیؒ آپ کو امام، حافظ، متقن لکھتے ہیں۔ (1)

عبدالرحمن بن مہدی بصریؒ(المتوفی:198ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ابو عمرو معاویہ بن صالح الحضرمیؒ(المتوفی:158ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

یونس بن سیف العنسی الکلاعی الحمصیؒ(المتوفی:120ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

حارث بن زیاد شامیؒ

آپ کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے مگر صحیح بات یہ ہے کہ آپ ثقہ تابعی ہیں۔ حدیث نمبر (43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

وقال الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (334/11) قال أبو حاتم: "صدوق". وقال النسائي: "ثقة". وذكره بن حبان: في "الثقات" وقال السراج: ولد سنة ستين وستين ومائة ومات سنة اثنتين وخمسين ومائتين وفيها أرخه غير واحد قلت- الحافظ- وقال مسلمة: "كان كثير الحديث ثقة". وفي "التقريب" (607/1) "ثقة من العاشرة مات سنة اثنتين وخمسين وله ست وثمانون سنة وكان من الحفاظ".

(1) عبد الله بن هاشم بن حيان أبو عبد الرحمن الطوسي فهو ثقة وثقه الخليلي: في "الارشاد" (815/2) فقال: "ثقة، كبير، مات سنة أربع وخمسين ومائتين".

وقال الذهبي: في "سير اعلام النبلاء" (328/12) "الإمام، الحافظ، المتقن". وقال الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (55/6) "روى عن ابن مهدي وقال يعقوب بن إسحاق الفقيه: "ثقة". وذكره بن حبان: في "الثقات"

قلت-الحافظ- وروى عنه بن خزيمة في صحيحه وقال بن حبان: "لما ذكره مستقيم الحديث من المتقدمين". وفي الزهرة روى عنه مسلم سبعة عشر حديثا". وقال: في "التقريب" (327/1) "ثقة صاحب حديث من صغار العاشرة".

احزاب بن اسید ابورہم السمعیؒ

ثقہ کبار تابعین میں سے ہیں۔ حدیث نمبر (43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عرباض بن ساریہ السلمی (المتوفی: 75ھ)

مشہور صحابی ہیں جن کا تعلق اہل صفہ سے ہے پھر حمص میں فروکش ہوئے ہیں۔

(حدیث نمبر:45)

امام ابن حبانؒ (المتوفی: 354ھ) فرماتے ہیں:

أخبرنا عبد الله بن قحطبة حدثنا العباس بن عبد العظيم العنبري وأحمد بن سنان قالا حدثنا عبد الرحمن بن مهدي عن معاوية بن صالح عن يونس بن سيف عن الحارث بن زياد عن أبي رهم السمعي عن العرباض بن سارية السلمي قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "اللهم علم معاوية الكتاب والحساب ووقه العذاب"

ہم سے بیان کیا عبد اللہ بن قحطبہ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا عباس بن عبد العظیم عنبریؒ اور احمد بن سنان نے نے، دونوں فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا عبد الرحمن بن مہدیؒ نے، وہ معاویہ بن صالح سے، وہ یونس بن سیف سے، وہ حارث بن زیاد سے، وہ ابو رھم سمعیؒ سے، وہ عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے، وہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"اے اللہ معاویہ کو حساب وکتاب کا علم عطاء فرما، اسے عذاب سے محفوظ فرما"۔(1)

حدیث کا حکم:

یہ حدیث حسن درجے کی ہے۔ ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں:

تحقیق سند

ابو حاتم محمد بن حبان بستیؒ (المتوفی: 354ھ)

آپ ثقہ حافظ حدیث ہیں۔ بہت سی کتابوں کے مصنّف ہیں۔ امام حاکمؒ فرماتے ہیں: ابن حبان فقہ، لغت اور حدیث میں علم کا خزانہ رکھتے تھے۔ امام خطیب بغدادیؒ آپ کو ثقہ ذہین فطین لکھتے ہیں۔

امام ذہبیؒ آپ کو حافظ، امام، علامہ، صاحب التصانیف کے القابات سے نوازتے ہیں۔(2)

---

(1) "صحيح ابن حبان" (192/16) رقم الحديث: (7210) "ذكر معاوية بن أبي سفيان رضي الله تعالى عنه".

(2) أبو حاتم محمد بن حبان بن أحمد بن حبان بن معاذ التميمي البستي فهو ثقة ذكره الذهبي: في "تذكرة الحفاظ" (90/3) فقال: "الحافظ الإمام العلامة صاحب التصانيف".

عبداللہ بن قحطبہ بن مرزوق الصلیحی

امام ابن حبانؒ کے شیخ ہیں تاہم مجہول ہیں مجھے کتب رجال میں کہیں ان کا ترجمہ دستیاب نہیں ہو سکا۔

عباس بن عبد العظیم عنبریؒ (المتوفی:246ھ)

ثقہ راوی ہیں۔امام نسائیؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔محمد بن سمسارؒ لکھتے ہیں: آپ مسلمانوں کے سردار ہیں۔امام ذہبیؒ فرماتے ہیں: آپ کا شمار اہل بصرہ کے عاقل فاضل شرفاء میں ہوتا ہے۔(1)

احمد بن سنان القطان ابو جعفر الواسطیؒ (المتوفی:259ھ)

ثقہ راوی ہے۔امام ابو حاتمؒ، امام نسائیؒ، امام دار قطنیؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔امام ابن حبانؒ نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔امام ذہبیؒ آپ کو حافظ، حجت، صاحب مسند لکھتے ہیں۔حافظ ابن حجرؒ آپ کی توثیق کرتے ہیں۔(2)

قال الحاكم: "كان ابن حبان من أوعية العلم في الفقه واللغة والحديث والوعظ ومن عقلاء الرجال".وقال الخطيب: "كان ثقة نبيلًا فهمًا".

مات أبو حاتم بن حبان في شوال سنة أربع وخمسين وثلاثمائة, وهو في عشر الثمانين.

(1) العباس بن عبد العظيم بن إسماعيل بن توبة أبو الفضل، العنبري البصري. فهو ثقة ذكره الذهبي: في "تذكرة الحفاظ" (81/2) فقال: "الإمام الثبت الحافظ سمع ابن مهدي حدث عنه الجماعة لكن البخاري تعليقا وبقي بن مخلد وابن خزيمة وعمر بن بجير وزكريا الساجي وآخرون". وقال النسائي: ثقة مأمون. وقال محمد بن المثنى السمسار: كان من سادات المسلمين قلت: كان معدودا في عقلاء أهل البصرة وفضلائهم ونبلائهم. مات سنة ست وأربعين ومائتين رحمه الله وقع لي من عواليه.

(2) أحمد بن سنان بن أسد بن حبان القطان، أبو جعفر الواسطي فهو ثقة ذكره المزي: في "تهذيب الكمال" (323/1) فقال: روى عن: عبد الرحمن بن مهدي قال النسائي: ثقة.

وقال أبو حاتم: ثقة صدوق. وقال ابنه عبد الرحمن بن أبي حاتم: إمام أهل زمانه.

وقال إبراهيم بن أورمة: أعدنا عليه ما سمعناه من بندار وأبي موسى، يعني: لإتقانه وضبطه.

قيل: مات سنة ست، وقيل: سنة ثمان، وقيل: سنة تسع وخمسين ومئتين.

وقال الذهبي: في "تذكرة الحفاظ" (80/2) "الحافظ الحجة صاحب المسند".

عبدالرحمن بن مہدی بصریؒ(التوفی:198ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر(43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ابوعمرو معاویہ بن صالح الحضرمیؒ(التوفی:158ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر(43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

یونس بن سیف العنسی الکلاعی الحمصیؒ(التوفی:120ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر(43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

حارث بن زیاد شامیؒ

آپ کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے مگر صحیح بات یہ ہے کہ آپ ثقہ تابعی ہیں۔

احزاب بن اسید ابورہم السمعیؒ

ثقہ کبار تابعین میں سے ہیں۔

عرباض بن ساریہ السلمی رضی اللہ عنہ (التوفی:75ھ)

مشہور صحابی ہیں جن کا تعلق اہل صفہ سے ہے پھر حمص میں فروکش ہوئے ہیں۔

وقال الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (30/1) ذكره بن حبان: في "الثقات" وقال الدارقطني: "كان من الثقات الاثبات".
وفي "التقريب" (80/1) "ثقة حافظ من الحادية عشرة"

(حدیث نمبر:46)

امام آجرّی البغدادیؒ(المتوفی:360ھ)فرماتے ہیں:

أنبأنا أبو محمد عبد الله بن محمد بن ناجية قال: حدثنا أحمد بن إبراهيم الدورقي قال: حدثنا عبد الرحمن بن مهدي قال: حدثنا معاوية بن صالح , عن يونس بن سيف , عن الحارث بن زياد , عن أبي رهم , عن العرباض بن سارية السلمي قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: «اللهم علم معاوية الكتاب والحساب وقه العذاب»

ہم سے بیان کیا عبداللہ بن محمد بن ناجیہ نے وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا احمد بن ابراہیم دورقیؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا عبدالرحمن بن مہدیؒ نے، وہ معاویہ بن صالح سے، وہ یونس بن سیف سے، وہ حارث بن زیاد سے، وہ ابو رھم سمعیؒ سے، وہ عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے، وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"اے اللہ معاویہ کو حساب وکتاب کا علم عطاء فرما، اسے عذاب سے محفوظ فرما"۔(1)

حدیث کا حکم:

صحیح درجے کی حدیث ہے، اس کے تمام راوی ثقہ ہیں، ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

محمد بن الحسین بن عبداللہ، ابو بکر الآجری البغدادیؒ(المتوفی:360ھ)

ثقہ قابلِ احتجاج، حافظ حدیث ہیں۔ حدیث نمبر(17)کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبداللہ بن محمد بن ناجیہ ابو محمد البربریؒ(المتوفی:301ھ)

ثقہ قابلِ احتجاج، بغداد کے رہنے والے نامور حافظ حدیث ہیں۔ حدیث نمبر(17)کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

---

(1) "الشريعة" للآجُرِّيُّ البغدادي (المتوفى: 360ھ) (2433/5) رقم الحديث: (1911) "باب ذكر دعاء النبي صلى الله عليه وسلم لمعاوية ﷺ".

احمد بن ابراہیم دورقیؒ (التوفی:246ھ)

ثقہ راوی ہیں۔امام عقیلیؒ،امام صالح جزرہؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔امام ابو حاتمؒ صدوق قرار دیتے ہیں۔امام خلیلیؒ فرماتے ہیں: ثقہ متفق علیہ امام ہیں۔

امام ابن حبانؒ نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔حافظ ابن حجرؒ بھی آپ کی توثیق کرتے ہیں۔(1)

عبدالرحمن بن مہدی بصریؒ (التوفی:198ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔حدیث نمبر(43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ابو عمرو معاویہ بن صالح الحضرمیؒ (التوفی:172ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔حدیث نمبر(43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

یونس بن سیف العنسی الکلاعی الحمصیؒ (التوفی:120ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔حدیث نمبر(43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

حارث بن زیاد شامیؒ

آپ کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے مگر صحیح بات یہ ہے کہ آپ ثقہ تابعی ہیں۔حدیث نمبر(43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

---

(1) أحمد بن إبراهيم بن كثير بن زيد بن أفلح بن منصور بن مزاحم أبو عبد الله العبدي المعروف بالدورقي أخو يعقوب فهو ثقة ،

وعنه قال الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (10/1) روى عنه مسلم وأبو داود والترمذي وابن ماجة, وبقي بن مخلد وعبد الله بن أحمد بن حنبل ويعقوب بن شيبة وغيرهم, قال أبو حاتم: "صدوق", وقال صالح جزرة: "كان أحمد أكثرهما حديثا وأعلمهما بالحديث, وكان يعقوب -يعني أخاه- أسندهما وكانا جميعا ثقتين,

كان مولد أحمد سنة 168 ومات في شعبان سنة 246". قلت-الحافظ-"وفيها أرخه السراج, وقال العقيلي: "ثقة", وقال الخليلي في "الإرشاد": "ثقة متفق عليه", وذكره ابن حبان في "الثقات". وايضا قال الحافظ: في "التقريب" (77/1) "ثقة حافظ من العاشرة".

احزاب بن اسید ابورہم السمعیؒ

ثقہ کبار تابعین میں سے ہیں۔ حدیث نمبر (43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عرباض بن ساریہ السلمی رضی اللہ عنہ (المتوفی:57ھ)

مشہور صحابی ہیں جن کا تعلق اہل صفہ سے ہے پھر حمص میں فروکش ہوئے ہیں۔ حدیث نمبر (43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

(حدیث نمبر:47)

امام ابوالقاسم الکنانی المصریؒ(المتوفی:357ھ)فرماتے ہیں:

أخبرنا أحمد بن علي بن المثنى، ثنا أحمد بن إبراهيم الدورقي، ثنا عبد الرحمن بن مهدي، ثنا معاوية بن صالح، عن يونس بن سيف، عن الحارث بن زياد، عن أبي رهم وهو السمعي، عن العرباض بن سارية، قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: «اللهم علم معاوية الكتاب والحساب، وقه العذاب» ؓ.(1)

ہم سے بیان کیا احمد بن علی بن مثنیؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا احمد بن ابراہیم دورقیؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا عبدالرحمن بن مہدیؒ نے، وہ معاویہ بن صالح سے، وہ یونس بن سیف سے، وہ حارث بن زیاد سے، وہ ابورھم سمعیؒ سے، وہ عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے، وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "اے اللہ معاویہ کو حساب و کتاب کا علم عطاء فرما، اسے عذاب سے محفوظ فرما"۔

حدیث کا حکم:

صحیح درجے کی روایت ہے۔ اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں، ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

امام حمزہ بن محمد بن علی بن عباس کنّانی مصریؒ(المتوفّی 357ھ)

ثقہ محدّث ہیں۔امام حاکمؒ فرماتے ہیں: حمزہ مصریؒ معرفت حدیث میں تقدّم کیساتھ زہد، ورع اور عبادت گذاری میں مشہور تھے۔

امام صوریؒ لکھتے ہیں: ثقہ حافظ حدیث تھے۔امام ذہبیؒ آپ کو حافظ، زاہد، عالم، محدّث مصر لکھتے ہیں۔(2)

---

(1) "جزء البطاقة" لأبي القاسم الكناني المصري (المتوفى: 357هـ) (55/1) رقم الحديث: (11)

(2) حمزة بن محمد بن علي بن العباس أبو القاسم الكناني المصري فهو ثقة ذكره الذهبي: في "تذكرة الحفاظ" (97/3) فقال: "الحافظ الزاهد العالم محدث مصر سمع أبا يعلى الموصلي وجمع وصنف، وهو مملي مجلس البطاقة، قال الحاكم: وحمزة

امام ابویعلی موصلی تمیمیؒ (المتوفی:307ھ)

ثقہ محدّث ہیں۔امام ابن حبانؒ آپ کی توثیق کرتے ہیں اور فرمایا وہ صاحب اتقان اور متدیّن تھے۔امام حاکمؒ آپ کو ثقہ مامون لکھتے ہیں۔امام ذہبیؒ فرماتے ہیں: ثقہ،حافظ حدیث، جزیرہ کے محدّث اور مسند کبیر کے مصنّف ہیں۔(1)

احمد بن ابراہیم دورقیؒ (المتوفی:246ھ)

ثقہ راوی ہیں۔حدیث نمبر(43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبدالرحمن بن مہدی بصریؒ (المتوفی:198ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔حدیث نمبر(43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ابو عمرو معاویہ بن صالح الحضرمیؒ (المتوفی:158ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔حدیث نمبر(43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

یونس بن سیف العنسی الکلاعی الحمصیؒ (المتوفی:120ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔حدیث نمبر(43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

حارث بن زیاد شامیؒ

آپ کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے مگر صحیح بات یہ ہے کہ آپ ثقہ تابعی ہیں۔حدیث نمبر(43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

المصري على تقدمه في معرفة الحديث كان أحد من يذكر بالزهد والورع والعبادة وقال الصوري: كان حمزة ثبتًا حافظًا. وقال أبو القاسم يحيى بن علي الطحان: سمعت منه، ومات في ذي الحجة سنة سبع وخمسين وثلاثمائة.

(1) أحمد بن علي بن المثنى بن يحيى بن عيسى بن هلال التميمي أبو يعلى الموصلي فهو ثقة ذكره الذهبي: في "تذكرة الحفاظ" (199/2) 726 الحافظ الثقة محدث الجزيرة صاحب المسند الكبير ووثقه ابن حبان وصفه بالإتقان والدين، قال الحاكم: هو ثقة مأمون، وكان مولده في شوال سنة عشر ومائتين، وارتحل هو ابن خمس عشرة سنة، وعمر وتفرد ورحل الناس إليه، وسماعه ببغداد من أحمد بن حاتم الطويل في سنة خمس وعشرين ومائتين. مات سنة سبع وثلاثمائة رحمه الله تعالى.

احراب بن اسید ابو رہم السمعیؒ

ثقہ کبار تابعین میں سے ہیں۔ حدیث نمبر (43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عرباض بن ساریہ السلمی رضی اللہ عنہ (المتوفی:57ھ)

مشہور صحابی ہیں جن کا تعلق اہل صفہ سے ہے پھر حمص میں فروکش ہوئے ہیں۔ حدیث نمبر (43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

(حدیث نمبر:48)

امام جوز قانیؒ(المتوفی: 543ھ)فرماتے ہیں:

أخبرنا أبو محمد بن حمد بن الحسن الزاهد قال حدثنا أبو نصر الكسار أخبرنا أبو بكر السني أخبرنا أبو يعلى الموصلي قال حدثنا أحمد بن إبراهيم الدورقي قال حدثنا عبد الرحمن بن مهدي قال حدثنا معاوية بن صالح عن يونس بن سيف عن الحارث بن زياد عن أبي رهم السماعي عن العرباض بن سارية السلمي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال : سمعته يقول : اللهم علم معاوية الكتاب والحساب وقه العذاب. هذا حديث مشهور.

ہم سے بیان کیا ابو محمد بن حمد بن حسن زاہد نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابو نصر کسار نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابو بکر سنی نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابو یعلی الموصلی نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا احمد بن ابراہیم دورقیؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا عبد الرحمن بن مہدیؒ نے، وہ معاویہ بن صالح سے، وہ یونس بن سیف سے، وہ حارث بن زیاد سے، وہ ابو رہم سمعیؒ سے، وہ عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے، وہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

اے اللہ معاویہ کو حساب و کتاب کا علم عطاء فرما، اسے عذاب سے محفوظ فرما۔(1)

حدیث کا حکم:

صحیح درجے کی روایت ہے، اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

امام جوز قانیؒ(المتوفی:543ھ)

ثقہ محدّث ہیں۔ امام ذہبیؒ فرماتے ہیں: امام، ناقد، حافظ ہیں، آپ کی موضوعات پر تصنیف بھی ہے۔
علامہ زرکلیؒ لکھتے ہیں: حفاظ حدیث میں سے ہیں۔(1)

---

(1) "الأباطيل والمناكير والصحاح والمشاهير" للجوزقاني (المتوفى 543هـ) (189/1) رقم الحديث: (181)

احمد بن حسین بن محمد دینوری ابو نصر الکسارؒ (المتوفی: 433ھ)

ثقہ راوی ہیں۔

امام ذہبیؒ آپ کو قاضی، جلیل، عالم اور صدوق، صحیح السماع لکھتے ہیں (2)

عبدالرحمن بن حمد بن الحسن بن عبدالرحمن الدونی، الصوفیؒ (المتوفی: 501ھ)

ثقہ راوی ہیں۔

امام سلفیؒ آپ کو سفیانی المذہب ثقہ لکھتے ہیں۔امام ذہبیؒ آپ کو الشیخ، العالم، الزاہد، الصادق کے القابات سے نوازتے ہیں۔(3)

---

(1) أبو عبد الله الحسين بن إبراهيم بن الحسين بن جعفر الهمذاني، الجورقاني فهو ثقة ذكره الذهبي: في "سيراعلام النبلاء" (177/20) ،

فقال: الإمام، الحافظ، الناقد، له مصنف في "الموضوعات" قال ابن مشق: توفي في سادس عشر رجب، سنة ثلاث وأربعين وخمس مائة.

وقال الزركلي: في "الاعلام" (229/2) "من حفاظ الحديث".

(2) أحمد بن الحسين بن محمد بن عبد الله بن بوان الدينوري أبو نصر الكسار فهو ثقة ذكره الذهبي: في "سيراعلام النبلاء" (514/17) القاضي الجليل، العالم،

ع (سنن النسائي) المختصر من الحافظ أبي بكر بن السني، وسماعه له في سنة ثلاث وستين وثلاث مائة، وحدث به في جمادى الأولى، سنة ثلاث وثلاثين وأربع مائة. حدث عنه: عبد الرحمن بن حمد الدوني، وأبو صالح أحمد بن عبد الملك المؤذن. وكان الكسار صدوقا، صحيح السماع، ذا علم وجلالة.

وقد ذكره ابن عساكر: في "تاريخ دمشق" (333/1) "حدث عن أحمد بن محمد السني بكتاب السنن لأبي عبد الرحمن النسائي حدث عنه أبو محمد عبد الرحمن بن حمد الدوني.

(3) عبد الرحمن بن حمد بن الحسن بن عبد الرحمن الدوني، الصوفي، فهو ثقة ذكره الذهبي: في "سيراعلام النبلاء" (239/19) فقال: الشيخ، العالم، الزاهد، الصادق، كان آخر من روى كتاب (المجتبى) من (سنن النسائي) ، وغير ذلك عن القاضي أبي نصر أحمد بن الحسين الكسار صاحب ابن السني.

قال شيرويه: كان صدوقا متعبدا، سمعت منه (السنن) ، و (رياضة المتعبدين) .

وقال السلفي: كان سفياني المذهب، ثقة.

ولد: سنة سبع وعشرين وأربع مائة.

احمد بن محمد بن اسحاق دینوری ابن السنیؒ (المتوفی: 364ھ)

ثقہ راوی ہیں۔ امام ذہبیؒ لکھتے ہیں: دینور کے رہنے والے بلند پایہ ثقہ حافظ حدیث۔ صحاح ستہ کی مشہور کتاب سنن نسائی کے راوی ہیں۔(1)

یاد رہے کہ ابن السنیؒ سے احمد بن حسین بن محمد دینوری ابو نصر الکسارؒ روایت کرتا ہے جیسا کہ امام ابن عساکرؒ نے تصریح کی ہے۔

امام ابو یعلی موصلی تمیمیؒ (المتوفی: 307ھ)

ثقہ محدّث ہیں۔ امام ابن حبانؒ آپ کی توثیق کرتے ہیں اور فرماتے ہیں: وہ صاحب اتقان اور متدیّن تھے۔ امام حاکمؒ آپ کو ثقہ مامون لکھتے ہیں۔ امام ذہبیؒ فرماتے ہیں: ثقہ، حافظ حدیث، جزیرہ کے محدّث اور مسند کبیر کے مصنّف ہیں۔

احمد بن ابراہیم دورقیؒ (المتوفی: 246ھ)

ثقہ راوی ہیں۔ حدیث نمبر (43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبد الرحمن بن مہدی بصریؒ (المتوفی: 198ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

وقال غيره: سماعه للسنن في شوال، سنة ثلاث وثلاثين، مات في رجب، سنة إحدى وخمس مائة.

(1) أحمد بن محمد بن إسحاق بن إبراهيم بن أسباط الدينوري ابن السني فهو ثقة ذكره الذهبي: في "تذكرة الحفاظ" (101/3) 892 فقال: الحافظ الإمام الثقة وراوي سنن النسائي؛ سمع النسائي وروى عنه أحمد بن الحسين الكسار.

قال القاضي أبو زرعة روح بن محمد سبط ابن السني: سمعت عمي علي بن أحمد بن محمد يقول: كان أبي يكتب الحديث فوضع القلم في أنبوبة المحبرة ورفع يديه يدعو الله تعالى فمات رحمه الله تعالى, وذلك في آخر سنة أربع وستين وثلاثمائة.

قلت: كان ديِّنًا خيِّرًا صدوقًا، اختصر السنن وسماه "المجتبى" عاش بضعًا وثمانين سنة، وقع لنا من طريقه ما اجتباه من السنن.

وقد ذكره ابن عساكر: في "تاريخ دمشق" (214/5) حافظ مذكور ومصنف مشهور سمع بمصر أبي يعلى وروى عنه أبو نصر أحمد بن الحسين بن محمد الكسار

ابو عمرو معاویہ بن صالح الحضرمیؒ (المتوفی:158ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ صفحہ () پر ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

یونس بن سیف العنسی الکلاعی الحمصیؒ (المتوفی:120ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

حارث بن زیاد شامیؒ

آپ کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے مگر صحیح بات یہ ہے کہ آپ ثقہ تابعی ہیں۔ حدیث نمبر (43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

احزاب بن اسید ابو رہم السمعیؒ

ثقہ کبار تابعین میں سے ہیں۔ حدیث نمبر (43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عرباض بن ساریہ السلمی رضی اللہ عنہ (المتوفی:57ھ)

مشہور صحابی ہیں جن کا تعلق اہل صفہ سے ہے پھر حمص میں فروکش ہوئے ہیں۔ حدیث نمبر (43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

(حدیث نمبر:49)

امام ابن عساکرؒ (المتوفی: 571ھ) فرماتے ہیں:

فأخبرناه أبو القاسم بن الحصين أنا أبو علي التميمي أنا أبو بكر القطيعي نا عبد الله بن أحمد حدثني أبي نا عبد الرحمن بن مهدي عن معاوية يعني ابن صالح عن يونس بن سيف عن الحارث بن زياد عن أبي رهم عن العرباض بن سارية السلمي قال سمعت رسول الله (صلى الله عليه وسلم) وهو يدعونا إلى السحور في شهر رمضان هلموا إلى الغداء المبارك ثم سمعته يقول اللهم علم معاوية الكتاب والحساب وقه العذاب.

ہمیں خبر دی ابوالقاسم بن حصینؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابو علی التمیمیؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابو بکر القطیعی نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا عبداللہ بن احمدؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا احمد بن حنبلؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا عبدالرحمن بن مہدیؒ نے، وہ معاویہ بن صالح سے، وہ یونس بن سیف سے، وہ حارث بن زیاد سے، وہ ابو رہم سے، وہ عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے، وہ فرماتے ہیں:

نبی کریم ﷺ ہمیں سحری کی دعوت دے رہے تھے فرمایا مبارک کھانے کیلیے آجاؤ۔ پھر میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: "اے اللہ معاویہ کو حساب وکتاب کا علم عطاء فرما، اسے عذاب سے محفوظ فرما"۔(1)

---

(1) "تاريخ دمشق" لابن عساكر (المتوفى: 571ھ) (75/59) رقم الترجمة (5710) "معاوية بن صخر أبي سفيان" أخبرناه أبو العز بن كادش أنا أبو محمد الجوهري أنا علي بن محمد بن أحمد بن لؤلؤ أنا عمر بن أيوب السقطي نا يعقوب بن إبراهيم الدورقي ح وأخبرتنا به أم المجتبى بنت ناصر قالت قرئ على إبراهيم بن منصور أنا أبو بكر بن المقرئ أنا أبو يعلى نا أبو سعيد هو القواريري قالا نا عبد الرحمن بن مهدي عن وقال أبو يعلى أخبرني معاوية بن صالح عن يونس بن سيف عن الحارث بن رياب وفي حديث أبي يعلى بن زياد عن أبي رهم عن العرباض بن سارية قال شهدت النبي (صلى الله عليه وسلم) يقول وفي حديث أبي يعلى قال سمعت رسول الله (صلى الله عليه وسلم) وهو يدعونا إلى السحور في شهر رمضان فقال هلموا إلى الغداء المبارك وسمعته يقول وفي حديث أبي يعلى قال سمعته يقول اللهم علم معاوية الحساب والكتاب وقه العذاب

"تاريخ دمشق" لابن عساكر (المتوفى: 571ھ) (75/59) رقم الترجمة (5710) "معاوية بن صخر أبي سفيان"

أخبرناه أبو علي الحسن بن المظفر وأبو غالب بن البنا قالا أنا أبو محمد الجوهري أنا أبو علي محمد بن أحمد بن يحيى العطشي نا محمد بن العباس النسائي نا محمد بن عبد المجيد التميمي نا عبد الرحمن بن مهدي عن معاوية بن صالح عن

حدیث کا حکم:

صحیح درجے کی ہے، اس کو نقل کرنے والے تمام راوی ثقہ ہیں۔

ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

امام ابن عساکر الدمشقیؒ (المتوفی: 571ھ)

ثقہ محدّث ہیں۔ دمشق کے رہنے والے جلیل القدر اور بلند پایہ حافظ حدیث ہیں۔ آپ شہرہ آفاق مصنّف ہیں۔ حدیث نمبر (2) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

يونس ابن سيف عن الحارث بن زياد عن أبي رهم عن العرباض بن سارية السلمي قال سمعت رسول الله (صلى الله عليه وسلم) وهو يدعو إلى السحور في شهر رمضان وهو يقول هلموا إلى الغداء المبارك قال وسمعته يقول اللهم علم معاوية الكتاب والحساب وقه العذاب

"تاريخ دمشق" لإبن عساكر (المتوفى: 571هـ) (75/59) رقم الترجمة (5710) "معاوية بن صخر أبي سفيان"

وأخبرناه أبو القاسم زاهر بن طاهر أنا أبو القاسم عثمان بن أبي الفضل بن محمد الهراس أنا أبو طاهر بن خزيمة نا جدي أبو بكر نا يعقوب بن إبراهيم الدورقي وبندار وعبد الله بن هاشم قالوا نا عبد الرحمن بن مهدي نا معاوية بن صالح عن يونس بن سيف عن الحارث بن زياد عن أبي رهم عن العرباض بن سارية قال سمعت رسول الله (صلى الله عليه وسلم) يدعو رجلا إلى السحور فقال هلم إلى الغداء المبارك وقال الدورقي وعبد الله بن هاشم قال سمعت رسول الله (صلى الله عليه وسلم) وهو يدعو إلى السحور في شهر رمضان فقال هلم إلى الغداء المبارك وزادا ثم سمعته يقول اللهم علم معاوية الكتاب والحساب وقه العذاب

"تاريخ دمشق" لإبن عساكر (المتوفى: 571هـ) (76/59) رقم الترجمة (5710) "معاوية بن صخر أبي سفيان"

أخبرنا محمد بن محمد بن علي بن كرتيلا أبو بكر الشيخ الصالح بقراءتي عليه في جامع المنصور ببغداد قال أبنا أبو بكر محمد بن علي بن محمد الخياط المقرئ قراءة عليه سنة ثمان وخمسين وأربع مئة قال أبنا أبو الحسين أحمد بن عبد الله بن الخضر السوسنجردي أبنا أبو جعفر أحمد بن أبي طالب علي بن محمد بن أحمد بن الجهم الكاتب قال حدثني أبي أبو طالب علي بن محمد حدثني أبو عمرو محمد بن مروان بن عمر القرشي السعيدي ثنا أحمد بن سنان القطان قال ثنا عبد الرحمن بن مهدي عن معاوية بن صالح عن يونس بن سيف عن الحارث بن زياد عن أبي رهم عن العرباض بن سارية قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لمعاوية اللهم علمه الكتاب والحساب وقه العذاب. حسن غريب

"معجم الشيوخ" لابن عساكر (المتوفى: 571هـ) (1041/2) رقم الحديث: (1341)

ابوالقاسم بن الحصین ہبۃ اللہ بن محمد بن عبدالواحد ؒ(التوفی: 525ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہے۔ حدیث نمبر(20) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ابو علی التمیمی ؒ(التوفی: 444ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر(20) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

احمد بن جعفر بن حمدان ابو بکر القطیعی ؒ(التوفی: 368ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر(20) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبداللہ بن احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی ؒ(التوفی: 290ھ)

ثقہ قابل احتجاج محدّث ہیں۔ حدیث نمبر(20) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد الذہلی الشیبانی ؒ(التوفی: 241ھ)

ثقہ قابل احتجاج محدّث، فقیہ ہیں۔ حدیث نمبر(20) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبدالرحمن بن مہدی بصری ؒ(التوفی: 198ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر(43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ابو عمرو معاویہ بن صالح الحضرمی ؒ(التوفی: 158ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر(43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

یونس بن سیف العنسی الکلاعی الحمصی ؒ(التوفی: 120ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر(43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

حارث بن زیاد شامی ؒ

آپ کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے مگر صحیح بات یہ ہے کہ آپ ثقہ تابعی ہیں۔ حدیث نمبر(43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

احزاب بن اسید ابورہم السمعی ؒ

ثقہ کبار تابعین میں سے ہیں۔ حدیث نمبر(43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عرباض بن ساریہ السلمی رضی اللہ عنہ (المتوفی:57ھ)

مشہور صحابی ہیں جن کا تعلق اہل صفہ سے ہے پھر حمص میں فروکش ہوئے ہیں۔ حدیث نمبر (43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

امام ابن کثیرؒ (المتوفیٰ:774ھ)[1] اور حافظ ابن حجرؒ (المتوفی:852ھ)[2] نے بھی عبدالرحمن بن مہدی کے طریق سے اس راویت کو نقل کیا ہے۔

---

(1) "جامع المسانيد والسنن الهادي لأقوم سنن" لابن كثير الدمشقي (المتوفى: 774هـ) (274/2) رقم الترجمة: (327) "الحارث بن زِياد".

(2) "إتحاف المهرة بالفوائد المبتكرة من أطراف العشرة" لابن حجر العسقلاني (المتوفى : 852هـ) (141/11) رقم الحديث: (13815)

طریق: عبداللہ بن صالح ابو صالح مصریؒ (المتوفی: 223ھ)

(حدیث نمبر: 50)

امام طبرانیؒ (المتوفی: 360ھ) فرماتے ہیں:

حدثنا أبو يزيد القراطيسي، ثنا أسد بن موسى، ح وحدثنا بكر بن سهل، ثنا عبد الله بن صالح، قالا: ثنا معاوية، حدثني يونس بن سيف، عن الحارث بن زياد، عن أبي رهم، أن عرباض بن سارية، حدثه، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دعاه إلى السحور في رمضان، فقال: «هلم إلى الغداء المبارك» . وسمعته يقول: «اللهم علم معاوية الكتاب والحساب وقه العذاب»

ہم سے بیان کیا ابو یزید قراطیسی نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا اسد بن موسی نے (ح) اور ہم سے بیان کیا بکر بن سہل نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا عبداللہ بن صالح نے، وہ دونوں (اسد بن موسی اور عبداللہ صالح) فرماتے ہیں: ہم سے بیان کیا معاویہ بن صالح نے، وہ یونس بن سیف سے، وہ حارث بن زیاد سے وہ ابو رہم سے، وہ فرماتے ہیں عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ: حضور ﷺ نے انہیں رمضان میں سحری کی دعوت دی فرمایا: بابرکت کھانے کی طرف آؤ۔ پھر میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"اے اللہ معاویہ کو حساب و کتاب کا علم عطاء فرما، اسے عذاب سے محفوظ فرما"۔ (1)

حدیث کا حکم:

حسن درجے کی روایت ہے۔

ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

ابو القاسم سلیمان بن احمد الشامی الطبرانیؒ (المتوفی: 360ھ)

ثقہ قابلِ احتجاج محدّث ہیں۔ حدیث نمبر (7) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

---

(1) "المعجم الكبير" (18/251) رقم الحديث: (628) "أبو رهم السمعي، عن العرباض بن سارية".

ابو یزید، یوسف بن یزید بن کامل قراطیسیؒ(المتوفی:287ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں، امام ابن یونسؒ آپ کی توثیق کرتے ہیں۔ امام ذہبیؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔ (1)

اسد بن موسیٰ بن ابراہیم بن ولید الاموی ؒ(المتوفی:212ھ)

ثقہ حافظ حدیث ہیں۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں: حدیث بیان کرنے میں مشہور تھے۔ امام نسائیؒ لکھتے ہیں: ثقہ ہیں اگر کتابیں نہ لکھتے تو اچھا تھا۔ ابن یونسؒ بھی ان کی توثیق کرتے ہیں۔ امام ابن قانعؒ، امام عجلیؒ، امام بزارؒ آپ کو ثقہ قرار دیتے ہیں۔

امام ابن حبانؒ نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔ امام خلیلیؒ آپ کو صالح لکھتے ہیں۔ لہذا ان کبار ائمہ کے مقابلے میں امام ابن حزمؒ کی جرح کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ جرح مبہم غیر مبیّن السبب ہے۔ (2)

بکر بن سہل بن اسماعیل بن نافع الدّمیاطیؒ(المتوفی:289ھ)

ضعیف راوی ہے۔

امام طبرانیؒ کے شیخ ہیں، امام نسائیؒ نے آپ کو ضعیف قرار دیا ہے۔

---

(1) أبو يزيد، يوسف بن يزيد بن كامل بن حكيم، الأموي المصري القراطيسي، فهو ثقة ذكره الذهبي: في "سيراعلام النبلاء" (455/13) "الإمام، الثقة، المسند، سمع: أسد بن موسى وكان عالما مكثرا مجودا. وحدث عنه: سليمان بن أحمد الطبراني، وآخرون. وثقه ابن يونس. وكان معمرا، رأى الشافعي.

مات - فيما أرخه ابن يونس - في ربيع الأول، سنة سبع وثمانين ومائتين، عن مائة سنة -رحمه الله-.

(2) أسد بن موسى بن إبراهيم بن الوليد بن عبد الملك بن مروان بن الحكم الأموي فهو ثقة ذكره الذهبي: في "تذكرة الحفاظ" (294/1) الحافظ المعروف بأسد السنة: نزل مصر وصنف التصانيف مولده سنة اثنتين وثلاثين ومائة عام زوال دولتهم. روى عنه أبو يزيد يوسف القراطيسي. قال البخاري هو مشهور الحديث وقال النسائي: ثقة ولو لم يصنف كان خيرا له ووثقه ابن يونس وقال: توفي في المحرم سنة اثنتي عشرة ومائتين.

وقال الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (228/1) روى عن معاوية بن صالح، قال بن يونس: "حدث بأحاديث منكرة وأحسب الآفة من غيره". وقال أيضا هو وابن قانع والعجلي والبزاز: "ثقة". زاد العجلي: "صاحب سنة". وذكره بن حبان في الثقات وقال الخليلي مصري: "صالح". وقال بن حزم: "منكر الحديث ضعيف". وقال عبد الحق في الأحكام الوسطى: "لا يحتج به عندهم". وايضا قال: في "التقريب" (104/1) "صدوق يغرب وفيه نصب من التاسعة".

آپ کی روایت صرف متابعت اور شواہد کے طور پر ذکر کی جائے گی۔تاہم اسی مذکورہ میں آپ کا تابع شیخ الطبرانیؒ ابو یزید، یوسف بن یزید بن کامل قراطیسیؒ ثقہ راوی موجود ہے۔(1)

عبداللہ بن صالح ابو صالح مصریؒ (المتوفی:223ھ)

صدوق درجے کے راوی ہیں۔ آپ کی روایت متابعت اور شواہد کے طور پر لی جائے گی۔حدیث نمبر(43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ابو عمرو معاویہ بن صالح الحضرمیؒ (المتوفی:158ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔حدیث نمبر(43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

یونس بن سیف العنسی الکلاعی الحمصیؒ (المتوفی:120ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔حدیث نمبر(43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

حارث بن زیاد شامیؒ

آپ کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے مگر صحیح بات یہ ہے کہ آپ ثقہ تابعی ہیں۔حدیث نمبر(43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

---

(1) بكر بن سهل بن إسماعيل بن نافع الدّمياطيّ فهو ضعيف ذكره ابن يونس في "تاريخ مصر" (226/1) ولم يذكر فيه جرحًا. والذهبي: في "ميزان الاعتدال" (345/1) وعنه الطبراني، توفي سنة تسع وثمانين ومائتين عن نيف وتسعين سنة. حمل الناس عنه، وهو مقارب الحال.

قال النسائي: ضعيف. وزاد عليه الحافظ: في "لسان الميزان" (334/2) ومن ضعفه: ما حكاه أبو بكر القباب مسند أصبهان أنه سمع أبا الحسن بن شنبوذ المقرىء: سمعت بكر بن سهل الدمياطي يقول: هجرت أي بكرت يوم الجمعة فقرأت إلى العصر ثمان ختمات؟! فاستمع إلى هذا وتعجب، انتهى.

وقال مسلمة بن قاسم: تكلم الناس فيه وضعفوه من أجل الحديث الذي حدَّث به، عن سعيد بن كثير، عن يحيى بن أيوب، عن مجمع بن كعب، عن مسلمة بن مخلد رفعه: أعروا النساء يلزمن الحجال.

قلت: والحديث الذي أورده المصنف لم ينفرد به بل رواه أبو بكر بن المقري في فوائده، عَن أبي عَرُوبَة الحسين بن محمد الحراني، عن مخلد بن مالك الحراني، عن الصنعاني وهو حفص بن ميسرة به ... أملاه الحافظ أبو القاسم بن عساكر في المجلس التاسع والسبعين من أماليه وقال: إنه حديث حسن.

احزاب بن اسید ابو رہم السمعیؒ

ثقہ کبار تابعین میں سے ہیں۔ حدیث نمبر (43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عرباض بن ساریہ السلمی رضی اللہ عنہ (المتوفی: 57ھ)

مشہور صحابی ہیں جن کا تعلق اہل صفہ سے ہے پھر حمص میں فروکش ہوئے ہیں۔ حدیث نمبر (43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

(حدیث نمبر:51)

امام آجرّی البغدادیؒ(المتوفی:360ھ) فرماتے ہیں:

حدثنا أبو القاسم عبد الله بن محمد البغوي قال: حدثنا إبراهيم بن هانئ النيسابوري قال: حدثني أبو صالح عبد الله بن صالح قال: حدثني معاوية بن صالح , عن يونس بن سيف , عن الحارث بن زياد , عن أبي رهم , أنه سمع عرباض بن سارية يقول: دعانا رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى السحور في شهر رمضان فقال: «هلموا إلى الغداء المبارك» فقال: وسمعته يقول: «اللهم علم معاوية الكتاب والحساب وقه العذاب»

ہم سے بیان کیاابوالقاسم عبداللہ بن محمد بغویؒ نے،وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیاابراہیم بن ہانی نیسابوریؒ نے،وہ فرماتے ہیں مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن صالح نے،وہ فرماتے ہیں مجھ سے بیان کیامعاویہ بن صالح نے،وہ یونس بن سیف سے،وہ حارث بن زیاد سے وہ ابورہم سے، آپ نے عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں: حضور ﷺ نے رمضان میں ہمیں سحری کی دعوت دی فرمایا: بابرکت کھانے کی طرف آؤپھر میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"اے اللہ معاویہ کو حساب وکتاب کا علم عطاء فرما،اسے عذاب سے محفوظ فرما"۔(1)

حدیث کا حکم:

صحیح درجے کی روایت ہے۔اس کو نقل کرنے والے تمام راوی ثقہ ہیں۔

ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

محمد بن الحسین بن عبداللہ،ابوبکرالآجری البغدادیؒ(المتوفی:360ھ)

ثقہ قابل احتجاج،حافظ حدیث ہیں۔حدیث نمبر(17)کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

---

(1) "الشريعة" (2435/5) رقم الحديث: (1913) "باب ذكر دعاء النبي صلى الله عليه وسلم لمعاوية ﷺ".

عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، ابوالقاسم البغویؒ (التوفی: 317ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔

حدیث نمبر (11) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ابراہیم بن ہانی ابواسحاق النیسابوریؒ (التوفی: 265ھ)

ثقہ راوی ہیں۔ امام ابن ابی حاتمؒ، امام حاکمؒ، امام احمدؒ، امام دار قطنیؒ آپ کو ثقہ قرار دیتے ہیں۔ (1)

عبداللہ بن صالح ابوصالح مصریؒ (التوفی: 223ھ)

صدوق درجے کے راوی ہیں۔ آپ کی روایت متابعت اور شواہد کے طور پر لی جائے گی۔ حدیث نمبر (43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ابوعمرو معاویہ بن صالح الحضرمیؒ (التوفی: 158ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

یونس بن سیف العنسی الکلاعی الحمصیؒ (التوفی: 120ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

حارث بن زیاد شامیؒ

آپ کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے مگر صحیح بات یہ ہے کہ آپ ثقہ تابعی ہیں۔

حدیث نمبر (43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

---

(1) إبراهيم بن هانىء النيسابوري أبو إسحاق فهو ثقة ذكره الذهبي: في "سيراعلام النبلاء" (17/13) فقال: لإمام، الحافظ، القدوة، العابد، أبو إسحاق الأرغياني، الفقيه، نزيل بغداد حدث عنه: أبو القاسم البغوي، قال ابن أبي حاتم: ثقة صدوق. وقال الحاكم: ثقة مأمون.

وقال الخطيب: كان أحد الأبدال، رحل إلى الشام والعراق، ومصر، والحجاز.

وقال أحمد بن حنبل،: أبو إسحاق النيسابوري ثقة.

وقال الدارقطني: ثقة فاضل.

قال أبو الحسين بن المنادي: مات في ربيع الآخر، سنة خمس وستين ومائتين.

احزاب بن اسید ابو رہم السمعیؒ

ثقہ کبار تابعین میں سے ہیں۔ حدیث نمبر (43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عرباض بن ساریہ السلمی رضی اللہ عنہ (المتوفی:57ھ)

مشہور صحابی ہیں جن کا تعلق اہل صفہ سے ہے پھر حمص میں فروکش ہوئے ہیں۔ حدیث نمبر (43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

طریق: بشر بن سری ابو عمرو البصری (المتوفی:196ھ)

(حدیث نمبر:52)

امام آجری البغدادی (المتوفی:360ھ) فرماتے ہیں:

أنبأنا خلف بن عمرو العكبري، قال: حدثنا الحميدي عبد الله بن الزبير قال: حدثنا بشر بن السري قال: حدثنا معاوية بن صالح , عن يونس بن سيف , عن الحارث بن زياد , عن أبي رهم السماعي , عن العرباض بن سارية السلمي قال: أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يتسحر فقال: «هلم إلى الغداء المبارك» وسمعته يقول لمعاوية: «اللهم علمه الكتاب والحساب وقه العذاب»

ہم سے بیان کیا خلف بن عمرو عکبری نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا عبداللہ بن زبیر حمیدی نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا بشر بن سری نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا معاویہ بن صالح نے، وہ یونس بن سیف سے، وہ حارث بن زیاد سے، وہ ابو رہم سے، وہ عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں: میں حضور ﷺ کے پاس آیا اس حال میں کہ وہ سحری کر رہے تھے فرمایا: بابرکت کھانے کی طرف آؤ۔ پھر میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

اے اللہ معاویہ کو حساب و کتاب کا علم عطاء فرما، اسے عذاب سے محفوظ فرما۔(1)

حدیث کا حکم

یہ راویت صحیح ہے، اسکے تمام راوی ثقہ ہیں۔

ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

محمد بن الحسین بن عبداللہ، ابو بکر الآجری البغدادی (المتوفی:360ھ)

ثقہ قابل احتجاج، حافظ حدیث ہیں۔ حدیث نمبر(17) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

(1) "الشريعة" (2433/5) رقم الحديث: (1910) "باب ذكر دعاء النبي صلى الله عليه وسلم لمعاوية ".

خلف بن عمرو بن عبدالرحمن بن عیسی عکبریؒ(التوفی:296ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں، امام دار قطنیؒ آپ کو ثقہ قرار دیتے ہیں۔(1)

بشر بن سریؒ ابو عمرو البصریؒ(التوفی:196ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہے۔ امام ابن سعدؒ، امام ابن معینؒ، امام دار قطنیؒ، امام عجلیؒ، امام عمرو بن علیؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔ امام ابو حاتمؒ آپ کو صالح الحدیث لکھتے ہیں۔ امام عقیلیؒ فرماتے ہیں: **مستقیم فی الحدیث**۔ امام ابن عدیؒ آپ کو حسن الحدیث قرار دیتے ہیں۔ حافظ ابن حجرؒ بھی آپ کی توثیق کرتے ہیں۔(2)

ابو عمرو معاویہ بن صالح الحضرمیؒ(التوفی:172ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر(43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

یونس بن سیف العنسی الکلاعی الحمصیؒ(التوفی:120ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر(43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

---

(1) خلف بْن عَمْرو بْن عَبْد الرَّحْمَنِ بْن عيسى، أَبُو مُحَمَّد العكبري فهو ثقة ذكره الخطيب: في "تاريخه" (327/8) فقال: سمع عَبْد اللَّهِ بْن الزبير الحميدي، وَقَالَ الدارقطني: كَانَ ثقة. أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ- صاحب العبّاسي- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي عَلِيٍّ الدَّقَّاقُ أنه سمع عَبْد اللَّهِ بْن مُحَمَّد بْن شهاب. قَالَ: مات خلف بْن عَمْرو الْعُكْبَرِيّ سنة ست وَتسعين وَمائتين.

(2) بشر بن السري البصري أبو عمرو الأفوه فهو ثقة ذكره الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (394/1) روى عن أبي صالح كاتب الليث قال أحمد بن حنبل: "حدثنا بشر بن السري وكان متقنا للحديث عجبا". وقال عثمان الدارمي عن بن معين: "ثقة".

وقال أبو حاتم: "صالح". وقال بن عدي: "له غرائب عن الثوري ومسعر وغيرهما وهو حسن الحديث ممن يكتب حديثه ويقع في أحاديثه من النكرة لأنه يروي عن شيخ محتمل فأما هو في نفسه فلا بأس به".

قلت-الحافظ- قال بن سعد: "كان ثقة كثير الحديث". وقال البرقاني عن الدارقطني: "مكي ثقة". وقال العقيلي: "هو في الحديث مستقيم". وقال العجلي وعمرو بن علي: "ثقة". وذكره بن حبان: في "الثقات". وايضا قال الحافظ: في "التقريب" (123/1) "وكان واعظا ثقة متقنا طعن فيه برأي جهم ثم اعتذر وتاب من التاسعة مات سنة خمس أو ست وتسعين وله ثلاث وستون"

حارث بن زیاد شامیؒ

آپ کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے مگر صحیح بات یہ ہے کہ آپ ثقہ تابعی ہیں۔ حدیث نمبر (43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

احزاب بن اسید ابورہم السمعیؒ

ثقہ کبار تابعین میں سے ہیں۔ حدیث نمبر (43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عرباض بن ساریہ السلمی رضی اللہ عنہ (المتوفی: 57ھ)

مشہور صحابی ہیں جن کا تعلق اہل صفہ سے ہے پھر حمص میں فروکش ہوئے ہیں۔

(حدیث نمبر:53)

امام ابن عدیؒ(المتوفی: 365ھ) نے بھی بشر بن سریؒ کے طریق سے اس روایت کو نقل کیا ہے فرماتے ہیں۔

حدثنا محمد بن سلمة الحنفي، حدثنا إبراهيم بن بشار الرمادي، حدثنا بشر بن السري عن معاوية بن صالح، عن يونس بن سيف عن الحارث بن زياد عن إبراهيم عن العرباض بن سارية، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم علم معاوية الكتاب والحساب ووقه العذاب.

ہم سے بیان کیا محمد بن سلمہ الحنفی نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابراہیم بن بشار رمادی نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا بشر بن سری نے، وہ معاویہ بن صالح سے، وہ یونس بن سیف سے، وہ حارث بن زیاد سے، وہ ابورہم سے، وہ عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ معاویہ کو حساب و کتاب کا علم عطاء فرما، اسے عذاب سے محفوظ فرما"۔

اس کے بعد لکھتے ہیں: "وهذا عن يونس بهذا الإسناد يرويه عنه معاوية بن صالح ولمعاوية بن صالح غير ما ذكرت حديث صالح عند بن وهب عنه كتاب وعند أبي صالح عنه كتاب وعند بن مهدي ومعن عنه أحاديث عداد وحدث عنه الليث وبشر بن السري وثقات الناس وما أرى بحديثه بأسا، وهو عندي صدوق إلا أنه يقع في أحاديثه إفرادات".

یہ حدیث یونس بن سیف سے اس سند سے ہے اور ان سے روایت کرتے ہیں معاویہ بن صالح۔ معاویہ بن صالح کیلیے اس کے علاوہ حدیث صالح موجود ہے۔ ابن وہب کے پاس معاویہ بن صالح سے مروی روایات کی کتاب ہے اور ابو صالح کے پاس معاویہ بن صالح سے مروی روایات کی کتاب ہے۔

معاویہ بن صالح سے امام ابن مہدیؒ اور امام معنؒ نے متعدد احادیث روایت کی ہیں اسی طرح امام لیثؒ، بشر بن سریؒ اور دیگر ثقات نے روایت کی ہے۔ میں (ابن عدی) معاویہ بن صالح کی حدیث میں کوئی حرج نہیں سمجھتا وہ میرے نزدیک صدوق ہیں مگر یہ کہ ان کی احادیث میں تفردات ہوتے ہیں۔(1)

اس عبارت میں امام ابن عدیؒ نے کہیں بھی پیش کردہ روایت کے متعلق یہ نہیں کہا کہ یہ تفرد ہے۔

---

(1) "الكامل في ضعفاء الرجال" (146/8) "معاوية بن صالح حمصي".

طریق: اسد بن موسی الاموی ؒ(المتوفی: 212ھ)

(حدیث نمبر: 54)

امام ابو نعیم اصبہانی ؒ(المتوفی: 430ھ) فرماتے ہیں:

حدثنا سليمان بن أحمد، ثنا أبو يزيد القراطيسي، ثنا أسد بن موسى، ثنا معاوية بن صالح، عن يونس بن سيف، عن الحارث بن زياد، عن أبي رهم السماعي، عن العرباض بن سارية، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: «اللهم علم معاوية الكتاب والحساب وقه العذاب»

ہم سے بیان کیا سلیمان بن احمد نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابو یزید قراطیسی نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا اسد بن موسی نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا معاویہ بن صالح نے، وہ یونس بن سیف سے، وہ حارث بن زیاد سے وہ ابو رہم سے، وہ عرباض بن ساریہ سے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ معاویہ کو حساب و کتاب کا علم عطاء فرما، اسے عذاب سے محفوظ فرما"۔ (1)

حدیث کا حکم:

صحیح درجے کی روایت ہے۔

ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

ابو القاسم سلیمان بن احمد الشامی الطبرانی ؒ(المتوفی: 360ھ)

ثقہ قابل احتجاج محدّث ہیں۔ حدیث نمبر (7) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ابو یزید، یوسف بن یزید بن کامل قراطیسی ؒ(المتوفی: 287ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (50) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

---

(1) "معرفة الصحابة" (805/2) رقم الحديث: (2120) "الحارث بن زياد وليس بالأنصاري يعد في الشاميين مختلف في صحبته".

اسد بن موسی بن ابراھیم بن ولید الاموی ؒ(التوفی:212ھ)

ثقہ حافظ حدیث ہیں۔ حدیث نمبر (50) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ابو عمرو معاویہ بن صالح الحضرمی ؒ(التوفی:172ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

یونس بن سیف العنسی الکلاعی الحمصی ؒ(التوفی:120ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر (43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

حارث بن زیاد شامی ؒ

آپ کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے مگر صحیح بات یہ ہے کہ آپ ثقہ تابعی ہیں۔ حدیث نمبر (43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

احزاب بن اسید ابو رہم السمعی ؒ

ثقہ کبار تابعین میں سے ہیں۔ حدیث نمبر (43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عرباض بن ساریہ السلمی رضی اللہ عنہ (التوفی:57ھ)

مشہور صحابی ہیں جن کا تعلق اہل صفہ سے ہے پھر حمص میں فروکش ہوئے ہیں۔ حدیث نمبر (43) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

طریق: قرۃ بن سلیمان

(حدیث نمبر:55)

امام بزارؒ (المتوفّٰی 292ھ) فرماتے ہیں:

وقد حدثناه وهب بن يحيى بن زمام القيسي، قال: حدثنا قرة بن سليمان، قال: حدثنا معاوية بن صالح، عن يونس بن سيف، عن الحارث بن زياد، عن أبي رهم عن العرباض بن سارية، رضي الله عنه، قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اللهم علم معاوية الكتاب والحساب وقه العذاب قال: ودخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم، وهو يتسحر فقال: هلم إلى الغداء المبارك.

ہم سے بیان کیا وہب بن یحی بن زمام قیسی نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا قرہ بن سلیمان نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا معاویہ بن صالح نے، وہ یونس بن سیف سے، وہ حارث بن زیاد سے، وہ ابو رہم سے، وہ عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

"اے اللہ معاویہ کو کتاب وحساب کا علم عطا فرما، عذاب سے محفوظ فرما"۔

عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اکرم ﷺ کے پاس آیا اس حال میں کہ وہ سحری کر رہے تھے فرمایا: آؤ مبارک کھانے کی طرف۔(1)

حدیث کا حکم: یہ روایت سند کے اعتبار سے ضعیف ہے۔

تحقیق سند

وہب بن یحی بن زمام العلاف مجہول راوی ہے۔(2)

قرہ بن سلیمان

ضعیف راوی ہے امام ابو حاتم اس کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔(1) بقیہ تمام راوی ثقہ ہیں۔

---

(1) "مسند البزار" (138/10) رقم الحديث: (4202) "مسند العرباض بن سارية رضي الله عنه"

(2) وهب بن يحيى بن زمام العلاف فهو مجهول وعنه قال الهيثمي: في "المجمع" (195/11) "لم أعرفه".

فصل ثانی

حدیث: مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ

(حدیث نمبر:56)

امام طبرانیؒ(المتوفی:360ھ)فرماتے ہیں:

حدثنا محمد بن علي بن شعيب السمسار، ثنا خالد بن خداش، ثنا سليمان بن حرب، عن أبي هلال الراسبي، عن جبلة بن عطية، عن مسلمة بن مخلد، أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لمعاوية: «اللهم علمه الكتاب والحساب، ومكن له في البلاد»

ہم سے بیان کیا محمد بن علی بن شعیب سمسار نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا خالد بن خداش نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا سلیمان بن حرب نے، وہ ابو ہلال راسبی سے، وہ جبلہ بن عطیہ سے، وہ مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"اے اللہ معاویہ کو کتاب وحساب کا علم عطا فرما اور اسے تمکین فی البلاد عطا فرما"۔ (2)

حدیث کا حکم:

یہ روایت سند کے اعتبار سے ضعیف ہے۔ ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

ابو القاسم سلیمان بن احمد الشامی الطبرانیؒ(المتوفی:360ھ)

ثقہ قابل احتجاج محدّث ہیں۔

حدیث نمبر(7) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

---

(1) قرة بن سليمان فهو ضعيف ذكره الذهبي: في "المغني" (388/3) فقال: قال أبو حاتم: "ضعيف الحديث". واوفقه الحافظ: في "اللسان" (392/6)

(2) "المعجم الكبير" (438/19) رقم الحديث: (1066) "ما أسند مسلمة بن مخلد".

محمد بن علی بن شعیب بن عدی بن ہمامؒ (المتوفی:290ھ)

ثقہ راوی ہیں۔امام دار قطنیؒ آپ کو ثقہ قرار دیتے ہیں۔(1)

خالد بن خداش بن عجلان الازدیؒ (المتوفی:224ھ)

صدوق درجے کے راوی ہیں۔امام یحی بن معینؒ،امام ابو حاتمؒ،امام صالح بن محمدؒ،امام سلیمان بن حربؒ اور حافظ ابن حجرؒ آپ کو صدوق لکھتے ہیں۔

امام ابن سعدؒ،امام یعقوب بن شیبہؒ،امام ابن قانعؒ آپ کی توثیق کرتے ہیں۔امام ابن حبانؒ نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔امام ابن المدینیؒ آپ کو ضعیف لکھتے ہیں۔امام ساجیؒ فرماتے ہیں: ان میں ضعف ہے۔(2)

سلیمان بن حرب بن بجیل الازدی ابوایوب البصریؒ (المتوفی:224ھ)

ثقہ راوی ہیں۔امام یعقوب بن شیبہؒ،امام نسائیؒ،امام ابن خراشؒ،امام ابن سعدؒ،امام ابن قانعؒ اور حافظ ابن حجرؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔

امام ابن حبانؒ نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔(3)

---

(1) محمد بْن علي بْن شعيب بْن عدي بْن همام، أبو بكر السمسار فهو ثقة ترجمه الخطيب: في "تاريخه" (279/3) ولم يذكر فيه جرحاً ولا تعديلاً فقال: أخبرنا الصفار حدثنا بن قانع ان محمد بن علي بن شعيب السمسار مات في سنة تسعين ومائتين. والذهبي: في "تاريخه" (280/21) فقال: قال الدارقطني: وكان ثقة.

(2) خالد بن خداش بن عجلان الأزدي المهلبي، أبو الهيثم البصري. فهو صدوق ذكره الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (74/3) فقال: قال يحيى بن معين وأبو حاتم وصالح بن محمد البغدادي: "صدوق". وقال بن سعد: "ثقة". وقال يعقوب بن شيبة: "كان ثقة صدوقا". وقال بن المديني: "ضعيف". وقال زكريا الساجي: "فيه ضعف". وقال أبو حاتم الرازي سألت سليمان بن حرب عنه فقال: "صدوق لا بأس به". قال مطين وغيره: "مات سنة 223". قلت-الحافظ- وذكره بن حبان في الثقات وقال مات سنة 224 وكذا أرخه بن قانع وقال: "ثقة". وايضا قال الحافظ: في "التقريب" (187/1) "صدوق يخطىء من العاشرة".

(3) سليمان بن حرب بن بجيل الأزدي الواشحي أبو أيوب البصري فهو ثقة ذكره الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (157/4) هو ثقة حافظ للحديث وقال يعقوب بن شيبة: "وكان ثقة ثبتا صاحب حفظ". وقال النسائي: "ثقة مأمون". وقال بن خراش: "كان ثقة". وقال حنبل بن إسحاق: "مات سنة أربع وعشرين ومائتين". وقال بن سعد: "كان ثقة كثير

محمد بن سلیم ابو ہلال راسبی بصریؒ(المتوفی:167ھ)

صدوق درجے کے راوی ہیں۔امام ابن عدیؒ فرماتے ہیں:آپ کی روایت متابعت اور شاہد کے طور پر ذکر کی جائے گی۔امام ابن معینؒ، حافظ ابن حجرؒ آپ کو صدوق لکھتے ہیں۔امام بخاریؒ نے آپ کو ضعفاء میں شمار کیا ہے۔امام نسائیؒ فرماتے ہیں:لیس بالقوی۔امام ابن سعدؒ فرماتے ہیں:ان میں کچھ ضعف ہے۔(1)

جبلہ بن عطیہ

ثقہ راوی ہیں۔امام ابن معینؒ، امام ذہبیؒ، حافظ ابن حجرؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔امام ابن حبانؒ نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔(2)

مسلمہ بن مخلد بن صامت الانصاری الساعدی رضی اللہ عنہ (المتوفی:62ھ)

صحابی ہیں(3) الصحابۃ کلھم عدول۔

الحديث". وذكره بن حبان في الثقات وقال بن قانع: "ثقة مأمون". وفي "التقريب" (250/1) "قاضي مكة ثقة إمام حافظ من التاسعة".

(1) محمد بن سليم أبو هلال الراسبي البصري وقد ذكره الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (173/9) قال عمرو بن علي: "كان يحيى لا يحدث عنه وكان عبد الرحمن يحدث عنه". وقال ابن معين: "صدوق". وقال مرة: "ليس به بأس". وقال بن أبي حاتم أدخله البخاري في الضعفاء وقال النسائي: "ليس بالقوي". قال البخاري قال محمد بن محبوب: "مات في ذي الحجة سنة سبع وستين ومائة". قلت-الحافظ- وقال بن سعد: "فيه ضعف". وقال بن عدي: "بعدان ذكر له أحاديث كلها أو عامتها غير محفوظة وله غير ما ذكرت وفي بعض رواياته ما لا يوافقه عليه الثقات وهو ممن يكتب حديثه". وايضا قال الحافظ: في "التقريب" (481/1) "وهو صدوق فيه لين من السادسة".

(2) جبلة بن عطية فهو ثقة ذكره الذهبي: في "الكاشف" (289/1) فقال: "ثقة". والحافظ: في "تهذيب التهذيب" (54/2) فقال: قال إسحاق بن منصور عن بن معين: "ثقة". روى له النسائي حديثا واحدا وذكره بن حبان في الثقات وأخرج له هو والحاكم في الصحيح. وفي "التقريب" (54/2) "ثقة من السادسة".

(3) مسلمة بْن مخلد بْن الصامت بْن نيار، الأَنْصَارِيّ الساعدي فهو صحابي ذكره الحافظ: في "التقريب" (532/1) صحابي صغير سكن مصر ووليها مرة مات سنة اثنتين وستين

فصل ثالث

حدیث: عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ

(حدیث نمبر:57)

امام طبرانیؒ (المتوفی:360ھ) فرماتے ہیں:

حدثنا أبو زرعة الدمشقي قال: ثنا أبو مسهر، ثنا سعيد بن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد، عن عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني، وكان من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لمعاوية: «اللهم علمه الكتاب والحساب وقه العذاب»

ہم سے بیان کیا ابو زرعہ الدمشقی نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابو مسہر نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا سعید بن عبدالعزیز نے، وہ ربیعہ بن یزید سے، وہ عبدالرحمن بن ابی عمیرہ سے جو نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے تھے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے حضرت معاویہ کے بارے میں فرمایا:

"اے اللہ معاویہ کو کتاب وحساب کا علم عطا فرما، عذاب سے محفوظ فرما"۔(1)

حدیث کا حکم:

یہ روایت صحیح ہے۔ ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

ابوالقاسم سلیمان بن احمد الشامی الطبرانیؒ (المتوفی:360ھ)

ثقہ قابل احتجاج محدّث ہیں۔ حدیث نمبر(7) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

اَبُوزُرْعَۃ الدمشقیؒ (المتوفی:280ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر(7) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

---

(1) "مسند الشاميين" (190/1) رقم الحديث: (333) "سعيد بن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد".

ابو مسہر الغسانی الدمشقیؒ (المتوفی:218ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر(1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

سعید بن عبد العزیز الدمشقیؒ (المتوفی:167ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر(1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

ربیعہ بن یزید الدمشقیؒ (المتوفی:123ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔ حدیث نمبر(1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبد الرحمن بن ابی عَمیرہ المُزَنی رضی اللہ عنہ

آپ کو ''الازدی'' بھی کہا جاتا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ آپ ''المُزنی'' ہیں۔آپ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں، شام کے شہر حِمص میں آپ نے رہائش اختیار کی۔ حدیث نمبر(1) کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

فصل رابع

حدیث: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

(حدیث نمبر: 58)

ابوالقاسم ابن بِشْران بن مہران البغدادیؒ (المتوفی: 430ھ) فرماتے ہیں:

أخبرنا عمر بن أحمد الواعظ، ثنا أحمد بن مسعود الزنبري، بمصر، ثنا أبو أمية الطرسوسي، ثنا إسحاق بن كعب، ثنا عثمان بن عبد الرحمن الجمحي، عن عطاء بن أبي رباح، عن ابن عباس، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «اللهم علم معاوية الكتاب والحساب وقه العذاب»

ہم سے بیان کیا عمر بن احمد الواعظ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا احمد بن مسعود زنبری نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابوامیہ طرسوسی نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا اسحاق بن کعب نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا عثمان بن عبدالرحمن جمحی نے، وہ عطاء بن ابی رباح سے، وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

"اے اللہ معاویہ کو کتاب وحساب کا علم عطا فرما، عذاب سے محفوظ فرما"۔ (1)

حدیث کا حکم:

یہ روایت سند کے اعتبار سے ضعیف ہے۔ ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

عمر بن احمد بن عثمان الواعظؒ (التوفی: 385ھ)

ثقہ راوی ہیں۔ امام خطیب بغدادیؒ، امام دار قطنیؒ، امام ابو نصرؒ، امام ابوالولید الباجیؒ، امام ابوالقاسم الازہریؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔

امام ذہبیؒ آپ کو الشیخ، الحافظ، الصدوق لکھتے ہیں۔ (1)

---

(1) "أمالي ابن بشران" (المتوفى: 430هـ) (1/286) رقم الحديث: (1522)

احمد بن مسعود بن عمرو بن ادریس ابو عمرو زنبریؒ (المتوفی: 333ھ)

صدوق درجے کے راوی ہیں، امام مسلمہؒ فرماتے ہیں: لا باس بہ۔ (2)

محمد بن ابراہیم بن مسلم ابوامیہ طرسوسیؒ

صدوق درجے کے راوی ہیں۔ امام ابوداودؒ آپ کی توثیق کرتے ہیں۔ امام حاکمؒ صدوق کثیر الوہم لکھتے ہیں۔ دوسرے مقام پر فرماتے ہیں: حسن الحدیث۔ (3)

اسحاق بن کعب

ضعیف راوی ہے۔ امام ازدیؒ آپ کو منکر الحدیث لکھتے ہیں۔ (4)

---

(1) عُمَر بْن أَحْمَدَ بْن عُثْمَان بْن أَحْمَدَ بْن مُحَمَّد بْن أَيُّوب بْن أزداذ بْن سراج بْن عَبْد الرَّحْمَن، أَبُو حفص الواعظ المعروف بابن شاهين فهو ثقة ذكره الخطيب: في "تاريخه" (264/11) فقال: "كان ثقة أمينا". والذهبي: في "سيراعلام النبلاء" (431/16) فقال: "الشيخ، الصدوق، الحافظ، العالم، شيخ العراق، وصاحب (التفسير الكبير) وقال الأمير أبو نصر: هو الثقة، الأمين، سمع بالشام، والعراق، وفارس، والبصرة، وجمع الأبواب والتراجم، وصنف كثيرا. قال حمزة السهمي: سمعت الدارقطني يقول: ابن شاهين يلح على الخطأ وهو ثقة. وقال أبو الوليد الباجي: هو ثقة. وقال أبو القاسم الأزهري: كان ثقة، عنده عن البغوي سبع مائة جزء. قال العتيقي: مات في ذي الحجة، سنة خمس وثمانين وثلاث مائة.

(2) أَحْمد بن مَسْعُود بن عَمْرو بن إِدْرِيس بن عِكْرِمَة أَبُو بكر الزنبرى فهو صدوق ذكره قاسم بن قُطْلُوْبَغَا: في "الثقات ممن لم يقع في الكتب الستة" (100/2) فقال: قال مسلمة: "لا بأس به". والذهبي: في "سيراعلام النبلاء" (333/15) فقال: "المحدث، حدث عنه: عمر بن شاهين. مات في رمضان سنة ثلاث وثلاثين وثلاث مائة.

(3) محمد بن إبراهيم بن مسلم بن سالم الخزاعي أبو أمية الثغري الطرسوسي فهو صدوق ذكره الذهبي: في "تذكرة الحفاظ" (121/2) فقال: أبو أمية الحافظ الكبير صاحب المسند وثقه أبو داود وغيره, وذكره الفقيه أبو بكر الخلال فقال: إمام في الحديث رفيع القدر جدا. والحافظ: في "تهذيب التهذيب" (14/9) فقال: قال بن حبان: في "الثقات" "دخل مصر فحدثهم من حفظه من غير كتاب بأشياء أخطأ فيها فلا يعجبني الاحتجاج بخبره لا بما حدث من كتابه". وقال الحاكم: "صدوق كثير الوهم". وقال بن يونس: "كان من أهل الرحلة فهما بالحديث وكان حسن الحديث توفي بطرسوس في جمادى الآخرة سنة ثلاث وسبعين ومائتين". قلت-الحافظ-وقال بن أبي حاتم: "كتب إلى ببعض فوائده وأدركته ولم اكتب عنه وقال مسلمة بن قاسم أنكرت عليه أحاديث وبح فيها وحدث فتكلم الناس فيه وقال في موضوع آخر روى عنه غير واحد وهو ثقة".

(4) إسحاق بن كعب فهو ضعيف ذكره الذهبي: في "الميزان" (96/1) فقال: قال الازدي: منكر الحديث.

عثمان بن عبدالرحمن جمحی (التوفی:184ھ)

ضعیف راوی ہے۔امام بخاریؒ مجہول لکھتے ہیں۔امام ابو حاتمؒ فرماتے ہیں: لیس بالقوی۔آپ کی روایت متابعت وشاہد کے طور پر لی جائے گی نہ کہ احتجاجا۔امام ساجیؒ آپ کو صدوق لکھتے ہیں۔

امام ابن عدیؒ فرماتے ہیں: مناکیر روایت کرتا ہے۔(1)

عطاء بن ابی رباحؒ (التوفی:114ھ)

آپ ثقہ تابعی، اہل مکہ کے مفتی تھے۔آپ نے ساری زندگی مکہ مکرمہ میں کتاب وسنت کی نشرواشاعت میں گزاری۔امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں: میں نے عطاء سے افضل کوئی نہیں دیکھا۔امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں: جس دن آپ نے انتقال فرمایا آپ سب لوگوں کے نزدیک تمام اہل زمین سے زیادہ پسندیدہ تھے۔حافظ ابن حجرؒ آپ کو ثقہ کثیر الارسال لکھتے ہیں۔تاہم ابن عباس سے آپ کا سماع ثابت ہے۔(2)

---

(1) عثمان بن عبد الرحمن بن عبد الله بن سلام الجمحي فهو ضعيف ذكره الحافظ: في "تهذيب التهذيب" قال البخاري: "مجهول". وقال أبو حاتم: "ليس بالقوي يكتب حديثه ولا يحتج به". وقال بن أبي عاصم: "مات سنة 184 له عند ت حديث أبي هريرة أفشوا السلام". قلت-الحافظ- وقال الساجي: "يحدث عن محمد بن زياد بأحاديث لا يتابع عليها وهو صدوق". وقال بن عدي: "عامة ما يرويه مناكير". وايضا قال: في "التقريب" (385/1) "ليس بالقوي من الثامنة".

(2) عطاء بن أبي رباح فهو تابعي ثقة ذكره الذهبي: في "تذكرة الحفاظ" (76/1) فقال: مفتي أهل مكة ومحدثهم القدوة العلم أبو محمد بن أسلم القرشي مولاهم المكى الأسود: ولد في خلافة عثمان وقيل في خلافة عمر وهو أشبه، سمع عائشة وأبا هريرة وابن عباس وعنه الأوزاعي وأبو حنيفة وهمام بن يحيى وجرير بن حازم وخلق كثير كان أسود مفلفلا فصيحا كثير العلم من مولدي الجند. قال أبو حنيفة: ما رأيت أحدا أفضل من عطاء وقال ابن جريج: كان المسجد فراشه عشرين سنة. قال: وكان من أحسن الناس صلاة قال الأوزاعي: مات عطاء يوم مات وهو أرضى أهل الأرض عند الناس وقال محمد بن عبد الله الديباج: ما رأيت مفتيا خيرا من عطاء إنما كان مجلسه ذكر الله لا يفتر فإن سئل أحسن الجواب، وقال إسماعيل بن أمية: كان عطاء يطيل الصمت فإذا تكلم خيل إلينا أنه يؤيد. وقال عبد الله بن عباس: يا أهل مكة تجتمعون علي وعندكم عطاء؟ وروى الثوري عن عمرو بن سعيد عن أبيه قال: قدم ابن عمر مكة فسألوه فقال تجتمعون لي المسائل وفيكم عطاء؟ وعن أبي جعفر الباقر قال: ما بقى على وجه الأرض أعلم بمناسك الحج من عطاء قلت: مناقب عطاء في العلم والزهد والتأله كثيرة. مات على الأصح في رمضان سنة أربع عشرة ومائة وقيل سنة خمس عشرة بمكة.

وقال الحافظ: في "التقريب" (391/1) "ثقة فقيه فاضل لكنه كثير الإرسال من الثالثة".

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (المتوفی: 68ھ)

آپ صحابی رسول ہیں۔ آنحضرت ﷺ کی وفات کے وقت آپ کی عمر 13 سال تھی۔ آپ ﷺ نے ان کے حق میں دعا فرمائی اے اللہ انہیں دین کی فقاہت اور علم تفسیر عطا فرما۔ (1)

امام مجاہدؒ فرماتے ہیں:

لَوْ رَأَيْتُمْ مُعَاوِيَةَ لَقُلْتُمْ هَذَا الْمَهْدِيُّ.

اگر تم معاویہ کو دیکھ لیتے تو بول اٹھتے کہ یہی مہدی ہیں (2)

آپ ﷺ کی ذات مستجاب الدعوات ہے

نبی کریم ﷺ نے یہ دونوں دعائیں سحری کے وقت جو دعا کی قبولیت کا وقت ہے معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں ارشاد فرمائی ہیں اور اس سے بھی بڑھ کر بات یہ ہے کہ آپ ﷺ کی ذات تو مستجاب الدعوات ہے آپ ﷺ کی دعا رد نہیں کی جاتی، آپ ﷺ نے جن صحابہ کرام کو دعائیں دی ہیں اُن کے حق میں وہ دعائیں قبول ہوئی ہیں جیسے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حق میں ارشاد فرمایا: "اللَّهُمَّ عَلِّمْهُ الكِتَابَ". (3)

---

(1) عبد الله بن عباس بن عبد المطلب رضي الله عنهما فهو صحابي ذكره الذهبي: في "تذكرة الحفاظ" (33/1) فقال: الإمام البحر عالم العصر أبو العباس الهاشمي بن عم رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وأبو الخلفاء: مات رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ولعبد الله ثلاث عشرة سنة وقد دعا له النبي صلى الله عليه وآله وسلم أن يفقهه الله في الدين ويعلمه التأويل. توفي ابن عباس بالطائف في سنة ثمان وستين فصلى عليه محمد بن الحنفية وقال: اليوم مات رباني هذه الأمة رضي الله عنه.

(2) "البداية والنهاية" لابن كثير الدمشقي (المتوفى: 774هـ) (143/8) "ترجمة معاوية وذكر شئ من أيامه وما ورد في مناقبه وفضائله".

(3) "الجامع المسند الصحيح" للبخاري (المتوفى: 256هـ) (26/1) رقم الحديث: (75) "بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اللَّهُمَّ عَلِّمْهُ الكِتَابَ»".

اے اللہ ابن عباس کو قرآن کا علم عطا فرما۔ یہ دعا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حق میں ایسی قبول ہوئی کہ آپ صحابہ میں بڑے اعلی درجے کے مفسّر قرآن ثابت ہوئے اسی طرح جو دعائیں آپ ﷺ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں کی ہیں وہ دعائیں اپنی جگہ انتہائی مؤثر اور نتیجہ خیز ثابت ہوئی ہیں۔

اللہ تعالی نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو دینی خدمات سرانجام دینے کی بہترین توفیق نصیب فرمائی، آپ نے ایک مدت دراز تک اسلام کی سربلندی اور سرفرازی کیلیے مساعی کیں اور بے شمار ممالک پر اسلام کا پرچم بلند کیا اور آپ دین اسلام کے غلبے کا سبب بنے۔

علامہ طیبیؒ (المتوفی: 743ھ) حدیث "اللهم اجعله هادياً مهدياً، واهد به" پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "ولا ارتياب أن دعاء النبي صلى الله عليه وسلم مستجاب، فمن كان حاله هذا كيف يرتاب في حقه؟".

"یعنی اِس میں کچھ شک نہیں کہ آپ ﷺ کی دعا یقینا مستجاب (قبول) ہوتی ہے اور جس شخص کے حق میں یہ دعائیں ہوئی ہیں اُس کے حق میں قبولیت میں کس طرح شبہ کیا جاسکتا ہے؟"۔(1)

ملا علی قاریؒ (المتوفی: 1014ھ) نے بھی مذکورہ بالا عبارت کو بلفظہ نقل کیا ہے (2)

علامہ ابن حجر الھیتمیؒ (المتوفی:) لکھتے ہیں:

"فتأمل هذا الدعاء من الصادق المصدوق وان ادعيته لامته لاسيما اصحابه مقبولة غير مردودة تعلم ان الله سبحانه استجاب لرسول الله ﷺ هذا الدعاء لمعاوية فجعله هاديا للناس ومهديا في نفسه".

غور کر جب صادق و مصدوق نبی ﷺ نے معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے حق میں یہ دعا ارشاد فرمادی اور حضور ﷺ نے جو دعائیں اپنی امت کیلیے اور بالخصوص صحابہ کرام کے لیے کی ہیں وہ بارگاہ الہی میں قبول کی

---

(1) "شرح الطيبي على مشكاة المصابيح" (3948/12) رقم الحديث: (6244) "باب جامع المناقب".

(2) "مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح" (4022/9) رقم الحديث: (6244) "باب جامع المناقب".

جاتیں ہیں رد نہیں کی جاتیں لہذا آپ ﷺ کی دعا پر یقین کرتے ہوئے تجھے یہ مان لیناچاہیے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو ہدایت دینے والے بھی تھے اور خود ہدایت یافتہ بھی تھے۔(1)

ھادیا، مھدیا، واھدبہ کا مطلب

"اللهم اجعله هاديا" اي للناس او دالا على الخير.

(نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ معاویہ کو ہادی بنا) اس کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ اسے لوگوں کو ہدایت دینے والا بنا اور اسے خیر کی رہنمائی کرنے والا بنا۔

"مهديا" بفتح الميم وتشديد اليا اي مهتديا في نفسه.

نبی کریم ﷺ نے یہ جو اپنی دعا میں ارشاد فرمایا: اے اللہ اسے مہدی بنا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ اسے ہدایت پر قائم رکھ۔

"واهد به" اي بمعاوية الناس، فيه تاكيد لمعنى الهداية المتعدية.

اور نبی کریم ﷺ کا یہ فرمانا: اے اللہ معاویہ کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔ اس جملے میں ہدایت متعدیہ کا معنی ہے اور یہ "ھادیا" کی تاکید ہے۔

اعلم أن الهداية إما مجرد الدلالة، أو هي الدلالة الموصلة إلى البغية. قال الإمام محمد بن إسماعيل البخاري: فهديناهم دللناهم على الخير والشر كقوله تعالى: ﴿وهديناه النجدين﴾ [البلد: 10] والهدي الذي للإرشاد بمعنى الإسعاد من ذلك قوله سبحانه:

﴿أولئك الذين هدى الله فبهداهم اقتده﴾ [الأنعام: 90] وقال غيره: معنى الهداية في اللغة الدلالة هداه في الدين يهديه هداية إذا دله على الطريق. والهدي يذكر لحقيقة الإرشاد أيضا، ولهذا جاز النفي والإثبات، قال تعالى: ﴿إنك لا تهدي من أحببت﴾ [القصص: 56] وقال تعالى: ﴿وإنك لتهدي إلى صراط مستقيم﴾ [الشورى: 52].

(1) "تطهير الجنان" (389) "الفصل الثاني: في فضائله ومناقبه".

قال الطيبي: لو حمل قوله هاديا على المعنى الأول كان قوله مهديا تكميلا له لأنه رب هاد ولا يكون مهديا،

وقوله: واهد به تتميما لأن الذي فاز بمدلوله فوزا يتبعه كل أحد فكمل ثم تمم، وإذا ذهب إلى المعنى الثاني كان مهديا تأكيدا، وقوله: اهد به تكميلا يعني أنه كامل مكمل،

ہدایت کے دو معنی آتے ہیں:

(1) مجرد دلالت (2) ہدایت موصلہ الی البغیہ

علامہ طیبیؒ (المتوفی: 743ھ) فرماتے ہیں:

اگر "هاديا" کو پہلے معنی پر محمول کیا جائے تو "مهديا" اس معنی کی تکمیل کیلیے ہوگا اور "واهدبه" اس معنی کی تقسیم کیلیے ہوگا چونکہ جو شخص اس کے مدلول کیساتھ اس انداز سے کامیاب ہو کہ ہر شخص اس کی اتباع کرے تو پہلے درجہ کمال پھر درجہ تتمیم۔

اور اگر دوسرے معنی پر محمول کیا جائے تو "مهديا" تاکید کیلیے ہوگا اور "واهدبه" تکمیل کیلیے ہوگا یعنی وہ شخص کامل بھی ہے اور مکمل بھی۔ (1)

(1) "شرح الطيبي على مشكاة المصابيح" (3948/12) رقم الحديث: (6244) "باب جامع المناقب".
"مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح" (4022/9) رقم الحديث: (6244) "باب جامع المناقب".

باب رابع

یہ باب چار فصول پر مشتمل ہے

فصل اوّل

حضور ﷺ کی بشارت:

"اللہ معاویہ رضی اللہ عنہ کو خلافت عطا کرے گا"۔

فصل ثانی

حدیث: حضور ﷺ نے فرمایا: "سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ فیصلہ کرنے میں قوی اور امین ہیں"۔

فصل ثالث

حدیث: حضور ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ اسے علم و حلم سے بھر دے"۔

فصل رابع

حدیث: حضور ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے سب سے بڑھ کر بردبار اور سخی معاویہ ہیں۔

فصل اوّل

حضور ﷺ کی بشارت: "اللہ معاویہ رضی اللہ عنہ کو خلافت عطا کرے گا"۔

(رقم الحدیث: 59)

امام طبرانیؒ (المتوفی: 360ھ) فرماتے ہیں:

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ: نا السَّرِيُّ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ: نا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُمِّ حَبِيبَةَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَقَّ الْبَابَ دَاقٌّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

«انْظُرُوا مَنْ هَذَا» قَالُوا: مُعَاوِيَةُ، فَقَالَ: «ائْذَنُوا لَهُ» وَدَخَلَ، وَعَلَى أُذُنِهِ قَلَمٌ لَهُ يَخُطُّ بِهِ، فَقَالَ: «مَا هَذَا الْقَلَمُ عَلَى أُذُنِكَ يَا مُعَاوِيَةُ؟» قَالَ: قَلَمٌ أَعْدَدْتُهُ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ. قَالَ: «جَزَاكَ اللهُ عَنْ نَبِيِّكَ خَيْرًا، وَاللهِ مَا اسْتَكْتَبْتُكَ إِلَّا بِوَحْيٍ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَا أَفْعَلُ مِنْ صَغِيرَةٍ وَلَا كَبِيرَةٍ إِلَّا بِوَحْيٍ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، كَيْفَ بِكَ لَوْ قَدْ قَمَّصَكَ اللهُ قَمِيصًا؟» يَعْنِي: الْخِلَافَةَ.

فَقَامَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ: فَجَلَسَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَإِنَّ اللهَ مُقَمِّصٌ أَخِي قَمِيصًا؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَلَكِنْ فِيهِ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ وَهَنَاتٌ» . فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَادْعُ لَهُ. فَقَالَ: «اللَّهُمَّ اهْدِهِ بِالْهُدَى، وَجَنِّبْهُ الرَّدَى، وَاغْفِرْ لَهُ فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولَى»

ہم سے بیان کیا احمد نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا سری بن عاصم نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا یحیٰ بن ابی کثیر نے، وہ اپنے باپ ابی کثیر سے، وہ ہشام بن عروہ سے، وہ اپنے باپ عروہ سے وہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ فرماتی ہیں: نبی کریم ﷺ حضرت ام حبیبہ کے پاس جلوہ فرما تھے، کسی نے دروازے پر دستک دی، حضور ﷺ نے فرمایا: دیکھو کون ہے؟ عرض کی: معاویہ رضی اللہ عنہ، آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو بلالو، معاویہ رضی اللہ عنہ جب حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے کان پر قلم رکھا ہوا تھا جس سے آپ کتابت فرمایا کرتے تھے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: معاویہ تمہارے کان پر قلم کیسا ہے؟ معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس قلم کو اللہ اور اسکے رسول کیلیے تیار رکھتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تمہارے نبی کی طرف سے تمہیں

جزائے خیر عطا فرمائے، میری خواہش ہے تم صرف وحی کی کتابت کیا کرو اور میں ہر چھوٹا بڑا کام اللہ کی وحی سے کرتا ہوں، تم کیسا محسوس کرو گے جب اللہ تمہیں پوشاک پہنائے گا؟ یعنی خلافت عطا کرے گا (یہ بات سن کر) ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اٹھیں اور حضور ﷺ کے روبرو بیٹھ کر عرض کرنے لگیں اے اللہ کے نبی کیا میرے بھائی کو اللہ خلافت عطا فرمائیں گے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں مگر اس میں آزمائش ہے، آزمائش ہے، آزمائش ہے۔

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اے اللہ کے نبی میرے بھائی کیلیے دعا فرما دیجیئے، نبی کریم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ معاویہ کو ہدایت پر ثابت قدمی عطا فرما، انہیں ہلاکت سے محفوظ فرما اور دنیا و آخرت میں ان کی مغفرت عطا فرما(1)

حدیث کا حکم:

یہ حدیث ضعیف ہے، ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

احمد بن محمد صیدالانی بغدادی (المتوفی: 304ھ)

مجہول الحال راوی ہے۔(2)

سری بن عاصم بن سہل البغدادی (المتوفی: 258ھ)

متروک راوی ہے۔ ام ابن حبانؒ۔ امام ابن عدیؒ اس کو سارق الحدیث لکھتے ہیں۔ امام ازدیؒ فرماتے ہیں: متروک الحدیث۔ ابن خراش اس کو کذاب لکھتے ہیں۔ امام دار قطنیؒ فرماتے ہیں: ضعیف۔(1)

---

(1) "المعجم الأوسط" (233/2) رقم الحديث: (1838) مَنِ اسْمُهُ أَحْمَدُ.

(2) أحمد بن محمد الصيدلاني البغدادي فهو مجهول الحال ذكره الخطيب: في "تاريخه" (334/5) ولم يتكلم عليه تعديلا وجرحا. وقال أبو الطيب نايف بن صلاح بن علي المنصوري: في "إرشاد القاصي والداني إلى تراجم شيوخ الطبراني" (183/1) "مجهول الحال".

عبداللہ بن یحی بن ابی کثیر الیمامی

صدوق درجے کا راوی ہے۔

امام احمدؒ اسے ثقہ، لا باس بہ گردانتے ہیں۔ امام ابو حاتمؒ اس کو صدوق قرار دیتے ہیں، امام ذہبی نے امام ابو حاتم کی رائے سے اتفاق کیا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ بھی صدوق لکھتے ہیں۔(2)

یحی بن ابی کثیر الیمامیؒ (المتوفی:129ھ)

ثقہ مدلس راوی ہیں، امام عجلیؒ، امام ابو حاتمؒ آپ کو ثقہ قرار دیتے ہیں۔

امام ابن حبانؒ نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔

حافظ ابن حجرؒ آپ کو ثقہ، ثبت لکھتے ہیں۔(3)

---

(1) السّري بن عَاصِم بن سهل أَبُو سهل الْبَغْدَادِيّ فهو متروك ذكره ابن حبان: في "المجروحين" (355/1) فقال: "يسرق الحديث ويرفع الموقوفات لا يحل الاحتجاج به". وابن عدي: في "الكامل" (540/4) فقال: "يسرق الحديث". وقال الخطيب: في "تاريخه" (192/9) قَالَ الأَزْدِيُّ: سري بن عاصم البغدادي متروك الحديث. أَخْبَرَنَا التمسار، أخبرنا الصّفّار، حَدَّثَنَا ابن قانع: أن السري بن عاصم مات في صفر من سنة ثمان وخمسين ومائتين.

وذكره ابن الجوزي: في "الضعفاء والمتركون" (310/1) فقال: قَالَ الدَّارَقُطْنِيّ: "ضَعِيف" وقال سبط ابن العجمي: في "الكشف الحثيث" (123/1) "وَكذبه بن خرَاش".

(2) عبد الله بن يحيى بن أبي كثير اليمامي فهو صدوق ذكره المزي: في "تهذيب الكمال" (292/16) فقال روى عن: أبيه يحيى بن أبي كثير قال أبو طالب عن أحمد بن حنبل: ثقة، لا بأس به. وقال أبو حاتم: صدوق. وذكره ابن حبان في كتاب "الثقات". روى له البخاري، ومسلم، وأبو داود في "المراسيل. وقال الذهبي: في "الكاشف" (607/1) قال أبو حاتم: "صدوق". والحافظ: في "التقريب" (329/1) "صدوق من الثامنة".

(3) يحيى بن أبي كثير الطائي مولاهم أبو نصر اليمامي فهو ثقة ذكره المزي: في "تهذيب الكمال" (504/31) وقال العجلي: ثقة، كان يعد من أصحاب الحديث. وقال أبو حاتم: إمام لا يحدث إلا عن ثقة. وذكره ابن حبان في كتاب "الثقات"، وقال: كان من العباد، إذا حضر جنازة لم يتعش تلك الليلة ولا يقدر أحد من أهله يكلمه.

وقال المغلطائي: في "اكمال تهذيب الكمال" (355/12) ذكره ابن حبان في كتاب «الثقات»، وقال عمرو بن علي: مات سنة تسع وعشرين ومائة، وقال غيره: مات سنة اثنتين وثلاثين ومائة. كذا ذكره المزي ولو نظر في كتاب «الثقات» حق النظر لوجده قد قال شيئا – لم يذكر المزي منه شيئا من عنده ولا من عند غيره – قال: كان يكتب على السماكين

ہشام بن عروہ بن زبیر بن عوام قرشیؒ(المتوفی:146ھ)

ثقہ راوی ہیں، امام ابن سعدؒ، امام عجلیؒ، امام ابو حاتمؒ، امام یعقوب بن شیبہؒ اور حافظ ابن حجرؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔ امام ابن حبانؒ نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔(1)

عروہ بن زبیر بن عوام بن خویلد قرشیؒ(المتوفی:94ھ)

ثقہ راوی ہیں۔ امام ابن سعدؒ، امام عجلیؒ اور حافظ ابن حجرؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔(2)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

صحابیہ ہیں۔ الصحابۃ کلھم عدول۔

امام ابن عساکرؒ(المتوفی: 571ھ)(3) اور امام ابن کثیر الدمشقیؒ(المتوفی:774ھ)(4) نے بھی طبرانی کی سند سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

في البازجاه، مات سنة تسع وعشرين ومائة باليمامة، وقد قيل: سنة ثنتين وثلاثين، وكان يدلس، فكلما روى عن أنس فقد دلس عنه لم يسمع من أنس ولا صحابي شيئا.

وقال الحافظ: في "التقريب" (596/1) "ثقة ثبت لكنه يدلس ويرسل من الخامسة".

(1) هشام بن عروة بن الزبير بن العوام القرشي فهو ثقة ذكره المزي: في "تهذيب الكمال" (232/30) روى عن: أبيه عروة بن الزبير، وقال محمد بن سعد، والعجلي: كان ثقة. زاد ابن سعد: ثبتا، كثير الحديث، حجة. وقال أبو حاتم: ثقة، إمام في الحديث. وقال يعقوب بن شيبة: ثبت، ثقة. وهو مات سنة ست وأربعين ومئة. وزاد عليه الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (45/11) فقال: وذكره بن حبان في "الثقات" وقال: "كان متقنا ورعا فاضلا". وفي "التقريب" (573/1) "ثقة فقيه ربما دلس".

(2) عروة بن الزبير بن العوام بن خويلد القرشي الأسدي، أبو عبد الله المدني. فهو ثقة ذكره المزي: في "تهذيب الكمال" روى عن: خالته عائشة أم المؤمنين ذكره محمد بن سعد في الطبقة الثانية من أهل المدينة، وقال: كان ثقة كثير الحديث فقيها عالما مأمونا ثبتا. وقال أحمد بن عبد الله العجلي: مدني تابعي ثقة، وكان رجلا صالحا لم يدخل في شيء من الفتن.

وقال الحافظ: في "التقريب" (389/1) "ثقة فقيه مشهور من الثالثة مات سنة أربع وتسعين على الصحيح".

(3) "تاريخ دمشق" (69/59) رقم الترجمة (7510) معاوية بن صخر أبي سفيان

(4) "البداية والنهاية" (403/11) "وهذه ترجمة معاوية، رضي الله عنه، وذكر شيء من أيامه، ودولته، وما ورد في مناقبه وفضائله".

فصل ثانی

حدیث: حضور ﷺ نے فرمایا: سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ فیصلہ کرنے میں قوی اور امین ہیں۔

(حدیث نمبر:60)

امام أبو بکر بزارؒ (المتوفی:292ھ) فرماتے ہیں:

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ السِّجِسْتَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورَ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ جَنَاحٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ، قَالَ: اسْتَشَارَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فِي أَمْرٍ أَرَادَهُ، فَقَالاَ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ: ادْعُوا لِي مُعَاوِيَةَ ، فَلَمَّا وَقَفَ عَلَيْهِ قَالَ: أَشْهِدُوهُ أَمْرَكُمْ، أَحْضِرُوهُ أَمْرَكُمْ، فَإِنَّهُ قَوِيٌّ أَمِينٌ.

ہم سے بیان کیا عمر بن خطاب سجستانی نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا نعیم بن حماد نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا محمد بن شعیب بن شابور نے، وہ مروان بن جناح سے، وہ یونس بن میسرہ بن حلبس سے، وہ عبداللہ بن بُسر سے وہ فرماتے ہیں: رسول ﷺ نے ابو بکر و عمر سے کسی معاملے میں مشورہ طلب کیا تو ان دونوں حضرات نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: معاویہ کو بلاؤ۔ جب معاویہ رسول اکرم ﷺ کے سامنے کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "تم اِن کو اپنے معاملے میں گواہ بناؤ، اپنے مقدمے ان کے سامنے پیش کرو بلاشبہ یہ قوی اور امین ہیں"۔(1)

---

(1) "مسند البزار" (433/8) رقم الحديث: (3507) "حديث عبد الله بن بسر عن النبي ﷺ".

"الشريعة" للآجُرِّيِّ البغدادي (المتوفى: 360هـ) (2457/5) رقم الحديث: (1941) "باب ذكر مشاورة النبي صلى الله عليه وسلم لمعاوية رضي الله عنه".

"شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة" للالكائي (المتوفى: 418هـ) (1526/8) رقم الحديث: (2776) "سياق ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم في فضائل أبي عبد الرحمن معاوية بن أبي سفيان".

"تاريخ دمشق" لابن عساكر (86/59) "معاوية بن صخر أبي سفيان بن حرب بن أمية بن عبد شمس بن عبد مناف أبو عبد الرحمن الأموي خال المؤمنين وكاتب وحي".

حدیث کا حکم:

یہ روایت حسن درجے کی ہے، ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

عمر بن خطاب سجستانی (المتوفی: 264ھ)

صدوق راوی ہے۔ امام ابن حبانؒ نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے فرماتے ہیں: مستقیم الحدیث۔ حافظ ابن حجرؒ آپ کو صدوق لکھتے ہیں۔ امام ہیثمیؒ فرماتے ہیں: شیخ بزار ثقہ ہیں۔ (1)

نعیم بن حماد الخزاعی ابو عبد اللہ المروزیؒ (المتوفی: 228ھ)

صدوق درجے کے راوی ہیں۔ امام احمد بن حنبلؒ، امام یحی بن معینؒ، امام عجلیؒ، نے آپ کو ثقہ لکھا ہے۔ امام ابو حاتمؒ فرماتے ہیں: محلّہ الصدق۔ امام ابن حبانؒ نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے فرماتے ہیں: بسا اوقات غلطی کر جاتے ہیں اور وہم ہو جاتا ہے۔ امام دار قطنیؒ فرماتے ہیں: امام فی السنّہ، کثیر الوہم تھے۔ امام مسلمہ بن قاسمؒ فرماتے ہیں: صدوق مگر کثیر الخطا ہیں۔ امام نسائیؒ نے آپ کو ضعیف لکھا ہے۔ امام ابوزکریا صدوق ثقہ لکھتے ہیں۔

"تلقيح فهوم أهل الأثر في عيون التاريخ والسير" لابن الجوزي (المتوفى:597هـ) (493/1)

"سير أعلام النبلاء" للذهبي (المتوفى: 748هـ) (127/3) "معاوية بن أبي سفيان صخر بن حرب الأموي".

"تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام" (310/4) قال الذهبي: وقد رووه عن ابن شعيب مرسلاً قلت: هذا من مناكير نعيم، وهو صاحب أوابد.

"البداية والنهاية" لابن كثير القرشي الدمشقي (774هـ) (409/11) "ترجمة معاوية، رضي الله عنه، وذكر شيء من أيامه، ودولته، وما ورد في مناقبه وفضائله".

"كشف الأستار عن زوائد البزار" للهيثمي (المتوفى: 807هـ) (267/3) رقم الحديث: (2721) مَنَاقِبُ مُعَاوِيَةَ

(1) عمر بن الخطاب السجستاني القشيري، أبو حفص فهو صدوق ذكره ابن حبان: في "الثقات" (447/8) فقال: "مستقيم الحديث". والمزي: في "تهذيب الكمال" (326/21) فقال: روى عن: نعيم بن حماد وقال أبو الحسين ابن المنادي: مات بكرمان في شوال سنة أربع وستين ومئتين وقد قارب التسعين. وقال الحافظ: في "التقريب" (412/1) "صدوق من الحادية عشرة". وقال الهيثمي: في "المجمع" (356/9) "وشيخ البزار ثقة".

ابو الفتح الازدیؒ فرماتے ہیں: نعیم سنت کی تائید میں جھوٹی حدیثیں بنالیتا تھا۔امام ابوبشر دولابیؒ بھی یہی فرماتے ہیں۔مزید یہ کہ وہ امام ابو حنیفہؒ کی تنقیص میں حکایات بنایا کرتے تھے جو سب جھوٹ ہیں۔

امام ابن عدیؒ نے نعیم بن حماد سے تقریباً نو احادیث بیان کی ہیں اور ان پر کلام کیا ہے آخر میں فرماتے ہیں: "وعامة ما أنكر عليه هو الذي ذكرته وأرجو أن يكون باقي حديثه مستقيما".

عموماً ان کی جن روایات کو منکر کہا گیا ہے وہ یہی ہیں جن کو میں نے ذکر کیا اور مجھے امید ہے کہ اس کی باقی احادیث مستقیم ہیں۔

حافظ ابن حجرؒ "تہذیب" میں تمام اقوال نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

"نعیم بن حماد کی عدالت اور صداقت ثابت ہے لیکن اس کی احادیث میں اوہام معروف ہیں۔امام ابو احمد حاکم نے کہا بعض احادیث میں بسا اوقات مخالفت کرتے ہیں اور پہلے گزر چکا جن احادیث میں ان کو وہم ہوا ابن عدیؒ نے ان کا تتبع کیا ہے "**فهذا فصل القول فيه**".

حافظ ابن حجرؒ کے نزدیک اصح قول یہ ہے کہ وہ "صدوق يخطئ كثيرا" ہیں۔

امام دولابیؒ نے "قال غيره" کے الفاظ سے جرح کی ہے یہ "غیرہ" کون ہے؟ اگر یہ جرح کسی قابل اعتماد محدّث سے ثابت ہوتی دولابی رؤس الاشہاد اس کا نام لیتے۔اسی طرح امام ازدیؒ نے "قالو" کہ کر جو کچھ کہا وہ بھی قابل التفات نہیں۔(1)

---

(1) نعيم بن حماد بن معاوية الخزاعي، أبو عبد الله المروزي فهو صدوق ذكره المزي: في "تهذيب الكمال" (466/29) روى عن: محمد بن شعيب بن شابور وقال الحافظ أبو بكر الخطيب: يقال: "أن أول من جمع المسند وصنفه نعيم بن حماد". ، قال أحمد بن حنبل: "لقد كان من الثقات". وقال يحيى بن معين: "ثقة". وقال أبو زكريا: "صدوق ثقة". وقال العجلي: "ثقة". وقال أبو حاتم: "محله الصدق". وقال النسائي: "نعيم بن حماد ضعيف". وقال في موضع آخر: "ليس بثقة". وقال أبو علي النيسابوري الحافظ: سمعت أبا عبد الرحمن النسائي يذكر فضل نعيم بن حماد وتقدمه في العلم والمعرفة والسنن، ثم قيل له في قبول حديثه، فقال: قد كثر تفرده عن الأئمة المعروفين بأحاديث كثيرة فصار في حد من لا يحتج به. وذكره ابن حبان في كتاب "الثقات" وقال: ربما أخطأ ووهم. وقال أبو أحمد بن عدي: قال لنا ابن حماد، يعني أبا بشر

محمد بن شعیب بن شابورؒ (المتوفی: 198ھ)

ثقہ راوی ہے۔ امام عجلیؒ، امام ابن عمارؒ، امام دحیمؒ، امام ابن عدیؒ، امام ذہبیؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔ حافظ ابن حجرؒ آپ کو صدوق لکھتے ہیں۔ (1)

محمد بن أحمد بن حماد الدولابي: نعيم بن حماد يروي عن ابن المبارك ضعيف، قاله أحمد بن شعيب. قال ابن حماد: وقال غيره: كان يضع الحديث في تقوية السنة، وحكايات عن العلماء في ثلب أبي حنيفة كذب.

وقال الذهبي: في "الكاشف" (324/2) "مختلف فيه امتحن فمات محبوسا بسامراء 229". وقال الحافظ: في "التهذيب" (412/10) "أورد له بن عدي أحاديث مناكير وقال وليعلم غير ما ذكرت وقد أثنى عليه قوم وضعفه قوم وكان أحد أحد من يتصلب في السنة ومات في محنة القرآن في الحبس وعامة ما أنكر عليه هو الذي ذكرته وأرجو أن يكون باقي حديثه مستقيما". وقال محمد بن سعد: "طلب الحديث كثيرا بالعراق والحجاز ثم نزل مصر فلم يزل بها حتى اشخص منها في خلافة المعتصم فسئل عن القرآن فأبى أن يجيب فلم يزل محبوسا بها حتى مات في السجن سنة ثمان وعشرين ومائتين". وقال أبو سعيد بن يونس: "حمل من مصر إلى العراق في المحنة فأبى أن يجيبهم فسجن فمات في السجن ببغداد غداة يوم الأحد لثلاث عشرة خلت من جمادى الأولى سنة ثمان وكان يفهم الحديث وروى أحاديث مناكير عن الثقات". وقال أبو القاسم البغوي وابن عدي: "مات سنة تسع وعشرين". قلت_الحافظ- وممن ذكر وفاته سنة ثمان أبو محمد بن أبي حاتم عن أبيه وهو الصواب وقال مسلمة بن قاسم: "كان صدوقا وهو كثير الخطأ وله أحاديث منكرة في الملاحم انفرد بها وله مذهب سوء في القرآن كان يجعل القرآن قرآنين فالذي في اللوح المحفوظ كلام الله تعالى والذي بأيدي الناس مخلوق انتهى كأنه يريد الذي في أيدي الناس ما يتلونه بألسنتهم ويكتبونه بأيديهم ولا شك أن المداد والورق والكتب والتالي وصوته كل مخلوق وأما كلام الله سبحانه وتعالى فإنه غير مخلوق قطعا وقال أبو الفتح الأزدي: قالوا كان يضع الحديث في تقوية السنة وحكايات مزورة في ثلب أبي حنيفة كلها كذب". انتهى وقد تقدم نحو ذلك عن الدولابي واتهمه بن عدي في ذلك وحاشى الدولابي أن يتهم وإنما الشأن في شيخه الذي نقل ذلك عنه فإنه مجهول متهم وكذلك من نقل عنه الأزدي بقوله قالوا فلا حجة في شيء من ذلك لعدم معرفة قائله وأما نعيم فقد ثبتت عدالته وصدقه ولكن في حديثه أوهام معروفة وقد قال فيه الدارقطني: "إمام في السنة كثير الوهم". وقال أبو أحمد الحاكم: "ربما يخالف في بعض حديثه وقد مضى أن بن عدي يتتبع ما وهم فيه فهذا فصل القول فيه".

(1) محمد بن شعيب بن شابور القرشي الأموي، أبو عبد الله الشامي الدمشقي فهو ثقة وثقه العجلي: في "الثقات" (240/2) وقال الذهبي: في "الكاشف" (180/2) فقال: وثقه ودحيم ومحمود بن خالد قال أبو حاتم: "هو أثبت من بقية وابن حمير". وقال دحيم: "ثقة". وقد ذكره الحافظ: في "التهذيب" (197/9)،

فقال: قال صالح بن أحمد عن أبيه: "ما رأى به بأسا وما علمت إلا خيرا". وقال عبد الله بن أحمد عن أبيه نحوه وزاد: "كان رجلا عاقلا". وقال ابن معين يقول: "كان مرجئا وليس به في الحديث بأس". وقال إسحاق بن راهويه: "روى بن

مروان بن جناح اموی دمشقی

ثقہ راوی ہے۔امام دحیمؒ،امام ابوداؤدؒ ثقہ لکھتے ہیں۔امام دارقطنیؒ فرماتے ہیں: لا باس بہ۔امام ابو علی نیسابوریؒ ثقہ لکھتے ہیں۔

امام ابن حبانؒ نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔امام ابو داؤدؒ آپ سے روایت کرتے ہیں۔امام ذہبیؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔حافظ ابن حجرؒ صدوق لکھتے ہیں۔(1)

یونس بن میسرہ بن حلبس الحمیری،الدمشقیؒ(المتوفی:132ھ)

ثقہ قابل احتجاج راوی ہیں۔حدیث نمبر(21)کے تحت ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبداللہ بن بسر مازنی رضی اللہ عنہ(المتوفی:80ھ)

حمص(شام)میں انتقال کرنے والے آخری صحابی ہیں۔یہ ان صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے دو قبلوں (بیت المقدس اور خانہ کعبہ)کی طرف رخ کرکے نماز پڑھی ہے۔(2)

المبارك عن محمد بن شعيب بن شابور فقال أنا الثقة من أهل العلم محمد بن شعيب وكان يسكن بيروت". وقال بن عمار ودحيم: "ثقة". وقال الآجري عن أبي داود: "محمد بن شعيب في الأوزاعي ثبت". وقال بن عدي: "الثقات من أهل الشام فعده فيهم".

وذكره بن حبان في "الثقات" وقال: ولد سنة ست عشرة ومئة ومات سنة مائتين وكذا قال بن أبي عاصم عن دحيم في سنة وفاته وقال الحسن بن محمد بن بكار: "مات سنة ست أو 97". وقال هشام بن عمار: "مات سنة 98". وايضا قال الحافظ: في "التقريب" (483/1) "صدوق صحيح الكتاب من كبار التاسعة".

(1) مروان بن جناح الأموي الدمشقي فهو ثقة ذكره المزي: في "تهذيب الكمال" (386/27) روى عن: يونس ابن ميسرة بن حلبس وروى عنه: محمد بن شعيب بن شابور، وقال دحيم وأبو داود: "ثقة". وقال أبو حاتم: "هو أحب إلي من أخيه روح بن جناح، وهما شيخان يكتب حديثهما ولا يحتج بهما".

وقال الدارقطني: لا بأس به شامي أصله كوفي. وقال أبو علي الحسين بن علي الحافظ النيسابوري: "مروان ثقة". وذكره ابن حبان في كتاب "الثقات". روى له أبو داود، وابن ماجه. وقال الذهبي: في "الكاشف" (253/2) "ثقة". وقال الحافظ: في "التقريب" (525/1) "لا بأس به من السادسة".

(2) عبد الله بن بسر بضم الموحدة وسكون المهملة المازني فهو صحابي وعنه قال ابن عبدالبر: في "الاستيعاب" (874/3) من مازن بْن مَنْصُور، يكنى أَبَا بسر، وقيل: يكنى أَبَا صَفْوَان. هُوَ أخو الصماء، مات بالشام سنة ثمانين، وَهُوَ

(حدیث نمبر:61) امام طبرانیؒ (التوفی:360ھ) فرماتے ہیں:

حدثنا يحيى بن عثمان بن صالح، ثنا نعيم بن حماد، ثنا محمد بن شعيب بن شابور، ثنا مروان بن جناح، عن يونس بن ميسرة بن حلبس، عن عبد الله بن بسر، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم استأذن أبا بكر وعمر في أمر فقال: « أشيروا » ، فقالا : الله ورسوله أعلم ، فقال صلى الله عليه وسلم: « أشيروا علي » ، فقالا: الله ورسوله أعلم فقال: « ادعوا معاوية »، فقال أبو بكر وعمر: أما كان في رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجلين من رجال قريش ما ينفذون أمرهم حتى يبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى غلام من غلمان قريش؟ فقال: « ادعوا لي معاوية ، فلما وقف بين يديه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "أحضروه أمركم، وأشهدوه أمركم، فإنه قوي أمين".

ہم سے بیان کیا یحی بن عثمان بن صالح نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا نعیم بن حماد نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا محمد بن شعیب بن شابور نے، وہ مروان بن جناح سے، وہ یونس بن میسرہ بن حلبس سے، وہ عبداللہ بن بُسر سے وہ فرماتے ہیں: رسول ﷺ نے ابو بکر و عمر سے ایک معاملہ میں مشورہ طلب کیا کہ اس معاملے میں مجھے مشورہ دو تو ان دونوں حضرات نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔

دوسری مرتبہ پھر فرمایا تو یہی جواب دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اچھا معاویہ کو بلاؤ جس پر ابو بکر و عمر نے فرمایا کیا نبی اور دو آدمی قریش کے لوگوں کے معاملے میں کافی نہیں کہ ان پر کسی معاملے کو نافذ کر سکیں آپ ﷺ قریش کے لڑکوں میں سے ایک لڑکے کو بلانے کیلیے بھیج رہے ہیں؟

ابْن أربع وتسعين، وَهُوَ آخر من مات بالشام بحمص من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وَسَلَّمَ. رَوَى عَنْهُ الشاميون، منهم خَالِد بْن معدان، وَيَزِيد بْن خمير، وسليم بْن عَامِر، وراشد بن سعد، وأبو الزاهرية، ولقمان بن عامر، ومحمد ابن زِيَاد. يقال: إنه ممن صَلَّى القبلتين.

وعنه قال الحافظ: في "التقريب" (297/1) "صحابي صغير ولأبيه صحبة مات سنة ثمان وثمانين وقيل ست وتسعين وله مائة سنة وهو آخر من مات بالشام من الصحابة".

آپ ﷺ نے فرمایا معاویہ کو میرے پاس بلاؤ۔ جب معاویہ رسول اکرم ﷺ کے سامنے حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "تم اپنے مقدمے ان کے سامنے پیش کرو، اِن کو اپنے معاملے میں گواہ بناؤ بلاشبہ یہ قوی اور امین ہیں"۔ (1)

حدیث کا حکم:

یہ روایت حسن درجے کی ہے۔ ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

یحیی بن عثمان بن صالح بن صفوان سہمیؒ (المتوفی: 282ھ)

صدوق درجے کے راوی ہیں۔

آپ متہم بالتشیع ہیں۔ امام ابو حاتمؒ آپ سے شواہد کے طور پر روایات لیتے ہیں۔ امام ذہبیؒ اور حافظ ابن حجرؒ آپ کو صدوق لکھتے ہیں۔ علامہ ہیثمیؒ فرماتے ہیں: شیخ الطبرانی کی امام ذہبیؒ کے سوا کسی نے توثیق نہیں کی اور ان پر جرح غیر مفسّر ہے۔ (2)

بقیہ تمام رُوات ثقہ ہیں سوائے نعیم بن حماد کے جو صدوق ہیں، سابقہ روایت کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

---

(1) "مسند الشاميين" للطبراني (المتوفى: 360هـ) (161/2) رقم الحديث: (1110) "ما انتهى إلينا من مسند مروان بن جناح".

(2) يحيى بن عثمان بن صالح بن صفوان القرشي السهمي، أبو زكريا المصري فهو صدوق ذكره المزي: في "تهذيب الكمال" (462/31) فقال: روى عن: نعيم بن حماد الخزاعي وروى عنه: أبو القاسم سليمان ابن أحمد الطبراني قال عبد الرحمن بن أبي حاتم: كتبت عنه وكتب عنه أبي، وتكلموا فيه. وقال أبو سعيد بن يونس: كان عالما بأخبار البلد وبموت العلماء، وكان حافظا للحديث، وحدث بما لم يكن يوجد عند غيره، وتوفي في ذي القعدة سنة اثنتين وثمانين ومئتين.

وقال الذهبي: في "المغني" (740/2) "صدوق كتب عنه ابن أبي حاتم وقال تكلموا فيه". وفي "الميزان" (396/4) وهو صدوق إن شاء الله. قال ابن أبي حاتم: كتبت عنه. وقد تكلموا فيه. والحافظ: في "التقريب" (594/1) "صدوق رمي بالتشيع ولينه بعضهم لكونه حدث من غير أصله من الحادية عشرة".

وقال الهيثمي: في "المجمع" (356/9) "وشيخ الطبراني لم يوثقه إلا الذهبي في الميزان، وليس فيه جرح مفسر".

امام ابو حاتمؒ کا تسامح اور اسکا جواب

اس روایت کو معلول ثابت کرنے کیلیے کہا جاتاہے کہ امام ابن ابی حاتمؒ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد ابو حاتمؒ سے حدیث عبداللہ بن بسر کے متعلق سوال کیا تو آپنے فرمایا: اس حدیث کے متصلا بیان کرنے میں نعیم بن حماد کے ساتھ کسی نے متابعت نہیں کی بلکہ محدثین نے اسے محمد بن شعیب سے مرسلا روایت کیاہے۔

وسألتُ أَبِي عَنْ حديثٍ رَوَاهُ نُعَيم بْنُ حمَّاد، عَنْ محمَّد بْنِ شُعَيب بْن شابور، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ جَناح، عَنْ يونس بن مَيْسَرة، عن عبد الله بن بُسْر :أَنَّ النبيَّ (ص) اسْتَشَارَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فِي أمرٍ، فَقَالا: اللهُ ورسولُه أعلَمُ، قال: ادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ، فغَضِبَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَقَالا: مَا كَانَ فِي رسول الله (ص) ورجُلَين من قريش ما يَجْزُون،أمرَ رسول الله (ص)؛ حتى يبعثَ إلى غلامٍ مِنْ غِلْمان قُرَيْشٍ؟! فَقَالَ رسولُ الله (ص) : ادْعُوا لِي مُعَاوِيَةَ، فلمَّا وقفَ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ: أَحْضِرُوهُ أَمْرَكُمْ؛ فَإِنَّهُ قَوِيٌّ أَمِينٌ؟

قَالَ أَبِي: لَمْ يتابَع نُعَيمٌ عَلَى تَوصيل هذا الحديث؛ إنما يبدونه عَنْ محمَّد بْنِ شُعَيب، عَنْ مَرْوَانَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرة، عن النبيِّ (ص) ... ، مُرسَلًا(1)

امام ذہبیؒ (المتوفی: 748ھ) نے بھی اسے مرسلا اور متصلا روایت کیاہے۔

محمد بن شعيب: حدثنا مروان بن جناح، عن يونس بن ميسرة: أن رسول الله -صلى الله عليه وسلم - استأذن أبا بكر وعمر في أمر، فقالا: الله ورسوله أعلم فقال: (أشيرا علي) ثم قال: (ادعوا معاوية) فقال:(أحضروه أمركم، وأشهدوه أمركم، فإنه قوي أمين) ورواه: نعيم بن حماد، عن ابن شعيب؛ فوصله بعبد الله بن بسر.(2)

امام ذہبیؒ (المتوفی: 748ھ) دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

محدثین نے محمد بن شعیب سے مرسلا روایت کیاہے۔

---

(1) "العلل" لابن أبي حاتم (المتوفى: 327هـ) (418/6) رقم الحديث: (2634)

(2) "سير أعلام النبلاء" للذهبي (المتوفى: 748هـ) (127/3) "معاوية بن أبي سفيان صخر بن حرب الأموي".

(جبکہ نعیم بن حماد، محمد بن شعیب سے متصلا روایت کرتے ہیں) یہ نعیم بن حماد کے مناکیر میں سے ہے اور نعیم بن حماد صاحب اوابد ہیں۔

قال الذهبي: وقد رووه عن ابن شعيب مرسلاً قلت: هذا من مناكير نعيم، وهو صاحب أوابد.(1)

جواب

امام ابو حاتمؒ کا یہ فرمانا کہ اس روایت کے اتصال میں نعیم بن حماد کیساتھ کسی نے متابعت نہیں کی یہ بات درست نہیں ہے کیونکہ محدّث ابو القاسم ہبۃ اللہ اللالکائیؒ (التوفی: 418ھ) نے اپنی سند سے اس روایت کو متصلا روایت کیا ہے جس میں نعیم بن حماد کا تابع، ابو القاسم یزید بن محمد بن عبد الصمد ثقہ راوی موجود ہے۔ جسے امام نسائیؒ، امام دار قطنیؒ، امام ابو حاتمؒ، امام ذہبیؒ ثقہ قرار دیتے ہیں۔(2)

اصل متن ملاحظہ فرمائیں:

(حدیث نمبر:62)

أنا محمد بن الحسين الفارسي، قال: نا محمد بن....السكسي، قال: نا أبو القاسم يزيد بن محمد بن عبد الصمد، قال: نا محمد بن شعيب بن شابور، قال: نا مروان بن جناح، عن يونس بن ميسرة بن حلبس الحبلاني، عن عبد الله بن بشر، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم استشار أبا بكر وعمر في شيء، فقالا: الله ورسوله أعلم. فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «ادع لي معاوية». قال: فغضب أبو بكر وعمر، فقالا: أما كان في رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجلين من قريش ما

---

(1) "تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام" (310/4)

(2) يزيد بن محمد بن عبد الصمد بن عبد الله بن يزيد بن ذكوان القرشي، أبو القاسم الدمشقي فهو ثقة ذكره المزي: في "تهذيب الكمال" (236/32) قال النسائي، والدارقطني: "ثقة". وقال عبد الرحمن بن أبي حاتم: "ثقة صدوق". وذكره ابن حبان في كتاب "الثقات" وقال أبو سعيد بن يونس: "قدم مصر، وكتب عنه ورجع إلى دمشق وتوفي بها سنة سبع وسبعين ومئتين، وكان ثقة". وقال الذهبي: في "الكاشف" (389/2) "ثقة حافظ مات 276". والحافظ: في "التقريب" (604/1) "صدوق من الحادية عشرة".

يجدون أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «ادع لي معاوية». فلما جاءه وقف بين يديه، فقال: «حملوه أمركم؛ فإنه قوي أمين»(1)

تاہم یہ روایت "مسند بزار" (433/8) رقم الحدیث: (3507)، "الشریعہ للآجرّی" (2457/5) رقم الحدیث: (1941)، "مسند الشامیین" (161/2) رقم الحدیث: (1110)، "فضائل امیر المؤمنین معاویہ بن ابی سفیان" لابی القاسم عبید اللہ بن محمد بن احمد السقطی (المتوفی: 406ھ) (مخطوط) (3)، "البدایہ والنہایہ" لابن کثیر القرشی الدمشقی (المتوفی: 774ھ) (409/11)، "الموضوعات" لابن الجوزی (المتوفی: 597ھ) (256/2) میں بطریق نعیم بن حمادؒ اور "شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ" (1526/8) رقم الحدیث: (2776) میں بطریق یزید بن محمد بن عبد الصمدؒ متصلا مروی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی ایسی سند دستیاب نہ ہو سکی جو مرسلا مروی ہو۔

امام ذہبیؒ اور علامہ ہیثمیؒ کی جرح (مناکیر و منکر) کا جواب

امام ذہبیؒ (المتوفی: 748ھ) کا یہ فرمانا کہ یہ روایت نعیم بن حمادؒ کے مناکیر سے ہے(2) اور علامہ ہیثمیؒ (المتوفی: 807) کا اس روایت کو منکر قرار دینے(3) سے اس روایت کا ضعیف ہونا لازم نہیں آتا کیونکہ نعیم بن حماد کی طرف سے کسی ثقہ راوی کی مخالفت نہیں پائی جا رہی یہی وہ وجہ ہے کہ امام ابن عدیؒ نے نعیم بن حماد سے تقریبا نو احادیث بیان کی ہیں اور ان پر کلام کیا ہے آخر میں فرماتے ہیں:

"وعامة ما أنكر عليه هو الذي ذكرته وأرجو أن يكون باقي حديثه مستقيما".

---

(1) "شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة" (1526/8)

(2) "هذا من مناكير نعيم".

"تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام" (310/4)

(3) "ومع ذلك فهو حديث منكر".

"مجمع الزوائد ومنبع الفوائد" (356/9) رقم الحديث: (15916) "باب ما جاء في معاوية بن أبي سفيان ﷺ".

عموماً ان کی جن روایات کو منکر کہا گیا ہے وہ یہ ہیں جن کو میں نے ذکر کیا اور مجھے امید ہے کہ ان کی باقی احادیث مستقیم ہیں۔(1)

امام ابن عدیؒ نے زیر بحث روایت کو نعیم بن حماد کے مناکیر میں نہیں ذکر کیا اگر ایسی کوئی بات ہوتی تو ضرور ذکر فرماتے۔ حافظ ابن حجرؒ نے بھی ابن عدیؒ کی تائید کی ہے فرماتے ہیں:

وأما نعيم فقد ثبتت عدالته وصدقه ولكن في حديثه أوهام معروفة وقد قال فيه الدارقطني: "إمام في السنة كثير الوهم". وقال أبو أحمد الحاكم: "ربما يخالف في بعض حديثه وقد مضى أن بن عدي يتتبع ما وهم فيه فهذا فصل القول فيه".

"نعیم بن حماد کی عدالت اور صداقت ثابت ہے لیکن اس کی احادیث میں اوہام معروف ہیں۔ امام ابواحمد حاکم نے کہا بعض احادیث میں بسا اوقات مخالفت کرتے ہیں اور پہلے گزر چکا جن احادیث میں ان کو وہم ہوا ابن عدیؒ نے ان کا تتبع کیا ہے "فهذا فصل القول فيه".(2)

مزید یہ کہ امام احمدؒ اور محدثین کی ایک جماعت نے اُس حدیث مفرد پر جس کا کوئی متابع موجود نہ ہو منکر کا اطلاق کیا ہے۔

علامہ عبدالحی الکھنویؒ (المتوفی: 1304ھ) لکھتے ہیں:

وَقَالَ الْحَافِظ ابْن حجر فِي مُقَدّمَة فتح الْبَارِي عِنْد ذكر مُحَمَّد بن ابراهيم التَّيْمِيّ وتوثيقه مَعَ قَول احْمَد فِيهِ يروي احاديث مَنَاكِير قلت الْمُنكر اطلقه احْمَد بن حَنْبَل وَجَمَاعَة على الحَدِيث الْفَرد الَّذِي لَا متابع لَهُ فَيحمل هَذَا على ذَلِك وَقد احْتج بِهِ الْجَمَاعَة انْتهى وَقَالَ أَيْضا عِنْد ذكر تَرْجَمَة بريد بن عبد الله احْمَد وَغَيره يطلقون الْمَنَاكِير على الْأَفْرَاد الْمُطلقَة انْتهى

حافظ ابن حجرؒ "مقدمہ فتح الباری" میں محمد بن ابراہیم التیمی کا تذکرہ اُن کی توثیق کیساتھ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: امام احمدؒ اُن کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ منکر احادیث روایت کرتے ہیں۔ (میں ابن حجر کہتا ہوں) امام احمدؒ اور

---

(1) "الكامل في ضعفاء الرجال" (256/8)

(2) "تهذيب التهذيب" (412/10)

محدثین کی ایک جماعت نے اُس حدیث مفرد پر جس کا کوئی متابع موجود نہ ہو منکر کا اطلاق کیا ہے لہذا محمد بن ابراہیم کے بارے میں ان کے اس قول کو اس پر محمول کیا جائے گا حالانکہ محدثین کی ایک جماعت نے ان سے احتجاج کیا ہے۔ مزید حافظ ابن حجرؒ برید بن عبداللہ کے حالات میں فرماتے ہیں: امام احمد وغیرہ مطلق مفرد روایات پر مناکیر کا اطلاق کر دیتے ہیں۔(1)

امام ابن صلاحؒ (التوفی: 643ھ) فرماتے ہیں:

جب کوئی راوی ایسی روایت بیان کرے جسے اُس کے سوا کسی اور نے روایت نہ کیا ہو اب دیکھا جائے گا کیا یہ منفرد راوی ثقہ ہے یا نہیں؟

اگر ثقہ ہے تو اس کی روایت صحیح ہو گی، صدوق ہے تو صحیح سے کم درجہ حسن کی ہو گی اور ضعیف ہے تو اس کی روایت منکر ہو گی۔

إِذَا انْفَرَدَ الرَّاوِي بِشَيْءٍ نُظِرَ فِيهِ: فَإِنْ كَانَ مَا انْفَرَدَ بِهِ مُخَالِفًا لِمَا رَوَاهُ مَنْ هُوَ أَوْلَى مِنْهُ بِالْحِفْظِ لِذَلِكَ، وَأَضْبَطُ كَانَ مَا انْفَرَدَ بِهِ شَاذًّا مَرْدُودًا، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ فِيهِ مُخَالَفَةٌ لِمَا رَوَاهُ غَيْرُهُ، وَإِنَّمَا هُوَ أَمْرٌ رَوَاهُ هُوَ وَلَمْ يَرْوِهِ غَيْرُهُ، فَيُنْظَرُ فِي هَذَا الرَّاوِي الْمُنْفَرِدِ: فَإِنْ كَانَ عَدْلًا حَافِظًا مَوْثُوقًا بِإِتْقَانِهِ وَضَبْطِهِ قُبِلَ مَا انْفَرَدَ بِهِ، وَلَمْ يَقْدَحِ الِانْفِرَادُ فِيهِ، كَمَا فِيمَا سَبَقَ مِنَ الْأَمْثِلَةِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مِمَّنْ يُوثَقُ بِحِفْظِهِ وَإِتْقَانِهِ لِذَلِكَ الَّذِي انْفَرَدَ بِهِ كَانَ انْفِرَادُهُ بِهِ خَارِمًا لَهُ، مُزَحْزِحًا لَهُ عَنْ حَيِّزِ الصَّحِيحِ.

ثُمَّ هُوَ بَعْدَ ذَلِكَ دَائِرٌ بَيْنَ مَرَاتِبَ مُتَفَاوِتَةٍ بِحَسَبِ الْحَالِ فِيهِ، فَإِنْ كَانَ الْمُنْفَرِدُ بِهِ غَيْرَ بَعِيدٍ مِنْ دَرَجَةِ الْحَافِظِ الضَّابِطِ الْمَقْبُولِ تَفَرُّدُهُ اسْتَحْسَنَّا حَدِيثَهُ ذَلِكَ، وَلَمْ نَحُطَّهُ إِلَى قَبِيلِ الْحَدِيثِ الضَّعِيفِ، وَإِنْ كَانَ بَعِيدًا مِنْ ذَلِكَ رَدَدْنَا مَا انْفَرَدَ بِهِ، وَكَانَ مِنْ قَبِيلِ الشَّاذِّ الْمُنْكَرِ.(2)

---

(1) "الرفع والتكميل في الجرح والتعديل" (202/1) "فِي الْفرق بَين قَوْلهم حَدِيث مُنكر ومنكر الحَدِيث ويروي الْمَنَاكِير".

(2) "معرفة أنواع علوم الحديث" (79/1) "النَّوْعُ الثَّالِثَ عَشَرَ: مَعْرِفَةُ الشَّاذِّ"

بالفرض تسلیم کر لیا جائے کہ زیر بحث روایت نعیم بن حماد کا تفرد ہے تو پھر بھی مضر نہیں کیونکہ صدوق راوی کے تفرد سے حدیث کم از کم حسن درجہ کی ہوگی لیکن یاد رہے کہ یہاں نعیم بن حماد متفرد نہیں بلکہ ایک ثقہ راوی ابو القاسم یزید بن محمد بن عبد الصمد تابع موجود ہے جو اسے متصلا روایت کر رہا ہے۔

مزید یہ کہ یہی مضمون ایک اور سند سے امام ابن عساکرؒ (المتوفی: 571ھ) نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے متصلا روایت کیا ہے۔

(حدیث نمبر:63)

أخبرنا أبو بكر محمد بن محمد أنا أبو بكر محمد بن علي أنا أبو الحسين أحمد بن عبد الله أنا أحمد بن أبي طالب حدثني أبي حدثني أبو عمرو السعيدي نا علي بن روح نا محمد بن عبيد العامري نا جعفر بن محمد وهو الأنطاكي نا إسماعيل بن عياش عن تمام بن نجيح الأسدي عن عطاء عن ابن عمر قال كنت مع النبي (صلى الله عليه وسلم) ورجلان من أصحابه فقال لو كان عندنا معاوية لشاورناه في بعض أمرنا فكأنما دخلهما من ذلك شئ فقال إنه أوحي إلي أن أشاور ابن أبي سفيان في بعض أمري.(1)

---

(1) "تاريخ دمشق" لابن عساكر (المتوفى: 571هـ) (87/59) "معاوية بن صخر أبي سفيان".

فصل ثالث

حدیث: حضور ﷺ نے فرمایا: اے اللہ اسے علم وحلم سے بھر دے"۔

(حدیث نمبر:64)

امام بخاریؒ(المتوفی:256ھ)فرماتے ہیں:

قَالَ لِي إِسحاق بْنُ يَزِيد: حدَّثنا مُحمد بن مُبارك الصُّورِيُّ، قال: حدَّثنا صَدَقَة بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حدَّثني وحشِيّ بْنُ حَرب بْنِ وحشِيّ، عَنْ أَبيه، عَنْ جَدِّه، قَالَ: كَانَ مُعاوِيَةُ رِدفَ النَّبِيّ صَلى اللهُ عَلَيه وسَلم، فَقال: يَا مُعاوِيَةُ، مَا يَلِينِي مِنكَ؟ قَالَ: بَطنِي، قَالَ: "اللهمَّ املأهُ عِلمًا وحِلمًا".

مجھ سے بیان کیا اسحاق بن یزید وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا محمد بن مبارک صوریؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا صدقہ بن خالد نے، وہ فرماتے ہیں مجھ سے بیان کیا وحشی بن حرب بن وحشی نے، وہ اپنے باپ سے، وہ اپنے دادا سے وہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ معاویہ نبی کریم ﷺ کے پیچھے سوار تھے تو نبی کریم ﷺ نے پوچھا معاویہ تمہارا جسم کا کون سا حصہ میرے ساتھ ملا ہوا ہے؟ معاویہ نے فرمایا: میرا پیٹ اور سینہ۔ حضور ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ اسے علم وحلم سے بھر دے"۔(1)

---

(1) "التاريخ الكبير" للبخاري، (المتوفى: 256هـ) (180/8) رقم الترجمة: (2624) "وحشي الحبشي مولى جبير بن مطعم القرشي".

"معجم الصحابة" لأبي القاسم البغوي (المتوفى: 317هـ) (170/5) رقم الحديث: (2188)

"العلل" لابن أبي حاتم (المتوفى: 327هـ) (365/6) رقم الحديث: (2594)

"الشريعة" للآجُرِّيُّ البغدادي (المتوفى: 360هـ) (2439/5) رقم الحديث: (1920) "باب ذكر دعاء النبي صلى الله عليه وسلم لمعاوية ﷺ".

"فضائل أمير المؤمنين معاوية بن أبي سفيان" لأبي القاسم عبيد الله بن محمد السقطي (المتوفى: 406 هـ) (21) رقم الحديث: (22) مخطوط

"أمالي" لأبي القاسم ابن بشْران مهران البغدادي (المتوفى: 430هـ) (290/1) رقم الحديث: (1532)

"معرفة أسامي أرداف النبي ﷺ" لابن منده (المتوفى: 511هـ) (34/1)

"تاريخ دمشق" لابن عساكر (المتوفى: 571هـ) (88/59) رقم الترجمة: (7510) "معاوية بن صخر أبي سفيان".

حدیث کا حکم:

یہ حدیث حسن درجے کی ہے۔ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

اسحاق بن ابراہیم بن یزید القرشیؒ(المتوفی:227ھ)

ثقہ راوی ہیں امام بخاریؒ کے شیخ ہیں آپ نے صحیح کے متعدد مقامات پر ان سے روایات لی ہیں۔امام ابن حبانؒ نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔

امام ابو زرعہؒ فرماتے ہیں: اللہ کے سامنے بہت زیادہ رونے والے ثقات میں سے ہیں۔

امام ابو مسہرؒ، امام اسحاق بن یسار نصیبیؒ، امام ابو حاتمؒ، امام دار قطنیؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔

امام نسائیؒ فرماتے ہیں: ان میں کوئی خرابی نہیں۔

امام ذہبیؒ ثقہ قرار دیتے ہیں۔

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں: صدوق ہیں بعض لوگوں نے بغیر کسی دلیل کے تضعیف کی ہے۔(1)

محمد بن مبارک بن یعلی القرشی ابو عبداللہ الصوری القلانسیؒ(المتوفی:227ھ)

ثقہ راوی ہیں۔

"تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام" للذهبي (المتوفى: 748هـ) (310/4)

"سير أعلام النبلاء" للذهبي (المتوفى : 748هـ) (127/3) رقم الترجمة: (25) "معاوية بن أبي سفيان صخر بن حرب الأموي".

(1) إسحاق بن إبراهيم بن يزيد القرشي، أبو النضر الدمشقي الفراديسي فهو ثقة ذكره ابن حبان: في "الثقات" (111/8) فقال: "ربما خالف". وقال المزي: في "تهذيب الكمال" (389/2) روى عن: صدقة بن خالد وقال أبو زرعة الدمشقي: "كان من الثقات البكائين". وقال أيضا: كان أبو مسهر يوثقه. وقال إسحاق بن سيار النصيبي، وأبو حاتم الرازي، والدارقطني: "ثقة". وقال النسائي: ليس به بأس. قال أبو زرعة الدمشقي، ويعقوب بن سفيان عنه: ولدت سنة إحدى وأربعين ومئة. وقال الحسن بن محمد بن بكار بن بلال، ويعقوب بن سفيان: توفي سنة سبع وعشرين ومئتين. زاد يعقوب: في ربيع الأول.

وقد ذكره الذهبي: في "الكاشف" (233/1) "ثقة". والحافظ: في "التقريب" (99/1) "صدوق ضعف بلا مستند".

امام عجلیؒ، امام ابو حاتمؒ، امام خلیلیؒ، حافظ ابن حجرؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔

مروان بن محمد فرماتے ہیں: ہم جماعت محدثین میں ان جیسا (علم و فضل والا) کوئی نہیں۔ امام یحیٰ بن معینؒ فرماتے ہیں: ابو مسہرؒ کے بعد شام کے شیخ محمد بن مبارک ہیں۔

امام ابن حبانؒ نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔ (1)

زیر بحث روایت کو آپ کے شیخ صدقہ بن خالد سے نقل کرنے میں آپ کی متابعت سلمہ بن بشر ابو بشر، عِصام بن یُوسُف، محمد بن عائذ دمشقی، ابو مُسہر نے کی ہے۔

تابع اوّل: سلمہ بن بشر ابو بشر

(حدیث نمبر:65)

حدثنا أبو بكر عبد الله بن محمد بن عبد الحميد الواسطي قال: حدثنا العباس بن أبي طالب قال: حدثنا عبد الرحمن بن نافع قال: حدثنا سلمة بن بشر أبو بشر قال: حدثنا صدقة بن خالد قال:

---

(1) محمد بن المبارك بن يعلى القرشي، أبو عبد الله الصوري القلانسي فهو ثقة، ذكره المزي: في "تهذيب الكمال" (352/26) فقال: روى عن: صدقة بن خالد، روى عنه: إسحاق بن إبراهيم الفراديسي، قال أبو زرعة الدمشقي عن الوليد بن عتبة: سمعت مروان بن محمد يقول: ليس فينا مثله، يعني: محمد بن المبارك. وقال محمود بن خالد: قال يحيى بن معين: محمد بن المبارك شيخ الشام بعد أبي مسهر.

وقال أبو عبيد الأجري: سألت أبا داود، عنه، فقال: هذا رجل الشام بعد أبي مسهر. وقال العجلي، وأبو حاتم: ثقة. وقال أبو زرعة الدمشقي: شهدت جنازته في شوال سنة خمس عشرة ومئتين، وصلى عليه أبو مسهر بباب الجابية فلما فرغ أثنى عليه، وقال: يرحمه الله، فإنه... فذكر جميلا. وذكره ابن حبان في كتاب "الثقات"، وقال: كان مولده سنة ثلاث وخمسين ومئة، ومات سنة خمس عشرة ومئتين، وكان من العباد.

وقال المغلطائي: في "اكمال تهذيب الكمال" (327/10) وقال الخليلي في " الإرشاد ": "يروي عن مالك، وهو ثقة". وايضا قال الحافظ: في "التقريب" (504/1) "ثقة من كبار العاشرة".

حدثني وحشي بن حرب بن وحشي , عن أبيه , عن جده قال: أردف النبي صلى الله عليه وسلم معاوية , فقال: «يا معاوية ما يليني منك؟» قال: بطني, قال: «اللهم املأه علما وحلما»(1)

تابع ثانی: عِصام بن یُوسُف

(حدیث نمبر:66)

أَخْبَرْنَا الإِمَام عمي رَحمَه الله انا ابو مُحَمَّد عبد الله بن الصَّقْر الْمُؤَدب بسهرورد ثَنَا عَليّ بن صَالح الْمُقْرِئ ثَنَا مُحَمَّد بن عبد السَّمرقَنْدِي انا عِصَام بن يُوسُف ثَنَا صَدَقَة بن خَالِد ثَنَا وَحشِي بن حَرْب بن وَحشِي عَن ابيه عَن جده رَضِي الله عَنهُ ان رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ ولسم اردف مُعَاوِيَة رَضِي الله عَنهُ فَقَالَ: مَا يليني مِنْك؟ قَالَ: بَطْني فَقَالَ: "اللَّهُمَّ املأه علما".(2)

تابع ثالث: محمد بن عائذ دمشقی

(حدیث نمبر:67)

أَخْبَرْنَا الإِمَام عمي رَحمَه الله انا عَليّ بن مُحَمَّد ابْن طَلْحَة انا عبد الله بن ابراهيم بن عبد الْملك ثَنَا عبد الرَّحْمَن بن دَاوُد بن مَنْصُور الْفَارِسِي املاء ثَنَا عُثْمَان بن خرزاد ثَنَا مُحَمَّد بن عَائِذ الدِّمَشْقِي قَالَ سَمِعت صَدَقَة بن خَالِد حَدثنِي وَحشِي بن حَرْب بن وَحشِي عَن ابيه عَن جده ان رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم اردف مُعَاوِيه ابْن أبي سُفْيَان رَضِي الله عَنْهُمَا فَقَالَ لَهُ: مَا يليني مِنْك يَا مُعَاوِيَة؟ قَالَ: بَطْني قَالَ: "اللَّهُمَّ املأه علما".(3)

---

(1) "الشريعة" للآجُرِّيِّ البغدادي (المتوفى: 360هـ) (2439/5) رقم الحديث: (1920) "باب ذكر دعاء النبي صلى الله عليه وسلم لمعاوية ﷺ".

(2) "معرفة أسامي أرداف النبي ﷺ" لابن منده (المتوفى: 511هـ) (34/1)

(3) "معرفة أسامي أرداف النبي ﷺ" لابن منده (المتوفى: 511هـ) (34/1)

تابع رابع: ابو مسہر

(حدیث نمبر:68)

أَخْبَرَنَا الإِمَام عمي رَحِمَه الله انا مُحَمَّد بن عبد الرَّزَّاق انا جدي ثَنَا أَبُو بكر مُحَمَّد بن احْمَد بن معدان ثَنَا الْهَيْثَم بن مَرْوَان ثَنَا أَبُو مسْهر ثَنَا صَدَقَة بن خَالِد عَن وَحشِي بن حَرْب بن وَحشِي عَن أَبِيه عَن جده رَضِي الله عَنهُ ان رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم اردف مُعَاوِيَة رَضِي الله عَنهُ فَقَالَ: مَا يليني مِنْك؟ قَالَ: بَطْنِي قَالَ: "ملأهُ الله حلما وعلما".(1)

صدقہ بن خالد قرشی ابو العباس الدمشقیؒ (المتوفی: 171ھ)

ثقہ راوی ہیں، امام احمدؒ آپ کی دو مرتبہ توثیق کرتے ہیں فرماتے ہیں: ثقہ ثقہ۔ مزید فرماتے ہیں: ولید بن مسلمؒ سے زیادہ ثبت ہیں۔ امام یحیٰ بن معینؒ، امام دحیمؒ، امام محمد بن عبد اللہ بن نمیرؒ، امام عجلیؒ، امام ابن سعدؒ، امام ابو حاتمؒ، امام ابو زرعہؒ اور دیگر کئی ائمہ آپ کو ثقہ قرار دیتے ہیں۔ اسی طرح امام نسائیؒ، امام ابن عمارؒ، حافظ ابن حجرؒ بھی آپ کو ثقہ قرار دیتے ہیں۔ امام ابو مسہرؒ فرماتے ہیں: روایت لینے میں بھی صحیح اور بیان کرنے میں بھی صحیح ہیں۔(2)

---

(1) "معرفة أسامي أرداف النبي ﷺ" لابن منده (المتوفى: 511هـ) (35/1)

(2) صدقة بن خالد القرشي، الأموي، أبو العباس الدمشقي فهو ثقة ذكره المزي: في "تهذيب الكمال" (128/13) فقال: روى عن: وحشي بن حرب بن وحشي بن حرب، روى عنه: محمد بن المبارك الصوري وذكره خليفة بن خياط في الطبقة السادسة. وقال عبد الله بن أحمد بن حنبل، عن أبيه: ثقة ثقة، ليس به بأس، أثبت من الوليد بن مسلم، صالح الحديث. وقال عثمان بن سعيد الدارمي عن يحيى بن معين، ودحيم: ثقة.

وكذلك قال محمد بن عبد الله بن نمير، وأحمد بن عبد الله العجلي، ومحمد بن سعد، وأبو زرعة، وأبو حاتم، وغير واحد، زاد ابن نمير: وهو أوثق من صدقة بن عبد الله، وصدقة بن يزيد. وقال المفضل بن غسان الغلابي، عن يحيى بن معين: كان صدقة أحب إلى أبي مسهر من الوليد، وكان يحيى بن حمزة قدريا، وصدقة أحب إلي منه.

وقال الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (364/4) قال أبو زرعة الدمشقي سمعت أبا مسهر يقول: "صدقة صحيح الأخذ صحيح الإعطاء". وقال الآجري عن أبي داود: "من الثقات هو أثبت من الوليد بن مسلم". قال دحيم وغيره مولده سنة

مزید یہ کہ زیر بحث روایت میں صدقہ بن خالد کا متابع وحشی بن اسحاق موجود ہے۔

(حدیث نمبر:69)

أنبأنا ابن ناجية، أيضا قال: حدثنا أبو أمية محمد بن إبراهيم المقسمي قال: حدثنا وحشي بن إسحاق بن وحشي بن حرب بن وحشي بن حرب قال: حدثني أبي إسحاق بن وحشي، عن أبيه وحشي، عن أبيه، عن جده قال: كان معاوية رحمه الله رديف رسول الله صلى الله عليه وسلم , فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم: «ما يليني منك؟» قال: بطني وصدري , قال: «ملأهما الله علما وحلما»(1)

وحشی بن حرب بن وحشی الحبشیؒ

صدوق درجے کا راوی ہے۔

امام ابوداؤدؒ اور امام ابن ماجہؒ آپ سے روایت کرتے ہیں۔

امام عجلیؒ فرماتے ہیں: اس کی روایت میں کوئی خرابی نہیں۔

امام بخاریؒ نے "تاریخ کبیر" میں بغیر کسی کلام کے ذکر کیا ہے۔

امام ابن حبانؒ نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔

امام ذہبیؒ فرماتے ہیں: ان میں کمزوری ہے۔(2)

ثماني عشرة ومائة وقال معاوية بن صالح عن بن معين: "ثقة توفي سنة سبعين أو إحدى وسبعين ومائة". وقال النسائي في الكنى وابن عمار ثقة وفي "التقريب" (275/1) "ثقة من الثامنة".

(1) "الشريعة" للآجُرِّيُّ البغدادي (المتوفى: 360هـ) (2439/5) رقم الحديث: (1920) "باب ذكر دعاء النبي صلى الله عليه وسلم لمعاوية ﷺ".

(2) وحشي بن حرب بن وحشي بن حرب الحبشي الحمصي فهو صدوق ذكره البخاري: في "تاريخه" (180/8) وابن حبان: في "الثقات" (180/8) ولم يتكلما عليه وايضا ذكره المزي: في "تهذيب الكمال" (428/30) فقال: روى عن: أبيه، عن جده. روى عنه: صدقة بن خالد، ومحمد بن شعيب بن شابور، قال العجلي: لا بأس به. وقال صالح بن محمد البغدادي: لا يشتغل به ولا بأبيه. روى له أبو داود، وابن ماجه حديثا واحدا، وقد كتبناه في ترجمة أبيه حرب بن وحشي. وقال الذهبي: في "الكاشف" (348/2) "لين". والحافظ: في "التقريب" (580/1) "مستور من الثامنة".

حرب بن وحشی بن حرب الحمصیؒ

صدوق درجے کا راوی ہے۔امام ابن حبانؒ نے ان کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔امام بخاریؒ نے بغیر کلام کے ان کو ذکر کیا ہے۔امام بزارؒ فرماتے ہیں: یہ روایت میں مجہول اور نسب میں معروف ہیں۔امام ذہبیؒ فرماتے ہیں: ان سے ان کے بیٹے وحشی الحمصی کے سوا کسی نے روایت نہیں کی۔حافظ ابن حجرؒ نے ان کو مقبول لکھا ہے۔

علامہ مغلطائی الحنفیؒ نے امام ابن حبانؒ کی توثیق نقل کرنے کے بعد اُن لوگوں کا رد کیا ہے جنہوں نے ان کو ضعفاء میں شمار کیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ مغلطائیؒ کے نزدیک یہ راوی ثقہ ہے فرماتے ہیں:

ان کو امام حاکمؒ نے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے۔اسی طرح دارمیؒ اور ابن حبانؒ نے ان کو ثقات کے زمرہ میں ذکر کیا ہے، بعض متاخرین نے بغیر دلیل کے ان کو ضعفاء میں ذکر کیا ہے۔(1)

وحشی بن حرب الحبشی الحمصی رضی اللہ عنہ

صحابی ہیں جن کی عدالت میں کوئی شبہ نہیں ہے۔(2)

---

(1) حرب بن وحشي بن حرب الحبشي الحمصي فهو صدوق ذكره البخاري: في "التاريخ الكبير" (61/3) ولم يتكلم عليه وقال العجلي: في "الثقات" (464/1) "لا بأس به". وايضا ذكره ابن حبان: في "الثقات" (173/4) والمزي: في "تهذيب الكمال" (538/5) فقال: روى عن: أبيه. روى عنه: ابنه وحشي بن حرب. وقال الذهبي: في "ميزان الاعتدال" (471/1) "ما روى عنه سوى ابنه وحشى الحمصي". وقال الحافظ: في "التقريب" (199/2) قال البزار: "مجهول في الرواية معروف في النسب". والحافظ: في "التقريب" (155/1) "مقبول من الثالثة".

وقال المغلطائي: في "اكمال تهذيب الكمال" (28/4) وذكره الحاكم في «كتابه الصحيح»، وكذلك الدارمي. وذكره أبو حاتم بن حبان في «جملة الثقات». وذكره بعض المتأخرين من المصنفين في «جملة الضعفاء» بغير مستند، والله أعلم. وذكر المزي أن من الأوهام.

(2) وحشي بن حرب الحبشي فهو صحابي ذكره الحافظ: في "الاصابة" (601/6) 9115 فقال: مولى بني نوفل قيل كان مولى طعيمة بن عدي وقيل مولى أخيه مطعم وهو قاتل حمزة قتله يوم أحد وقصة قتله له ساقها البخاري في صحيحه مطولة فيها قصة إسلامه وأمره النبي صلى الله عليه و سلم أن يغيب وجهه عنه وكان قدومه عليه مع وفد أهل الطائف وذكر في آخرها أنه شارك في قتل مسيلمة يكنى أبا سلمة وقيل أبا حرب وشهد وحشي اليرموك ثم سكن حمص ومات بها روى عنه ابنه حرب وعبد الله بن عدي بن الخيار وجعفر بن عمرو الضمري وعاش وحشي الى خلافة عثمان. وايضا قال: في "التقريب" (155/1) "صحابي نزل حمص ومات بها".

امام احمدؒ(التوفی:241ھ)نے "وحشي بن حرب، عن أبيه، عن جده" کی سند سے روایت نقل کی کہ ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ:

"إنا نأكل وما نشبع، قال: "فلعلكم تأكلون مفترقين، اجتمعوا على طعامكم، واذكروا اسم الله عليه يبارك لكم فيه"

ہم کھانا کھاتے ہیں لیکن سیر نہیں ہوتے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شاید تم متفرق ہو کر کھاتے ہو گے مل کر کھایا کرو، کھانے پر اللہ کا نام لیا کرو، تمھارے لیے اس میں برکت پیدا کر دی جائے گی۔[1]

امام ابن ماجہؒ(التوفی:273ھ)[2] امام ابن حبانؒ(التوفی:354ھ)[3] امام طبرانیؒ(التوفی:360ھ)[4] امام حاکمؒ(التوفی:405ھ)[5] نے بھی "وحشي بن حرب، عن أبيه، عن جده" کی سند سے اس روایت کو بیان کیا ہے۔

امام زین الدین العراقیؒ(التوفی:806ھ) مذکورہ بالا روایت کی تحسین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"أبو داود وابن ماجه من حديث وحشي بن حرب بإسناد حسن"

اس حدیث کو امام ابو دوٗدؒ، امام ابن ماجہؒ نے وحشی بن حرب سے بسند حسن روایت کیا ہے۔[6]

امام زین الدین عراقیؒ کی تحسین پر علامہ عجلونیؒ(التوفی:1162ھ) نے موافقت کی ہے لکھتے ہیں:

"اجتمعوا على طعامكم, واذكروا اسم الله عليه يبارك لكم فيه".

---

(1) "مسند" (485/25) رقم الحديث: (16078) "حديث وحشي الحبشي، عن النبي ﷺ"

(2) "السنن" (3286) (418/4) "بَابُ الِاجْتِمَاعِ عَلَى الطَّعَامِ".

(3) "صحيح ابن حبان بترتيب ابن بلبان" (27/12) رقم الحديث: (24/52) "ذكر الأمر بالاجتماع على الطعام رجاء البركة في الاجتماع عليه".

(4) "المعجم الكبير" (139/22) رقم الحديث: (368) "ما أسند وحشي".

(5) " المستدرك على الصحيحين" (113/2) رقم الحديث: (2500)

(6) "المغني عن حمل الأسفار في الأسفار" (435/1) "كتاب آداب الأكل".

رواه أحمد وأبو داود وابن ماجه وصححه وابن حبان والحاكم عن وحشي، ورواه في الإحياء عنه، لكن بإسقاط: واذكروا اسم الله عليه, وسنده حسن كما في التخريج للعراقي(1)

اسی طرح امام احمدؒ(التوفی:241ھ)نے "وحشي بن حرب، عن أبيه، عن جده" کی سند سے ایک اور روایت خالد بن ولید کے "سیف من سیوف اللہ" ہونے کی نقل کی ہے۔(2)

امام طبرانیؒ(التوفی:360ھ)(3) امام حاکمؒ(التوفی:405ھ)(4) امام ضیاءالدین المقدسیؒ(التوفی:643ھ) نے(5) بھی "وحشي بن حرب، عن أبيه، عن جده" کے طریق سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

1-علامہ ہیثمیؒ(التوفی:807ھ) مسند احمد، معجم الکبیر طبرانی کی سند کے متعلق لکھتے ہیں:

رواه أحمد والطبراني بنحوه ورجالهما ثقات.

طبرانی واحمد کے رجال ثقہ ہیں۔(6)

2- محقق دکتور عبدالملک بن عبداللہ بن دہیش اس سند کو صحیح قرار دیتے ہیں(7)

اگر علامہ ہیثمیؒ کی توثیق پر اعتماد کیا جائے تو زیر بحث روایت "صحیح" درجے کی قرار پائے گی نہیں تو ائمہ کی تصریحات کے مطابق "حسن" سے تو کچھ مانع نہیں۔

---

(1) "كشف الخفاء ومزيل الإلباس" (57/1) رقم الحديث: (105) "الهمزة مع الجيم".

(2) "مسند" (216/1) رقم الحديث: (43) "مسند أبي بكر الصديق ﷺ".

(3) "المعجم الكبير" (301/4) رقم الحديث: (3789) "باب من اسمه خالد".

(4) "المستدرك على الصحيحين" (337/3) رقم الحديث: (5294) "ذكر مناقب خالد بن الوليد ﷺ".

(5) "الأحاديث المختارة" بتحقيق معالي الأستاذ الدكتور عبد الملك بن عبد الله بن دهيش (131/1) رقم الحديث: (44) "وَحْشِيُّ بْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنهُ".

(6) "مجمع الزوائد ومنبع الفوائد" (329/9) رقم الحديث: (15875) (باب ما جاء في خالد بن الوليد -رضي الله عنه-)

(7) "الأحاديث المختارة" بتحقيق معالي الأستاذ الدكتور عبد الملك بن عبد الله بن دهيش (131/1) رقم الحديث: (44) "وَحْشِيُّ بْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنهُ".

متابعات وشواہد

یہ روایت وحشی بن حرب کے علاوہ جابر بن عبداللہ اور ابوہریرہ سے بھی مروی ہے۔

(حدیث نمبر:70)

امام ابن مندہؒ(المتوفی:511ھ)فرماتے ہیں:

رَوَاهُ ابْن لَهِيعَة عَن ابي الزبير عَن جَابر رَضِي الله عَنهُ قَالَ كَانَ مُعَاوِيَة رَضِي الله عَنهُ رديفا للنَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم فَقَالَ مَا يليني مِنْك قَالَ بَطْني قَالَ مَلأ الله بَطْنك حلما.

ابن لہیعہ روایت کرتے ہیں ابوالزبیر سے، وہ جابر سے ایک مرتبہ معاویہ نبی کریم ﷺ کے پیچھے سوار تھے تو نبی کریم ﷺ نے پوچھا معاویہ تمہارا جسم کا کون سا حصہ میرے ساتھ ملا ہوا ہے؟ معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا پیٹ۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ اسے حلم سے بھر دے۔(1)

امام ابن عساکرؒ(المتوفی:571ھ)فرماتے ہیں:

(حدیث نمبر:71)

أخبرنا أبو محمد طاهر بن أبي الفرج، أنا أبو الحسن بن صصرى إجازة نا طاهر بن العباس بن منصور، نا عبد الله بن محمد بن أحمد، نا إسحاق بن محمد، نا محمد بن الحسن، نا إبراهيم بن الحسين الكسائي بهمذان، نا آدم بن أبي إياس، عن شعبة، عن سهيل ابن أبي صالح، عن أبي صالح، عن أبي هريرة قال: أردف النبي (صلى الله عليه وسلم) معاوية فقال له يا معاوية ما يليني منك؟ قال: وجهي، فقال له النبي (صلى الله عليه وسلم): وقاه الله النار. ثم قال يا معاوية ما يليني منك؟ قال: صدري، قال: "حشاه الله علما وإيمانا ونورا، ثم قال يا معاوية ما يليني منك؟ قال: بطني، قال: عصمه الله بما عصم به الأولياء، ثم قال يا معاوية ما يليني منك؟ قال: كلي قال: غفر الله لك ووقاك الحساب وعلمك الكتاب وجعلك هاديا مهديا وهداك وهدى بك.

---

(1) "معرفة أسامي أرداف النبي ﷺ" (36/1)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : ایک مرتبہ معاویہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پیچھے سوار تھے۔ نبی کریم ﷺ نے پوچھا: معاویہ تمہارے جسم کا کون سا حصہ میرے ساتھ ملا ہوا ہے؟ معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا : میرا چہرہ۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تیرے چہرے کو جہنم سے محفوظ فرمادے۔

پھر آپ ﷺ نے پوچھا: اور کون سا حصہ ملا ہے ؟ معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا سینہ ۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تیرے سینے کو علم، ایمان اور نور سے منور فرمادے۔

پھر آپ ﷺ نے پوچھا اور کون سا حصہ ملا ہوا ہے؟ معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا پیٹ (شکم) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تیرے پیٹ کو ان تمام چیزوں (رزق حرام) سے محفوظ رکھے جن چیزوں سے اللہ نے اپنے ولیوں کو محفوظ رکھا ہے۔

پھر آپ ﷺ نے پوچھا: تیرے جسم کا کون سا حصہ میرے ساتھ لگا ہے؟ معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سارے کا سارا جسم تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تجھے بخش دے گا، اللہ تجھے حساب سے بچالے گا اور تجھے کتاب کا علم عطا فرمائے گا اور تجھے ہدایت دینے والا ہدایت یافتہ بنادے گا اور تجھ سے لوگوں کو بھی ہدایت نصیب ہو گی۔

فصل رابع

حدیث: حضور ﷺ نے فرمایا:

"میری امت میں سے سب سے بڑھ کر بردبار اور سخی معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں"۔

یہ روایت چار طرق سے مروی ہے۔

طریق اوّل:

امام ابو بکر الخلال البغدادی الحنبلیؒ (المتوفی: 311ھ) فرماتے ہیں:

(حدیث نمبر:72) أَخْبَرَنِي حَرْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَمَّادُ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ الْفَرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (مُعَاوِيَةُ أَحْلَمُ أُمَّتِي وَأَجْوَدُهَا).

مجھ سے بیان کیا حرب بن اسماعیل کرمانیؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ابو بکر حماد بن مبارکؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا یعقوب بن الفرج نے، وہ عبداللہ بن مبارکؒ سے، وہ خالد الحذاءؒ سے، وہ ابو قلابہؒ سے وہ شداد بن اوس سے وہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"میری امت میں سے سب سے بڑھ کر بردبار اور سخی معاویہ ہیں"۔(1)

حدیث کا حکم:

یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں دو مجہول راوی ہیں۔

ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں

تحقیق سند

حرب بن اسماعیل کرمانیؒ (المتوفی:280ھ)

ثقہ راوی ہیں۔امام، فقیہ، حافظ، امام احمدؒ کے شاگرد ہیں۔(1)

---

(1) "السنة" (452/2) رقم الحديث: (701) "ذكر معاوية بن أبي سفيان وخلافته، رضوان الله عليه".

حماد بن مبارک

حماد بن مبارک سے مراد کون ہے؟ اس کی تعیین نہ ہو سکی کہ حماد بن مبارک سجستانی ہے یا حماد بن مبارک بغدادی؟

امام ذہبیؒ (المتوفی: 748ھ) نے حماد بن مبارک سجستانیؒ کے متعلق فرمایا: یہ مجہول ہے (2) اور حماد بن مبارک بغدادی کے متعلق فرمایا: لایعرف۔ (3)

یعقوب بن فرج

مجہول الحال راوی ہے۔ حافظ ابن حجرؒ (المتوفی: 852ھ) لکھتے ہیں:

مجہول الحال راوی وہ ہے جس سے دو یا دو سے زیادہ راوی روایت کریں مگر کسی نے اس کی توثیق نہ کی ہو۔

وإن روى عنه اثنان فصاعدا، ولم يوثق فهو مجهول الحال (4)

عبد اللہ بن مبارک بن واضح مروزیؒ (المتوفی: 181ھ)

متفق علیہ، ثقہ امام ہیں۔ امام ابن سعدؒ آپ کو ثقہ، حجت، کثیر الحدیث لکھتے ہیں۔ امام عجلیؒ، امام ابن معینؒ آپ کو ثقہ قرار دیتے ہیں۔ امام ابن حبانؒ نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ آپ کو ثقہ ثبت لکھتے ہیں۔ (5)

---

(1) حرب بن إسماعيل الكرماني فهو ثقة وعنه قال الذهبي: في "تذكرة الحفاظ" (141/2) "الفقيه الحافظ صاحب الإمام أحمد، وأخذ عنه أبو بكر الخلال. توفي سنة ثمانين ومائتين.

(2) "ميزان الاعتدال في نقد الرجال" (599/1) رقم الترجمة: (2267)

(3) "ميزان الاعتدال في نقد الرجال" (599/1) رقم الترجمة: (2267)

(4) "نزهة النظر في توضيح نخبة الفكر في مصطلح أهل الأثر" (126/1)

(5) عبد الله بن المبارك بن واضح الحنظلي التميمي مولاهم أبو عبد الرحمن المروزي فهو ثقة وقد ذكره المزي: في "تهذيب الكمال" (24/16) فقال: قال محمد بن سعد : مات بهيت منصرفا من الغزو سنة إحدى وثمانين ومئة، وله ثلاث وستون سنة، ولد سنة ثماني عشرة ومئة، وطلب العلم، وروى رواية كثيرة، وصنف كتبا كثيرة في أبواب العلم وصنوفه، حملها عنه قوم، وكتبها الناس عنهم، وقال الشعر في الزهد والحث على الجهاد، وقدم العراق والحجاز والشام ومصر واليمن، وسمع علما كثيرا، وكان ثقة، مأمونا، إماما، حجة، كثير الحديث.

خالد بن مہران الحذاء البصریؒ (التوفی: 141ھ)

ثقہ راوی ہیں۔ائمہ صحاح ستّہ نے ان سے روایت کی ہے۔امام احمد بن حنبلؒ ثبت لکھتے ہیں۔
امام ابن معینؒ، امام نسائیؒ، امام عجلیؒ، امام ذہبیؒ اور حافظ ابن حجرؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔
امام ابن حبانؒ نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔(1)

عبداللہ بن زید بن عمرو ابو قلابہ الجرمی البصریؒ (التوفی: 104ھ)

ثقہ راوی ہے امام ابن سعدؒ فرماتے ہیں: ثقہ کثیر الحدیث ہیں۔ عمر بن عبد العزیزؒ فرماتے ہیں: اے اہل شام تم ہمیشہ خیر سے رہو گے جب تک یہ تمہارے درمیان تشریف فرماہیں۔امام ابن خراش ثقہ لکھتے ہیں۔
امام عجلیؒ فرماتے ہیں: ثقہ ہیں لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف گفتگو کرتے تھے۔ حافظ ابن حجرؒ نے امام عجلیؒ کے اس قول کی وجہ سے فرمایا: ان میں کچھ ناصبیت تھی(2) تاہم یاد رہے کہ امام عجلیؒ کا یہ فرمانا درست نہیں کیونکہ آپ علی رضی اللہ عنہ کے مخالفین خوارج سے سخت نفرت کرتے تھے۔

وعنه قال الذهبي: في "تذكرة الحفاظ" (201/1) "الحافظ العلامة شيخ الإسلام فخر المجاهدين قدوة الزاهدين". والحافظ: في "تهذيب التهذيب" (337/5) وقال ابن معين: "كان كيسا متثبتا ثقة وكان عالما صحيح الحديث". وقال الحاكم: "هو إمام عصره في الآفاق وأولاهم بذلك علما وزهدا وشجاعة وسخاء". وقال العجلي: "ثقة ثبت في الحديث رجل صالح وكان جامعا للعلم". وقال بن حبان: في (الثقات) "كان فيه خصال لم تجتمع في أحد من أهل العلم في زمانه في الأرض كلها". وايضا قال الحافظ: في "التقريب" (320/1) "ثقة ثبت فقيه عالم جواد مجاهد جمعت فيه خصال الخير".

(1) خالد بن مهران الحذاء، أبو المنازل البصري فهو ثقة، أخرج له الستة ذكره المزي: في "تهذيب الكمال" (179/8) روى عنه: عبد الله بن المبارك، قال أحمد بن حنبل: ثبت. وقال يحيى بن معين، وأبو عبد الرحمن النسائي: ثقة. وقال أبو حاتم: يكتب حديثه، ولا يحتج به. وثقه الذهبي: في "الكاشف" (369/1) فقال: "ثقة إمام توفي 141".
وقد ذكره الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (104/3) وذكره بن حبان في "الثقات" وقال العجلي بصري: ثقة. وفي "التقريب" (191/1) "وهو ثقة يرسل من الخامسة أشار حماد بن زيد إلى أن حفظه تغير لما قدم من الشام وعاب عليه بعضهم دخوله في عمل السلطان".

(2) عبد الله بن زيد بن عمرو أبو قلابة الجرمي البصري، أحد الأئمة الأعلام فهو ثقة ذكره المزي: في "تهذيب الكمال" (542/14) فقال: روى عنه: خالد الحذاء وقال العجلي: بصري، تابعي، ثقة، وكان يحمل على علي، ولم يرو عنه شيئا.

غیلان بن جریر فرماتے ہیں: میں نے ابو قلابہ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی تو انہوں نے فرمایا: "اگر تو حروری (خارجی) نہیں تو داخل ہو جا، آپ اہل بدعت کے پاس بیٹھنے سے منع فرماتے تھے"۔(1)

مزید یہ کہ امام ابو زرعہؒ فرماتے ہیں: آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرسلا روایت کرتے ہیں۔

قال أبو زرعة: "أبو قلابة عن علي مرسل".(2)

لہٰذا ان کے متعلق یہ کہنا کہ ان میں ناصبیت پائی جاتی ہے یہ غلط ہے۔

شداد بن اوس انصاری رضی اللہ عنہ

صحابی ہیں، ان کی کنیت ابو یعلی ہے، یہ شام کے علاقہ فلسطین میں رہتے تھے، وہیں 58 ہجری میں 75 سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوا، ایک قول کے مطابق 41 ہجری میں ہوا، ایک قول کے مطابق 64ھ میں ہوا۔

عبادہ بن صامت فرماتے ہیں: شداد بن اوس ان لوگوں میں سے تھے جنہیں اللہ تعالی نے علم و حلم عطا کیا تھا اور ان سے اہل شام نے روایت لی ہے۔(3)

وقال الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (198/5) ذكره بن سعد في الطبقة الثانية من أهل البصرة وقال: "كان ثقة كثير الحديث". وقال عمر بن عبد العزيز: "لن تزالوا بخير يا أهل الشام ما دام فيكم هذا". وقال بن يونس: "مات بالشام سنة أربع ومائة وكذا أرخه غيره وقال الواقدي توفي سنة 4 أو خمس وقال المديني مات سنة 4 أو سبع، وقال بن خراش: "ثقة". وايضا قال: في "التقريب" (304/1) "ثقة فاضل كثير الإرسال قال العجلي فيه نصب يسير من الثالثة مات بالشام هاربا من القضاء".

(1)وقال المغلطائي: في "اكمال تهذيب الكمال" (369/7) وقال غيلان بن جرير: استأذنت على أبي قلابة فقال: ادخل إن لم تكن حروريا، وكان ينهى عن مجالسة أهل الأهواء.

(2) "المراسيل" لابن أبي حاتم الرازي (240-327هـ) (110/1)

(3) شداد بن أوس بن ثابت الأنصاري فهو صحابي وعنه قال الحافظ: في "التقريب" (264/1) "صحابي مات بالشام قبل الستين أو بعدها". وقال ابن عبدالبر: في "الاستيعاب" (694/2) يكنى أبا يعلى، نزل الشام بناحية فلسطين ومات بها سنة ثمان وخمسين، وهو ابن خمس وسبعين سنة. وقيل: بل توفي شداد بن أوس سنة إحدى وأربعين. وقيل: بل توفي سنة أربع وستين.

قَالَ عبادة بن الصامت: كان شداد بن أوس ممن أوتي العلم والحلم. روى عنه أهل الشام.

اس سند میں حماد بن مبارک اور اس کا شیخ یعقوب بن فرج مجہول ہیں تاہم امام ابن عساکرؒ (التوفی: 571ھ) کی سند میں یعقوب بن فرج سے اس روایت کو نقل میں حماد بن مبارک کا متابع عبد الرحمن بن ابراہیم بن عمرو بن میمون الد حیمؒ (التوفی: 245ھ) ثقہ راوی موجود ہے امام ابن یونسؒ، امام عجلیؒ، امام ابو حاتمؒ، امام نسائیؒ، امام دار قطنیؒ، امام ابو داؤدؒ، امام مسلمہؒ اور حافظ ابن حجرؒ آپ کو ثقہ لکھتے ہیں۔ امام ابن حبانؒ نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔(1)

لہذا یہ کوئی ایسا ضعف نہیں ہے کہ اس روایت کو موضوع قرار دیا جائے بلکہ فضائل کے باب میں ایسا ضعف متحمل ہے۔

ذیل میں ہم دو عدد شواہد ذکر کر دیتے ہیں۔

---

(1) عبد الرحمن بن إبراهيم بن عمرو بن ميمون القرشي، أبو سعيد الدمشقي المعروف بدحيم فهو ثقة ذكره المزي: في "تهذيب الكمال" (495/16) روى عن: يعقوب بن الفرج، وروى عنه: إسحاق بن إبراهيم بن أبي الورس الغزي، وقال أبو سعيد بن يونس: "قدم مصر فكتب بها، وكتب عنه، وهو ثقة ثبت". وقال أحمد بن عبد الله العجلي، وأبو حاتم، والنسائي، والدارقطني: "ثقة". زاد النسائي: مأمون لا بأس به. وقال أبو داود: حجة، لم يكن بدمشق في زمنه مثله، وأبو الجماهر أسند منه، وهو ثقة.

وقال الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (120/6) وقال بن عدي: "هو أثبت من حرملة قال ابنه عمر وولد في شوال سنة 17 قال ومات في رمضان سنة خمس وأربعين ومائتين وفيها أرخه غير واحد زاد أبو سعيد بن يونس بالرملة قلت وذكره بن حبان في الثقات وقال كان يكره أن يقال له دحيم كان من المتقنين الذين يحفظون علم بلدهم وشيوخهم وأنسابهم ومات بطبرية. وقال مسلم: "ثقة". وقال الخليلي: في "الإرشاد" " كان أحد حفاظ الأئمة متفق عليه ويعتمد عليه في تعديل شيوخ الشام وجرحهم". وقال : في "التقريب" (335/1) "ثقة حافظ متقن من العاشرة".

شاہد اوّل

(حدیث نمبر:73) امام ابن عساکرؒ (المتوفی: 571ھ) فرماتے ہیں:

قرأت على أبي القاسم بن السمرقندي عن أبي القاسم الإسماعيلي أنا حمزة بن يوسف أنا أبو أحمد بن عدي نا إسحاق بن إبراهيم الغزي نا دحيم نا يعقوب بن الفرج نا ابن المبارك عن خالد الحذاء عن أبي قلابة عن شداد بن أوس قال قال رسول الله (صلى الله عليه وسلم) معاوية أحلم أمتي وأجودها(1)

اس سند میں حماد بن مبارک کا تابع عبدالرحمن بن ابراہیم بن عمرو بن میمون الدحیمؒ ثقہ راوی موجود ہے۔

شاہد ثانی

(حدیث نمبر:74) نیز امام سیوطیؒ (المتوفی: 911ھ) نے بھی بطریق دحیم اس روایت کو نقل کیا ہے۔

قَالَ ابْن عدي حَدَّثَنَا إِسْحَاق بْن إِبْرَاهِيم الْعَوْفِيّ حَدَّثَنَا دُحَيْم حَدَّثَنَا يَعْقُوب الْفرج حَدَّثَنَا ابْن الْمُبَارك عَن خَالِد الْحذاء عَن أبي قلَابَة عَنِ شَدَّاد بْن أَوْس قَالَ قَالَ رَسُول الله: مُعَاوِيَة أحلم أمتِي وأجودها وَالله أعلم.(2)

اسی طرح حلم معاویہ پر ایک روایت عبداللہ بن عمر سے موقوفا بسند حسن مروی ہے جو اس مضمون کی تقویت کا باعث ہے۔

(1) "تاريخ دمشق" لابن عساكر (المتوفى: 571هـ) (88/59) رقم الترجمة: (7510) "معاوية بن صخر أبي سفيان".

(2) "اللآلىء المصنوعة في الأحاديث الموضوعة" للسيوطي (المتوفى: 911هـ) (392/1)

اثر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

(حدیث نمبر:75) امام ابو بکر الخلال البغدادی الحنبلیؒ (المتوفی:311ھ) فرماتے ہیں:

أخبرني محمد بن مخلد، قال: حدثني نصر بن داود، قال: ثنا محمد بن عبد الملك، قال: حدثني أبو عاصم العباد أبي، عن هشام، عن محمد بن سيرين، عن ابن عمر، قال: "كان معاوية أحلم الناس. قالوا: يا أبا عبد الرحمن، أبو بكر؟ قال: أبو بكر رحمه الله خير من معاوية، ومعاوية من أحلم الناس، قالوا: يا أبا عبد الرحمن، عمر؟ قال: عمر خير من معاوية، ومعاوية من أحلم الناس "

مجھ سے بیان کیا محمد بن مخلد نے، وہ فرماتے ہیں مجھ سے بیان کیا نصر بن داؤد نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا محمد بن عبدالملک نے، وہ فرماتے ہیں مجھ سے بیان کیا ابو عاصم العباد نے، وہ ہشام سے، وہ محمد بن سیرین سے، وہ ابن عمر سے وہ فرماتے ہیں:

معاویہ تمام لوگوں میں سب سے بڑھ کو در گزر کرنے والے تھے۔ لوگوں نے پوچھا حضرت ابو بکر؟ فرمایا: اللہ ابو بکر پر رحم فرمائے حضرت معاویہ سے بہتر تھے، اور معاویہ لوگوں میں سب سے بڑھ کر در گزر کرنے والے ہیں۔ پھر کسی نے سوال کیا حضرت عمر؟ تو فرمایا: حضرت عمر، حضرت معاویہ سے بہتر تھے، اور معاویہ لوگوں میں سب سے بڑھ کر در گزر کرنے والے ہیں۔ (1)

حدیث کا حکم

یہ روایت حسن درجے کی ہے ذیل میں ہر راوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق سند

محمد بن مخلد بن حفصؒ (المتوفی:331ھ)

ثقہ راوی ہیں۔

(1) "السنة" (443/2) رقم الحديث: (681) "ذكر أبي عبد الرحمن معاوية بن أبي سفيان وخلافته، رضوان الله عليه".

امام دارقطنیؒ، امام ذہبیؒ اُن کو ثقہ قرار دیتے ہیں۔[(1)]

نصر بن داؤد بن منصور بن طوق ابو منصور صاغانیؒ (المتوفی: 271ھ)

صدوق درجے کا راوی ہے امام ابو حاتمؒ فرماتے ہیں: ان کا درجہ صدق کا ہے۔[(2)]

محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب اموی بصریؒ (المتوفی: 243ھ)

صدوق درجے کا راوی ہے۔

امام مسلمؒ نے ان سے دس احادیث روایت کی ہیں۔ امام نسائیؒ فرماتے ہیں: ان سے روایت لینے میں کوئی حرج نہیں۔ امام عثمان بن ابی شیبہؒ فرماتے ہیں: صَدُوق لَابَاس بِہ۔ امام ابن حبانؒ اور امام ابن شاہینؒ نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ امام صالح بن محمد الاسدیؒ فرماتے ہیں: شیخ، صدوق، لَابَاس بِہ"۔ امام مسلمہؒ ثقہ قرار دیتے ہیں۔ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں: صدوق راوی ہے۔[(3)]

---

(1) محمد بن مخلد بن حفص فهو ثقة ذكره الذهبي: في "سيراعلام النبلاء" (33/3) فقال: "الإمام، المفيد، الثقة، مسند بغداد وكان معروفا بالثقة والصلاح والاجتهاد في الطلب؛ عاش ثمانيا وتسعين سنة، سئل عنه الدارقطني فقال: ثقة مأمون. قلت: مات في جمادى الآخرة سنة إحدى وثلاثين وثلاثمائة.

(2) نصر بن داود بن منصور بن طوق أبو منصور الصاغاني، ويعرف بالخلنجي فهو صدوق ذكره ابن ابي حاتم: في "الجرح والتعديل" (472/8) فقال سمعت منه: "محله الصدق". والخطيب: في "تاريخه" (293/13) " روى عنه مُحَمَّد بْن مخلد الدوري، ثم نقل كلام ابن أبي حاتم، وذكر عن ابن المنادي أنه توفي في سنة إحدى وسبعين سلخ صفر

(3) محمد بن عبد الملك بن أبي الشوارب الأموي البصري فهو صدوق وعنه قال النسائي: في "مشيخته" (51/1) "لا بأس به". وقد ذكره ابن حبان: في "الثقات" (102/9) فقال: يروي عن أبي عوانة حدثنا عنه شيوخنا الحسين بن إدريس الأنصاري وغيره مات سنة ثلاث وأربعين ومائتين. ابن شاهين: في "تاريخ أسماء الثقات" (211/1) "شيخ صَدُوق لَا بَأْس بِهِ قَالَه عُثْمَان بن أبي شيبَة".

وايضا ذكره المزي: في "تهذيب الكمال" (19/26) فقال: روى عن: أبي عاصم العباداني. قال أحمد بن حنبل: ما بلغني عنه إلا خيرا. وقال صالح بن محمد الأسدي الحافظ: شيخ جليل صدوق. وقال النسائي: لا بأس به. قال أبو القاسم البغوي، وعبدا لباقي بن قانع: مات بالبصرة سنة أربع وأربعين ومئتين في جمادى الأولى. وزاد عليه الحافظ: في "تهذيب التهذيب" (281/9) وقال مسلمة: "بصري ثقة". وفي الزهرة روى عنه مسلم عشرة أحاديث. وقال في "التقريب" (494/1) "صدوق من كبار العاشرة"

ابوعاصم العبادانی البصریؒ

صدوق درجے کے راوی ہیں۔امام ابن معینؒ فرماتے ہیں: صالح الحدیث۔امام ذہبیؒ آپ کی تائید کرتے ہیں۔امام عمرو بن علیؒ فرماتے ہیں: صدوق، ثقہ۔امام ابوزرعہؒ فرماتے ہیں: شیخ۔امام ابوحاتمؒ فرماتے ہیں: لیس بہ باس۔امام ابن حبانؒ نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے اور فرمایا: یہ خطا کرتا ہے۔حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں: لین الحدیث۔(1)

ہشام بن حسان الازدی ابوعبداللہ بصریؒ (المتوفی:148ھ)

ثقہ راوی ہیں۔امام ابن المدینیؒ فرماتے ہیں: ہشام کی محمد بن سیرین سے حدیث صحیح ہے۔

امام ابن معینؒ فرماتے ہیں: ثقہ راوی ہیں۔

امام عجلیؒ آپ کو ثقہ قرار دیتے ہیں۔

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں: ثقہ ہیں، امام ابن سیرین سے روایت کرنے میں سب سے زیادہ مضبوط ہیں اور حسن بصری اور عطاء سے ان کی روایت میں کلام ہے کیونکہ یہ ان سے مرسلا روایت کرتے ہیں۔(2)

---

(1) أبو عاصم العباداني المرئي البصري، اسمه عبد الله بن عبيد الله، ويقال: ابن عبيد، ويقال: عبيد الله بن عبد الله. فهو صدوق ذكره المزي: في "تهذيب الكمال" (7/34) فقال: روى عن: هشام بن حسان وعنه: محمد بن عبد الملك بن أبي الشوارب. وقال يحيى بن معين: لم يكن به بأس، صالح الحديث. وقال عمرو بن علي: كان صدوقا ثقة. وقال أبو زرعة: شيخ. وقال أبو حاتم: ليس به بأس. وقال أبو داود: لا أعرفه. وقال أبو جعفر العقيلي: منكر الحديث. وذكره ابن حبان في كتاب "الثقات"، وقال: كان يخطئ.

وقال الذهبي: في "الكاشف" (437/2) قال بن معين وغيره: "صالح الحديث". والحافظ: في "التقريب" (653/1) "لين الحديث من الثامنة".

(2) هشام بن حسان الأزدي القردوسي، أبو عبد الله البصري فهو ثقة ذكره المزي: في "تهذيب الكمال" (181/13) فقال: روى عن: محمد بن سيرين وقال أبو الحسن بن البراء، عن علي ابن المديني: أما حديث هشام عن محمد فصحاح، وحديثه عن الحسن عامتها تدور على حوشب، وهشام أثبت من خالد الحذاء في ابن سيرين، وهشام ثبت. وقال عباس الدوري عن يحيى بن معين: لا بأس به.

محمد بن سیرین انصاریؒ(المتوفی:110ھ)

ثقہ راوی ہیں۔امام احمدؒ آپ کو ثقات میں سے قرار دیتے ہیں۔امام یحی بن معینؒ،امام عجلیؒ اور حافظ ابن حجرؒ آپ کو ثقہ قرار دیتے ہیں۔(1)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

صحابی ہیں "الصحابۃ کلھم عدول"۔

مذکورہ بالا تحقیق سے یہ بات ہر اس شخص پر جو اصول حدیث سے ادنی سی واقفیت بھی رکھتا ہے اظہر من الشمس ہے کہ شداد بن اوس کی روایت میں ایسا ضعف نہیں کہ جو فضائل کے باب میں تسلیم سے مانع ہو۔

طریق ثانی

(حدیث نمبر:76)

امام ابو بکر الخلال البغدادی الحنبلیؒ(المتوفی:311ھ)فرماتے ہیں:

وقال عثمان بن سعيد الدارمي: سألت يحيى بن معين فقلت: هشام بن حسان أحب إليك أو جرير بن حازم؟ فقال: هشام أحب إلي. قلت: فهشام أحب إليك في ابن سيرين أو يزيد ابن إبراهيم؟ قال: كلاهما ثقة.

وقال عثمان أيضا: سمعت أبا الوليد الطيالسي يقول: يزيد ابن إبراهيم أثبت عندنا من هشام بن حسان.

قال وسألت يحيى بن يحيى بن عتيق، فقال: ثقة. قلت: هو أحب إليك أو هشام في ابن سيرين؟ قال: ثقة. قال عثمان: يحيى خير.

وقال العجلي: بصري، ثقة، حسن الحديث يقال: إن عنده ألف حديث حسن ليست عنده غيره.

وقال أبو حاتم: كان صدوقا، وكان يتثبت في رفع الأحاديث عن محمد بن سيرين. وقال أيضا: يكتب حديثه وقال مكي بن إبراهيم، والترمذي: مات أول يوم من صفر سنة ثمان وأربعين ومئة.

وقال الحافظ: في "التقريب" (572/1) "ثقة من أثبت الناس في بن سيرين وفي روايته عن الحسن وعطاء مقال لأنه قيل كان يرسل عنهما من السادسة".

(1) محمد بن سيرين الأنصاري أبو بكر بن أبي عمرة البصري ذكره المزي: في "تهذيب الكمال" (350/25) فقال: قال أحمد بن حنبل: محمد بن سيرين من الثقات. وقال يحيى بن معين: ثقة. وقال العجلي: بصري، تابعي، ثقة،

وعنه قال الحافظ: في "التقريب" (483/1) "ثقة ثبت عابد كبير القدر كان لا يرى الرواية بالمعنى من الثالثة".

أَخْبَرَنِي حَرْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ زَاذَانَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ صُبْحٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (مُعَاوِيَةُ أَحْلَمُ أُمَّتِي وَأَجْوَدُهَا).

مجھ سے بیان کیا حرب بن اسماعیل کرمانیؒ نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا محمد بن مصفی نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا عبد الرحمن بن واقد نے، وہ بشیر بن زاذان سے، وہ عمر بن صبح سے، وہ مکحول سے، وہ شداد بن اوس سے وہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میری امت میں سے سب سے بڑھ کر برد بار اور سخی معاویہ ہیں"۔(1)

حدیث کا حکم:

یہ روایت سند کے اعتبار سے موضوع ہے ذیل میں عمر بن صبح اور بشیر بن زاذان کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عمر بن صبح بن عمران ابو نعیم التمیمی

وضاع، کذاب، متروک راوی ہے۔ امام بیہقیؒ فرماتے ہیں: اس کے ترک پر محدثین کا اجماع ہے۔ امام ابن عدیؒ منکر الحدیث لکھتے ہیں۔ امام ابن حبانؒ فرماتے ہیں: یہ ثقات پر احادیث گھڑتا تھا۔ امام دار قطنیؒ، امام ذہبیؒ، حافظ ابن حجرؒ متروک قرار دیتے ہیں۔ امام ازدیؒ، امام اسحاق بن راہویہؒ اس کو کذاب لکھتے ہیں، مزید یہ کہ اس نے خود بھی وضع حدیث کا اعتراف کیا ہے(2)

---

(1) "السنة" لأبي بكر الخَلّال البغدادي الحنبلي (المتوفى: 311هـ) (453/2) رقم الحديث: (702) "ذكر معاوية بن أبي سفيان وخلافته، رضوان الله عليه".

(2) عمر بن صبح بن عمران أَبُو نعيم التَّمِيمِي فهو متروك وعنه قال البيهقي: في "السنن الكبرى" (125/8) "أجمعوا على تركه". وقال ابن الجوزي (المتوفى: 597هـ) في "الضعفاء والمتروكون" (2111/2) قَالَ البُخَارِيّ حَدثنِي يحيى بن عَليّ بن جرير قَالَ سَمِعت عمر بن صبح يَقُول: "أنا وضعت خطْبَة النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم وَآله". وَقَالَ ابْن عدي: "مُنكر الحَدِيث". وَقَالَ ابْن حبَان: "يضع الحَدِيث على الثِّقَات لَا يحل كتب حَدِيثه إِلَّا على وَجه التَّعَجُّب". وَقَالَ الدَّارَقُطْنِيّ: "مَتْرُوك". وَقَالَ الْأَزْدِيّ: "كَذَّاب".

وقد ذكره الذهبي: في "المغني" (469/2) "هالك اعترف بوضع الحديث". وفي "الميزان" (206/3) "ليس بثقة ولا مأمون". وفي "الكاشف" (63/2) "تركوه".

بشیر بن زاذان

ضعیف راوی ہے امام ابن الجوزیؒ نے "الضعفاء والمتروکین" میں اس کو ذکر کیا ہے۔

امام ابن معینؒ فرماتے ہیں: "لیس بشيء"۔

امام دار قطنیؒ، امام ابن عدیؒ، امام ساجیؒ، امام ابن الجارودؒ اور امام عقیلیؒ نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

امام ابن الجوزیؒ نے اسے متہم قرار دیا ہے۔(1)

طریق ثالث

(حدیث نمبر: 77) امام ابو محمد الحارث البغدادیؒ (المتوفی: 282ھ) فرماتے ہیں:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ وَاقِدٍ، ثنا بَشِيرُ بْنُ زَاذَانَ الْقُرَشِيُّ، ثنا عُمَرُ بْنُ صُبْحٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ.

قَالَ عَبْدُ الرَّحِيمِ: قَالَ لِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ: سَمِعْتُهُ مِنْ بَشِيرِ بْنِ زَاذَانَ، عَنْ زَكَيْنٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ شَدَّادٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَبُو بَكْرٍ أَرَقُّ أُمَّتِي وَأَرْحَمُهَا, وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَخْيَرُ أُمَّتِي وَأَعْدَلُهَ, وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ أَحْيَى أُمَّتِي وَأَكْرَمُهَا , وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَلَبُّ أُمَّتِي وَأَشْجَعُهَا , وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ أَبَرُّ أُمَّتِي وَأَمْنُهَا , وَأَبُو ذَرٍّ أَزْهَدُ أُمَّتِي وَأَصْدَقُهَا , وَأَبُو الدَّرْدَاءِ أَعْدَلُ أُمَّتِي وَأَتْقَاهَا , وَمُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَحْلَمُ أُمَّتِي وَأَجْوَدُهَا»

ہم سے بیان کیا عبدالرحمن بن واقد نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا بشیر بن زاذان نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا عمر بن صبح نے، وہ بعض اصحاب سے۔

وقال الحافظ: في "التقريب" (414/1) "متروك كذبه بن راهويه من السابعة".

(1) بشير بن زاذان فهو ضعيف وعنه قال ابن الجوزي (المتوفى: 597هـ) في "الضعفاء والمتروكون" (144/1) قال يحيى: "ليس بشيء". وقال الدارقطني: "ضعيف" وقال ابن عدي: "ضعيف يحدث الضعفاء الضعفاء". ذكره الذهبي: في "الميزان" (328/1) فقال: "ضعفه الدارقطني وغيره، واتهمه ابن الجوزي". وقال ابن معين: ليس بشئ. وزاد عليه الحافظ: في "اللسان" (320/2) وذكره الساجي، وابن الجارود والعقيلي في الضعفاء. وقال ابن عَدِي: أحاديثه ليس لها نور وهو ضعيف غير ثقة يحدث عن جماعة ضعفاء وهو بين الضعف. وذكر الطوسي في رجال الشيعة بشير بن زاذان الجزري وقال: كان ثقة روى عن الصادق فما أدري هو هذا، أو غيره.

امام ابو محمد الحارث البغدادیؒ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا عبدالرّحیم بن واقد نے، وہ فرماتے ہیں مجھ سے اہل علم میں سے ایک آدمی نے، وہ بشیر بن زاذان سے، وہ دکین سے وہ مکحول سے وہ شداد سے وہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

میری امت پر میری امت میں سب سے بڑھ کر رحم دل ابو بکر ہیں اور سب سے بڑھ کر عادل عمر ہیں، سب سے بڑھ کر حیادار عثمان ہیں اور سب سے بہادر علی ہیں،

سب سے زیادہ نیک اور امانت دار عبداللہ بن مسعود ہیں، سب سے زیادہ نیک اور سچے ابو ذر ہیں، سب سے بڑھ کر انصاف پرور اور متقی ابوالدرداء ہیں، سب سے بڑھ کو بردبار اور سخی معاویہ ہیں۔ (1)

امام ابوالحارث البغدادیؒ نے دو طریق سے اس روایت کو بیان کیا ہے۔

طریق اوّل: میں عبدالرّحیم بن واقد، بشیر بن زاذان سے نقل کرتے ہیں جو ضعیف ہیں، وہ عمر بن صبح سے جو کذاب ہے اور وہ "عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِه" کے الفاظ سے بعض مجاہیل سے روایت کر رہا ہے۔

طریق ثانی: میں عبدالرّحیم بن واقد "رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ" ایک مجہول سے روایت کر رہا ہے اور وہ بشیر بن زاذان سے جو ضعیف ہے۔

امام ابن الجوزیؒ (المتوفی: 597ھ) نے اس روایت کو موضوع قرار دیا ہے فرماتے ہیں:

هَذَا حديثٌ موضوع عَلَى رَسُولِ الله صَلى الله عَليهِ وسَلمَ، وفِي الطريقين جماعة مجروحون، والمتهم بِهِ عندي بَشِير بن زَاذَانَ، إما أن يكون من فعله، أو من تدليسه عَنِ الضعفاء، وقَدْ خلط فِي إسناده، قَالَ ابْنُ عَدِيٍّ: هُوَ ضعيف يحدث عَنِ الضعفاء.(1)

---

(1) "بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث" (892/2) رقم الحديث: (965)

"المختار في أصول السنة" لابن البنا الحنبلي البغدادي (471 هـ) (169/1) رقم الحديث: (151)

"تاريخ دمشق" لابن عساكر (المتوفى: 571هـ) (365/13) رقم الترجمة (1437) "الحسن بن محمد بن الحسن أبو علي الابهري المالكي".

"الموضوعات" لابن الجوزي (المتوفى: 597هـ) (273/2) رقم الحديث: (835) "حديث في ذكر جماعة من الصحابة: أبو بكر، عمر، عثمان، علي، ابن مسعود، أبو ذر، أبو الدرداء، ومعاوية".

ابو العباس الکنانی الشافعیؒ (المتوفی: 840ھ) فرماتے ہیں:

"رَوَاهُ الحَارِثُ بِسَنَدٍ ضَعِيفٍ لِجَهَالَةِ بَعْضِ رُوَاتِهِ".

"بعض رواۃ کی جہالت کی وجہ سے حارث البغدادی نے بسند ضعیف اس حدیث کو روایت کیا ہے"۔(2)

امام عقیلیؒ (المتوفی: 322ھ) نے بھی اس روایت کو بشیر بن زاذان کے ترجمہ کے تحت ذکر کیا ہے فرماتے ہیں۔

حَدَّثَنَا بشر بْن مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْد الرَّحِيم بْن وَاقد الْوَاقِدِيّ، حَدَّثَنَا بشير بْن زادان، عَن عُمَر بْن صبح، عَن دُكَيْن، عَن شَدَّاد بْن أَوْس أَن رَسُولَ اللهِ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ أوزن أمتِي وأرحمها وَعمر بْن الْخَطَّاب خير أمتِي وأكملها وَعُثْمَان بْن عَفَّان أحيى أمتِي وأعدلها وَعلي بْن أبي طَالب وفِيّ أمتِي وأوسمها وَعبد الله بْن مَسْعُود أمينُ أمتِي وأوصلها وَأَبُو ذَر أزهد أمتِي وأرقها وَأَبُو الدَّرْدَاء أعدل أمتِي وأرحمها وَمُعَاوِيَة بْن أبي سُفْيَان أحلم أمتِي وأجودها.

قال العقيلي: ولا يُتابَع بَشير على هَذا الحَديث، لا يُعرَف إلاَّ به.

اس روایت میں بشیر بن زاذان کی متابعت کسی نے نہیں کی وہ اسی راوی کیساتھ معروف ہے۔(3)

عقیلی کی سند میں بھی عمر بن صبح کذاب وضاع راوی موجود ہے جو کہ مدار سند ہے اور بشیر بن زاذان جو کہ ضعیف ہے مزید یہ کہ اس سند میں دکین اور شداد کے درمیان مکحول کا واسطہ نہیں جو امام ابو محمد الحارث البغدادیؒ کی سند میں ہے۔

علامہ سیوطیؒ (المتوفی: 911ھ) نے بھی عقیلی کے طریق سے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد عقیلیؒ وابن الجوزیؒ کے کلام کو نقل کیا ہے اور فرماتے ہیں بشیر بن زاذان کے متعلق امام ابو حاتمؒ فرماتے ہیں: صالح الحدیث۔

یاد رہے کہ امام ابو حاتمؒ کا صالح الحدیث کہنا روایت کے موضوع ہونے پر کچھ اثر انداز نہیں کیونکہ اس کی سند میں عمر بن صبح جیسا کذاب راوی موجود ہے۔ سیوطیؒ کی مکمل عبارت ملاحظہ فرمائیں:

---

(1) "الموضوعات" (273/2) رقم الحديث: (835) "حديث في ذكر جماعة من الصحابة: أبو بكر، عمر، عثمان، علي، ابن مسعود، أبو ذر، أبو الدرداء، ومعاوية".

(2) "إتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة" (160/7) رقم الحديث: (6570)

(3) "الضعفاء" (441/1) رقم الحديث: (676) رقم الترجمة: (179) "بَشير بن زاذان".

(الْعقيلِيّ) حَدَّثَنَا بشر بْن مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْد الرَّحِيم بْن وَاقد الْوَاقِدِيّ حَدَّثَنَا بشير بْن زادان عَن عُمَر بْن صبح عَن دُكَيْن عَن شَدَّاد بْن أَوْس أَن رَسُولَ اللهِ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ أوزن أمتِي وأرحمها وَعمر بْن الْخَطَّاب خير أمتِي وأكملها وَعُثْمَان بْن عَفَّان أحيى أمتِي وأعدلها وَعلي بْن أبي طَالب وفيّ أمتِي وأوسمها وَعبد الله بْن مَسْعُود أمينُ أمتِي وأوصلها وَأَبُو ذَر أزهد أمتِي وأرقها وَأَبُو الدَّرْدَاء أعدل أمتِي وأرحمها وَمُعَاوِيَة بْن أبي سُفْيَان أحلم أمتِي وأجودها.

قَالَ الْعقيلِيّ: لَا يُتَابع بشير بْن زادان عَلَى هَذَا الحَدِيث وَلَا يعرف إِلَّا بِهِ وَقَالَ الْمُؤلف فِيهِ مجروحون وَالْمُتَّهَم بِهِ بشير بْن زادان إِمَّا من فعله أَو تدليسه عَن الضُّعَفَاء (قلت) فِي اللِّسَان: قَالَ ابْن أَبِي حاتِم سألتُ أَبِي عَنْهُ فَقَالَ صالِح الحَدِيث وَالله أعلم.

علامہ شوکانیؒ(المتوفی:1250ھ)[1]اور علامہ سبط ابن العجمیؒ(المتوفی:841ھ) [2]نے اس روایت کو موضوعات میں ذکر کیا ہے۔

---

(1) "الفوائد المجموعة في الأحاديث الموضوعة" (409/1) رقم الحديث: (410/1)

(2) "الكشف الحثيث عمن رمي بوضع الحديث" (77/1) رقم الحديث: (172)

طریق رابع

(حدیث نمبر:78)

امام سیوطیؒ(المتوفی:911ھ)فرماتے ہیں:

(أَخْبَرَنَا) عَلِيّ بْن عُبَيْد الله أنبانا عَلِيّ بْن أَحْمَد حَدَّثَنَا خلف بن عمرو العكبري حَدَّثَنَا مُحَمَّد بْن إِبْرَاهِيم حَدَّثَنَا يزِيد الْخلال صَاحب ابْن أبي الشَّوَارِب حَدَّثَنَا أَحْمَد بْن الْقَاسِم بْن مهْرَان حَدَّثَنَا مُحَمَّد بْن بشير بْن زادان عَن عِكْرِمَة عَن ابْن عَبَّاس قَالَ قَالَ رَسُول الله: أَبُو بَكْر خير أمتِي وأتقاها وَعمر أعزلها وأعدلها وَعُثْمَان أكرمها وأحياها وَعلي ألبها وأوسمها وَابْن مَسْعُود آمنها وأعدلها وَأَبُو ذَر أزهدها وَأَصْدقهَا وَأَبُو الدَّرْدَاء أعبدها وَمُعَاوِيَة أحلمها وأجودها.

حدیث کا حکم:

یہ روایت سند کے اعتبار سے موضوع ہے کیونکہ اس میں یزید الخلال وضاع راوی ہے ذیل میں ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

یزید بن مروان الخلال البغدادی(المتوفی:230ھ)

کذاب راوی ہے امام ابن معینؒ اس کو کذاب لکھتے ہیں۔امام ابن حبانؒ فرماتے ہیں: یہ ثقات سے موضوعات روایت کرتا ہے کسی حالت میں اس سے احتجاج جائز نہیں۔امام عثمان دارمیؒ،امام ابوداوُدؒ اس کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔امام دار قطنیؒ اس کو ضعیف جدا لکھتے ہیں۔امام عقیلیؒ،امام ابن عدیؒ،امام ابن الجوزیؒ،امام ذہبیؒ نے اس کو ضعفاء میں ذکر کیا ہے۔(1)

---

(1) يزيد بن مَرْوَان الْخلال فهو كذاب وعنه قال ابن حبان: في "المجروحين" (105/3) "شيخ من أهل بغداد روى عنه العراقيون كان ممن يروي الموضوعات عن الثقات لا يجوز الاحتجاج به بحال سمعت محمد بن محمود قال سمعت الدارمي سمعت يحيى بن معين يقول يزيد بن مروان كذاب".

وعده العقيلي: في "الضعفاء" (338/6) وابن عدي: في "الضعفاء" (178/9) ابن الجوزي: في "الضعفاء والمتروكون" (212/3) والذهبي: في "ديوان الضعفاء" (443/1)

حدیث: اللہ اور اس کا رسول ﷺ معاویہ رضی اللہ عنہ سے محبت کرتے ہیں

(حدیث نمبر: 79)

امام عقیلیؒ (المتوفی: 322ھ) فرماتے ہیں

حَدَّثَنِيهِ عُبَيْدٌ الْمُلَقَّبُ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَشَّارٍ السِّمْسَارُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكَّارٍ الْمُقْرِئُ مِنْ وَلَدِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ وَرَأْسُ مُعَاوِيَةَ فِي حِجْرِهَا تُقَبِّلُهُ، فَقَالَ لَهَا: «أَتُحِبِّينَهُ؟» فَقَالَتْ: وَمَا لِي لَا أُحِبُّهُ أَخِي؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَإِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ يُحِبَّانِهِ»

مجھ سے بیان کیا عبید الملقّب نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا بشر بن بشار السّمسار نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا عبداللہ بن بکار نے، وہ اپنے باپ سے، وہ اپنے دادا سے، وہ ابو موسیٰ اشعری سے وہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اس حال میں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا سر ان کی گود میں تھا اور وہ ان کو بوسہ دے رہی تھیں۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا: کیا تم ان سے محبت کرتی ہو؟ انہوں نے جواباً فرمایا: مجھے کیا ہو گیا کہ میں اپنے بھائی سے محبت نہ کروں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"اللہ اور اس کا رسول بھی معاویہ سے محبت کرتے ہیں"۔ (1)

امام ابن عساکرؒ (المتوفی: 571ھ) نے عقیلی کے طریق سے اس روایت کو نقل کیا ہے تاہم اس کے الفاظ یہ ہیں

"دخل النبي (صلى الله عليه وسلم) على أم حبيبة ورأس معاوية في حجرها تفليه"

نبی کریم ﷺ حضرت ام حبیبہ کے پاس آئے اس حال میں کہ حضرت معاویہ کا سر ان کی گود میں تھا اور وہ ان کے سر سے جوئیں نکال رہی تھیں۔ (2)

وقال الحافظ: في "اللسان" (505/8) قال يحيى بن مَعِين: كذاب. قال عثمان الدارمي: قد أدركته وهو ضعيف قريب مما قال يحيى. انتهى. وقال أبو داود: ضعيف. وقال الدارقطني: ضعيف جدا. قال ابن عَدِي: ليس بذاك المعروف.

(1) "الضعفاء" للعُقَيلي (المتوفى: 322هـ) (187/3) رقم الترجمة: (793) عَبد الله بن بَكار الأَشعَرِيُّ.

(2) "تاريخ دمشق" (89/59) رقم الترجمة: (7510) "معاوية بن صخر أبي سفيان"

امام ابن الجوزیؒ(التوفی : 597ھ)[1]امام ذہبیؒ (التوفی: 748ھ)[2]اور حافظ ابن حجرؒ (التوفی :852ھ)[3]نے بھی عقیلی کے طریق سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

حدیث کا حکم:

یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں ایک مجہول راوی ہے ذیل میں ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عبداللہ بن بکار اشعری

امام عقیلیؒ فرماتے ہیں: یہ نسب اور روایت دونوں میں مجہول ہے اور اس کی روایت غیر محفوظ ہے۔امام ابن الجوزیؒ،امام ذہبیؒ اور حافظ ابن حجرؒ نے امام عقیلیؒ کی جرح سے مکمل اتفاق کیا ہے۔[4]

امام ذہبیؒ(التوفی:748ھ)اس روایت کو محدث عقیلیؒ کے طریق سے نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

فهذا غير صحيح.

پس یہ صحیح نہیں ہے۔[5]

اسی طرح علامہ ہیثمیؒ(التوفی:807ھ) بھی اس روایت کو "معجم الکبیر" طبرانی سے نقل کرنے کے بعد(طبرانی کے موجودہ مطبوع نسخے میں موجود نہیں ہے)فرماتے ہیں:

رواه الطبراني، وفيه من لم أعرفهم.

طبرانی نے اس کو روایت کیا ہے اور اس کی سند میں ایسے راوی ہیں جن سے میں ناواقف ہیں[6]

---

(1) "العلل المتناهية في الأحاديث الواهية" (276/1) رقم الحديث: (445)

(2) "ميزان الاعتدال في نقد الرجال" (398/2) رقم الترجمة: (4229) عَبد الله بن بَكار الأشعَرِيُّ.

(3) "لسان الميزان" (442/4) رقم الترجمة: (4172) عبد الله بن بكار.

(4) عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكَّارٍ الْأَشْعَرِيُّ فهو مجهول ذكره العقيلي: في "الضعفاء" (237/2) فقال: "مجهول في النسب والرواية، حديثه غير محفوظ". ووافقه ابن الجوزي: في "الضعفاء والمتروكون" (117/2) والذهبي: في "ديوان الضعفاء" (212/1) وفي "الميزان" (398/2) والحافظ: في "اللسان" (442/4)

(5) "ميزان الاعتدال في نقد الرجال" (398/2) رقم الترجمة: (4229) عَبد الله بن بَكار الأشعَرِيُّ.

(6) "مجمع الزوائد ومنبع الفوائد" (357/9) "باب ما جاء في معاوية بن أبي سفيان ﷺ"

الفهارس العلمية

فهرس الرواة

فهرس المصادر والمراجع

فهرس الرواة

أ

إسحاق بن إبراهيم بن مخلد بن إبراهيم أبو يعقوب الحنظلي، المعروف بابن راهويه (ثقة)

أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخسروجردي أبو بكر (ثقة)

أحمد بن الأزهر بن منيع أبو الأزهر العبدي مولاهم النيسابوري (صدوق)

أبو القاسم إسماعيل بن أحمد بن عمر بن أبي الأشعث السمرقندي، الدمشقي المولد، البغدادي (ثقة)

أَحْمَد بْن مُحَمَّد بْن أَحْمَد بْن عَبْد الله، أَبُو الحسين البزاز، المعروف بابن النقور (صدوق)

أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ إسحاق بْنُ موسى بن مهران، أبو نعيم الحافظ (ثقة)

إسماعيل بن محمد بن إسماعيل بن صالح الصفار أبو علي (ثقة)

ازداذ بنداذ الواسطي الباكسائي، عَبَّاس بن عَبد اللَّهِ بن أَبِي عيسى أَبُو مُحَمَّد، (ثقة)

أحمد بن سليمان بن أيوب بن داود بن عبد الله بن حذلم أبو الحسن الدمشقي الأسدي (ثقة)

أحمد بن علي بن ثابت بن أحمد بن مهدي أبو بكر الخطيب البغدادي (ثقة)

أحمد بن أبي خيثمة زهير بن حرب (ثقة)

أحمد بن عمرو بن الضحاك بن مخلد أبو عاصم الشيباني (ثقة)

أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الذهلي الشيباني (ثقة)

أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ حَمْدَانَ بْنِ مَالِكِ بْن شبيب بْن عَبْد الله، أَبُو بَكْر القطيعيّ (ثقة)

أحمد بن محمد بن هارون البغدادي أبو بكر الخلال (ثقة)

أَحْمد بن مُحَمَّد بن الْحجَّاج المروزِي الْبَغْدَادِيّ أَبُو بكر (ثقة)

أَحْمَد بْن عَلِيّ بْن مُسْلِم، أَبُو الْعَبَّاس النخشبي، الْمَعْرُوف بالأبار (ثقة)

أَحْمَد بن المعلى بن يزيد الأسدي أَبُو بَكْر الدمشقي القاضي (صدوق)

إسحاق بن إبراهيم بن أبي حسان، أبو يعقوب الأنماطي (ثقة)

أحمد بن الحسن بن محمد بن الحسن بن أزهر الأزهري، النيسابوري، الشروطي (صدوق)

أحمد بن يحيي بن خالد بن حيان أبو العباس الرقي المصري (صدوق)

أحزاب بْن أسيد الظهري أبو رهم السمعي (ثقة)

أحمد بن سنان بن أسد بن حبان القطان، أبو جعفر الواسطي (ثقة)

إبراهيم بن هانىء النيسابوري أبو إسحاق (ثقة)

أسد بن موسى بن إبراهيم بن الوليد بن عبد الملك بن مروان بن الحكم الأموي (ثقة)

أَحْمد بن مَسْعُود بن عَمْرو بن إِدْرِيس بن عِكْرِمَة أَبُو بكر الزنبرى (صدوق)

إسحاق بن كعب (ضعيف)

أحمد بن محمد الصيدلاني البغدادي (مجهول)

ب

بشر بن الحارث بن عبد الرحمن بن عطاء بن هلال بن ماهان بن عَبْد اللَّهِ المروزي، (ثقة)

بكر بن سهل بن إسماعيل بن نافع الدّمياطيّ (ضعيف)

بشر بن السري البصري أبو عمرو الأفوه (ثقة)

بشير بن زاذان (ضعيف)

ت

تمام بن محمد بن عبد الله بن جعفر بن عبد الله الرازي (ثقة)

ج

جبلة بن عطية (ثقة)

ح

الْحُسَيْن بْن عُمَرَ بن برهان، أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الغزال (ثقة)

الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْن أَحْمَدَ بْنِ وهب أَبُو عَلِيِّ التميمي الواعظ المعروف بابن المذهب (ثقة)

الحسن بن أحمد بن محمد بن الحسن بن علي بن مخلد بن شيبان المخلدي النيسابوري (صدوق)

الحسن بن منير بن محمد التنوخي (ثقة)
الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُفَيْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سهل بن أَبِي حثمة، أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الأنصاري (ثقة)
الحارث بن زياد شامي (ثقة)
حرب بن وحشي بن حرب الحبشي الحمصي (صدوق)
حرب بن إسماعيل الكرماني (ثقة)
حماد بن مبارک سجستانی (مجهول)
حماد بن مبارک بغدادی (مجهول)

خ

خالد بن يزيد بن صالح بن صبيح بن الخشخاش بن معاوية بن سفيان المري (ثقة)
خلف بْن عَمْرو بْن عَبْد الرَّحْمَنِ بْن عيسى، أَبُو مُحَمَّد العكبري (ثقة)
خالد بن خداش بن عجلان الأزدي المهلبي، أبو الهيثم البصري. (صدوق)
خالد بن مهران الحذاء، أبو المنازل البصري (ثقة)

ر

ربيعة بن يزيد الإيادي أبو شعيب الدمشقي القصير (ثقة يكتب حديثه ويحتج به)

ز

زكريا بن يحيى بن إياس بن سلمة بن حنظلة بن قرة أبو عبد الرحمن السجزي (ثقة)
زاهر بن طاهر بْنُ مُحَمَّدِ الشحامي، أبو القاسم بن أبي عبد الرحمن بن أبي بكر المستملي (ثقة)
زَيْد بن أَبِي الزرقاء، واسمه: يَزِيد التغلبي، الموصلي، أبو مُحَمَّد (ثقة)

س

سعيد بن عبد العزيز بن أبي يحيى التنوخي أبو محمد الدمشقي (ثقة يكتب حديثه ويحتج به)
سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي الطبراني أبو القاسم (ثقة)
سليمان بن حرب بن بجيل الأزدي الواشحي أبو أيوب البصري (ثقة)

السّري بن عَاصِم بن سهل أَبُو سهل الْبَغْدَادِيّ (متروك)

ش

شجاع بْن علي بْن شجاع، أبو مَنْصُور المصقلي الأصبهاني الصوفي (ثقة)
شداد بن أوس بن ثابت الأنصاري (صحابي)

ص

صفوان بن صالح بن صفوان بن دينار الثقفي، الدمشقي. (ثقة)
صدقة بن خالد القرشي، الأموي، أبو العباس الدمشقي (ثقة)

ع

عبد الرحيم بن عبد الكريم ، أبو نصر بن الأستاذ أبي القاسم (ثقة)
عبد الاعلى بن مسهر الغساني، أبو مسهر الدمشقي (ثقة يكتب حديثه ويحتج به)
عبد العزيز بن أحمد بن محمد التميمي، أبو محمد الدمشقي، الكتاني (ثقة)
عائذ الله بن عبد الله بن عمرو أبو إدريس الخولاني الشامي (ثقة)
عيسى بن علي بن عيسى البغدادي ابن الجراح (صدوق)
عبد الله بن محمد بن زياد بن واصل بن ميمون النيسابوري (ثقة)
عَبْدُ اللهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الأَشْعَثِ أبو بكر بن أَبِي داود الأزدي السجستاني (ثقة)
عبد الرحمن بن علي بن محمد أبو نصر التاجر (ثقة)
عبد الرحيم بن علي بن أحمد الأصبهاني، أبو مسعود الحاجيّ ابن أبي الوفاء (ثقة)
عَبْد الرَّحْمَن بن عَمْرو بن عَبد الله بن صفوان بن عَمْرو النصري، أَبُو زُرْعَة الدمشقي (ثقة)
علي بن أحمد بن منصور بن محمد بن قبيس أبو الحسن الغساني، الدمشقي، المالكي (ثقة)
عبد الكريم بن حمزة بن الخضر بن العباس أبو محمد السلمي الحداد (ثقة)
عَبْدُ اللهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الجَبَّارِ، أبو مُحَمَّد السكري (ثقة)
عبد الله بن محمد بن عبد العزيز، أبو القاسم البغوي (ثقة)
العباس بْن عبد الله بْن أبي عيسى، أَبُو مُحَمَّد الباكسائي، الترقفي (ثقة)

عبد الله بن مُحَمَّد بن ناجية بن نَجبة أبو مُحَمَّد البربري (ثقة)

عليّ بْن الْحَسَن بْن هبة الله بْن عَبْد الله بْن الْحُسَيْن أَبُو القاسم بْن عساكر الحافظ الدمشقي (ثقة)

علي بن سهل بن قادم، ويُقال ابن موسى، الحرشي أبو الحسن الرملي، (ثقة)

علي بْن بحر بْن بري، أَبُو الحسن القطان (ثقة)

عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَل بْن هلال بْن أسد، أَبُو عَبْد الرحمن الشيباني (ثقة)

عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى بْنِ زياد، أبو مُحَمَّد الجواليقي الْقَاضِي المعروف بعبدان (ثقة)

عبد الباقي بن قانع بن مرزوق بن واثق، أبو الحسين الأموي (ثقة)

عبد الوهاب بن شاه بن أحمد بن عبد الله أبو الفتوح الشاذياخي الخرزي النيسابوري (صالح)

عبد الله بن محمد بن مسلم أبو بكر الإسفراييني (ثقة)

عبد الله بن محمد بن علي بن نفيل بن زراع بن علي أبو جعفر النفيلي الحراني. (ثقة)

عمرو بن واقد القرشي أبو حفص (متروك)

عائذ الله بن عبد الله بن عمرو أبو إدريس الخولاني (ثقة)

عبد العزيز بن الوليد بن سليمان بن أبي السائب القرشي الدمشقي (ثقه)

علي بن زيد بن علي أبو الحسن السلمي الدواحي (ثقه)

عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْن بشران أبو القاسم الأمويّ (صدوق ثبت)

عُمَر بْن مُحَمَّد بْن عَبْد الصمد بْن الليث بْن بيان بْن خداش، أَبُو مُحَمَّد المقرئ (ثقة)

عبد الله بن صالح بن محمد بن مسلم الجهني مولاهم أبو صالح المصري (صدوق)

عرباض بن سارية السلمي أبو نجيح (صحابي مشهور)

عبد الرحمن بن مهدي بن حسان بن عبد الرحمن العنبري، الأزدي، أبو سعيد البصري اللؤلؤي. (ثقة)

عبد الله بن هاشم بن حيان أبو عبد الرحمن الطوسي (ثقة)

العباس بن عبد العظيم بن إسماعيل بن توبة أبو الفضل، العنبري البصري. (ثقة)

عبد الله بن قحطبة بن مرزوق الصليحي

عبد الله بن الزبير بن عِيسَى بن عبيد الله بن الزبير عَن عبيد الله بن حميد أَبُو بكر الْحميدِي الْقرشِي (ثقة)

عُمَر بْن أَحْمَدَ بْن عُثْمَان بْن أَحْمَدَ، أَبُو حفص الواعظ المعروف بابن شاهين (ثقة)

عثمان بن عبد الرحمن بن عبد الله بن سلام الجمحي (ضعيف)

عطاء بن أبي رباح (تابعي ثقة)

عبد الله بن عباس بن عبد المطلب رضي الله عنهما (صحابي)

عمر بن خطاب سجستانی (صدوق)

عبد الله بن بسر المازني (صحابي)

عبد الله بن يحيى بن أبي كثير اليمامي (صدوق)

عروة بن الزبير بن العوام بن خويلد القرشي الأسدي، أبو عبد الله المدني. (ثقة)

عبد الله بن المبارك بن واضح الحنظلي التميمي مولاهم أبو عبد الرحمن المروزي (ثقة)

عبد الله بن زيد بن عمرو أبو قلابة الجرمي البصري، أحد الأئمة الأعلام (ثقة)

أبو عاصم العباداني المرئي البصري، اسمه عبد الله بن عبيد الله، ويقال: ابن عبيد، ويقال: عبيد الله بن عبد الله. (صدوق)

عمر بن صبح بن عمرَان أَبُو نعيم التَّمِيمِي (متروك)

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكَّارٍ الْأَشْعَرِيُّ (مجهول)

ق

قرة بن سليمان (ضعيف)

م

محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدويه النيسابوري أبو عبد الله الحاكم (ثقة)

محمد بن يعقوب بن يوسف بن معقل بن سنان الأموي أبو العباس المعقلي النيسابوري (ثقة)

محمد بن يحيى بن عبد الله أبو عبد الله النيسابوري الذهلي (ثقة يكتب حديثه ويحتج به)

محمد بن عبد الملك بن زنجويه البغدادي (ثقة)

محمد بن إبراهيم بن عبد الرحمن بن عبد الملك بن مروان أبو عبد الله القرشي (ثقة)

محمد بن مصفى بن بهلول القرشي أبو عبد الله الحمصي (صدوق)

مروان بن محمد بن حسان الأسدي الطاطري (ثقة)

مُحَمَّد بْن عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحُسَيْنِ أبو الحسين الدقاق، المعروف بابن أخي ميمي (ثقة)

مكي بن عبدان بن محمد بن بكر بن مسلم بن راشد، أبو حاتم التميمي النّيسابوريّ (ثقة)

محمد بن إسحاق بن محمد بن يحيي بن منده أبو عبد الله (ثقة)

محمد بن سهل بن عسكر بن عمارة بن دويد (ثقة)

محمد بن سعد بن منيع، أبو عبد الله مولى بني هاشم، (ثقة)

محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة بن بردزبة ابو عبد الله البخاري (ثقة)

مُحَمَّد بن عوف بن سفيان الطائي أبو عَبد الله، الحمصي (ثقة)

مروان بن محمد بن حسان الأسدي الطاطري (ثقة)

محمد بن رزق الله، أبو بكر الكلوذاني (ثقة)

محمد بن الحسين بن عبد الله، أبو بكر الآجري (ثقة)

محمود بن خالد بن أَبِي خالد، واسمه يزيد السلمي، أَبُو علي الدمشقي (ثقة)

محمد بن غالب الأنطاكي (ثقة)

محمد بن عيسى بن سورة بن موسى بن الضحاك أَبُو عِيسَى التِّرْمِذِيّ (ثقة)

محمد بن خريم بن محمد بن عبد الملك بن مروان العقيلي أبو بكر (صدوق)

محمد بن عوف بن أحمد بن محمد بن عبد الرحمن أبو الحسن المزني، المزني، الدمشقي. (ثقه)

محمد بن إسحاق بن الحريص، أبو الحسن القُرَشِيّ الدِّمَشْقِيّ

مُوسَى بن مُحَمَّد بن عَطاء أَبُو طَاهِر الْمَقْدِسِي الدمياطي الْبُلْقَاوِيُّ (كذاب)

معاوية بن صالح بن حدير بن سعيد بن سعد بن فهر الحضرمي أبو عمرو (ثقة)

محمد بن إسحاق بن خزيمة بن المغيرة بن صالح بن بكر السلمي أبو بكر النيسابوري (ثقة)

محمد بن حبان بن أحمد بن حبان بن معاذ التميمي أبو حاتم البستي (ثقة)

محمد بْن علي بْن شعيب بْن عدي بْن همام، أبو بكر السمسار (ثقة)

محمد بن سليم أبو هلال الراسبي البصري (صدوق)
محمد بن إبراهيم بن مسلم بن سالم الخزاعي أبو أمية الثغري الطرسوسي (صدوق)
محمد بن شعيب بن شابور القرشي الأموي، أبو عبد الله الشامي الدمشقي (ثقة)
مروان بن جناح الأموي الدمشقي (ثقة)
محمد بن مخلد بن حفص (ثقة)
محمد بن عبد الملك بن أبي الشوارب الأموي البصري (صدوق)
محمد بن سيرين الأنصاري أبو بكر بن أبي عمرة البصري (ثقة)

ن

نصر بن منصور، أَبُو الفَتْح
نصر بن إبراهيم بن نصر بن إبراهيم بن داود النابلسي (ثقه)
نعيم بن حماد بن معاوية الخزاعي، أبو عبد الله المروزي (صدوق)
نصر بن داود بن منصور بن طوق أَبُو منصور الصاغاني، ويعرف بالخلنجي (صدوق)

و

الْوَلِيد بن مسلم القرشي، أَبُو العباس الدمشقي (ثقة كثير التدليس)
وجيه بن طاهر بن محمد بن محمد بن أحمد بن يوسف أبو بكر الشحامي النيسابوري (ثقة)
الوليد بن سليمان بن أبي السائب القرشي أبو العباس (ثقة)
وهب بن يحيى بن زمام العلاف (مجهول)
وحشي بن حرب بن وحشي بن حرب الحبشي الحمصي (صدوق)
وحشي بن حرب الحبشي (صحابي)

هـ

هبة الله بن أحمد بن محمد بن هبة الله بن علي بن فارس بن الأكفاني الدمشقي أبو القاسم (ثقة)
عيسى بن أبي عيسى اسمه هلال بن يحيى السليحي الطائي الحمصي (صدوق)
هبة الله بْن مُحَمَّد بْن عَبْد الواحد بْن أَحْمَد بن العباس بن إبراهيم بن الحصين بن شيبان الشيباني، أبو

القاسم بن أبي عبد الله الكاتب (ثقة)

هشام بن عمار بن نصير بن ميسرة بن أبان السلمي (صدوق)

هشام بن عروة بن الزبير بن العوام القرشي (ثقة)

هشام بن حسان الأزدي القردوسي، أبو عبد الله البصري (ثقة)

ي

يعقوب بن يوسف بن معقل بن سنان النَّيسابوريّ (ثقة)

يَحْيَى بْن إِسْمَاعِيل بْن يَحْيَى بْن زكريا بْن حرب، أَبُو زكريا المزكي (ثقة)

يوسف بن عبد الواحد بن محمد الباقلاني أبو الفتح (ثقة)

يحيى بن معين بن عون بن زياد بن عون أبو زكريا البغدادي (ثقة)

يونس بن ميسرة بن حلبس الجبلاني الحميري، الدمشقي (ثقة)

يعقوب بن سفيان بن جوان الفارسي أبو يوسف بن أبي معاوية الفسوي (ثقة)

يونس بن سيف العنسي الكلاعي الحمصي (ثقة)

يعقوب بْن إِبْرَاهِيم بْن كثير بْن زَيْد أَبُو يوسف العبدي، المعروف بالدورقي (ثقة)

أبو يزيد، يوسف بن يزيد بن كامل بن حكيم، الأموي المصري القراطيسي، (ثقة)

يحيى بن عثمان بن صالح بن صفوان القرشي السهمي، أبو زكريا المصري (صدوق)

يحيى بن أبي كثير الطائي مولاهم أبو نصر اليمامي (ثقة)

يعقوب بن فرج (مجهول الحال)

يزِيد بن مَرْوَان الْخلال (كذاب)

فهرس المصادر والمراجع

1-الكتاب: "الطبقات الكبرى"

المؤلف: أبو عبد الله محمد بن سعد بن منيع الهاشمي بالولاء، البصري، البغدادي المعروف بابن سعد (المتوفى: 230هـ)

تحقيق: محمد عبد القادر عطا

الناشر: دار الكتب العلمية – بيروت

2-الكتاب: تاريخ ابن معين (رواية الدوري)

المؤلف: أبو زكريا يحيى بن معين بن عون بن زياد بن بسطام بن عبد الرحمن المري بالولاء، البغدادي (المتوفى: 233هـ)

المحقق: د. أحمد محمد نور سيف

الناشر: مركز البحث العلمي وإحياء التراث الإسلامي - مكة المكرمة

الطبعة: الأولى، 1399 - 1979

عدد الأجزاء: 4

3-الكتاب: طبقات خليفة بن خياط

المؤلف: أبو عمرو خليفة بن خياط بن خليفة الشيباني العصفري البصري (المتوفى: 240هـ)

رواية: أبي عمران موسى بن زكريا بن يحيى التستري (ت ق 3 هـ) ، محمد بن أحمد بن محمد الأزدي (ت ق 3 هـ)

المحقق: د سهيل زكار

الناشر: دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع

سنة النشر: 1414 هـ = 1993 م

عدد الأجزاء: 1

4-الكتاب: مسند الإمام أحمد بن حنبل

المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (المتوفى: 241هـ)

المحقق: شعيب الأرنؤوط - عادل مرشد، وآخرون

إشراف: د عبد الله بن عبد المحسن التركي

الناشر: مؤسسة الرسالة

الطبعة: الأولى، 1421 هـ - 2001 م

5-الكتاب: فضائل الصحابة

المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (المتوفى: 241هـ)

المحقق: د. وصي الله محمد عباس

الناشر: مؤسسة الرسالة - بيروت

الطبعة: الأولى، 1403 - 1983

عدد الأجزاء: 2

6-الكتاب: "التاريخ الكبير"

المؤلف: محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة البخاري، أبو عبد الله (المتوفى: 256هـ)

الطبعة: دائرة المعارف العثمانية، حيدر آباد — الدكن

7-الكتاب: جزء الحسن بن عرفة العبدي

المؤلف: أبو علي الحسن بن عرفة بن يزيد العبدي البغدادي (المتوفى: 257هـ)

حققه وعلق عليه وخرج أحاديثه وآثاره: عبد الرحمن بن عبد الجبار الفريوائي

الناشر: دار الأقصى، الكويت

الطبعة: الأولى، 1406 هـ - 1985 م

عدد الأجزاء: 1

8-الكتاب: "المسند الصحيح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول الله ﷺ"

المؤلف: مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري (المتوفى: 261هـ)

المحقق: محمد فؤاد عبد الباقي

الناشر: دار إحياء التراث العربي - بيروت

عدد الأجزاء: 5

9-الكتاب: تاريخ الثقات

المؤلف: أبو الحسن أحمد بن عبد الله بن صالح العجلى الكوفى (المتوفى: 261هـ)

الناشر: دار الباز

10-الكتاب: حديث عباس الترقفي

المؤلف: أَبُو مُحَمَّدٍ عَبَّاسُ بنُ عَبْدِ اللهِ بنِ أَبِي عِيْسَى البَاكُسَائِيُّ، التَّرْقُفِيُّ (المتوفى: 267هـ)

الناشر: مخطوط نُشر في برنامج جوامع الكلم المجاني التابع لموقع الشبكة الإسلامية

11-الكتاب: سنن ابن ماجه ت الأرنؤوط

المؤلف: ابن ماجة - وماجة اسم أبيه يزيد - أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني (المتوفى: 273هـ)

المحقق: شعيب الأرنؤوط - عادل مرشد - محمَّد كامل قره بللي - عَبد اللّطيف حرز الله

الناشر: دار الرسالة العالمية

الطبعة: الأولى، 1430 هـ - 2009 م

عدد الأجزاء: 5

12-الكتاب: المعرفة والتاريخ

المؤلف: يعقوب بن سفيان بن جوان الفارسي الفسوي، أبو يوسف (المتوفى: 277هـ)

المحقق: أكرم ضياء العمري

الناشر: مؤسسة الرسالة، بيروت

الطبعة: الثانية، 1401 هـ- 1981 م

عدد الأجزاء: 3

13-الكتاب: جمل من أنساب الأشراف

المؤلف: أحمد بن يحيى بن جابر بن داود البَلَاذُري (المتوفى: 279هـ)

تحقيق: سهيل زكار ورياض الزركلي

الناشر: دار الفكر - بيروت

الطبعة: الأولى، 1417 هـ - 1996 م

عدد الأجزاء: 13

14-الكتاب: "سنن الترمذي"

المؤلف: محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك، الترمذي، أبو عيسى (المتوفى: 279هـ)

تحقيق وتعليق: أحمد محمد شاكر (جـ 1، 2) ومحمد فؤاد عبد الباقي (جـ 3) وإبراهيم عطوة عوض المدرس في الأزهر الشريف (جـ 4، 5)

الناشر: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي – مصر

15-الكتاب: التاريخ الكبير المعروف بتاريخ ابن أبي خيثمة - السفر الثاني

المؤلف: أبو بكر أحمد بن أبي خيثمة (المتوفى: 279هـ)

المحقق: صلاح بن فتحي هلال

الناشر: الفاروق الحديثة للطباعة والنشر – القاهرة

16-الكتاب: بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث

المؤلف: أبو محمد الحارث بن محمد بن داهر التميمي البغدادي الخصيب المعروف بابن أبي أسامة (المتوفى: 282هـ)

المنتقي: أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان بن أبي بكر الهيثمي (المتوفى: 807 هـ).

المحقق: د. حسين أحمد صالح الباكري

الناشر: مركز خدمة السنة والسيرة النبوية - المدينة المنورة

الطبعة: الأولى، 1413 - 1992

عدد الأجزاء: 2

17-الكتاب: "الآحاد والمثاني"

المؤلف: أبو بكر بن أبي عاصم وهو أحمد بن عمرو بن الضحاك بن مخلد الشيباني (المتوفى: 287هـ)

المحقق: د. باسم فيصل أحمد الجوابرة

الناشر: دار الراية – الرياض

18-الكتاب: مسند البزار المنشور باسم البحر الزخار

المؤلف: أبو بكر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق بن خلاد بن عبيد الله العتكي المعروف بالبزار (المتوفى: 292هـ)

المحقق: محفوظ الرحمن زين الله، (حقق الأجزاء من 1 إلى 9)

وعادل بن سعد (حقق الأجزاء من 10 إلى 17)

وصبري عبد الخالق الشافعي (حقق الجزء 18)

الناشر: مكتبة العلوم والحكم – المدينة المنورة

الطبعة: الأولى، (بدأت 1988م، وانتهت 2009م)

عدد الأجزاء: 18

19–الكتاب: تسمية مشايخ أبي عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علي النسائي وذكر المدلسين (وغير ذلك من الفوائد)

المؤلف: أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علي الخراساني، النسائي (المتوفى: 303هـ)

المحقق: الشريف حاتم بن عارف العوني

الناشر: دار عالم الفوائد – مكة المكرمة

الطبعة: الأولى 1423هـ

20–الكتاب: "السنة"

المؤلف: أبو بكر أحمد بن محمد بن هارون بن يزيد الخَلَّال البغدادي الحنبلي (المتوفى: 311هـ)

المحقق: د. عطية الزهراني

الناشر: دار الراية — الرياض

21–الكتاب: صحيح ابن خزيمة

المؤلف: أبو بكر محمد بن إسحاق بن خزيمة بن المغيرة بن صالح بن بكر السلمي النيسابوري (المتوفى: 311هـ)

المحقق: د. محمد مصطفى الأعظمي

الناشر: المكتب الإسلامي – بيروت

عدد الأجزاء: 4

22-الكتاب: المنتخب من العلل للخلال

المؤلف: أبو بكر أحمد بن محمد بن هارون الخلال المتوفى: 311 هـ

انتخاب: موفق الدين ابن قدامة المقدسي

المحقق: أبو عمر محمد بن علي الأزهري

الناشر: الفاروق الحديثة للطباعة والنشر - القاهرة

الطبعة: الأولى، 1433 هـ - 2012 م

عدد المجلدات: 1

23-الكتاب: معجم الصحابة

المؤلف: أبو القاسم عبد الله بن محمد البغوي المتوفى: 317 هـ

المحقق: محمد الأمين بن محمد الجكني

الناشر: مكتبة دار البيان — الكويت.

24-الكتاب: الضعفاء

المؤلف: أبو جعفر محمد بن عمرو بن موسى بن حماد العُقَيلي

المتوفى: 322 هـ

المحقق: الدكتور مازن السرساوي

الناشر: دار ابن عباس - مصر

الطبعة: الثانية، 2008 م

عدد الأجزاء: 6

25-الكتاب: المراسيل

المصنف/ الحافظ أبو محمد عبد الرحمن بن أبي حاتم محمد بن إدريس الحنظلي الرازي (240-327هـ)

بعناية/ شكر الله بن نعمة الله قوجاني

الناشر/ مؤسسة الرسالة

الطبعة / الثانية 1418هـ - 1998م

26-الكتاب: الجرح والتعديل

المؤلف: أبو محمد عبد الرحمن بن محمد بن إدريس بن المنذر التميمي، الحنظلي، الرازي ابن أبي حاتم (المتوفى: 327هـ)

الناشر: طبعة مجلس دائرة المعارف العثمانية - بحيدر آباد الدكن - الهند

دار إحياء التراث العربي – بيروت

27-الكتاب: العلل لابن أبي حاتم

المؤلف: أبو محمد عبد الرحمن بن محمد بن إدريس بن المنذر التميمي، الحنظلي، الرازي ابن أبي حاتم (المتوفى: 327هـ)

تحقيق: فريق من الباحثين بإشراف وعناية د/ سعد بن عبد الله الحميد و د/ خالد بن عبد الرحمن الجريسي

الناشر: مطابع الحميضي

الطبعة: الأولى، 1427 هـ - 2006 م

28-الكتاب : صحيح ابن حبان بترتيب ابن بلبان

المؤلف : محمد بن حبان بن أحمد بن حبان بن معاذ بن مَعْبدَ، التميمي، أبو حاتم، الدارمي، البُستي (المتوفى : 354هـ)

ترتيب : علي بن بلبان بن عبد الله، علاء الدين الفارسي، المنعوت بالأمير(المتوفى : 739هـ)

الناشر : مؤسسة الرسالة

مصدر الكتاب : موقع مكتبة المدينة الرقمية

29-الكتاب: معجم الصحابة

المؤلف: أبو الحسين عبد الباقي بن قانع بن مرزوق بن واثق الأموي بالولاء البغدادي (المتوفى: 351هـ)

المحقق: صلاح بن سالم المصراتي

الناشر: مكتبة الغرباء الأثرية - المدينة المنورة

30-الكتاب: الثقات

المؤلف: محمد بن حبان بن أحمد بن حبان بن معاذ بن مَعْبدَ، التميمي، أبو حاتم، الدارمي، البُستي (المتوفى: 354هـ)

طبع بإعانة: وزارة المعارف للحكومة العالية الهندية

تحت مراقبة: الدكتور محمد عبد المعيد خان مدير دائرة المعارف العثمانية

الناشر: دائرة المعارف العثمانية بحيدر آباد الدكن الهند.

31-الكتاب: مشاهير علماء الأمصار وأعلام فقهاء الأقطار

المؤلف: محمد بن حبان بن أحمد بن حبان بن معاذ بن مَعْبدَ، التميمي، أبو حاتم، الدارمي، البُستي (المتوفى: 354هـ)

حققه ووثقه وعلق عليه: مرزوق على ابراهيم

الناشر: دار الوفاء للطباعة والنشر والتوزيع - المنصورة

الطبعة: الأولى 1411 هـ - 1991 م

32-الكتاب: الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان

المؤلف: محمد بن حبان بن أحمد بن حبان بن معاذ بن مَعْبدَ، التميمي، أبو حاتم، الدارمي، البُستي (المتوفى: 354هـ)

ترتيب: الأمير علاء الدين علي بن بلبان الفارسي (المتوفى: 739 هـ)

حققه وخرج أحاديثه وعلق عليه: شعيب الأرنؤوط

الناشر: مؤسسة الرسالة، بيروت

الطبعة: الأولى، 1408 هـ - 1988 م

عدد الأجزاء: 18 (17 جزء ومجلد فهارس)

33-الكتاب: جزء البطاقة

المؤلف: حمزة بن محمد بن علي بن العباس، أبو القاسم الكناني المصري (المتوفى: 357هـ)

المحقق: عبد الرزاق بن عبد المحسن العباد البدر

الناشر: مكتبة دار السلام - الرياض

الطبعة: الأولى، 1412 - 1992

عدد الأجزاء: 1

34-الكتاب: حديث أبي القاسم الكناني

المؤلف: حمزة بن محمد بن علي بن العباس، أبو القاسم الكناني المصري (المتوفى: 357هـ)

الناشر: مخطوط نُشر في برنامج جوامع الكلم المجاني التابع لموقع الشبكة الإسلامية

الطبعة: الأولى، 2004

[الكتاب مخطوط]

35-الكتاب: "الشريعة"

المؤلف: أبو بكر محمد بن الحسين بن عبد الله الآجُرِّيُّ البغدادي (المتوفى: 360هـ)

المحقق: الدكتور عبد الله بن عمر بن سليمان الدميجي

الناشر: دار الوطن - الرياض / السعودية.

36-الكتاب: المعجم الكبير

المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني (المتوفى: 360هـ)

المحقق: حمدي بن عبد المجيد السلفي

دار النشر: مكتبة ابن تيمية - القاهرة

الطبعة: الثانية

عدد الأجزاء:25

37-الكتاب: "المعجم الأوسط"

المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني (المتوفى: 360هـ)

المحقق: طارق بن عوض الله بن محمد , عبد المحسن بن إبراهيم الحسيني.

الناشر: دار الحرمين – القاهرة.

38-الكتاب: "مسند الشاميين"

المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني (المتوفى: 360هـ)

المحقق: حمدي بن عبدالمجيد السلفي

الناشر: مؤسسة الرسالة – بيروت.

39-الكتاب: طبقات المحدثين بأصبهان والواردين عليها

المؤلف: أبو محمد عبد الله بن محمد بن جعفر بن حيان الأنصاري المعروف بأبِي الشيخ الأصبهاني (المتوفى: 369هـ)

المحقق: عبد الغفور عبد الحق حسين البلوشي

الناشر: مؤسسة الرسالة – بيروت

40-الكتاب: تاريخ أسماء الثقات

المؤلف: أبو حفص عمر بن أحمد بن عثمان بن أحمد بن محمد بن أيوب بن أزداذ البغدادي المعروف بـ ابن شاهين (المتوفى: 385هـ)

المحقق: صبحي السامرائي

الناشر: الدار السلفية – الكويت.

41-الكتاب: سنن الدارقطني

المؤلف: أبو الحسن علي بن عمر بن أحمد بن مهدي بن مسعود بن النعمان بن دينار البغدادي الدارقطني (المتوفى: 385هـ)

حققه وضبط نصه وعلق عليه: شعيب الارنؤوط، حسن عبد المنعم شلبي، عبد اللطيف حرز الله، أحمد برهوم

الناشر: مؤسسة الرسالة، بيروت – لبنان

الطبعة: الأولى، 1424 هـ - 2004 م

عدد الأجزاء: 5

42-الكتاب : المؤتَلِف والمختَلِف

المؤلف : أبو الحسن علي بن عُمَر الدارقطني (المتوفى سنة 385هـ)

الناشر : دار الغرب الإسلامي – بيروت

تحقيق : موفق بن عبد الله بن عبد القادر

سنة النشر : 1406 هـ – 1986 م

عدد الأجزاء : 4

43-الكتاب: فوائد ابن أخي ميمي الدقاق

المؤلف: أَبُو الحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بنُ عَبْدِ اللهِ بنِ الحُسَيْنِ بنِ عَبْدِ اللهِ بنِ هَارُوْنَ البَغْدَادِيُّ الدَّقَّاقُ المعروف بِابْنِ أَخِي مِيْمِي (المتوفى: 390هـ)

تحقيق: نبيل سعد الدين جرار

الناشر: دار أضواء السلف، الرياض.

44-الكتاب: معرفة الصحابة لابن منده

المؤلف: أبو عبد الله محمد بن إسحاق بن محمد بن يحيى بن مَنْدَه العبدي (المتوفى: 395هـ)

حققه وقدم له وعلق عليه: الأستاذ الدكتور/ عامر حسن صبري

الناشر: مطبوعات جامعة الإمارات العربية المتحدة.

45-الكتاب: الهداية والإرشاد في معرفة أهل الثقة والسداد

المؤلف: أحمد بن محمد بن الحسين بن الحسن، أبو نصر البخاري الكلاباذي (المتوفى: 398هـ)

المحقق: عبد الله الليثي

الناشر: دار المعرفة – بيروت

46-الكتاب: المستدرك على الصحيحين

المؤلف: أبو عبد الله الحاكم محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدويه بن نُعيم بن الحكم الضبي الطهماني النيسابوري المعروف بابن البيع (المتوفى: 405هـ)

تحقيق: مصطفى عبد القادر عطا

الناشر: دار الكتب العلمية – بيروت

الطبعة: الأولى، 1411 – 1990

عدد الأجزاء: 4

47-الكتاب: فضائل أمير المؤمنين معاوية بن أبي سفيان – مخطوط

المؤلف: أبو القاسم عبيد الله بن محمد بن أحمد السقطي (المتوفى : 406 هـ)

48-الكتاب: شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة

المؤلف: أبو القاسم هبة الله بن الحسن بن منصور الطبري الرازي اللالكائي (المتوفى: 418هـ)

تحقيق: أحمد بن سعد بن حمدان الغامدي

الناشر: دار طيبة — السعودية

49-الكتاب: أمالي ابن بشران – الجزء الثاني

المؤلف: أبو القاسم عبد الملك بن محمد بن عبد الله بن بشْران بن محمد بن بشْران بن مهران البغدادي (المتوفى: 430هـ)

المحقق: أحمد بن سليمان

الناشر: دار الوطن للنشر، الرياض.

50-الكتاب: معرفة الصحابة

المؤلف: أبو نعيم أحمد بن عبد الله بن أحمد بن إسحاق بن موسى بن مهران الأصبهاني (المتوفى: 430هـ)

تحقيق: عادل بن يوسف العزازي

الناشر: دار الوطن للنشر، الرياض

51الكتاب: تاريخ أصبهان = أخبار أصبهان

المؤلف: أبو نعيم أحمد بن عبد الله بن أحمد بن إسحاق بن موسى بن مهران الأصبهاني (المتوفى: 430هـ)

المحقق: سيد كسروي حسن

الناشر: دار الكتب العلمية — بيروت

52-الكتاب: حلية الأولياء وطبقات الأصفياء

المؤلف: أبو نعيم أحمد بن عبد الله بن أحمد بن إسحاق بن موسى بن مهران الأصبهاني (المتوفى: 430هـ)

الناشر: السعادة - بجوار محافظة مصر، 1394هـ - 1974م

53-الكتاب : السنن الكبرى وفي ذيله الجوهر النقي

المؤلف : أبو بكر أحمد بن الحسين بن علي البيهقي (المتوفى: 458هـ)

مؤلف الجوهر النقي: علاء الدين علي بن عثمان المارديني الشهير بابن التركماني

الناشر : مجلس دائرة المعارف النظامية الكائنة في الهند ببلدة حيدر آباد

الطبعة : الطبعة : الأولى ـ 1344 هـ

عدد الأجزاء : 10

54-الكتاب: جزء فيه أحاديث من مسموعات للشيخ الحافظ أبي ذر عبيد بن أحمد بن محمد الهروي (وهو مطبوع ضمن كتاب الفوائد)

المؤلف: أبو ذر عبيد بن أحمد بن محمد بن عبد الله بن غفير بن محمد الأنصاري الخراساني الهروي (المتوفى: 434هـ)

المحقق: خلاف محمود عبد السميع

الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت - لبنان

55-الكتاب: الإرشاد في معرفة علماء الحديث

المؤلف: أبو يعلى الخليلي، خليل بن عبد الله بن أحمد بن إبراهيم بن الخليل القزويني (المتوفى: 446هـ)

المحقق: د. محمد سعيد عمر إدريس

الناشر: مكتبة الرشد - الرياض

56-الكتاب: الاستيعاب في معرفة الأصحاب

المؤلف: أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمري القرطبي (المتوفى: 463هـ)

المحقق: علي محمد البجاوي

الناشر: دار الجيل، بيروت

57-الكتاب: تاريخ بغداد وذيوله

1- تاريخ بغداد، للخطيب البغدادي

2- المختصر المحتاج إليه من تاريخ ابن الدبيثي، للذهبي

3 - ذيل تاريخ بغداد، لابن النجار

4 - المستفاد من تاريخ بغداد، لابن الدمياطي

5- الرّد على أبي بكر الخطيب البغدادي، لابن النجار

المؤلف: أبو بكر أحمد بن علي بن ثابت بن أحمد بن مهدي الخطيب البغدادي (المتوفى: 463هـ)

الناشر: دار الكتب العلمية – بيروت

58-الكتاب: تالي تلخيص المتشابه

المؤلف: أبو بكر أحمد بن علي بن ثابت بن أحمد بن مهدي الخطيب البغدادي (المتوفى: 463هـ)

المحقق: مشهور بن حسن آل سلمان , أحمد الشقيرات

الناشر: دار الصميعي – الرياض

59-الكتاب: تلخيص المتشابه في الرسم

المؤلف: أبو بكر أحمد بن علي بن ثابت بن أحمد بن مهدي الخطيب البغدادي (المتوفى: 463هـ)

تحقيق: سُكينة الشهابي

الناشر: طلاس للدراسات والترجمة والنشر، دمشق

60-الكتاب: ذيل تاريخ مولد العلماء ووفياتهم

المؤلف: عبد العزيز بن أحمد بن محمد بن علي التميمي، أبو محمد الكتاني الدمشقي (المتوفى: 466هـ)

المحقق: د. عبد الله أحمد سليمان الحمد

الناشر: دار العاصمة - الرياض

الطبعة: الأولى، 1409

عدد الأجزاء: 1

61-الكتاب : المختار في أصول السنة

المؤلف: أبو علي الحسن بن أحمد بن عبد الله ابن البنا الحنبلي البغدادي(471 هـ)

المحقق: عبد الرزاق بن عبد المحسن البدر

الناشر: مكتبة العلوم والحكم

الطبعة: الثانية 1425 هـ

عدد الأجزاء : 1

62-الكتاب: التعديل والتجريح , لمن خرج له البخاري في الجامع الصحيح

المؤلف: أبو الوليد سليمان بن خلف بن سعد بن أيوب بن وارث التجيبي القرطبي الباجي الأندلسي (المتوفى: 474هـ)

المحقق: د. أبو لبابة حسين

الناشر: دار اللواء للنشر والتوزيع - الرياض

الطبعة: الأولى، 1406 - 1986

عدد الأجزاء: 3

63-الكتاب: معرفة أسامي أرداف النبي صلى الله عليه وسلم

المؤلف: يحيى بن عبد الوهاب بن محمد ابن إسحاق بن محمد بن يحيى العبدي الأصبهاني، أبو زكريا، ابن منده (المتوفى: 511هـ)

المحقق: يحيى مختارغزاوي

الناشر: المدينة للتوزيع - بيروت

الطبعة: الأولى، 1410

عدد الأجزاء: 1

64-الكتاب: طبقات الحنابلة

المؤلف: أبو الحسين ابن أبي يعلى، محمد بن محمد (المتوفى: 526هـ)

المحقق: محمد حامد الفقي

الناشر: دار المعرفة - بيروت

عدد الأجزاء: 2

65-الكتاب: الحجة في بيان المحجة وشرح عقيدة أهل السنة

المؤلف: إسماعيل بن محمد بن الفضل بن علي القرشي الطليحي التيمي الأصبهاني، أبو القاسم، الملقب بقوام السنة (المتوفى: 535هـ)

المحقق: محمد بن ربيع بن هادي عمير المدخلي

الناشر: دار الراية – السعودية / الرياض

66–الكتاب: الأباطيل والمناكير والصحاح والمشاهير

المؤلف: الحسين بن إبراهيم بن الحسين بن جعفر، أبو عبد الله الهمذاني الجورقاني (المتوفى: 543هـ)

تحقيق وتعليق: الدكتور عبد الرحمن بن عبد الجبار الفريوائي

الناشر: دار الصميعي للنشر والتوزيع، الرياض – المملكة العربية السعودية، مؤسسة دار الدعوة التعليمية الخيرية، الهند.

67–الكتاب: التحبير في المعجم الكبير

المؤلف: عبد الكريم بن محمد بن منصور التميمي السمعاني المروزي، أبو سعد (المتوفى: 562هـ)

المحقق: منيرة ناجي سالم

الناشر: رئاسة ديوان الأوقاف – بغداد

الطبعة: الأولى، 1395هـ– 1975م

عدد الأجزاء: 2

68–الكتاب: تاريخ دمشق

المؤلف: أبو القاسم علي بن الحسن بن هبة الله المعروف بابن عساكر (المتوفى: 571هـ)

المحقق: عمرو بن غرامة العمروي

الناشر: دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع

69–الكتاب: معجم الشيوخ

المؤلف: ثقة الدين، أبو القاسم علي بن الحسن بن هبة الله المعروف بابن عساكر (المتوفى: 571هـ)

المحقق: الدكتورة وفاء تقي الدين

الناشر: دار البشائر – دمشق

الطبعة: الأولى 1421 هـ – 2000 م

عدد الأجزاء: 3

70-الكتاب: الإكمال في رفع الارتياب عن المؤتلف والمختلف في الأسماء والكنى والأنساب

المؤلف: سعد الملك، أبو نصر علي بن هبة الله بن جعفر بن ماكولا (المتوفى: 475هـ)

الناشر: دار الكتب العلمية -بيروت-لبنان

الطبعة: الطبعة الأولى 1411هـ-1990م

71-الكتاب: مشيخة أبي طاهر ابن أبي الصقر (مطبوع مع معجم مشايخ أبي عبد الله بن عبد الواحد الدقاق ومجلس إملاء في رؤية الله تبارك وتعالى)

المؤلف: أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بنُ أَحْمَدَ بنِ مُحَمَّدِ بنِ إِسْمَاعِيْلَ بنِ أَبِي الصَّقْرِ اللَّخْمِيُّ الأَنْبَارِيُّ (المتوفى: 476هـ)

المحقق: الشريف حاتم بن عارف العولي

الناشر: مكتبة الرشد - الرياض - السعودية

الطبعة: الأولى، 1418هـ 1997م

عدد الأجزاء: 1

72-الكتاب:نزهة الألباء في طبقات الأدباء

المؤلف: عبد الرحمن بن محمد بن عبيد الله الأنصاري، أبو البركات، كمال الدين الأنباري (المتوفى: 577هـ)

المحقق: إبراهيم السامرائي

الناشر: مكتبة المنار، الزرقاء - الأردن

الطبعة: الثالثة، 1405 هـ - 1985 م

عدد الأجزاء: 1

73-الكتاب: الضعفاء والمتروكون

المؤلف: جمال الدين أبو الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد الجوزي (المتوفى: 597هـ)

المحقق: عبد الله القاضي

الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت

الطبعة: الأولى، 1406

عدد الأجزاء: 3 × 2

74-الكتاب: تلقيح فهوم أهل الأثر في عيون التاريخ والسير

المؤلف: جمال الدين أبي الفرج عبد الرحمن ابن الجوزي [508هـ - 597هـ]

الناشر: شركة دار الأرقم بن أبي الأرقم - بيروت

الطبعة: الأولى، 1997

عدد الأجزاء: 1

75-الكتاب: التحقيق في أحاديث الخلاف

المؤلف: جمال الدين أبو الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد الجوزي (المتوفى : 597هـ)

المحقق: مسعد عبد الحميد محمد السعدني

الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت

الطبعة: الأولى ، 1415

عدد الأجزاء: 2

76-الكتاب: العلل المتناهية في الأحاديث الواهية

عبد الرحمن بن علي بن الجوزي (510 - 597هـ)

تحقيق خليل الميس

الناشر دار الكتب العلمية

سنة النشر 1403

مكان النشر بيروت

عدد الأجزاء 2

77-الكتاب: الموضوعات

المؤلف: أبو الفرج عبد الرحمن بن علي ابن الجوزي

المتوفى: 597 هـ

المحقق: نور الدين شكري بوياجيلار

الناشر: أضواء السلف

الطبعة: الأولى، 1997 م

عدد الأجزاء: 3

78-الكتاب: الضعفاء والمتروكون

المؤلف: جمال الدين أبو الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد الجوزي (المتوفى: 597هـ)

المحقق: عبد الله القاضي

الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت

الطبعة: الأولى، 1406

عدد الأجزاء: 3 × 2

79-الكتاب: تلقيح فهوم أهل الأثر في عيون التاريخ والسير

المؤلف: جمال الدين أبي الفرج عبد الرحمن ابن الجوزي [508هـ - 597هـ]

الناشر: شركة دار الأرقم بن أبي الأرقم - بيروت

الطبعة: الأولى، 1997

عدد الأجزاء: 1

80-الكتاب: بغية الملتمس في تاريخ رجال أهل الأندلس

المؤلف: أحمد بن يحيى بن أحمد بن عميرة، أبو جعفر الضبي (المتوفى: 599هـ)

الناشر: دار الكاتب العربي - القاهرة

عام النشر: 1967 م

81-الكتاب: المغني عن الحفظ والكتاب

المؤلف: عمر بن بدر بن سعيد الوراني الموصلي الحنفي، ضياء الدين، أبو حفص (المتوفى: 622هـ)

الناشر: دار الكتاب العربي - بيروت

الطبعة: الأولى، 1407 هـ

عدد الأجزاء: 1

82-الكتاب: معجم الأدباء = إرشاد الأريب إلى معرفة الأديب

المؤلف: شهاب الدين أبو عبد الله ياقوت بن عبد الله الرومي الحموي (المتوفى: 626هـ)

المحقق: إحسان عباس

الناشر: دار الغرب الإسلامي، بيروت

الطبعة: الأولى، 1414 هـ - 1993 م

عدد الأجزاء: 7

83-الكتاب: المنتخب من كتاب السياق لتاريخ نيسابور

المؤلف: تَقِيُّ الدِّيْنِ، أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيْمُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ الأَزْهَرِ بنِ أَحْمَدَ بنِ مُحَمَّدٍ العِرَاقِيُّ، الصَّرِيْفِيْنِيُّ، الحَنْبَلِيُّ (المتوفى: 641هـ)

المحقق: خالد حيدر

الناشر: دار الفكر للطباعة والنشر التوزيع

سنة النشر 1414هـ

84-الكتاب: معجم البلدان

المؤلف: شهاب الدين أبو عبد الله ياقوت بن عبد الله الرومي الحموي (المتوفى: 626هـ)

الناشر: دار صادر، بيروت

الطبعة: الثانية، 1995 م

85-الكتاب: التقييد لمعرفة رواة السنن والمسانيد

المؤلف: محمد بن عبد الغني بن أبي بكر بن شجاع، أبو بكر، معين الدين، ابن نقطة الحنبلي البغدادي (المتوفى: 629هـ)

المحقق: كمال يوسف الحوت

الناشر: دار الكتب العلمية

86-الكتاب: إكمال الإكمال (تكملة لكتاب الإكمال لابن ماكولا)

المؤلف: محمد بن عبد الغني بن أبي بكر بن شجاع، أبو بكر، معين الدين، ابن نقطة الحنبلي البغدادي (المتوفى: 629هـ)

المحقق: د. عبد القيوم عبد ريب النبي

الناشر: جامعة أم القرى - مكة المكرمة

الطبعة: الأولى، 1410

عدد الأجزاء: 5

87-الكتاب: أسد الغابة في معرفة الصحابة

المؤلف: أبو الحسن علي بن أبي الكرم محمد بن محمد بن عبد الكريم بن عبد الواحد الشيباني الجزري، عز الدين ابن الأثير (المتوفى: 630هـ)

المحقق: علي محمد معوض - عادل أحمد عبد الموجود

الناشر: دار الكتب العلمية

88-الكتاب: تاريخ إربل

المؤلف: المبارك بن أحمد بن المبارك بن موهوب اللخمي الإربلي، المعروف بابن المستوفي (المتوفى: 637هـ)

المحقق: سامي بن سيد خماس الصقار

الناشر: وزارة الثقافة والإعلام، دار الرشيد للنشر، العراق

عام النشر: 1980 م

عدد الأجزاء: 2

89-الكتاب : ذيل تاريخ مدينة السلام

المؤلف :أبو عبد الله محمد بن سعيد ابن الدبيثي (637 هـ)

المحقق : الدكتور بشار عواد معروف

الناشر : دار الغرب الإسلامي

الطبعة : الأولى 1427 هـ - 2006 م

عدد الأجزاء : 5

90-الكتاب: الأحاديث المختارة أو المستخرج من الأحاديث المختارة مما لم يخرجه البخاري ومسلم في صحيحيهما

المؤلف: ضياء الدين أبو عبد الله محمد بن عبد الواحد المقدسي (المتوفى: 643هـ)

دراسة وتحقيق: معالي الأستاذ الدكتور عبد الملك بن عبد الله بن دهيش

الناشر: دار خضر للطباعة والنشر والتوزيع، بيروت - لبنان

الطبعة: الثالثة، 1420 هـ - 2000 م

عدد الأجزاء: 13

91-الكتاب: معرفة أنواع علوم الحديث، ويُعرف بمقدمة ابن الصلاح

المؤلف: عثمان بن عبد الرحمن، أبوعمرو، تقي الدين المعروف بابن الصلاح (المتوفى: 643هـ)

المحقق: نور الدين عتر

الناشر: دار الفكر- سوريا، دار الفكر المعاصر - بيروت

سنة النشر: 1406هـ - 1986م

عدد الأجزاء: 1

92-الكتاب: معجم أصحاب القاضي أبي علي الصدفي

المؤلف: ابن الأبار، محمد بن عبد الله بن أبي بكر القضاعي البلنسي (المتوفى: 658هـ)

الناشر: مكتبة الثقافة الدينية - مصر

الطبعة: الأولى، 1420 هـ - 2000 م

عدد الأجزاء: 1

93-الكتاب: تهذيب الأسماء واللغات

المؤلف: أبو زكريا محيي الدين يحيى بن شرف النووي (المتوفى: 676هـ)

عنيت بنشره وتصحيحه والتعليق عليه ومقابلة أصوله: شركة العلماء بمساعدة إدارة الطباعة المنيرية

يطلب من: دار الكتب العلمية، بيروت — لبنان

94-الكتاب: المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج

المؤلف: أبو زكريا محيي الدين يحيى بن شرف النووي (المتوفى: 676هـ)

الناشر: دار إحياء التراث العربي - بيروت

الطبعة: الثانية، 1392

95-الكتاب: وفيات الأعيان وأنباء أبناء الزمان

المؤلف: أبو العباس شمس الدين أحمد بن محمد بن إبراهيم بن أبي بكر ابن خلكان البرمكي الإربلي (المتوفى: 681هـ)

المحقق: إحسان عباس

الناشر: دار صادر – بيروت

96-الكتاب: تهذيب الكمال في أسماء الرجال

المؤلف: يوسف بن عبد الرحمن بن يوسف، أبو الحجاج، جمال الدين ابن الزكي أبي محمد القضاعي الكلبي المزي (المتوفى: 742هـ)

المحقق: د. بشار عواد معروف

الناشر: مؤسسة الرسالة – بيروت

97-الكتاب: تهذيب الكمال في أسماء الرجال

المؤلف: يوسف بن عبد الرحمن بن يوسف، أبو الحجاج، جمال الدين ابن الزكي أبي محمد القضاعي الكلبي المزي (المتوفى: 742هـ)

المحقق: د. بشار عواد معروف

الناشر: مؤسسة الرسالة – بيروت

98-الكتاب: شرح الطيبي على مشكاة المصابيح المسمى بـ (الكاشف عن حقائق السنن)

المؤلف: شرف الدين الحسين بن عبد الله الطيبي (743هـ)

المحقق: د. عبد الحميد هنداوي

الناشر: مكتبة نزار مصطفى الباز (مكة المكرمة – الرياض)

99-الكتاب : تنقيح التحقيق في أحاديث التعليق

المؤلف : شمس الدين محمد بن أحمد بن عبد الهادي الحنبلي (المتوفى : 744هـ)

تحقيق : سامي بن محمد بن جاد الله وعبد العزيز بن ناصر الخباني

دار النشر : أضواء السلف – الرياض

الطبعة : الأولى ، 1428هـ - 2007 م

عدد الأجزاء : 5

100-الكتاب: المنتقى من منهاج الاعتدال في نقض كلام أهل الرفض والاعتزال

المؤلف: شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي (المتوفى: 748هـ)

المحقق: محب الدين الخطيب

عدد الأجزاء: 1

101-الكتاب: "تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام"

المؤلف: شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي (المتوفى: 748هـ)

المحقق: عمر عبد السلام التدمري

الناشر: دار الكتاب العربي، بيروت.

102-الكتاب: سير أعلام النبلاء

المؤلف : شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي (المتوفى : 748هـ)

المحقق : مجموعة من المحققين بإشراف الشيخ شعيب الأرناؤوط

الناشر : مؤسسة الرسالة

103-الكتاب: معجم الشيوخ الكبير للذهبي

المؤلف: شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي (المتوفى: 748هـ)

المحقق: الدكتور محمد الحبيب الهيلة

الناشر: مكتبة الصديق، الطائف - المملكة العربية السعودية

104-الكتاب: المغني في الضعفاء

المؤلف: شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي (المتوفى: 748هـ)

المحقق: الدكتور نور الدين عتر

105-الكتاب: ميزان الاعتدال في نقد الرجال

المؤلف: شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي (المتوفى: 748هـ)

تحقيق: علي محمد البجاوي

الناشر: دار المعرفة للطباعة والنشر، بيروت - لبنان

106-الكتاب: الكاشف في معرفة من له رواية في الكتب الستة

المؤلف: شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي (المتوفى: 748هـ)

المحقق: محمد عوامة أحمد محمد نمر الخطيب

الناشر: دار القبلة للثقافة الإسلامية - مؤسسة علوم القرآن، جدة

107-الكتاب: تذكرة الحفاظ

المؤلف: شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي (المتوفى: 748هـ)

الناشر: دار الكتب العلمية بيروت-لبنان

الطبعة: الأولى، 1419هـ- 1998م

108-الكتاب: العبر في خبر من غبر

المؤلف: شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي (المتوفى: 748هـ)

تحقيق: د. صلاح الدين المنجد

الناشر: مطبعة حكومة الكويت، الكويت

سنة النشر 1984

عدد الأجزاء: 5

109-الكتاب: جامع التحصيل في أحكام المراسيل

المؤلف: صلاح الدين أبو سعيد خليل بن كيكلدي بن عبد الله الدمشقي العلائي (المتوفى: 761هـ)

المحقق: حمدي عبد المجيد السلفي

الناشر: عالم الكتب — بيروت

110-الكتاب: إكمال تهذيب الكمال في أسماء الرجال

المؤلف: مغلطاي بن قليج بن عبد الله البكجري المصري الحكري الحنفي، أبو عبد الله، علاء الدين (المتوفى: 762هـ)

المحقق: أبو عبد الرحمن عادل بن محمد - أبو محمد أسامة بن إبراهيم

الناشر: الفاروق الحديثة للطباعة والنشر

الطبعة: الأولى، 1422 هـ - 2001 م

عدد الأجزاء: 12

111-الكتاب: نصب الراية لأحاديث الهداية مع حاشيته بغية الألمعي في تخريج الزيلعي

المؤلف: جمال الدين أبو محمد عبد الله بن يوسف بن محمد الزيلعي (المتوفى: 762هـ)

قدم للكتاب: محمد يوسف البَنُوري

صححه ووضع الحاشية: عبد العزيز الديوبندي الفنجاني، إلى كتاب الحج، ثم أكملها محمد يوسف الكاملفوري

المحقق: محمد عوامة

الناشر: مؤسسة الريان للطباعة والنشر - بيروت -لبنان/ دار القبلة للثقافة الإسلامية- جدة - السعودية

الطبعة: الأولى، 1418هـ/1997م

عدد الأجزاء: 4

112-الكتاب: الوافي بالوفيات

المؤلف: صلاح الدين خليل بن أيبك بن عبد الله الصفدي (المتوفى: 764هـ)

المحقق: أحمد الأرناؤوط وتركي مصطفى

الناشر: دار إحياء التراث – بيروت

113-الكتاب: طبقات الشافعية الكبرى

المؤلف: تاج الدين عبد الوهاب بن تقي الدين السبكي (المتوفى: 771هـ)

المحقق: د. محمود محمد الطناحي د. عبد الفتاح محمد الحلو

الناشر: هجر للطباعة والنشر والتوزيع

الطبعة: الثانية، 1413هـ

عدد الأجزاء: 10

114-الكتاب: البداية والنهاية

المؤلف: أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي البصري ثم الدمشقي (المتوفى: 774هـ)

المحقق: علي شيري

الناشر: دار إحياء التراث العربي

115-الكتاب: طبقات الشافعيين

المؤلف: أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي البصري ثم الدمشقي (المتوفى: 774هـ)

تحقيق: د أحمد عمر هاشم، د محمد زينهم محمد عزب

الناشر: مكتبة الثقافة الدينية

تاريخ النشر: 1413 هـ - 1993 م

116-الكتاب : جامع المسانيد والسنن الهادي لأقوم سنن

تأليف: الإمام الحافظ عماد الدين إسماعيل بن عمر ابن كثير الدمشقي(701-774هـ)

دراسة وتحقيق: أ.د/ عبد الملك بن عبد الله بن دهيش

الرئيس العام لتعليم البنات سابقاً - المملكة العربية السعودية

117-الكتاب: طرح التثريب في شرح التقريب

المؤلف: أبو الفضل زين الدين عبد الرحيم بن الحسين بن عبد الرحمن بن أبي بكر بن إبراهيم العراقي (المتوفى: 806هـ)

أكمله ابنه: أحمد بن عبد الرحيم بن الحسين الكردي الرازياني ثم المصري، أبو زرعة ولي الدين، ابن العراقي (المتوفى: 826هـ)

الناشر: الطبعة المصرية القديمة - وصورتها دور عدة منها (دار إحياء التراث العربي، ومؤسسة التاريخ العربي، ودار الفكر العربي)

118-الكتاب: المغني عن حمل الأسفار في الأسفار، في تخريج ما في الإحياء من الأخبار

المؤلف: أبو الفضل زين الدين عبد الرحيم بن الحسين بن عبد الرحمن بن أبي بكر بن إبراهيم العراقي (المتوفى: 806هـ)

الناشر: دار ابن حزم، بيروت - لبنان

الطبعة: الأولى، 1426 هـ - 2005 م

عدد الأجزاء: 1

119-الكتاب: غاية المقصد فى زوائد المسند

المؤلف: أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي (المتوفى: 807هـ)

المحقق: خلاف محمود عبد السميع

الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت - لبنان

الطبعة: الأولى، 1421 هـ - 2001 م

عدد الأجزاء: 4

120-الكتاب: كشف الأستار عن زوائد البزار

المؤلف: نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي (المتوفى: 807هـ)

تحقيق: حبيب الرحمن الأعظمي

الناشر: مؤسسة الرسالة، بيروت

الطبعة: الأولى، 1399 هـ - 1979 م

عدد الأجزاء: 4

121-الكتاب: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد

المؤلف: نور الدين علي بن أبي بكر الهيثمي (735 - 807 هـ)

بتحرير الحافظين الجليلين: العراقي وابن جحر

الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت

الطبعة: 1408 هـ- 1988 م

طبع بإذن خاص من ورثة حسام الدين القدسي

مؤسس مكتبة القدسي بالقاهرة

122-الكتاب: معجم الشيوخ

المؤلف: تاج الدين عبد الوهاب بن تقي الدين السبكي (المتوفى: 771هـ)

تخريج: شمس الدين أبي عبد الله ابن سعد الصالحي الحنبلي 703 - 759 هـ

المحقق: الدكتور بشار عواد - رائد يوسف العنبكي - مصطفى إسماعيل الأعظمي

الناشر: دار الغرب الإسلامي

الطبعة: الأولى 2004

عدد الأجزاء: 1

123-الكتاب: تحفة التحصيل في ذكر رواة المراسيل

المؤلف: أحمد بن عبد الرحيم بن الحسين الكردي الرازياني ثم المصري، أبو زرعة ولي الدين، ابن العراقي (المتوفى: 826هـ)

المحقق: عبد الله نوارة

الناشر: مكتبة الرشد – الرياض

124-الكتاب: المدلسين

المؤلف: أحمد بن عبد الرحيم بن الحسين الكردي الرازياني ثم المصري، أبو زرعة ولي الدين، ابن العراقي (المتوفى: 826هـ)

المحقق: د رفعت فوزي عبد المطلب، د. نافذ حسين حماد

الناشر: دار الوفاء

125-الكتاب: غاية النهاية في طبقات القراء

المؤلف: شمس الدين أبو الخير ابن الجزري، محمد بن محمد بن يوسف (المتوفى: 833هـ)

الناشر: مكتبة ابن تيمية

الطبعة: عني بنشره لأول مرة عام 1351هـ ج. برجستراسر

عدد الأجزاء: 3

126-الكتاب: إتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة

المؤلف: أبو العباس شهاب الدين أحمد بن أبي بكر بن إسماعيل بن سليم بن قايماز بن عثمان البوصيري الكناني الشافعي (المتوفى: 840هـ)

تقديم: فضيلة الشيخ الدكتور أحمد معبد عبد الكريم

المحقق: دار المشكاة للبحث العلمي بإشراف أبو تميم ياسر بن إبراهيم

دار النشر: دار الوطن للنشر، الرياض

الطبعة: الأولى، 1420 هـ - 1999 م

عدد الأجزاء: 9 (8 ومجلد فهارس)

127-الكتاب: التبيين لأسماء المدلسين

المؤلف: برهان الدين الحلبي أبو الوفا إبراهيم بن محمد بن خليل الطرابلسي الشافعي سبط ابن العجمي (المتوفى: 841هـ)

المحقق: يحيى شفيق حسن

الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت

128-الكتاب: الكشف الحثيث عمن رمي بوضع الحديث

المؤلف: برهان الدين الحلبي أبو الوفا إبراهيم بن محمد بن خليل الطرابلسي الشافعي سبط ابن العجمي (المتوفى: 841هـ)

المحقق: صبحي السامرائي

الناشر: عالم الكتب , مكتبة النهضة العربية - بيروت

الطبعة: الأولى، 1407 - 1987

عدد الأجزاء: 1

129-الكتاب: الاغتباط بمن رمي من الرواة بالاختلاط

المؤلف: برهان الدين الحلبي أبو الوفا إبراهيم بن محمد بن خليل الطرابلسي الشافعي سبط ابن العجمي (المتوفى: 841هـ)

المحقق: علاء الدين علي رضا، وسمى تحقيقه (نهاية الاغتباط بمن رمي من الرواة بالاختلاط) وهو دارسة وتحقيق وزيادات في التراجم على الكتاب

الناشر: دار الحديث - القاهرة

الطبعة: الأولى، 1988م

عدد الأجزاء: 1

131-الكتاب : الإصابة في تمييز الصحابة

المؤلف: أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (المتوفى: 852هـ)

الناشر : دار الجيل — بيروت

132-الكتاب : تهذيب التهذيب

المؤلف: أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (المتوفى: 852هـ)
الناشر : دار الفكر – بيروت

133–الكتاب: تقريب التهذيب

المؤلف: أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (المتوفى: 852هـ)
تحقيق: محمد عوامة
الناشر: دار الرشيد، دمشق،سوريا

134–الكتاب: لسان الميزان

المؤلف: أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (المتوفى: 852هـ)
المحقق: عبد الفتاح أبو غدة
الناشر: دار البشائر الإسلامية
الطبعة: الأولى، 2002 م
عدد الأجزاء: 10، العاشر فهارس

135–الكتاب : طبقات المدلسين

المؤلف: أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (المتوفى: 852هـ)
الناشر : مكتبة المنار – عمان
تحقيق : د. عاصم بن عبدالله القريوتي

136–الكتاب: التلخيص الحبير في تخريج أحاديث الرافعي الكبير

المؤلف: أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (المتوفى: 852هـ)
الناشر: دار الكتب العلمية
الطبعة: الطبعة الأولى 1419هـ. 1989م.
عدد الأجزاء: 4

137–الكتاب: نزهة النظر في توضيح نخبة الفكر في مصطلح أهل الأثر

المؤلف: أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (المتوفى: 852هـ)
المحقق: عبد الله بن ضيف الله الرحيلي

الناشر: مطبعة سفير بالرياض

الطبعة: الأولى، 1422هـ

138-الكتاب : إتحاف المهرة بالفوائد المبتكرة من أطراف العشرة

المؤلف : أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (المتوفى : 852هـ)

تحقيق : مركز خدمة السنة والسيرة ، بإشراف د زهير بن ناصر الناصر (راجعه ووحد منهج التعليق والإخراج)

الناشر : مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف (بالمدينة) - ومركز خدمة السنة والسيرة النبوية (بالمدينة)

الطبعة : الأولى ، 1415 هـ - 1994 م

عدد الأجزاء : 19

139-الكتاب: القول المسدد في الذب عن المسند للإمام أحمد

المؤلف: أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (المتوفى: 852هـ)

الناشر: مكتبة ابن تيمية - القاهرة

الطبعة: الأولى، 1401

عدد الأجزاء: 1

140-الكتاب: عمدة القاري شرح صحيح البخاري

المؤلف: أبو محمد محمود بن أحمد بن موسى بن أحمد بن حسين الغيتابى الحنفى بدر الدين العينى (المتوفى: 855هـ)

الناشر: دار إحياء التراث العربي - بيروت

141-الكتاب: الثقات ممن لم يقع في الكتب الستة

المؤلف: أبو الفداء زين الدين قاسم بن قُطْلُوْبَغَا السُوْدُوْنِي (نسبة إلى معتق أبيه سودون الشيخوني) الجمالي الحنفي (المتوفى: 879هـ)

دراسة وتحقيق: شادي بن محمد بن سالم آل نعمان

الناشر: مركز النعمان للبحوث والدراسات الإسلامية وتحقيق التراث والترجمة صنعاء، اليمن

الطبعة: الأولى، 1432 هـ - 2011 م

عدد الأجزاء: 9 (8 ومجلد للفهارس)

142-الكتاب: تاريخ الخلفاء

المؤلف: عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين السيوطي (المتوفى: 911هـ)

المحقق: حمدي الدمرداش

الناشر: مكتبة نزار مصطفى الباز

143-الكتاب : أسماء المدلسين

المؤلف : جلال الدين السيوطي (المتوفى: 911هـ)

المحقق : محمود محمد محمود حسن نصار

الناشر : دار الجيل - بيروت

الطبعة : الأولى

عدد الأجزاء :1

144-الكتاب: اللآلىء المصنوعة في الأحاديث الموضوعة

المؤلف: عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين السيوطي (المتوفى: 911هـ)

المحقق: أبو عبد الرحمن صلاح بن محمد بن عويضة

الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت

الطبعة: الأولى، 1417 هـ - 1996م

عدد الأجزاء: 2

145-الكتاب: الزيادات على الموضوعات، ويسمى «ذيل الآلئ المصنوعة»

المؤلف: جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر السيوطي (المتوفى: 911 هـ)

المحقق: رامز خالد حاج حسن

الناشر: مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض - المملكة العربية السعودية

الطبعة: الأولى، 1431 هـ - 2010 م

عدد الأجزاء: 2

146-كتاب: طبقات الحفاظ

المؤلف: عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين السيوطي (المتوفى: 911هـ)

الناشر: دار الكتب العلمية – بيروت

الطبعة: الأولى، 1403

عدد الأجزاء: 1

147-الكتاب: خلاصة تذهيب تهذيب الكمال في أسماء الرجال

المؤلف: أحمد بن عبد الله بن أبي الخير بن عبد العليم الخزرجي الأنصاري الساعدي اليمني، صفي الدين (المتوفى: بعد 923هـ)

المحقق: عبد الفتاح أبو غدة

الناشر: مكتب المطبوعات الإسلامية/دار البشائر – حلب / بيروت

148-الكتاب: تطهير الجنان واللسان

المؤلف: المحدث احمد بن حجر الهيتمي المكي (المتوفي: 974هـ)

الناشر: النوريه الرضويه لاهور باكستان

149-الكتاب: تذكرة الموضوعات

المؤلف: محمد طاهر بن علي الصديقي الهندي الفَتَّنِي (المتوفى: 986هـ)

الناشر: إدارة الطباعة المنيرية

الطبعة: الأولى، 1343 هـ

عدد الأجزاء: 1

150-الكتاب: الصواعق المحرقة على أهل الرفض والضلال والزندقة

المؤلف: أحمد بن محمد بن علي بن حجر الهيتمي السعدي الأنصاري، شهاب الدين شيخ الإسلام، أبو العباس (المتوفى: 974هـ)

المحقق: عبد الرحمن بن عبد الله التركي –كامل محمد الخراط

الناشر: مؤسسة الرسالة — لبنان

151-الكتاب: الأسرار المرفوعة في الأخبار الموضوعة المعروف بالموضوعات الكبرى

المؤلف: علي بن (سلطان) محمد، أبو الحسن نور الدين الملا الهروي القاري (المتوفى: 1014هـ)

المحقق: محمد الصباغ

الناشر: دار الأمانة / مؤسسة الرسالة - بيروت

عدد الأجزاء: 1

152-الكتاب: مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح

المؤلف: علي بن (سلطان) محمد، أبو الحسن نور الدين الملا الهروي القاري (المتوفى: 1014هـ)

الناشر: دار الفكر، بيروت - لبنان

الطبعة: الأولى، 1422هـ - 2002م

153-الكتاب: السيرة الحلبية = إنسان العيون في سيرة الأمين المأمون

المؤلف: علي بن إبراهيم بن أحمد الحلبي، أبو الفرج، نور الدين ابن برهان الدين (المتوفى: 1044هـ)

الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت

154-الكتاب: سمط النجوم العوالي في أنباء الأوائل والتوالي

المؤلف: عبد الملك بن حسين بن عبد الملك العصامي المكي (المتوفى: 1111هـ)

المحقق: عادل أحمد عبد الموجود- علي محمد معوض

الناشر: دار الكتب العلمية — بيروت

155-الكتاب: كشف الخفاء ومزيل الإلباس

المؤلف: إسماعيل بن محمد بن عبد الهادي الجراحي العجلوني الدمشقي، أبو الفداء (المتوفى: 1162هـ)

الناشر: المكتبة العصرية

تحقيق: عبد الحميد بن أحمد بن يوسف بن هنداوي

الطبعة: الأولى، 1420هـ - 2000م

عدد الأجزاء: 2

156-الكتاب: جواب أهل السنة النبوية في نقض كلام الشيعة والزيدية

المؤلف: أبو سليمان عبد الله بن محمد بن عبد الوهاب بن سليمان التميمي النجدي (المتوفى: 1242هـ)

الناشر: دار العاصمة، الرياض، المملكة العربية السعودية

157-الكتاب: الناهية عن طعن أمير المؤمنين معاوية

المؤلف: عبد العزيز بن أحمد بن الحامد القرشي الفريهاري الملتاني أبو عبد الرحمن (المتوفى: بعد 1239هـ)

تقديم: عبد الله بن عبد العزيز بن عقيل

حققه وعلق عليه وخرج أحاديثه: أحمد بن عبد العزيز بن محمد التويجري

الناشر: غراس للنشر والتوزيع، الكويت

158-الكتاب: الرفع والتكميل في الجرح والتعديل

المؤلف: محمد عبد الحي بن محمد عبد الحليم الأنصاري اللكنوي الهندي، أبو الحسنات (المتوفى: 1304هـ)

المحقق: عبد الفتاح أبو غدة

الناشر: مكتب المطبوعات الإسلامية - حلب

الطبعة: الثالثة، 1407هـ

عدد الأجزاء: 1

159-الكتاب: العرف الشذي شرح سنن الترمذي

المؤلف: محمد أنور شاه بن معظم شاه الكشميري الهندي (المتوفى: 1353هـ)

تصحيح: الشيخ محمود شاكر

الناشر: دار التراث العربي -بيروت، لبنان

160-الكتاب: الأعلام

المؤلف: خير الدين بن محمود بن محمد بن علي بن فارس، الزركلي الدمشقي (المتوفى: 1396هـ)

الناشر: دار العلم للملايين

الطبعة: الخامسة عشر - أيار / مايو 2002 م

161-الكتاب: إرشاد القاصي والداني إلى تراجم شيوخ الطبراني

المؤلف: أبو الطيب نايف بن صلاح بن علي المنصوري

قدم له: د سعد بن عبد الله الحميد

راجعه ولخص أحكامه وقدم له: أبو الحسن مصطفى بن إسماعيل السليماني المأربي

الناشر: دار الكيان - الرياض، مكتبة ابن تيمية - الإمارات

عدد الأجزاء: 1

162-الكتاب: إرشاد القاصي والداني إلى تراجم شيوخ الطبراني

المؤلف: أبو الطيب نايف بن صلاح بن علي المنصوري

قدم له: د سعد بن عبد الله الحميد

راجعه ولخص أحكامه وقدم له: أبو الحسن مصطفى بن إسماعيل السليماني المأربي

الناشر: دار الكيان - الرياض، مكتبة ابن تيمية - الإمارات

عدد الأجزاء: 1

163-الكتاب: توجيه النظر إلى أصول الأثر

المؤلف: طاهر بن صالح (أو محمد صالح) ابن أحمد بن موهب، السمعوني الجزائري، ثم الدمشقيّ (المتوفى: 1338هـ)

المحقق: عبد الفتاح أبو غدة

الناشر: مكتبة المطبوعات الإسلامية - حلب

الطبعة: الأولى، 1416هـ - 1995م

عدد الأجزاء: 2

164-الكتاب: السيرة النبوية لابن هشام

المؤلف: عبد الملك بن هشام بن أيوب الحميري المعافري، أبو محمد، جمال الدين (المتوفى: 213هـ)

تحقيق: مصطفى السقا وإبراهيم الأبياري وعبد الحفيظ الشلبي

الناشر: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر

الطبعة: الثانية، 1375هـ - 1955 م، عدد الأجزاء: 2